عمران سیریز
چیف ایجنٹ
مظہر کلیم ایم۔اے

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران -------- اشرف قریشی

-------------- یوسف قریشی

پرنٹر -------- محمد یونس

طابع -------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت -------- 60/- روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون! نیا ناول "چیف ایجنٹ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول عمران اور کرنل فریدی کا مشترکہ کارنامہ ہے لیکن اس ناول میں بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم "ریڈ واٹر" اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف تمام تر جدوجہد صرف ایک ایجنٹ نے کی ہے۔ ایسی جدوجہد جس کا ہر لمحہ انتہائی خوفناک اور انتہائی قیامت خیز ثابت ہوا اور اس اکیلے ایجنٹ کی کارکردگی اور ذہانت اس سطح پر پہنچ گئی کہ کرنل فریدی جیسا عظیم جاسوس بھی اسے خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو گیا۔ یہ ایجنٹ کون تھا اور اس کا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیا تعلق تھا۔ اس کی تفصیل تو آپ کو ناول پڑھ کر ہی معلوم ہو گی لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ان قارئین کو بھی جو انتہائی تیز رفتار ایکشن پسند کرتے ہیں اور ان قارئین کو بھی جنہیں ایکشن سے زیادہ سسپنس پسند آتا ہے اور ان قارئین کو بھی جو لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے ڈرامائی واقعات کو ناول کی جان سمجھتے ہیں یقیناً پسند آئے گا۔ مجھے یقین ہے کہ ناول پڑھنے کے بعد آپ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں گے۔ البتہ ناول پڑھنے سے پہلے حسب دستور اپنے خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔ کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔
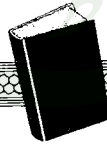
کراچی۔ اورنگی سے محمد علی قریشی لکھتے ہیں۔" آپ کے ناول ہمیں
بے حد پسند ہیں۔ نجانے آپ کے قلم میں وہ کون سا اعجاز ہے کہ
مطالعہ کے بعد بھی گھنٹوں ہمیں اپنی گرفت میں لئے رکھتا ہے۔ البتہ
منہ کا مزہ اس وقت کڑوا ہو جاتا ہے جب ناولوں میں کوئی غلطی
سامنے آتی ہے۔ گو یہ کتابت کی غلطی ہوتی ہے لیکن بہرحال منہ کا
ذائقہ تو کڑوا ہو ہی جاتا ہے۔ اس لئے آپ ایسا ناول لکھا کریں جو ہر
قسم کی غلطیوں سے مبرا ہو"۔

محترم محمد علی قریشی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے
حد شکریہ۔ جہاں تک کتابت کی غلطیوں کا تعلق ہے تو ہماری تو ہر
لحاظ سے یہی کوشش ہوتی ہے کہ ناول میں کم سے کم غلطیاں ہوں اور
اس کے لئے ایک بار نہیں بلکہ تین بار ناول کی پروف ریڈنگ کی
جاتی ہے لیکن اس کے باوجود کوئی نہ کوئی غلطی رہ جاتی ہے جو کتاب
چھپنے کے بعد جب سامنے آتی ہے تو آپ کا کیا ہمارے بھی منہ کا ذائقہ
کڑوا ہو جاتا۔ بہرحال کوشش جاری رہے گی کیونکہ انسان کا کام تو
کوشش کرنا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

رحیم یار خان سے طیب عدیل لکھتے ہیں۔" طویل عرصے سے آپ
کے ناولوں کا قاری ہوں۔ آپ کے ناول اس کریڈٹ کے مستحق ہیں
کہ آپ کے ناولوں کو سکول کے طالب علموں سے لے کر بڑی عمر کے
لوگ یکساں ذوق شوق سے پڑھتے ہیں اور آپ کے ناول بڑے مثبت
انداز میں نوجوانوں کے اخلاق کی تعمیر میں معاون ثابت ہو رہے
ہیں۔ آپ کا ناول " پاور ایجنٹ " بے حد پسند آیا۔ اس میں ایک کردار
مارسیلا کا سامنے آیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ناول کے آخر میں یہ خوشخبری
ضرور ملے گی کہ مارسیلا کو سیکرٹ سروس کا ممبر بنایا گیا ہے لیکن آپ
نے ایسا نہیں کیا حالانکہ مجھے یقین ہے کہ بے شمار قارئین کی رائے
یہی ہو گی اور آپ قارئین کی رائے کا ضرور احترام کریں گے"۔

محترم طیب عدیل صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے
حد شکریہ۔ مارسیلا کا کردار واقعی قارئین کو بے حد پسند آیا اور خاصی
تعداد میں قارئین نے اپنے خطوط میں اس بات پر اصرار کیا کہ اسے
مستقل کردار کے طور پر سامنے لایا جائے لیکن محترم، ایسے کردار تو
تقریباً ہر ناول میں سامنے آتے رہتے ہیں۔ اگر ان سب کو سیکرٹ
سروس میں شامل کر لیا جائے تو شاید سیکرٹ سروس ایک باقاعدہ
فوج میں تبدیل ہو جائے گی۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ
نئے سے نئے اور دلچسپ کردار سامنے آتے رہیں تاکہ ناولوں میں تنوع
کے ساتھ ساتھ دلچسپی بھی قائم رہے۔ امید ہے آپ میری رائے سے
ضرور اتفاق کریں گے۔

" دنیا پور سے رائے تصور علی بابو لکھتے ہیں۔" میں آپ کے ناولوں
کا جنون کی حد تک شیدائی ہوں یہاں تک کہ میں آپ کے تمام ناول
دس دس مرتبہ پڑھ چکا ہوں۔ آپ کا ناول " سنیک کلرز " انتہائی
شاندار ناول تھا۔ اس میں آپ نے جوانا اور ٹائیگر کو ایک بار پھر زندہ
کر دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ دوسرے سلسلوں کی طرح سنیک کلرز

کے سلسلے کے ناول بھی آپ جلد از جلد لکھتے رہیں گے "۔

محترم رائے تصور علی بابو صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ سنیک کلرز واقعی قارئین کو بے حد پسند آیا اور بے شمار قارئین نے تو یہ فرمائش کی ہے کہ میں دوسرے سلسلوں پر اس سلسلے کو ترجیح دوں اور مسلسل سنیک کلرز کے سلسلے کے ہی ناول لکھوں۔ یہ بات ظاہر ہے انتہائی پسندیدگی کی دلیل ہے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ اس سلسلے کو دوسرے سلسلوں کے ساتھ ساتھ جاری رکھوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

گریٹ لینڈ کے بین الاقوامی ایئرپورٹ پر باوجود شدید سردی کے حسب معمول بے پناہ گہما گہمی تھی۔ یہ ایسا ایئرپورٹ تھا جہاں ہر دس منٹ بعد کوئی نہ کوئی بین الاقوامی پرواز لینڈ کرتی اور فلائی کرتی رہتی تھی۔ مقامی پروازیں ان کے علاوہ تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ یہاں چوبیس گھنٹے میلے کا سا سماں رہتا تھا۔ پبلک لاؤنج میں اس وقت دنیا کی تقریباً ہر قومیت کی عورتیں اور مرد موجود تھے۔ مخصوص سپیکروں پر فلائٹس کے اعلانات مسلسل ہو رہے تھے اور دیواروں پر موجود بڑی بڑی سکرینوں پر کمپیوٹر کی مدد سے پروازوں کے سلسلے میں تازہ ترین اطلاعات مسلسل مہیا کی جا رہی تھیں۔ پبلک لاؤنج بے حد وسیع وعریض تھا اور اس کی سجاوٹ انتہائی شاندار تھی۔ گریٹ لینڈ ایئرپورٹ کا عملہ پوری دنیا میں سب سے زیادہ مستعد، فرض شناس اور بااخلاق سمجھا جاتا تھا اور یہ بات تھی بھی حقیقت۔ عملہ مسافروں کی

سہولت کے لئے انتہائی مستعدی سے کام کرتا تھا۔ اس وقت بھی عملہ مسلسل کام میں مصروف تھا۔ تقریباً ہر ڈیسک پر موجود عملہ مسافروں کے مسائل حل کرنے کے لئے کام کر رہا تھا۔ پبلک لاؤنج کے ایک کونے میں گریٹ لینڈ کی سپیشل انٹیلی جنس کے شعبہ فارن سروس کی چیف ایجنٹ ماہ لقا عرف ملیکا جینز اور جیکٹ میں ملبوس دیوار سے پشت لگائے خاموش کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی ایک نوجوان کھڑا تھا جس کے جسم پر سوٹ تھا۔ ماہ لقا ایشیائی تھی جبکہ یہ نوجوان گریٹ لینڈ کا باشندہ تھا۔

"مادام ملیکا۔ کیا یہ آدمی جسے ہم نے چیک کرنا ہے کوئی ایسی خطرناک شخصیت ہے جس کے لئے چیف نے خصوصی طور پر آپ کو یہاں بھجوایا ہے"...... اس نوجوان نے اچانک ملیکا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔ بہرحال دیکھو"...... ملیکا نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا اور نوجوان خاموش ہو گیا۔

"اوہ مادام۔ کافرستان کی فلائٹ لینڈ کر گئی ہے"...... نوجوان نے کہا۔

"جا کر چیکنگ کاؤنٹر پر ٹھہرو اور جیسے ہی ہماری مطلوبہ شخصیت کے کاغذات چیک ہوں۔ تم نے مجھے اشارہ کر دینا ہے"...... ملیکا نے نوجوان سے کہا۔

"یس مادام"...... نوجوان نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا چیکنگ کاؤنٹر

کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ ملیکا خاموش اور مطمئن انداز میں کھڑی رہی۔ کافرستان سے آنے والی فلائٹ کے مسافر اب چیکنگ کاؤنٹر پر پہنچنے لگ گئے تھے جن میں مرد بھی تھے اور خواتین بھی۔ ملیکا کا اسسٹنٹ جس کا نام برائٹ تھا کاؤنٹر کے قریب کھڑا تھا۔ ملیکا کی نظریں برائٹ پر جمی ہوئی تھیں لیکن برائٹ خاموش کھڑا تھا اور پھر آہستہ آہستہ فلائٹ کے سب مسافر چیکنگ کاؤنٹر سے گزر گئے لیکن برائٹ نے اشارہ نہ کیا حتیٰ کہ وہاں کلوز کا بورڈ لگ گیا تو ملیکا تیزی سے چیکنگ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا ہوا برائٹ۔ وہ مسافر نہیں آیا"...... ملیکا نے برائٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نو مادام، میں نے مسلسل چیک کیا ہے"...... برائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو مسٹر، کافرستان سے آنے والی فلائٹ کے تمام مسافر اسی کاؤنٹر سے کراس کرتے ہیں یا کوئی اور کاؤنٹر بھی کام کرتا ہے"...... ملیکا نے کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے عملے کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمام مسافر یہیں سے کراس کرتے ہیں مادام"...... کاؤنٹر کنٹرولر نے انتہائی بااخلاق لہجے میں کہا۔

"کافرستان سے ایک صاحب قاسم نام کے مسافروں میں شامل تھے۔ ہم نے ان سے ملاقات کرنی تھی لیکن وہ نہیں آئے"...... ملیکا نے کہا۔

"میں چیک کر کے بتاتا ہوں مادام"...... کاؤنٹر کنٹرولر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر موجود کمپیوٹر کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"اوہ مادام۔ آپ کے مطلوبہ مسافر تو وی آئی پی شخصیت ہیں، وہ تو وی آئی پی گیٹ سے گزرے ہوں گے"...... کاؤنٹر کنٹرولر نے کہا تو ملیکا اور برائٹ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"وی آئی پی شخصیت۔ اوہ نہیں ایسا نہیں ہے"...... ملیکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں کمپیوٹر میں تو باقاعدہ ان کے نام کے ساتھ وی آئی پی درج ہے مادام، آپ وی آئی پی سیکشن سے معلوم کر لیں۔ ٹھہریں میں معلوم کر دیتا ہوں ورنہ آپ کو وہاں جانے میں کافی لمبا چکر کاٹنا پڑے گا"۔ کاؤنٹر کنٹرولر نے انتہائی اخلاق بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ پڑے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے چند بٹن پریس کر دیئے۔

"رابرٹ بول رہا ہوں فارن چیکنگ کاؤنٹر سے۔ کافرستان کی فلائٹ سے ایک وی آئی پی مسافر قاسم نے آنا تھا۔ کیا وہ آئے ہیں یا نہیں"...... کاؤنٹر کنٹرولر نے کہا اور پھر دوسری طرف سے کچھ سنتا رہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"وہ واقعی وی آئی پی شخصیت ہیں مادام۔ سیٹھ قاسم کافرستان کے سب سے بڑے عاصم انڈسٹریل گروپ کے مینیجنگ ڈائریکٹر ہیں۔ ان کے استقبال کے لئے تو وی آئی پی لاؤنج میں گریٹ لینڈ کے بڑے

بڑے صنعت کار موجود تھے۔ وہ چلے گئے ہیں"...... کاؤنٹر کنٹرولر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ شکریہ"...... ملیکا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس مڑ گئی اس کے پیچھے برائٹ بھی مڑ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر وی آئی پی سیکشن میں پہنچ گئے۔ وہاں انکوائری پر ایک خاتون موجود تھی۔

"فرمائیے مس"...... اس خاتون نے انتہائی بااخلاق لہجے میں ملیکا کے قریب جانے پر کہا۔

"ابھی کافرستانی فلائٹ سے ایک وی آئی پی شخصیت سیٹھ قاسم آئے ہیں۔ ہم نے ان سے ملاقات کرنی ہے۔ کیا کسی طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ کہاں ٹھہرے ہیں"...... ملیکا نے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... اس خاتون نے کہا اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"مارتھی بول رہی ہوں۔ وی آئی پی شخصیت سیٹھ قاسم کہاں رہائش پذیر ہیں۔ معلوم ہو سکتا ہے"...... اس خاتون نے کہا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ تو وہ تھے سیٹھ قاسم۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"۔ نوجوان عورت نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وہ رائل ہوٹل میں قیام پذیر ہیں مس۔ رائل ہوٹل کی ایک پوری منزل ان کے نام سے مستقل طور پر بک رہتی ہے۔ وہ جب بھی

"آتے ہیں وہیں ٹھہرتے ہیں"...... مارتھی نے ملیکا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن آپ حیران کس بات پر ہوئی تھیں۔ وی آئی پی شخصیت کے لئے رائل ہوٹل کوئی عجوبہ تو نہیں ہے"...... ملیکا نے کہا تو مارتھی بے اختیار مسکرا دی۔

"مس آپ نے انہیں دیکھا ہوا ہے"...... مارتھی نے کہا تو ملیکا بے اختیار چونک پڑی۔

"نہیں۔ کیوں آپ نے یہ بات کیوں پوچھی"...... ملیکا نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ بے پناہ موٹے ہیں۔ بے پناہ موٹے۔ یوں سمجھیے کہ دس ہاتھیوں سے بھی زیادہ موٹے اور انہوں نے یہاں ایک ہنگامہ سا برپا کر دیا تھا۔ کیونکہ ان کے استقبال کے لئے آنے والوں نے جب انہیں پھولوں کے گلدستے دیئے تو انہوں نے یہ گلدستے پھینک دیئے اور دھاڑنے لگے کہ ان کی توہین کی گئی ہے کہ انہیں مصنوعی پھولوں کے گلدستے دیئے گئے ہیں۔ بڑی مشکل سے انہیں سنبھالا گیا تھا۔ اس لئے جب دوسری طرف سے مجھے بتایا گیا کہ وہی سیٹھ قاسم تھے جن کے بارے میں معلومات میں حاصل کر رہی تھی تو میں حیران ہوئی تھی"۔ مارتھی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بہرحال اس تعاون کا شکریہ"...... ملیکا نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گئی۔

"اب ہمیں رائل ہوٹل جانا ہو گا"...... برائٹ نے کہا۔

"ہاں اس سے ملنا ضروری ہے"...... ملیکا نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایئرپورٹ سے نکل کر رائل ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر برائٹ تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ملیکا بیٹھی ہوئی تھی۔

"مادام۔ کیا اس قدر موٹا آدمی چل پھر بھی سکتا ہے۔ مجھے تو یہ بات ناممکن لگتی ہے"...... برائٹ نے اچانک کہا تو ملیکا بے اختیار مسکرا دی۔

"اب یہ تو ملاقات پر بھی معلوم ہو گا کہ کیا وہ واقعی اس قدر موٹا ہے یا یہ کاؤنٹر گرل مارتھی مبالغے سے کام لے رہی تھی"...... ملیکا نے جواب دیا اور برائٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد ان کی کار رائل ہوٹل کی عظیم الشان عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ ملیکا اور برائٹ دونوں نیچے اترے۔ بوائے سے پارکنگ کارڈ لیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ مین گیٹ پر موجود باوردی دربان نے ان دونوں کو سلام کیا اور پھر بڑے احترام سے دروازہ کھول دیا۔ رائل ہوٹل گریٹ لینڈ کا سب سے بڑا اور سب سے مہنگا ہوٹل تھا اور یہاں صرف شاہی خاندانوں کے افراد، دوسرے ملکوں کے برسراقتدار حاکم اور بڑے بڑے صنعت کار اور سیٹھ ہی رہائش رکھتے تھے۔ ملیکا کو مارتھی نے بتایا تھا کہ اس ہوٹل کی ایک پوری منزل سیٹھ قاسم کے لئے ہمیشہ ریزرو رہتی تھی تو وہ ذہنی طور پر

بے حد حیران ہوئی تھی۔ اسے یہاں آنے تک مارتھی کی اس بات پر
یقین نہ آرہا تھا کیونکہ یہ ایسی بات تھی جو کسی طرح بھی اس کے حلق
سے نیچے نہ اتر سکتی تھی۔ بڑے بڑے صنعت کار ایک کمرے کا کرایہ ادا
کرتے ہوئے گھبراتے تھے۔ پوری منزل ریزرو کرانا اور وہ بھی ہمیشہ کے
لئے۔ یہ اس کے نقطہ نظر سے ناممکن بات تھی۔ ہال میں سکوت طاری
تھا۔ وہاں اکا دکا افراد موجود تھے۔ ایک طرف بڑے سے کاؤنٹر کے پیچھے
ایک نوجوان اور ایک لڑکی موجود تھے۔

"یس مس ......" نوجوان نے ملیکا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام ملیکا ہے اور میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے" ...... ملیکا
نے جیکٹ کی جیب سے سرکاری بیج نکال کر کاؤنٹر مین کو دکھاتے ہوئے
کہا۔

"یس مس فرمایئے" ...... کاؤنٹر مین نے پہلے سے بھی زیادہ مؤدبانہ
لہجے میں کہا کیونکہ گریٹ لینڈ میں پولیس کا بے حد احترام کیا جاتا تھا اور
سپیشل پولیس کا احترام تو اس سے بھی زیادہ کیا جاتا تھا۔ یہاں گریٹ
لینڈ میں انٹیلی جنس کو عام طور پر سپیشل پولیس ہی کہا جاتا تھا۔ اس
لئے ملیکا نے بھی سپیشل پولیس کے الفاظ کہے تھے۔

"سیٹھ قاسم کافرستان سے آئے ہیں۔ ہم نے ان سے ملنا ہے"۔ ملیکا
نے کہا تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا آپ کی ملاقات طے ہے ان سے" ...... نوجوان نے پوچھا۔

"سپیشل پولیس ملاقات طے نہیں کیا کرتی مسٹر" ...... ملیکا نے

ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری مس۔ آپ کی ملاقات مشکل ہے۔ بہرحال آپ ان
کے سیکرٹری سے بات کر لیں" ...... نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے کاؤنٹر پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"سیٹھ قاسم صاحب کے سیکرٹری سے بات کرایئے۔ سپیشل
پولیس کی انسپکٹریس ان سے بات کرنا چاہتی ہیں" ...... کاؤنٹر مین نے
کہا۔

"سر۔ میں ہال کاؤنٹر سے بول رہا ہوں۔ سپیشل پولیس کی
انسپکٹریس یہاں موجود ہیں۔ وہ سیٹھ صاحب سے فوری ملاقات کی
خواہشمند ہیں" ...... کاؤنٹر مین نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جی اچھا" ...... دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کاؤنٹر مین نے
کہا اور رسیور ملیکا کی طرف بڑھا دیا۔

"سیکرٹری صاحب آپ سے براہ راست بات کرنا چاہتے ہیں"۔
کاؤنٹر مین نے کہا اور ملیکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس۔ ملیکا بول رہی ہوں" ...... ملیکا نے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"مس میرا نام جونز ہے اور میں سیٹھ قاسم صاحب کا گریٹ لینڈ
میں سیکرٹری ہوں۔ وہ تو اس وقت آرام کر رہے ہیں اور کم از کم چار
گھنٹوں سے پہلے وہ نہیں اٹھیں گے اور اس کے بعد مقامی صنعت
کاروں کے ساتھ ان کی کاروباری میٹنگ ہے۔ رات کو انہوں نے
ٹاپ کلاس کلب میں مقامی صنعت کاروں کی طرف سے اپنے اعزاز میں

دی گئی دعوت میں شریک ہونا ہے اور کل ...... " سیکرٹری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

" بس بس زیادہ تفصیلات بتانے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر جونز۔ میں نے ابھی اور اسی وقت ملاقات کرنی ہے اور یہ ملاقات بہرحال ہونی ہے۔ ورنہ آپ کے سیٹھ صاحب کو گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر بھی لے جایا جا سکتا ہے"...... ملیکا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" آپ کا عہدہ انسپکٹریس کا ہے سپیشل پولیس میں"...... جونز کی طنزیہ آواز سنائی دی تو ملیکا کا چہرہ یکلخت آگ کی طرح تپ اٹھا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ جونز اس پر طنز کر رہا ہے۔

" ہاں "...... ملیکا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ تلخی تھی۔

" آئی ایم سوری مس ملیکا۔ میرے اس سوال سے آپ نے غلط مطلب لیا ہے۔ میرا مطلب آپ پر طنز کرنا نہیں تھا بلکہ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ سپیشل پولیس کے چیف لارڈ جیفرسن بھی اگر کوشش کریں تب بھی سیٹھ صاحب اس وقت ان سے نہیں مل سکتے۔ وہ اپنی مرضی کے مالک ہیں اور آرام کرتے وقت تو کوئی ان کے بیڈ روم میں جا ہی نہیں سکتا"...... جونز نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ میں دیکھوں گی کہ وہ کیسے ملاقات نہیں کرتے"۔ ملیکا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

" ملیکا بول رہی ہوں رائل ہوٹل سے۔ چیف جہاں بھی ہوں میری ان سے بات کرائیں"...... ملیکا نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو۔ ہیرس بول رہا ہوں۔ ملیکا کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" چیف میں رائل ہوٹل سے بول رہی ہوں۔ آپ نے مجھے یہ تو نہیں بتایا کہ قاسم وی آئی پی شخصیت ہے۔ ہم عام لاؤنج میں اس کا انتظار کرتے رہے لیکن وہ وی آئی پی گیٹ سے چلا گیا۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ کافرستان کا بہت بڑا سیٹھ ہے اور اس کے لئے رائل ہوٹل میں ایک پوری منزل مستقل طور پر ریزرو رہتی ہے۔ چنانچہ میں برائٹ کے ساتھ یہاں آئی تو یہاں اس کا سیکرٹری جونز بتا رہا ہے کہ وہ کسی صورت بھی نہیں مل سکتا اور میں تو سپیشل پولیس کی انسپکٹریس ہوں جبکہ سپیشل پولیس کا چیف لارڈ جیفرسن بھی اس سے اس وقت نہیں مل سکتا کیونکہ وہ آرام کر رہا ہے۔ میں نے آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ کیوں نہ میں اسے گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر لے جاؤں اور پھر اس سے تفصیل سے پوچھ گچھ کر لی جائے"...... ملیکا نے کہا۔

" اوہ۔ جو کچھ تم بتا رہی ہو یہ تو میرے لئے بھی نئی بات ہے۔ مجھے تو کافرستان سے اطلاع ملی تھی کہ کافرستان کا ایک صنعت کار قاسم گریٹ لینڈ آ رہا ہے اور کافرستان ایئرپورٹ پر اس نے ایک آدمی آر گن

جارج سے ملاقات کی ہے جو ایک بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم ریڈ
واٹر کا خاص آدمی ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ آج سے ایک ماہ بعد
گریٹ لینڈ میں اسلامی ممالک کی ایک خصوصی کانفرنس منعقد ہونی
ہے اس سلسلے میں ریڈ واٹر کی طرف سے کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کی
دھمکیاں مل رہی ہیں۔ اس لئے میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم اس قاسم
سے مل کر اس سے معلوم کرو کہ اس سے ملاقات کرنے والے آرگن
جارج سے اس کا کیا تعلق ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ قاسم اس
کانفرنس تک یہاں رہے اور وہ کسی دہشت گردی میں ملوث ہو۔ لیکن
اب تم بتا رہی ہو کہ وہ اتنا بڑا صنعت کار ہے کہ اس کے لئے رائل
ہوٹل کی پوری ایک منزل ہمیشہ ریزرو رہتی ہے تو پھر معاملہ زیادہ
گھمبیر ہو جاتا ہے۔ پھر تو یہ شخص لازماً ایسی حیثیت کا ہی ہوگا۔ لیکن تم
نے اس سے ملاقات کا جو انداز سوچا ہے وہ غلط ہے۔ کسی وی آئی پی کو
کیسے صرف شبہ میں گرفتار کر کے لے جایا جا سکتا ہے۔ کوئی اور طریقہ
استعمال کرو"...... ہیرس نے کہا تو ملیکا نے بے اختیار ایک طویل
سانس لیا۔

"اور طریقہ کیا ہو سکتا ہے۔ آپ بتائیں"...... ملیکا نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"تم کاؤنٹر پر موجود ہو شاید"...... ہیرس نے کہا۔

"جی ہاں"...... ملیکا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس کے سیکرٹری سے خود بات کرتا ہوں۔ پھر

تمہیں کاؤنٹر پر فون کروں گا"...... دوسری طرف سے ہیرس نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ملیکا نے ایک بار پھر طویل سانس
لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد کاؤنٹر مین نے رسیور اس
کی طرف بڑھ دیا۔

"مس آپ کی کال ہے"...... کاؤنٹر مین نے کہا تو ملیکا نے اثبات
میں سر ہلاتے ہوئے اس کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"یس۔ ملیکا بول رہی ہوں"...... ملیکا نے کہا۔

"ملیکا۔ میری اس کے سیکرٹری سے بات ہوئی ہے۔ اس نے جو کچھ
بتایا ہے اس سے تو واقعی اس وقت سیٹھ سے ملاقات ناممکن ہے البتہ
اس نے کہا ہے کہ چار گھنٹوں بعد جب سیٹھ جاگے گا تو وہ کوشش کر
کے دس منٹ کی ملاقات کرا دے گا۔ اس لئے تم چار گھنٹوں بعد
دوبارہ اس جونز سے رابطہ کر لینا"...... ہیرس کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے باس۔ لیکن کیا یہ سیٹھ قاسم اس طرح ملاقات میں
اصل بات اگل دے گا"...... ملیکا نے کہا۔

"تم نے یہ تو نہیں بتانا کہ تم دہشت گردی کے بارے میں
تحقیقات کر رہی ہو۔ تم نے صرف اس سے آرگن جارج کے بارے
میں بات کرنی ہے کہ اس کا کیا تعلق ہے اس سے۔ اور پھر اس بات
چیت سے ہم نے نتیجہ نکالنا ہے کہ یہ صاحب کس حد تک اس سلسلے
میں ملوث ہیں اور ملوث ہیں بھی یا نہیں"...... ہیرس نے کہا۔

"لیکن باس۔ یہ نام سامنے آنے کے بعد وہ لوگ چوکنا نہیں ہو

جائیں گے"...... ملیکا نے کہا۔

"ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ لوگ چوکنا ہو جائیں۔ کیونکہ چوکنا ہونے والے افراد ہی غلطیاں کرتے ہیں"...... ہیرس نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ اب میں سمجھ گئی ہوں"...... ملیکا نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ برائٹ"...... ملیکا نے کہا اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ظاہر ہے اب وہ چار گھنٹے یہاں بیٹھ کر تو نہ گزار سکتی تھی۔

کیپٹن حمید نے اپنی کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف موڑی اور پھر اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے پارکنگ بوائے سے کارڈ لیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ اس وقت دماک کے دارالحکومت جس کا نام بھی دماک ہی تھا، کے جدید اور خوبصورت ہوٹل لاشانہ میں موجود تھا۔ جب کوئی کام نہ ہوتا تھا تو اس کی عادت تھی کہ وہ ہوٹل گردی میں مصروف رہتا تھا اور دماک چونکہ تیل کی دولت سے مالا مال ملک تھا اور یہاں کے باشندے تیل سے ملنے والی دولت کو یہاں بے دریغ استعمال کرتے تھے۔ اس لئے دماک میں اس قدر شاندار ہوٹل وجود میں آگئے تھے کہ شاید ایسے جدید اور شاندار ہوٹل انتہائی ترقی یافتہ ممالک میں بھی نہ ہوں۔ یہاں دماک میں چونکہ دنیا کے تقریباً تمام ملکوں کے سیاح اور کاروباری افراد آتے جاتے

رہتے تھے۔ اس لئے یہاں دنیا کے تقریباً ہر ملک کا آدمی نظر آجاتا تھا۔ شروع شروع میں تو یہ ملک لق ودق صحراؤں پر مشتمل تھا لیکن اب تیل یعنی مائع سونا نے اس کی حالت ہی بدل دی تھی یوں لگتا تھا کہ شہر نہ ہو بلکہ خوابوں کی جنت ہو۔ یہاں کی سڑکیں۔ یہاں سڑکوں پر لگے ہوئے انتہائی خوبصورت فوارے۔ اور ایسے ہی بے شمار مناظر سیاحوں کو یہاں کھینچ لاتے تھے۔ ہوٹل لاشانہ ابھی حال ہی میں تعمیر ہوا تھا اور پچیس منزلہ یہ ہوٹل نہ صرف فن تعمیر کا انتہائی شاندار اور نادر نمونہ تھا بلکہ اس ہوٹل نے بہت کم مدت میں اپنے خوبصورت فنکشنز کی وجہ سے انتہائی شہرت حاصل کر لی تھی۔ کیپٹن حمید کئی بار اس ہوٹل کے فنکشن اٹنڈ کر چکا تھا اور ایک دو اچھے فنکشنز میں تو کرنل فریدی بھی اس کے ساتھ شامل ہوا تھا۔ اس لئے یہاں کا عملہ اسے اچھی طرح جانتا تھا۔ کیپٹن حمید کو یہاں کا کھانا بے حد پسند تھا۔ اس لئے وہ اکثر لنچ کرنے اسی ہوٹل میں آجاتا تھا۔ آج بھی وہ لنچ کرنے آیا تھا۔ گو لنچ کا وقت ابھی نہ ہوا تھا لیکن کیپٹن حمید اس لئے پہلے آگیا تھا کہ لنچ سے پہلے وہ ہال میں کسی خوبصورت ساتھی کو تلاش کر لے گا اور پھر اس کے ساتھ لنچ کرے گا اور جب وہ انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے ہال میں داخل ہوا تو اس کی نظریں کونے کی ایک میز پر بیٹھی ہوئی ایک خوبصورت لڑکی پر جم گئیں۔ یہ لڑکی مقامی ہی تھی لیکن اس نے مقامی لباس کی بجائے جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور اس کے بال انتہائی نفاست سے اور جدید تراش کے تھے۔ کانوں میں پلاٹینم کے چھوٹے

چھوٹے ٹاپس تھے۔ اس کے گلے میں انتہائی قیمتی ترین ہیروں کا ہار تھا۔ ویسے یہ لڑکی اپنے انداز سے شہزادی ہی لگ رہی تھی لیکن کیپٹن حمید چونکہ کرنل فریدی کے ساتھ کافی طویل عرصے سے یہاں رہ رہا تھا اس لئے اسے یہ معلوم تھا کہ ملک کے شاہی خاندان کی عورتیں اپنے لباس پر ایک انتہائی خوبصورت اور قیمتی بروچ لگاتی ہیں جن سے صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ ان کا تعلق شاہی خاندان سے ہے جبکہ اس لڑکی کی جیکٹ پر شاہی بروچ نظر نہ آرہا تھا۔ اس لئے یہ بات تو طے ہو گئی تھی کہ شہزادیوں کی طرح لگنے والی یہ لڑکی بہرحال شہزادی نہیں ہے۔ کیپٹن حمید تیز تیز قدم اٹھاتا اس میز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے یہ لڑکی پسند آگئی تھی۔ اس لئے اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس سے دوستی ضرور کرے گا۔ کیپٹن حمید کا کردار بے داغ تھا لیکن اس کی فطرت تھی کہ وہ خوبصورت لڑکیوں اور عورتوں سے دوستی کرنے اور صرف باتوں کی حد تک عشق بگھارنے کا عادی تھا۔ کرنل فریدی چونکہ اس کی اس عادت سے واقف تھا کہ کیپٹن حمید صرف ایک خاص حد تک دوستی کا قائل ہے۔ اس سے آگے نہیں بڑھتا۔ اس لئے وہ بھی ایسی باتوں کو نظر انداز کر دیتا تھا۔

"کیا میں دنیا کی سب سے خوبصورت دوشیزہ میز پر بیٹھنے کا اعزاز حاصل کر سکتا ہوں مس۔۔۔۔۔" کیپٹن حمید نے قریب جا کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو لڑکی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"تشریف رکھیئے کیپٹن حمید۔ میرا نام بانو ہے۔ آپ سے پہلے بھی ملاقات ہو چکی ہے اور تب بھی آپ نے مجھے دنیا کی خوبصورت ترین دوشیزہ کہا تھا۔ اس تعریف کا بے حد شکریہ"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے کیونکہ اس کے ذہن میں اس لڑکی کا سراپا موجود نہ تھا اور اسے اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ اگر اس کی ملاقات اس لڑکی سے ہوئی تھی تو پھر وہ اس ہوشربا حسن کو کیسے بھلا سکتا تھا۔

"اس عزت افزائی کا شکریہ مس بانو۔ لیکن مجھے اپنی یادداشت پر غصہ آ رہا ہے کہ میں آپ جیسی انتہائی خوبصورت اور کسی صورت نہ بھلانے والی شخصیت کو یاد نہیں رکھ سکا"...... کیپٹن حمید نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے ساتھ ہی موجود ویٹر کو اشارہ کیا اور اسے ایپل جوس لانے کا کہہ دیا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"میں نے اپنا نام تو آپ کو پہلے ہی بتا دیا ہے۔ میں سپیشل سکورٹی کے چیف امیر راشد کی اکلوتی بیٹی ہوں۔ میں نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے ماسٹر آف بزنس کیا ہے۔ گذشتہ سال میں چھٹیوں میں آئی تھی تو آپ کرنل فریدی کے ساتھ ڈیڈی سے ملنے آئے تھے۔ وہیں آپ سے ملاقات ہوئی تھی اور آپ نے آہستہ سے کہا تھا کہ میں دنیا کی سب سے خوبصورت دوشیزہ ہوں۔ لیکن پھر آپ سے ملاقات اس لئے نہ ہو سکی کہ میں واپس گریٹ لینڈ چلی گئی تھی اور اب گذشتہ ہفتے ہی میری

واپسی ہوئی ہے اور کل ڈیڈی نے مجھے سپیشل سکورٹی میں شامل کر لیا ہے لیکن ابھی میری ٹریننگ ہونی ہے پھر میں سیٹ پر کام کر سکوں گی لیکن اب آپ سے مل کر مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے کیونکہ کرنل فریدی دنیا کے مشہور جاسوس ہیں۔ اس لئے آپ کے ذریعے ان سے بھی ملاقات ہوتی رہے گی۔ اس طرح میں بھی ان سے کچھ سیکھ سکوں گی"۔ بانو نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے آکر جوس کے دو گلاس ان کے سامنے رکھے اور واپس مڑ گیا۔

"آپ ضرور کرنل فریدی سے ملیں کیونکہ ان کا نام بے حد مشہور ہے لیکن اگر آپ نے واقعی کچھ سیکھنا ہے تو یہ کام آپ کو مجھ سے ملنے پر ہی ہو سکتا ہے"...... کیپٹن حمید نے گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ کرنل فریدی کی صرف شہرت ہے جبکہ اصل کام آپ کرتے ہیں"...... بانو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ حقیقت تو یہی ہے۔ دراصل میں پبلسٹی سے گریز کرتا ہوں۔ اس لئے مجھے اس کی کبھی پرواہ نہیں رہی کہ میرے کارنامے کرنل فریدی کے ساتھ منسلک ہوتے رہتے ہیں"...... کیپٹن حمید نے جوس سپ کرتے ہوئے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ انتہائی عظیم آدمی ہوئے۔ ویری گڈ۔ آپ جیسے عظیم ظرف کے انسان سے مل کر مجھے اب واقعی بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ کیا آپ مجھے اپنی شاگردی میں لینا پسند کریں گے۔ دراصل مجھے سکورٹی کے کاموں میں بے حد دلچسپی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ اس

فیلڈ میں میرا نام بھی کرنل فریدی کی طرح مشہور ہو جائے"...... بانو نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"دنیا کے بے شمار مرد اور عورتوں نے مجھ سے درخواستیں کی ہیں بلکہ کئی ایک کی تو کرنل فریدی نے بھی سفارشیں کی ہیں کہ میں انہیں اپنا شاگرد بنا لوں لیکن میں نے ہمیشہ انکار کر دیا ہے کیونکہ اس فیلڈ میں استاد سے صرف اس وقت کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے جب کہ شاگرد پوری دنیا سے ہٹ کر استاد پر مکمل اعتماد رکھے۔ اس لئے اگر آپ میری شاگرد بننا چاہتی ہیں تو اس کے لئے میری دو شرطیں ہوں گی"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"شرطیں کونسی"...... بانو نے جوس سپ کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک تو شرط یہ ہے کہ تم روزانہ مجھ سے ملو گی ہم دو تین گھنٹے اکٹھے گزاریں گے۔ ہوٹلوں میں۔ کیفیوں میں۔ ساحل سمندر پر۔ خوبصورت باغوں میں۔ ہم دوستانہ باتیں کریں گے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تم کرنل فریدی کو یہ نہیں بتاؤ گی کہ تم میری شاگرد بن گئی ہو"...... کیپٹن حمید نے اس بار بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری یہ دونوں شرطیں منظور ہیں لیکن"۔ بانو نے بھی بے تکلفانہ لہجے میں جواب دیا تو کیپٹن حمید بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن کیا"...... کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

"ڈیڈی نے ٹریننگ کے لئے مجھے ایک کیس دیا ہے اور میں نے اس کیس پر کام کرنا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے جب تک یہ کیس مکمل نہ ہو جائے میں روزانہ تمہارے ساتھ تفریح نہیں کر سکتی۔ ہاں۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ اگر تم اس کیس میں میری مدد کرو تو یہ کیس جلدی ختم ہو جائے گا اور میں کامیاب ہو جاؤں گی۔ پھر ہم اطمینان سے تفریح کریں گے"...... بانو نے جواب دیا۔

"کونسا کیس ہے"...... کیپٹن حمید نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"تمہیں تو بہرحال معلوم ہو گا کہ ان دنوں پوری دنیا میں دہشت گردی عروج پر ہے اور ڈیڈی کو اطلاع ملی ہے کہ ایک بین الاقوامی سطح کا دہشت گرد جس کا نام آرگن جارج ہے یہاں دماک میں کوئی بڑی تخریبی کارروائی کرنا چاہتا ہے ڈیڈی کا کہنا ہے کہ میں اس آرگن جارج کے بارے میں تفصیلات معلوم کروں کہ وہ اس وقت کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے۔ تاکہ اس کی نگرانی کرائی جا سکے۔ بس یہی کیس ہے۔ ڈیڈی تو کہہ رہے ہیں کہ بڑا معمولی سا کیس ہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس آرگن جارج کا کلیو کیسے حاصل کیا جائے کیونکہ سنا ہے کہ وہ انتہائی تیز طرار آدمی ہے"...... بانو نے کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار ہنس پڑا۔

"بس اتنی سی بات ہے۔ اگر میں تمہارا یہ کیس یہاں بیٹھے بیٹھے حل کر دوں تو پھر"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا تو بانو نے

بائی۔ کل شام پانچ بجے ملاقات ہوگی"...... بانو نے کہا۔

"ایک منٹ رکو۔ سنو۔ اپنے ڈیڈی کو ہرگز یہ نہ بتانا کہ یہ
میں نے تمہیں بتائی ہے۔ اسے اپنا کارنامہ بنا کر پیش کرنا"۔
حمید نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گئی ہوں تم فکر مت کرو خدا حافظ"
نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی اور کیپٹن حمید
ہوا ڈائننگ ہال کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ اب یہاں بھی لنچ کا وقت
گیا تھا۔ اسی لمحے ویٹر بل لے کر آ گیا۔

"میں نے لنچ کرنا ہے۔ اس بل کو اس میں شامل کر دینا"۔
حمید نے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا تو کیپٹن
کے خیال میں سرشار ڈائننگ ہال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے
تھی کہ اس نے بڑے طویل عرصے بعد ایک خوبصورت ساتھی تلاش
لیا ہے اور اب اس کے ساتھ خوب تفریح ہوگی۔

عمران نے کار جیسے ہی ہوٹل شیرٹن کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی۔
وہ ہوٹل کے مین گیٹ کے سامنے سوپر فیاض کی سرکاری جیپ کھڑی
دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ
تیرنے لگی لیکن وہ اپنی کار پارکنگ کی طرف ہی لے گیا تھا۔ آج کل اس
کے پاس کوئی کام نہ تھا اور مطالعہ کا اس کا موڈ نہ تھا۔ اس لئے ان
دنوں اس پر آوارہ گردی کا بھوت سوار تھا اور وہ کار لئے ویسے ہی سڑکوں
پر گھومتا رہتا۔ جب جی چاہتا کسی ہوٹل میں پہنچ جاتا اور وہاں خوب
اودھم مچاتا۔ اب وہ سڑکیں ناپ رہا تھا کہ اچانک ہوٹل شیرٹن کے
سامنے سے گزرتے ہوئے اسے ہوٹل کے نئے مینجر عاطف کا خیال آ گیا۔
عاطف سے اس کی پرانی دوستی تھی۔ عاطف پہلے ہوٹل پلازہ کا مینجر تھا
اور عمران اکثر اس سے ملتا رہتا تھا کیونکہ عاطف خود بھی خوبصورت
فقرے بولنے کا عادی تھا۔ اسی طرح وہ اچھے اور خوبصورت فقرے فوراً

سمجھ بھی جاتا تھا اور ان سے محظوظ بھی ہوتا تھا۔ اس لئے عمران اس سے وقتاً فوقتاً گپ شپ ضرور لگاتا تھا۔ ایک ہفتہ پہلے جب وہ اس سے ملنے ہوٹل پلازہ میں گیا تھا تو اسے معلوم ہوا کہ عاطف ہوٹل شیرٹن کا منیجر بن گیا ہے تو عمران نے سوچا کہ اس کی اس ترقی پر اس سے ایک شاندار دعوت کھائے گا کیونکہ پلازہ ٹو سٹار ہوٹل تھا جبکہ شیرٹن فائیو سٹار تھا۔ اس لحاظ سے عاطف نے واقعی شاندار ترقی کی تھی لیکن پھر یہ بات اس کے ذہن سے اتر گئی تھی مگر آج جب وہ ہوٹل شیرٹن کے سامنے سے گزر رہا تھا تو اچانک اسے یاد آگیا اور اس نے کار کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف موڑ دی تاکہ عاطف سے مل کر اس سے دعوت کھا سکے اور کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑتے ہی اس کی نظریں گیٹ کے سامنے کھڑی سوپر فیاض کی سرکاری جیپ پر پڑ گئیں تو اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ تیر گئی۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ سوپر فیاض عاطف سے ہی ملنے آیا ہوگا تاکہ اس سے ہوٹل شیرٹن کے سلسلے میں بات چیت کر سکے۔ ہوٹلوں میں بے ضرر سے گھپلے ہوتے تھے۔ مثلاً شراب کا جتنا کوٹہ سرکاری طور پر منظور ہوتا تھا۔ اس سے زیادہ شراب سپلائی کی جاتی تھی۔ گیم روم میں جتنی گیم مشینوں کا لائسنس ہوتا تھا اس سے زیادہ مشینیں لگا دی جاتی تھیں۔ اس جیسے بہت سے کام ہوتے تھے اور عمران جانتا تھا کہ سوپر فیاض ایسے ہی گھپلوں کی آڑ میں ہوٹل والوں سے لمبی رقمیں اینٹھ لینے کا ماہر تھا۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس نے کار لاک کی اور پارکنگ بوائے سے کارڈ لے

کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گیٹ پر موجود دربان نے اسے دیکھتے ہی بے اختیار سلام کیا اور دروازہ کھول دیا۔

"کیا حال ہے شمس دین۔ تمہارے بیٹے کو نوکری ملی ہے یا نہیں"...... عمران نے اس کے قریب رکتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے جناب۔ ایک بوتلیں بنانے والی کمپنی میں اسے نوکری مل گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے گا جناب"...... دربان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے یہ تو تمہارے بیٹے کا اپنا کمال ہے کہ اس نے میٹرک میں اتنے اچھے نمبر لئے۔ انشاء اللہ وہ ترقی کرے گا۔ اسے کہنا کہ ایمانداری اور محنت سے کام کرتا رہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ شمس دین کے بیٹے نے میٹرک کیا تھا اور شمس دین اسے مزید تعلیم خود نہ دلا سکتا تھا جبکہ اس کے بیٹے کو مزید پڑھائی کا شوق تھا اس لئے اس نے سوچا تھا کہ وہ نوکری کر لے اس طرح وہ پڑھائی کا خرچہ اٹھا لے گا۔ لیکن اسے نوکری نہ مل رہی تھی۔ ایک روز شمس دین نے عمران سے درخواست کی تو عمران نے اسے بلا کر اس کا تعلیمی ریکارڈ دیکھا اور پھر ایک کمپنی کے مالک سے جو اس کا دوست تھا۔ اس کی سفارش کر دی۔ اس طرح اسے نوکری مل گئی۔ اس لڑکے کا تعلیمی ریکارڈ اچھا تھا اور ویسے بھی لڑکا بے حد محنتی اور شریف تھا۔ اس لئے عمران نے اس کی سفارش کر دی تھی۔ شمس دین سے آج کافی دنوں بعد اس کی ملاقات ہوئی تھی۔ اس لئے اس نے اس کے لڑکے

کے بارے میں پوچھا تھا۔ہال میں داخل ہو کر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف
بڑھ گیا۔چونکہ یہاں کا عملہ اس سے اچھی طرح واقف تھا۔اس لئے
کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے دونوں نوجوانوں کے چہروں پر اسے دیکھ کر
مسکراہٹ سی آگئی۔

" تمہارے نئے منیجر کیسے ہیں۔سنا ہے بڑے غصیلے اور نک چڑھے
آدمی ہیں"...... عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر کہا۔

" اوہ۔نہیں عمران صاحب۔عاطف صاحب تو انتہائی مہربان آدمی
ہیں۔وہ ہم سب کا بے حد خیال رکھتے ہیں البتہ کام کے معاملے میں وہ
بے حد سخت ہیں۔کسی کا لحاظ نہیں کرتے اور ایسا ہونا بھی چاہئے"۔
ایک نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ اپنے سوپر فیاض کی سرکاری جیپ گیٹ پر موجود ہے۔کہاں
ہے وہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" سوپر فیاض منیجر صاحب کے پاس ہیں"...... کاؤنٹر مین نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اچھا سنو۔میں منیجر صاحب کے پاس جا رہا ہوں لیکن اسے پہلے سے
فون نہ کر دینا۔میں اسے سرپرائز دینا چاہتا ہوں"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور کاؤنٹر مین نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا
اور عمران تیزی سے راہداری کی طرف بڑھ گیا۔جہاں منیجر کا آفس تھا۔
عاطف سے پہلے شیرٹن ہوٹل کا منیجر راشد تھا اور عمران کی اس سے بھی
خاصی علیک سلیک تھی۔راشد غیر ملک چلا گیا تھا۔اس لئے اس کی جگہ

عاطف نے لی تھی۔اس لئے عمران کو منیجر کے آفس کا بخوبی علم تھا۔
آفس کے باہر ایک مسلح دربان موجود تھا لیکن یہ کوئی اجنبی آدمی تھا
کیونکہ عمران کو آفس کی طرف بڑھتے دیکھ کر اس کے چہرے پر سختی کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔

" منیجر صاحب مصروف ہیں جناب۔اس لئے ملاقات نہیں ہو سکتی۔
آپ اسسٹنٹ منیجر صاحب سے مل لیں"...... عمران کے قریب پہنچتے
ہی دربان نے خود ہی بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔گو اس کا لہجہ
مؤدبانہ تھا لیکن اس میں بہرحال سختی کا مخصوص تاثر موجود تھا۔

" تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں منیجر سے ملنے آیا ہوں"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا تو دربان بے اختیار چونک پڑا۔

" تو پھر جناب کی اس طرف آمد"...... دربان نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

" میں تو تم سے ملنے آیا ہوں۔مجھے منیجر عاطف نے بتایا تھا کہ اس
نے نیا دربان رکھا ہے۔انتہائی شریف اور ذمہ دار آدمی ہے۔میں نے
سوچا کہ اس دور میں شریف اور ذمہ دار آدمی کی زیارت ہی کر لی
جائے۔کیونکہ موجودہ دور میں ایسا آدمی نایاب ہو چکا ہے۔تمہارا نام
کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کا شکریہ جناب۔میں تو ایک معمولی سا دربان ہوں۔میرا
نام رحمت علی ہے۔منیجر صاحب کی مہربانی ہے جناب کہ وہ میرے
بارے میں ایسی رائے رکھتے ہیں اور آپ کی بھی مہربانی جناب"۔

رحمت علی اب پوری طرح موم ہو چکا تھا۔

" تم کیسے معمولی آدمی ہو رحمت علی ۔ فرض شناسی اور ذمہ داری تو ایسی صفات ہیں جو آدمی کو بڑا بنا دیتی ہیں اس لئے تم بڑے آدمی ہو اور اب مجھے چونکہ یقین ہو گیا ہے ۔ اس لئے اب میں نواب آصف خان سے بھی تمہاری تعریف کروں گا اور مجھے معلوم ہے کہ نواب آصف خان میری بات سنتے ہی تمہاری تنخواہ تین گنا نہیں تو دو گنا ضرور کر دیں گے ۔ وہ مجھ پر بے حد اعتماد کرتے ہیں "...... عمران نے کہا تو رحمت علی کا چہرہ فرط مسرت سے کپکپانے لگا۔

" اوہ ۔ اوہ جناب ۔ آپ کی مہربانی جناب ۔ میں تو انتہائی غریب آدمی ہوں ۔ میری تنخواہ بڑھ گئی تو میرے بہت سے دلدر دور ہو جائیں گے ۔ میں اور میرے بچے ہمیشہ آپ کو دعائیں دیں گے "...... رحمت علی کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی ۔

" سنو ۔ تم پانی پینے تو جا سکتے ہو ۔ جاؤ تا کہ میں تمہارے مینجر سے گپ شپ لگا لوں ۔ اس طرح تمہاری فرض شناسی پر بھی حرف نہ آئے گا اور میں عاطف سے تمہاری تعریف بھی کر دوں گا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ جناب ۔ واقعی مجھے شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے ۔ میں پانی پی آؤں "...... رحمت علی نے کہا اور تیزی سے ہال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا تو کمرے میں موجود سوپر فیاض اور مینجر عاطف دونوں

چونک پڑے ۔

" دخل در نا معقولات کی معافی چاہتا ہوں "...... عمران نے اندر داخل ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" او کے مینجر ۔ اب میں چلتا ہوں ۔ میں پھر آؤں گا اور ریکارڈ چیک کروں گا "...... سوپر فیاض نے فوراً ہی اٹھتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے سوپر فیاض تم ۔ کمال ہے ۔ حیرت ہے ۔ بزرگ ٹھیک کہتے ہیں کہ آدمی کی جب قسمت عروج پر ہو تو اس کی ملاقات کسی خوش بخت سے ہو جاتی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سوری میں ڈیوٹی پر ہوں "...... سوپر فیاض نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" سوچ لو ۔ ڈیڈی کو جب رپورٹ ملے گی کہ سوپر فیاض ریکارڈ چیک کرنے کی بجائے بھاری نذرانہ لے کر چلا جاتا ہے تو پھر تمہیں خود معلوم ہے کہ تمہاری ڈیوٹی کس قدر سخت ہو جائے گی "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو ۔ نانسنس ۔ میں تمہیں سرکاری افسر کو بلیک میل کرنے اور جھوٹا الزام لگانے پر گرفتار بھی کر سکتا ہوں "...... سوپر فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" سوچ لو ۔ عاطف صاحب تو ڈیڈی کی ایک ہی گھرکی سے سب کچھ

اگل دیں گے۔ کیوں عاطف صاحب"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ سوپر فیاض صاحب واقعی ڈیوٹی پر ہیں۔ پھر یہ تو انتہائی شریف اور ایماندار افسر ہیں"...... عاطف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب سن لو اور سنو۔ خبردار اگر آئندہ میرے بارے میں کوئی بکواس کی نانسنس۔ تمہیں دوست کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ تم سر پر ہی چڑھ جاؤ۔ ہونہہ"...... سوپر فیاض نے فاتحانہ لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"باہر موجود دربان کی ڈیوٹی میں شامل ہے کہ اندر ہونے والی بات چیت نہ صرف ٹیپ کرے بلکہ باقاعدہ فلم بھی بنائے اور یہ ٹیپ اور فلم میری جیب میں موجود ہے۔ ٹھیک ہے جاؤ۔ اب جبکہ تم خودکشی کرنا ہی چاہتے ہو تو کرو۔ میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو دروازے کے قریب پہنچا ہوا سوپر فیاض ایک جھٹکے سے مڑا۔

"فیاض صاحب۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ عمران صاحب مذاق کر رہے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ذمہ دار آدمی ہوں"...... عاطف نے سوپر فیاض سے کہا تو سوپر فیاض کھا جانے والی نظروں سے عمران کو دیکھتا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو شاید میری ترقی پسند نہیں آئی۔ سوپر

فیاض صاحب کو اگر یقین آجاتا کہ واقعی میرا دربان فلم بناتا رہا ہے اور ٹیپ کرتا رہا ہے تو ایک قیامت برپا ہو جاتی اور نتیجہ یہ کہ میرا بستر گول ہو جاتا۔ آپ پلیز ایسا سنگین مذاق نہ کیا کریں"...... عاطف نے مڑ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا تو تمہارے خیال کے مطابق یہ مذاق ہے۔ او کے۔ اب یہ ٹیپ نواب آصف خان کی خدمت میں پیش کی جائے گی"...... عمران نے کہا تو عاطف بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ پلیز۔ فار گاڈ سیک"...... عاطف نے باقاعدہ عمران کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"تو پھر بتاؤ کتنا نذرانہ دیا ہے اور کس بات کا دیا ہے۔ بولو۔ ورنہ"...... عمران اور سنجیدہ ہو گیا تو عاطف کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ الجھن کے تاثرات تھے۔

"وہ۔ وہ صرف ایک لاکھ روپے دیئے ہیں گیم روم کے سلسلے میں۔ آپ کو تو پتہ ہے ہوٹلوں میں ایسا ہوتا رہتا ہے۔ پلیز عمران صاحب"...... آخرکار عاطف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ چونکہ تم نے سچ بول دیا ہے۔ اس لئے اب معاملہ ختم سمجھو۔ لیکن یہ بتاؤ کہ تم نے ترقی کر لی لیکن مجھے دعوت تک نہیں کھلائی۔ کیوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عاطف کے چہرے کا رنگ بحال ہو گیا۔

"یااللہ تیرا شکر ہے۔ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت"۔ عاطف نے اپنا سر کرسی کی پشت سے لگاتے ہوئے ایک طویل اور اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بلا واقعی چلی گئی ہے لیکن ایک لاکھ روپے سمیت"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عاطف بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ ایک دعوت کی بات کر رہے ہیں۔ میں ایک ہزار دعوتیں کھلانے کے لئے تیار ہوں"...... عاطف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر جلدی سے گنتی کر لو۔ ورنہ شاید پھر تمہیں موقع ہی نہ ملے"...... عمران نے کہا تو عاطف بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیسی گنتی"...... عاطف نے چونک کر پوچھا۔

"ایک ہزار دعوتوں کی گنتی۔ کیونکہ سوپر فیاض مجھے یہاں دیکھ کر گیا ہے اور اسے معلوم ہے کہ میں نے بہرحال معلوم کر لینا ہے کہ تم نے اسے نذرانہ دیا ہے۔ اس لئے اب وہ اپنے بچاؤ کے لئے لازماً جا کر ڈیڈی کو رپورٹ کرے گا کہ اس نے ریکارڈ چیک کرنا چاہا تو مینجر نے اسے ایک لاکھ روپے رشوت کی پیشکش کی ہے۔ اس کے بعد تم خود جانتے ہو کہ ڈیڈی کے نوٹس میں یہ بات آنے کے بعد کیا ہو گا۔ اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو سکے ایک ہزار دعوتوں والی گنتی پوری کر لو"...... عمران نے کہا تو عاطف کے چہرے کا رنگ ایک بار پھر زرد پڑ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی بات کرتا پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عاطف نے بے اختیار ہونٹ بھینچتے ہوئے

رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عاطف نے کہا۔

"باس سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عاطف بے اختیار چونک پڑا۔

"کراؤ بات"...... عاطف نے چور نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ دوسری طرف سے آنے والی ہلکی سی آواز سن رہا تھا۔ چونکہ وہ اسی سائیڈ میں بیٹھا تھا جس سائیڈ سے عاطف نے رسیور کان سے لگا رکھا تھا۔ اس لئے آواز عمران تک پہنچ رہی تھی۔

"ہیلو۔ میں فیاض بول رہا ہوں۔ وہ عمران موجود ہے یا چلا گیا ہے"...... سوپر فیاض نے پوچھا۔

"وہ موجود ہیں"...... عاطف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کس لئے آیا ہے وہ اس طرح اچانک"...... سوپر فیاض نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وہ میرے پرانے مہربان ہیں۔ اکثر مجھ سے ملتے رہتے ہیں۔ اب میں نے چونکہ ہوٹل پلازہ سے ہوٹل شیرٹن کی مینجری حاصل کر لی ہے اس لئے وہ مجھ سے دعوت کھانے آئے ہیں"...... عاطف نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ لیکن سنو۔ اسے اور کسی سلسلے میں بتانے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہیں مینجری کی بجائے سڑکوں پر جوتیاں چٹخانی پڑیں گی"...... سوپر فیاض نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں"...... عاطف نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عاطف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا کہہ رہا تھا سوپر فیاض"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عاطف بے اختیار اچھل پڑا۔

"آپ کو کیسے پتہ چلا کہ سوپر فیاض بات کر رہا تھا"...... عاطف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اس کی نفسیات سے واقف ہوں عاطف۔ میری یہاں اچانک آمد سے لازماً وہ پریشان ہو گا۔ اسے یہی فکر ہو گی کہ کہیں تم مجھے نذرانے کے بارے میں نہ بتا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ میں نے بڑی مشکل سے شیرٹن کی مینجری حاصل کی ہے۔ پلیز مجھ پر رحم کھائیں"۔ عاطف نے یکلخت عمران کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب تمہارے چھوٹے بچے بڑے ہو جائیں تو مجھے بتا دینا۔ میں تب بات کر لوں گا"...... عمران نے کہا تو عاطف کے چہرے پر یکلخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں انہیں بڑا ہونے دوں گا تو وہ بڑے ہوں گے"...... عاطف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"انہیں بڑا ہونے سے تو بہرحال تم نہیں روک سکتے البتہ مزید چھوٹے بچے ان کی کمی پوری کر سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عاطف بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ یہ بھی اچھا حل ہے۔ بہرحال آپ پہلی دعوت یہاں کھانا پسند کریں گے یا ڈائننگ ہال میں"...... عاطف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پہلی دعوت میں جوس کا ایک گلاس۔ باقی بعد میں دیکھا جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عاطف نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور جوس لانے کا کہہ دیا۔

"عمران صاحب۔ ایک بات یہاں میرے نوٹس میں آئی ہے۔ میں اس لئے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ اسے اس انداز میں سنبھال سکتے ہیں کہ ہوٹل پر یا مجھ پر کوئی حرف نہ آئے"...... اچانک عاطف نے پراسرار سے لہجے میں اور آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"کونسی بات کھل کر بتاؤ"...... عمران نے چونک کر کہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عاطف ہوٹل کے معاملات میں ہر طرف سے باخبر رہنے کا عادی ہے اور شاید اس کی ترقی کی اصل وجہ بھی یہی ہے۔

"میری عادت ہے کہ میں جہاں بھی کام کرتا ہوں وہاں ٹیلی فون ایکس چینج کے چیف آپریٹر کو حکم دے دیتا ہوں کہ ہوٹل سے باہر جانے والی اور باہر سے ہوٹل آنے والی اور ہوٹل کے کمروں کے درمیان ہونے والی تمام ٹیلی فون کالز کو ٹیپ کیا جائے اور اس میں

کوئی ایسی کال جو کسی بھی لحاظ سے مشکوک ہو۔ وہ میرے نوٹس میں لازماً لائی جائے اس طرح بعض اوقات مجھے ایسے معاملات کا علم ہو جاتا ہے جس سے ہوٹل کی ساکھ کو فوری طور پر بچایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ کل میرے نوٹس میں ایک ایسی کال لائی گئی ہے جس نے مجھے چونکا دیا ہے۔ میں نے اس کال کی ٹیپ اپنے پاس محفوظ کر لی ہے۔ آپ کے آنے سے پہلے میرا خیال تھا کہ میں یہ کال سوپر فیاض کے نوٹس میں لے آؤں لیکن پھر میں خاموش ہو گیا کیونکہ میرے خیال کے مطابق سوپر فیاض بین الاقوامی سطح کے معاملات کو سنبھالنے کے قابل نہیں ہیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ یہ ٹیپ خاموشی سے آپ کے ڈیڈی کو بھجوا دوں لیکن آپ کے آنے پر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سے آپ کو آگاہ کر دیا جائے۔ آپ اسے بہتر انداز میں سنبھال لیں گے"...... عاطف نے کہا۔

"بین الاقوامی سطح کا معاملہ۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی سازش ہوئی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو وہ کال سنا دیتا ہوں۔ اس کے بعد بات ہو گی"۔ عاطف نے کہا اور اٹھ کر عقب میں موجود الماری کی طرف مڑ گیا اس نے الماری کھولی اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر اٹھا کر اس نے میز پر رکھا اور پھر الماری بند کر دی۔

"اس میں ٹیپ موجود ہے۔ میں نے سن کر اسے نکالا نہیں تھا"۔ عاطف نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر ٹیپ ریکارڈر کے بٹن

پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو۔ کروز بول رہا ہوں ہوٹل شیرٹن سے"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مقامی ہی تھا۔

"یس رالف اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے"...... ایک اور آواز سنائی دی لیکن اس بار بولنے والے کا لہجہ غیر ملکی تھا۔

"پاکیشیا سے کانفرنس میں سیکرٹری وزارت خزانہ احسن خان شریک ہو رہے ہیں۔ وہی وفد کے لیڈر ہوں گے"...... کروز نے کہا۔

"لیکن پہلے تو اطلاع صدر کی شمولیت کی تھی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں۔ لیکن صدر صاحب کی شمولیت ڈراپ کر دی گئی ہے اور میں نے اس سلسلے میں کوشش کی ہے تو ایک رپورٹ کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ یہ رپورٹ وزارت خارجہ کو گریٹ لینڈ سے موصول ہوئی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق گریٹ لینڈ کی حکومت نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اس کانفرنس میں تخریب کاری کا خدشہ سامنے آیا ہے کیونکہ گریٹ لینڈ حکومت کو رپورٹ ملی ہے کہ ریڈ واٹر کا آرگن جارج پراسرار انداز میں کام کر رہا ہے۔ اس لئے وہ صدر کی سیکورٹی کی ذمہ داری نہیں لے سکتے۔ چنانچہ اس پر فیصلہ کیا گیا کہ صدر کی بجائے سیکرٹری وزارت خزانہ شریک ہوں گے اور ان کی حفاظت کے لئے خصوصی انتظامات کئے جائیں گے"...... کروز نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ہیڈ کوارٹر کو یہ رپورٹ بھجوا دوں گا"۔ دوسری

طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عاطف نے ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

"یہ کروز کس کمرے میں ٹھہرا ہوا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"میں نے ٹیپ سننے کے بعد معلومات کی ہیں۔ یہ دوسری منزل کے کمرہ نمبر بارہ میں تھا لیکن وہ کمرہ چھوڑ کر جا چکا ہے۔ مقامی آدمی تھا اس لئے اس کے کاغذات بھی کاؤنٹر پر موجود نہیں ہیں"...... عاطف نے جواب دیا۔

"کس نمبر پر کال کی گئی تھی۔ یہ معلوم ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہوٹل انٹرنیشنل کے کمرہ نمبر ایک سو آٹھ تیسری منزل۔ لیکن میں نے آپ سے پہلے وہاں سے بھی معلومات کی ہیں لیکن وہ کمرہ ایک ہفتے سے خالی ہے"...... عاطف نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے انتہائی اہم ٹیپ حاصل کیا ہے۔ یہ ٹیپ مجھے دے دو اور اس بارے میں یکسر بھول جاؤ۔ ورنہ یہ لوگ میری طرح تمہارے چھوٹے بچوں کا بھی لحاظ نہیں کریں گے"...... عمران نے کہا اور عاطف بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے ٹیپ نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرے میں جوس کے دو گلاس اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے عاطف کو سلام کیا اور ایک گلاس عمران کے سامنے اور ایک عاطف کے سامنے رکھا اور پھر وہ سلام کر

کے واپس چلا گیا۔ عمران نے گلاس اٹھا لیا۔ لیکن اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

ملیکا اپنے اسسٹنٹ برائٹ کے ساتھ رائل ہوٹل کی تیسری منزل کے ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھی۔ یہ کمرہ سیٹھ قاسم کے مقامی سیکرٹری جونز کے لئے ریزرو تھا۔ ملیکا، برائٹ کے ساتھ چار گھنٹوں بعد جب رائل ہوٹل پہنچی تو جونز کو اطلاع دی گئی اور جونز نیچے ہال میں آکر انہیں اپنے ساتھ ہی کمرے میں لے آیا تھا اور پھر انہیں یہاں بٹھا کر وہ معلوم کرنے گیا تھا کہ ملاقات کس وقت ممکن ہو سکے گی اور انہیں اس کمرے میں بیٹھے ہوئے آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا لیکن نہ جونز واپس آیا تھا اور نہ ہی کوئی اطلاع دی گئی تھی۔ اس لئے ملیکا کا چہرہ غصے سے تپ رہا تھا لیکن پھر دروازہ کھلا اور جونز اندر داخل ہوا۔

"آئی ایم سوری مس ملیکا۔ مجھے دیر ہو گئی۔ لیکن میں چاہتا تھا کہ آپ کو حتمی اطلاع دوں جبکہ سیٹھ قاسم صاحب کا کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ وہ کب اٹھیں گے لیکن اب وہ اٹھ چکے ہیں اور باتھ روم گئے ہیں۔ اس لئے اب یہ بات طے ہے کہ ایک گھنٹے بعد آپ کی ملاقات ہو سکتی

ہے"...... جونز نے کہا۔

"ایک گھنٹے بعد۔ کیا مطلب۔ کیا باتھ روم میں ایک گھنٹہ لگے گا"...... ملیکا نے حیران ہو کر کہا۔

"سیٹھ قاسم کو نہانے اور پھر لباس بدلنے اور پھر خوشبویات کی دس بارہ شیشیاں اپنے لباس پر انڈیلنے کے لئے کافی وقت چاہئے۔ اس لئے ایک گھنٹہ تو کم از کم ہے ورنہ بعض اوقات تو دو گھنٹے بھی لگ جاتے ہیں"...... جونز نے جواب دیا تو ملیکا کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اسے اب اس کردار میں دلچسپی پیدا ہونے لگ گئی تھی۔

"یہ سیٹھ قاسم کا تفصیلی تعارف کیا ہے"...... ملیکا نے کہا۔

"کافرستان کے سب سے بڑے سیٹھ ہیں۔ عاصم گروپ آف انڈسٹریز کے منیجنگ ڈائریکٹر ہیں۔ اپنے والد سر عاصم جو چیئرمین ہیں کے اکلوتے لڑکے ہیں بے پناہ موٹے ہیں اور جتنا ان کا جسم موٹا ہے اتنا ہی ان کا دماغ بھی موٹا ہے۔ اس لئے ان کی ذہنی رو ایک لمحے میں بدل جاتی ہے۔ کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ میں نے سنا ہوا ہے کہ وہ صرف تین شخصیتوں سے ڈرتے ہیں۔ ایک تو اپنے والد سر عاصم سے جو انہیں کوڑوں سے پیٹتے ہیں۔ دوسرا اپنی بیگم سے اور تیسری ایک شخصیت ہے کرنل فریدی کی۔ جو دنیا کے بہت بڑے جاسوس ہیں"...... جونز نے جواب دیا تو ملیکا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کرنل فریدی سے۔ لیکن کرنل فریدی تو کافرستان میں نہیں رہتے

اور سیٹھ قاسم کا کرنل فریدی سے کیا تعلق ہے"...... ملیکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل فریدی پہلے کافرستان میں ہی رہتے تھے۔ اب وہ اسلامی سیکورٹی کونسل سے منسلک ہیں اور دماک میں رہتے ہیں۔ سیٹھ قاسم اور کرنل فریدی کے اسسٹنٹ کیپٹن حمید میں گہری دوستی ہے اور اس لحاظ سے وہ کرنل فریدی سے بھی ملتے رہتے ہیں کیونکہ کرنل فریدی اور سر عاصم کے درمیان بھی گہرے خاندانی تعلقات ہیں"...... جونز نے کہا تو ملیکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تو واقعی انہیں کسی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے جو کرنل فریدی جیسی شخصیت کا دوست ہو۔ وہ کسی کی کیا پرواہ کر سکتا ہے"...... ملیکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کرنل فریدی کے بارے میں جانتی ہیں"...... جونز نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ان سے ملاقات بھی ہو چکی ہے"...... ملیکا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ میں نے صرف ان کے بارے میں سنا ہوا ہے۔ کبھی ان سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ ویسے ان کی تعریفیں بے حد سنی ہیں۔ کیا واقعی وہ انتہائی شاندار شخصیت کے مالک ہیں"...... جونز نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"شاندار تو بڑا معمولی سا لفظ ہے مسٹر جونز۔ کرنل فریدی تو شاندار ترین شخصیت کے مالک ہیں۔ وجاہت کے اعلیٰ ترین معیار سے بھی

زیادہ وجیہہ"۔ ملیکا نے قدرے جذباتی سے لہجے میں کہا تو جونز چونک کر ملیکا کو دیکھنے لگا۔ اسکے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

"آپ کرنل فریدی سے بے حد متاثر ہیں۔ اس لئے وہ لازماً ایسے ہی ہوں گے"...... جونز نے کہا تو ملیکا بے اختیار مسکرا دی۔ اب وہ جونز کو کیا بتاتی کہ وہ کرنل فریدی کے بارے میں اپنے دل میں کیا جذبات رکھتی ہے۔ پھر اسی طرح کی باتوں میں وقت گزرتا رہا۔ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جونز نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"جونز بول رہا ہوں"...... جونز نے کہا۔

"مسٹر جونز۔ سیٹھ قاسم ملاقات کے لئے تیار ہیں۔ آپ مس ملیکا کو بھجوا دیں"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اچھا۔ شکریہ"...... جونز نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آیئے مس ملیکا۔ لیکن خیال رکھیئے گا۔ جس طرح میں نے آپ کو بتایا ہے کہ سیٹھ قاسم صاحب کی ذہنی رو فوراً پلٹ جاتی ہے۔ اس لئے ان کی باتوں کا کوئی برا نہیں مناتا۔ ویسے وہ دل کے بے حد اچھے اور پرخلوص واقع ہوئے ہیں"...... جونز نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو ملیکا بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میں انہیں ڈیل کر لوں گی"...... ملیکا نے کہا اور جونز نے اس انداز میں ایک طویل سانس لیا جیسے اسے ملیکا کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔ تھوڑی دیر بعد جونز ملیکا اور برائٹ کو لے کر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں ایک سوکھی سڑی قدرے بدشکل

سی ادھیڑ عمر عورت موجود تھی۔ جونز کے تعارف سے پتہ چلا کہ یہ سیٹھ قاسم کی پرائیویٹ سیکرٹری ہے اور سیٹھ قاسم کے ساتھ ہی کافرستان سے آئی ہے۔

"آپ نے ان سے کس سلسلے میں ملنا ہے مس ملیکا"...... اس سیکرٹری نے جونز کے واپس جانے کے بعد کہا۔

"آپ کو بتا دیا گیا ہوگا کہ میرا تعلق سپیشل پولیس سے ہے اور ہم نے سیٹھ قاسم سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں"...... ملیکا نے جواب دیا تو پرائیویٹ سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ارے یہ سب سالے کہاں ڈیتھ ہو گئے ہیں۔ ارے نہ کوئی فل فلوٹی۔ نہ کوئی خوبصورت چوکھٹا موکھٹا"...... اچانک درمیانی دروازے کی دوسری طرف سے ایک دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی تو سیکرٹری ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آیئے"...... سیکرٹری نے ملیکا اور برائٹ سے کہا اور تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ملیکا اور برائٹ بھی اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئے تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ملیکا کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ گو اسے بتا دیا گیا تھا کہ سیٹھ قاسم انتہائی موٹا آدمی ہے لیکن جو گوشت کا پہاڑ اسے ایک بڑی سی اور انتہائی مضبوط کرسی پر موجود نظر آ رہا تھا وہ اس کے تصور سے بھی کئی گنا زیادہ موٹا تھا۔ پرائیویٹ سیکرٹری اس کی کرسی کی سائیڈ پر بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑی تھی۔

"اوہ۔ اوہ تم۔ اوہ۔ اس قدر جوردار فل فلوٹی۔ اوہ۔ اوہ"...... قاسم جو سیکرٹری کو کچھ کہنے ہی لگا تھا، ملیکا کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے گالوں میں دفن چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی تھی اور اس کے منہ سے اوہ۔ اوہ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں اور اس کا پہاڑ کی طرح آگے کو بڑھا ہوا پیٹ بے اختیار تھرتھرانے لگا تھا۔

"باس۔ یہ مس ملیکا ہیں اور یہ ان کے اسسٹنٹ مسٹر برائٹ۔ ان کا تعلق یہاں کی سپیشل پولیس سے ہے۔ یہ آپ سے ملاقات چاہتے تھے"...... سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ارے تو پھر تم سالی سینک سلائی بڑھیا شکل کیوں نجر آ رہی ہو۔ جاؤ اپنا یہ سالا سوکھا ہوا چوکھٹا گم کرو ان سے ملاخات تو ہم بھی چاہتے تھے۔ جاؤ۔ ہم خود کر لیں گے سالی ملاخات۔ جاؤ"...... سیٹھ قاسم نے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا تو سیکرٹری خاموشی سے کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ ملیکا اور برائٹ دونوں حیرت اور دلچسپی سے اس گوشت کے پہاڑ کو دیکھتے ہوئے اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ قاسم کی نظریں اس طرح ملیکا پر جمی ہوئی تھیں جیسے مقناطیس لوہے سے چمٹ جاتا ہے۔

"اوہ۔ اوہ۔ پپ۔ پپ۔ پولیس میں اس قدر جوردار فل فلوٹی بھی ہوتی ہے۔ واہ۔ ہمارے ہاں تو پولیس میں سالے عجرائیل کی شکلوں والے چوکھٹے ہی ہوتے ہیں۔ ہی۔ ہی۔ ہی"...... سیٹھ قاسم نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"یہ فل فلوٹی کیا ہوتی ہے سیٹھ قاسم"...... ملیکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے واقعی اس لفظ کی سمجھ نہ آئی تھی۔

"اوہ۔ ہی۔ ہی۔ تم نہیں جانتیں فل فلوٹی۔ وہ کیپٹن حمید کہتا ہے کہ جوردار عورت کو فل فلوٹی کہتے ہیں جیسی کہ تم ہو۔ مگر تم تو ڈبل فل فلوٹی ہو۔ بہت ہی جوردار۔ تم چھوڑ دو یہ حرام کی کمائی۔ مم۔ مم۔ میں تمہیں فوراً ہی نوکری دے دوں گا اپنے پاس۔ ہی۔ ہی۔ ہی"۔ قاسم نے کہا تو ملیکا کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا۔

"حرام کی کمائی کا کیا مطلب ہوا"...... ملیکا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی قاسم کے اس لفظ پر غصہ آ گیا تھا۔

"ارے۔ یہ پولیس شولیس کی کمائی حرام کی ہوتی ہے۔ اللہ میاں دوزخ میں ڈال دیتے ہیں۔ آگ کے کوڑے ماریں گے پھرشتے توبہ۔ توبہ۔ اس قدر جوردار فل فلوٹی۔ اس قدر حور چوکھٹا اور دوزخ میں۔ نہیں۔ تم چھوڑ دو۔ بس فوراً چھوڑ دو یہ پولیس شولیس کی نوکری اور اللہ میاں سے ماپھی مانگ لو۔ مولوی تفجل کہتا ہے کہ جو اللہ میاں سے ماپھی مانگ لے اسے اللہ میاں ماپھ کر دیتے ہیں"...... قاسم نے بڑے پرخلوص لہجے میں مشورہ دیتے ہوئے کہا تو ملیکا بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں پولیس میں نہیں ہوں۔ سپیشل پولیس میں ہوں۔ جس طرح کرنل فریدی اور کیپٹن حمید ہیں"...... ملیکا نے کہا تو سیٹھ قاسم نے اپنی طرف سے بے اختیار اچھلنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے اس کا ہاتھی جیسا جسم کیسے اچھل سکتا تھا۔ اس لئے بس وہ صرف تھرتھرا کر ہی

رہ گیا۔ قاسم کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا۔ کیا۔ تم۔ تم کرنل پھریدی کی پولیس میں ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ پھر تو تم گریٹ مریٹ ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ مم۔ مم۔ مگر پھر تم مجھ سے ملاقات کیوں کرنے آئی ہو۔ کیا کرنل پھریدی نے بھیجا ہے تمہیں"...... قاسم نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تو گریٹ لینڈ کی پولیس میں ہوں۔ میرا مطلب تھا کہ جس طرح کرنل فریدی سپیشل پولیس میں ہیں۔ اسی طرح میں بھی گریٹ لینڈ کی سپیشل پولیس میں ہوں"۔ ملیکا نے ہنستے ہوئے وضاحت کی۔

"تو۔ تو تم کرنل پھریدی کی پولیس میں نہیں ہو۔ پھر ٹھیک ہے۔ ورنہ مجھے دس کالے بکروں کا صدقہ مدقہ کرنا پڑتا۔ وہ۔ وہ کرنل پھریدی بڑے جالم صفت آدمی ہیں۔ وہ تو ڈیڈی سے کہہ دیتے۔ اوہ۔ اوہ۔ گاڈ تھینک یو۔ شکر ہے"۔ قاسم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسکے سر سے ہزاروں ٹن بوجھ اتر گیا ہو اور ملیکا سمجھ گئی کہ یہ پہاڑ واقعی کرنل فریدی سے بے حد ڈرتا ہے

"سیٹھ قاسم۔ تم نے کافرستان ایئر پورٹ پر ایک بین الاقوامی دہشت گرد آرگن جارج سے ملاقات کی ہے۔ کیوں۔ کیا وہ تمہارا دوست ہے"...... ملیکا نے اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ قوامی۔ لیکن میں تو سالا پان وان کھاتا ہی نہیں پھر یہ قوام سالا کہاں سے آن ٹپکا ایکبار میں نے پچاس ساٹھ پان کھا لئے تھے پھر سالا مجھے نسہ مسہ ہو گیا اور وہ میری بیگم سالی چھپکلی بیگم

نے ڈیڈی سے شکایت لگا دی اور ڈیڈی نے مجھے ایک سو کوڑے مارے۔ میں سالا باڈ پر پڑا ہائے ہائے کرتا رہا۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں تم سالی چھپکلی بیگم کی جسوس مسوس تو نہیں ہو"۔ قاسم نے آخر میں چونک کر کہا

"میں نے کہا ہے بین الاقوامی دہشت گرد۔ تم یہ کیا کہانی لے کر بیٹھ گئے"...... ملیکا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے قاسم کی کسی بات کی سمجھ ہی نہ آئی تھی۔

"نہیں۔ تم سالی چھپکلی بیگم کی جسوس مسوس ہو۔ اس لئے ملاقات خلاص۔ ایک دم خلاص۔ تم جاؤ۔ پھر ٹھیک ہے۔ تم حرام کی کمائی میں ہی ٹھیک ہو۔ تم دوزخ میں سڑو گی۔ تب ٹھیک ہے۔ بس اب تم جاؤ"...... قاسم نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہی سیکرٹری اندر داخل ہوئی۔

"آیئے مس ملیکا۔ ملاقات ختم ہو گئی ہے۔ آیئے۔ ورنہ سیٹھ صاحب کچھ بھی کر سکتے ہیں"...... اس پرائیویٹ سیکرٹری نے کہا۔

"سوری۔ ابھی میں نے تو بات ہی نہیں کی۔ ہاں تو سیٹھ قاسم۔ تم بتاؤ کہ ملاقات کیوں کی تھی اس بین الاقوامی دہشت گرد سے۔ ورنہ میں کرنل فریدی کو فون کر کے بتا دوں گی"...... ملیکا نے کہا۔

"تم۔ تم سالی پولیس کی نوکر۔ مجھے دھمکی دے رہی ہو۔ مجھے سیٹھ قاسم کو۔ جاؤ۔ گم کرو اپنا چوکھٹا۔ ورنہ جندہ جمین میں دفن کرا دوں گا۔ جاؤ۔ سالی آجاتی ہیں حرام کی کمائی سے حورسا چوکھٹا بنا کر۔

جاؤ"...... قاسم نے انتہائی غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بری طرح کپکپانے لگا تھا۔

"مس ملیکا۔ آیئے"...... پرائیویٹ سیکرٹری نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا تو ملیکا ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چہرے پر غصے کے شدید تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں تمہیں گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر لے جاؤں گی۔ پھر تمہیں معلوم ہو گا کہ مجھ سے اس لہجے میں بات کرنے والے کا کیا حشر ہوتا ہے"...... ملیکا نے غصے کی شدت سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"ارے جاؤ۔ جاؤ۔ دفع ہو جاؤ۔ سالی حرام کی کمائی۔ جاؤ۔ اب اگر تمہارا چوکھٹا مجھے نجر آیا تو سالی چڑیل کی اماں جان بنا دوں گا۔ جاؤ"۔ قاسم نے اور زیادہ دھاڑتے ہوئے کہا تو ملیکا ایک جھٹکے سے مڑی اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔ اسے واقعی اس موٹے سیٹھ پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا جسے کسی سے بات کرنے کی بھی تمیز نہ تھی۔ برائٹ خاموشی سے اس کے پیچھے باہر آ گیا تھا۔

"آپ کی وجہ سے میں خاموش رہا مادام۔ ورنہ اس موٹے کے پیٹ میں ریوالور کا پورا میگزین اتار دیتا"...... برائٹ نے باہر آتے ہی کہا۔

"یہ سراسر احمق آدمی ہے۔ قطعی احمق۔ نجانے باس کو اس میں کیا نظر آ گیا ہے۔ میں باس سے بات کر لوں پھر اس سے پوچھوں گی۔ میں اس کا ایسا عبرتناک حشر کروں گی کہ اس کی روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی"...... ملیکا نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ

دونوں لفٹ کے ذریعے نیچے ہال میں پہنچ گئے۔ ملیکا تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھی۔

"سپیشل پولیس۔ فون کرنا ہے مجھے".... ملیکا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس مس".... کاؤنٹر گرل نے جلدی سے کہا اور فون اٹھا کر ملیکا کے سامنے رکھ دیا۔ ملیکا نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس".... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ملیکا بول رہی ہوں رائل ہوٹل سے۔ چیف سے بات کراؤ"۔ ملیکا نے اسی طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ ہولڈ آن کیجئے".... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ہیرس بول رہا ہوں".... چند لمحوں بعد چیف ہیرس کی آواز سنائی دی۔

"چیف۔ یہ سیٹھ قاسم تو انتہائی احمق۔ بدتمیز۔ منہ پھٹ اور نانسنس ہے۔ اس نے مجھے گالیاں دیں۔ دھمکیاں دیں۔ میں تو آپ کی وجہ سے خاموش ہو گئی ورنہ میں اس موٹے کے جسم میں پورا میگزین اتار دیتی".... ملیکا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے اس قدر غصہ۔ کیا ہوا تفصیل بتاؤ"۔ دوسری طرف سے حیرت بھری آواز میں کہا گیا تو ملیکا نے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ جان بوجھ کر بات ٹال گیا ہے اور اس نے تمہیں غصہ دلا کر واپس جانے پر مجبور کر دیا ہے۔ او کے۔ اب میں خود ہی معلوم کر لوں گا".... ہیرس نے کہا۔

"نہیں باس۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ اس موٹے سے میں خود ہی نمٹوں گی".... ملیکا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"ملیکا جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ سیٹھ قاسم یہاں وی آئی پی ہے پھر وہ کافرستان کا بہت بڑا صنعت کار ہے اور گریٹ لینڈ کے بڑے بڑے صنعت کاروں سے اس کے بزنس ایگریمنٹ ہیں۔ اس لحاظ سے اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ ویسے وہ فطری طور پر سادہ لوح اور ایسا ہی آدمی ہے لیکن اس نے جس انداز میں آرگن جارج کے بارے میں بات ٹالی ہے اس سے محسوس ہوتا ہے کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے لیکن اب فوری کام کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جس کانفرنس میں تخریب کاری کا خدشہ تھا وہ کانفرنس فی الحال ملتوی کر دی گئی ہے۔ اس لئے اب جلدی کی ضرورت نہیں ہے۔ تم واپس ہیڈ کوارٹر آ جاؤ"۔ ہیرس نے خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ملیکا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ مڑ گئی۔

"آؤ برائٹ۔ اب کیس سے ہٹ کر میں اس سے نمٹوں گی"۔ ملیکا نے مڑتے ہوئے ساتھ کھڑے برائٹ سے کہا اور برائٹ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

کرنل فریدی اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی اور وہ اسے پڑھنے میں مصروف تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا لیکن اس کی نظریں فائل پر جمی ہوئی تھیں۔

"یس"...... کرنل فریدی نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلام بول رہا ہوں سر"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے"...... کرنل فریدی نے اسی طرح سپاٹ اور سرد لہجے میں کہا۔

"آرگن جارج دماک سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا چلا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔

"کب"...... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے جناب۔ ہم اس کی نگرانی کر رہے تھے۔ وہ ہوٹل میں اپنے کمرے میں تھا اور اس کا کہیں جانے کا ارادہ بھی نہیں تھا۔ ہم مطمئن تھے کہ اچانک ایئرپورٹ سے عبداللہ نے مجھے رپورٹ دی کہ آرگن جارج یہاں موجود ہے۔ میں بے حد حیران ہوا چنانچہ میں نگرانی کرنے والوں کو وہیں چھوڑ کر خود ایئرپورٹ پہنچا تو واقعی آرگن جارج وہاں موجود تھا۔ پھر میرے سامنے ہی وہ چارٹرڈ طیارے پر سوار ہو کر چلا گیا۔ میں نے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ وہ ایکریمیا گیا ہے۔ میں نے ہوٹل میں نگرانی کرنے والوں سے کمرہ چیک کرنے کے لئے کہا تو وہاں سے معلوم ہوا کہ کمرہ خالی ہے۔ وہ شاید فائر ڈور سے نکل گیا ہے۔ ہم نے اس کا فون بھی چیک کرایا تھا لیکن اسے کوئی فون کال بھی نہیں ہوئی البتہ ایئرپورٹ پر ایک مقامی لڑکی اس کے ساتھ نظر آئی تھی۔ اس لڑکی کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ اس لڑکی کا نام مریم بانو ہے اور یہاں اس کی ٹورسٹ فرم ہے۔ طیارہ بھی اسی فرم کے تحت ہی بک کرایا گیا ہے"...... سلام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ لڑکی اب کہاں ہے"...... کرنل فریدی نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"وہ اپنی فرم کے آفس میں ہے جناب"...... سلام نے جواب دیا۔

"معلوم کرو کہ اس لڑکی کا آرگن جارج سے کیا تعلق ہے۔ کیا

صرف کاروباری تعلق ہے یا کوئی اور تعلق بھی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل فریدی نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل فریدی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فریدی نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر گریٹ لینڈ سے مسٹر ہیرس آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیرس۔ اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے بات کراؤ"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"ہیلو۔ ہیرس بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل فریدی بول رہا ہوں۔ آج کیسے یاد آ گئی تمہیں میری"۔ کرنل فریدی نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا کیونکہ ہیرس نے شاید پہلی بار اسے خود یہاں فون کیا تھا۔

"آپ کی عزیزہ مس ملیکا آپ کے دوست سیٹھ قاسم کے خلاف کوئی خوفناک کارروائی کرنے کا منصوبہ بنائے ہوئے ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"...... دوسری طرف سے ہیرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ ملیکا کا قاسم سے کیا تعلق پیدا ہو گیا"...... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہو گا کہ گریٹ لینڈ میں اسلامی ممالک کی

خصوصی کانفرنس منعقد ہونی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کو بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم ریڈ واٹر کی طرف سے دھمکیاں موصول ہونے لگیں کہ اس کانفرنس کو سبوتاژ کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ہم نے اس تنظیم کے خلاف کام شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی کانفرنس میں شریک ہونے والے تمام ممالک کو اطلاعات بھی بھجوا دی گئیں۔ اس سلسلے میں اطلاع ملی کہ ریڈ واٹر کے ایک خاص آدمی آرگن جارج نے کافرستان ایئرپورٹ پر سیٹھ قاسم سے خصوصی ملاقات کی ہے اس کے بعد سیٹھ قاسم گریٹ لینڈ آ گیا۔ میں نے ملیکا کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ قاسم سے اس بارے میں معلومات حاصل کرے۔ ملیکا نے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو قاسم نے اس کے ساتھ انتہائی غلط سلوک کیا اور اس سے بدتمیزی کی اور آرگن جارج سے ملاقات کے بارے میں دانستہ ٹال گیا۔ جس پر ملیکا بے حد غصے میں تھی لیکن اسی روز مجھے اطلاع مل گئی کہ حکومت گریٹ لینڈ نے اعلیٰ سطح پر فیصلہ کر لیا ہے کہ اس کانفرنس کی میزبانی سے معذرت کر لے۔ چنانچہ میں نے ملیکا کو مزید کارروائی کرنے سے روک دیا۔ اس کے بعد میں نے خود اس سیٹھ قاسم کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ آپ کے اسسٹنٹ کیپٹن حمید کا دوست ہے اور آپ سے بھی اس کی ملاقاتیں رہتی ہیں اور وہ ذہنی طور پر سادہ لوح ٹائپ کا آدمی ہے اور کسی قسم کے جرم میں اس کی کسی بھی انداز میں شرکت قطعاً خارج از امکان ہے۔ چنانچہ میں نے ملیکا کو خاص طور پر منع کر دیا ہے کہ وہ اب قاسم

کے ساتھ کوئی کارروائی نہ کرے اور میں نے اسے آپ کا حوالہ بھی دیا تو اس نے بتایا کہ اس کے سیکرٹری جونز نے اسے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ کرنل فریدی کے اسسٹنٹ کیپٹن حمید کا دوست ہے لیکن اس نے جس انداز میں اس کی بے عزتی کی ہے اور بکواس کی ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بتا دوں کیونکہ ملیکا کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ اس میں انتقامی جذبہ بہت شدید ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ قاسم کے خلاف اپنے طور پر کوئی کارروائی کرے اور پھر آپ کو یہ اطلاع ملے تو آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں"...... ہیرس نے کہا۔

"تمہارا شکریہ ہیرس کہ تم نے مجھے کال کیا۔ لیکن ملیکا سے میرا کیا تعلق ہے۔ وہ جو چاہے کرتی پھرے۔ میں اس کی کسی کارروائی سے کیوں ناراض ہوں گا۔ جہاں تک قاسم کا تعلق ہے تو قاسم تو بے حد سادہ لوح اور موٹے دماغ کا آدمی ہے۔ آرگن جارج نے اگر اس سے ملاقات کی ہو گی تو وہ بہرحال دہشت گردی کے سلسلے میں نہیں کی ہو گی۔ ویسے آرگن جارج تو یہاں دماک میں موجود تھا۔ مجھے اس کی یہاں آمد کی اطلاع ملی تو میں نے اس کی نگرانی شروع کرا دی اور تمہارا فون آنے سے تھوڑی دیر پہلے ہی مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا چلا گیا ہے۔ ویسے مجھے یہ اطلاعات تو مل رہی تھیں کہ اس کانفرنس کو ریڈ واٹر نے سبوتاژ کرنے کی دھمکیاں دی ہیں لیکن مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ گریٹ لینڈ حکومت اس ریڈ واٹر سے اس قدر

خوفزدہ ہو گی کہ میزبانی سے ہی معذرت کر لے گی"...... کرنل فریدی نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"حکومت کے اپنے معاملات ہوتے ہیں کرنل صاحب۔ کیا کہا جا سکتا ہے"...... ہیرس نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال میں نے اسلامی سیکورٹی کونسل کی طرف سے اس کانفرنس کو دماک میں منعقد کرانے کی تجویز بھجوائی ہوئی ہے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر میں دیکھوں گا کہ یہ ریڈ واٹر کیا کرتی ہے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھ سے بھی اس سلسلے میں جو ہو سکا ضرور کروں گا۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل فریدی نے بھی گڈ بائی کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ کرنل فریدی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور کرنل فریدی نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فریدی نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلام بول رہا ہوں سر۔ ایک حیرت انگیز اطلاع ملی ہے۔ مریم بانو نے کیپٹن حمید صاحب کے ساتھ ہوٹل لاشانہ میں طویل ملاقات کی ہے اور اس ملاقات کے فوراً بعد آرگن جارج خفیہ راستے سے نکل کر ایئرپورٹ پہنچا۔ جہاں مریم بانو نے اس سے ملاقات کی اور پھر وہ واپس اپنے آفس آ گئی ہے"...... سلام نے کہا۔

"مریم بانو کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرو"۔ کرنل

فریدی نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے کیپٹن حمید کی آواز سنائی دی۔

"میرے آفس آؤ"...... کرنل فریدی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے فائل بند کر کے اسے دراز میں رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کیپٹن حمید اندر داخل ہوا۔

"خیریت۔ آپ کا موڈ خراب نظر آ رہا ہے۔ کیا بیٹھے بیٹھے بلڈ پریشر تو ہائی نہیں ہو گیا۔ اگر ہو گیا ہے تو کتنا ہوا ہے"۔ کیپٹن حمید نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے آج زندگی میں پہلی بار احساس ہوا ہے کہ تمہارے بارے میں میرا اندازہ غلط تھا۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم اس حد تک گر سکتے ہو"...... کرنل فریدی نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا تو کیپٹن حمید کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ واقعی آپ کا بلڈ پریشر ہائی ہو گیا ہے تو پھر آپ فوراً کسی اچھے سے ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ یہ تو انتہائی خوفناک بیماری ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"تم نے مریم کو بتایا تھا کہ آرگن جارج کی ہم نگرانی کر رہے ہیں"۔ کرنل فریدی نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار اچھل پڑا۔

"مریم۔ وہ کون ہے"...... کیپٹن حمید نے انتہائی حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

"جس سے تم نے ہوٹل لاشانہ میں طویل ملاقات کی تھی"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"میں نے کسی مریم سے کوئی ملاقات نہیں کی البتہ ایک لڑکی بانو سے ضرور ملاقات ہوئی تھی۔ وہ سپیشل سیکورٹی کے چیف امیر راشد کی بیٹی ہے اور سیکورٹی میں کام کرتی ہے۔ اس نے مجھ سے خواہش ظاہر کی کہ میں اسے اپنی شاگرد بنا لوں۔ چنانچہ میں نے اسے بنا لیا۔ اس میں اتنا غصہ کرنے اور بگڑنے کی کیا بات ہے"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"اور شاگرد بناتے ہی تم نے اسے آرگن جارج کے بارے میں تفصیلات بتا دی ہیں۔ کیوں"۔ کرنل فریدی نے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"تو اس سے کیا فرق پڑ گیا۔ وہ بہرحال سیکورٹی سے متعلق ہے۔ اسے آرگن جارج کے بارے میں معلومات کا کام اس کے والد نے دیا تھا۔ میں نے اس کی مدد کر دی۔ ظاہر ہے سیکورٹی والوں کو معلوم تو ہو ہی جانا تھا۔ ایسا آدمی سیکورٹی والوں سے کہاں چھپ سکتا تھا"۔ کیپٹن حمید نے جواب دیا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ امیر راشد کی کوئی بیٹی نہیں ہے۔ اس کے دو لڑکے ہیں اور دونوں ایکریمیا میں پڑھتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اس لڑکی کا نام مریم بانو ہے اور یہ یہاں ایک ٹورسٹ کمپنی چلاتی ہے اور تیسری بات یہ کہ تم نے جیسے ہی مریم بانو کو آرگن جارج کے متعلق بتایا۔ اس نے آرگن جارج کو اطلاع دی اور آرگن جارج نگرانی کرنے

والوں کو جل دے کر فائر ڈور سے نکل کر سیدھا ایئر پورٹ پہنچا۔ وہاں
مریم بانو نے اس سے ملاقات کی اور اسے اپنی کمپنی کی طرف سے طیارہ
چارٹرڈ کرا دیا اور وہ اس چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکریمیا چلا گیا
ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید کے چہرے پر حیرت کے
ساتھ ساتھ تشویش کے تاثرات بھی ابھر آئے۔

"ویری سیڈ۔ لیکن"...... کیپٹن حمید نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے افسوس ہے کیپٹن حمید۔ اب تمہیں واپس کافرستان جانا
ہوگا۔ میں اب مزید تمہیں اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا"...... کرنل فریدی
نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی
طرف بڑھ گیا جبکہ کیپٹن حمید بت بنا کرسی پر بیٹھے کا بیٹھا رہ گیا۔ اس
کے دماغ میں آندھیاں سی چل رہی تھیں۔ اسے اب تک یقین نہ آ رہا
تھا کہ وہ معصوم صورت بانو واقعی دھوکے باز ہو سکتی ہے اور اس نے
کیپٹن حمید کو الو بنا کر یہ معلوم کر لیا کہ کرنل فریدی آرگن جارج کی
نگرانی کرا رہا ہے اور پھر معلوم ہوتے ہی وہ نکل گیا۔ اس طرح تو واقعی
کیپٹن حمید سے بہت بڑی غلطی ہوئی تھی کہ اس نے یہ راز اوپن کر دیا
تھا۔ اسے اب اپنے آپ پر بھی غصہ آ رہا تھا۔

"ہونہہ۔ میں اس بانو کا حلیہ بگاڑ دوں گا۔ میں اسے زندہ دفن کر
دوں گا"...... کیپٹن حمید نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ
فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کیپٹن حمید نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کیپٹن حمید نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن صاحب آپ۔ کرنل صاحب کہاں ہیں"...... دوسری
طرف سے کرنل فریدی کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"وہ اٹھ گئے ہیں۔ کیا بات ہے"...... کیپٹن حمید نے اسی طرح
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سے علی عمران صاحب ان سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔
دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپٹن حمید بے اختیار چونک پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھ سے بات کراؤ اس کی"...... کیپٹن حمید نے کہا۔
اس کے ذہن میں فوراً خیال آ گیا تھا کہ کرنل فریدی سے اسے اگر کوئی
معافی دلا سکتا ہے تو عمران ہی ہو سکتا ہے۔ ورنہ کرنل فریدی اپنا
فیصلہ کسی صورت بھی تبدیل نہیں کرے گا۔ چاہے کیپٹن حمید خود
کشی ہی کیوں نہ کر لے۔

"ہیلو۔ حقیر۔ فقیر، پر تقصیر۔ ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم
ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود عزت مآب
عالی جناب، رسیائے شراب طہور۔ مالک اوصاف حمیدہ۔ کمر خمیدہ۔
سرد و گرم چشیدہ۔ شنیدہ کہ بود مانند دیدہ۔ جناب کپتان جہاز دریدہ کی
خدمت اقدس میں سلام عاجزانہ پیش کرتا ہے"۔ دوسری طرف سے
عمران کی زبان اس طرح رواں تھی کہ وہ مسلسل بغیر کسی فل سٹاپ
کے بولتا ہی چلا گیا تھا۔

"وعلیکم السلام۔ سناؤ کیسے ہو علی عمران۔ بڑے دن ہوئے تم سے
ملاقات ہی نہیں ہوئی"...... کیپٹن حمید نے بڑے سنجیدہ لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ارے ارے ۔ کیا ہوا۔ کیا کرنل صاحب سے لڑائی ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے عمران کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو کیپٹن حمید کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" یہ اندازہ تم نے کیسے لگا لیا"...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کرنل صاحب اگر اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں تو میں ان کا مرید باصفا کم از کم بیٹھی ہوئی چڑیا کے پر تو گن سکتا ہوں اور تم بہر حال اس وقت بیٹھے ہوئے ہو۔ اڑ نہیں رہے۔ تمہارا لہجہ اور تمہارا جواب بتا رہا ہے کہ تم ذہنی طور پر بے حد پریشان ہو اور اتنا بہر حال مجھے معلوم ہے کہ جناب کپتان حمید صاحب کا ذہن اسی وقت پریشانی سے دوچار ہو سکتا ہے جب کرنل صاحب سے تین پانچ ہو گئی ہو۔ ورنہ کپتان صاحب باقی ساری دنیا کو بر چشم قلندر سمجھتے ہیں۔ ویسے اگر اس قدر گاڑھی زبان سمجھ میں نہ آ رہی ہو تو اس کا سلیس ترجمہ یہ ہے کہ صرف کرنل صاحب کی بات کا اثر ہی کپتان صاحب قبول کر سکتے ہیں اور اثر بھی وہ جو ہنگامہ خیز ہو۔ کیا میں ٹھیک کہہ رہا ہوں"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔

" ہاں۔ تمہارا اندازہ درست ہے۔ بہر حال بتاؤ کرنل صاحب سے کیا کہنا ہے تمہیں۔ میں انہیں تمہارا پیغام دے دوں گا"...... کیپٹن حمید نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل عمران سے براہ

راست بات نہ کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران بعد میں ساری عمر اس کا مذاق اڑاتا رہے گا۔

" ارے کہیں اس محترمہ ملیکا کا چکر تو نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں۔ اس کا کیا تعلق۔ وہ تو گریٹ لینڈ میں ہے۔ بہرحال چھوڑو۔ یہ میرا اور کرنل فریدی کا مسئلہ ہے۔ تمہارا نہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔ اسی لمحے کرنل فریدی کمرے میں داخل ہوا تو کیپٹن حمید نے رسیور ان کی طرف بڑھا دیا۔

" عمران کی کال ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر جانے لگا۔

" بیٹھو"...... کرنل فریدی نے سخت لہجے میں کہا تو کیپٹن حمید دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" یس ۔ فریدی بول رہا ہوں"...... کرنل فریدی نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

" السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ یا پیر و مرشد۔ بچوں سے غلطیاں ہوتی رہتی ہیں اور بزرگ انہیں نظر انداز کرتے رہتے ہیں۔ پہلے تو آپ جمالی قسم کے بزرگ تھے۔ یہ جلال آپ میں کب سے پیدا ہو گیا"۔ عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" کیا مطلب ۔ کیا حمید نے تم سے کچھ کہا ہے"...... کرنل فریدی نے خشک لہجے میں کہا اور ساتھ ہی کیپٹن حمید کی طرف دیکھا۔

" وہ تو کچھ بتانے کے قابل ہی کہاں رہا ہے۔ یہ تو میں نے اس کے

سپاٹ لہجے سے اندازہ لگایا ہے کہ وہ ذہنی طور پر انتہائی پریشان ہے اور
یہ بات مجھے معلوم ہے کہ کیپٹن حمید اگر پریشان ہو سکتا ہے تو صرف
کرنل فریدی کے جابرانہ سلوک سے ۔ ویسے کیپٹن حمید اور پریشانی ۔
یہ دو متضاد صورتیں ہیں ۔ ویسے کرنل صاحب ۔ اب آپ واقعی شادی
کر لیں کیونکہ بزرگوں میں جب جلال کے آثار ہونے لگ جائیں تو
انہیں دوبارہ جمالی بنانے کا یہی اکسیر نسخہ ہے کہ ان سے بڑی جلالی
شخصیت سے انہیں منسلک کر دیا جائے" ...... عمران نے کہا۔

" تم نے فون کیوں کیا ہے ۔ یہ بتاؤ" ...... کرنل فریدی نے سرد
لہجے میں کہا۔

" غلطی کی ہے پیر و مرشد ۔ دست بستہ معافی کا خواستگار ہوں ۔
آئندہ میری توبہ ۔ میرے ڈیڈی کی توبہ ۔ ایسی غلطی نہیں کروں گا۔
اس بار معاف کر دیجئے ۔ آپ کو مس ماہ لقا عرف ملیکا کا واسطہ " ۔ عمران
نے انتہائی گڑگڑاتے ہوئے لہجے میں کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس
پڑا۔

" تم سے خدا سمجھے ۔ یہ تم نے مجھے ملیکا کے واسطے کیوں دینے شروع
کر دیئے ہیں" ...... کرنل فریدی نے کہا۔

" دیکھا ۔ میں نے کہا نہیں تھا کہ میں نے جو نسخہ بتایا ہے آپ کے
جلال کو جمالی بنانے کا ۔ وہ واقعی اکسیری ہے ۔ ابھی تو صرف نام لیا ہے
اور آپ میں جمال کے اثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے ہیں ۔ جب وہ
محترمہ بنفس نفیس اپنے چاند چہرہ کے ساتھ آپ کے آنگن میں اتریں

گی تو پھر کہاں کا جلال اور کہاں کا غصہ ۔ بس جمال ہی جمال ہو گا" ۔
عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی ۔

" اگر تم نے یہی بکواس کرنی ہے تو میں رسیور رکھ رہا ہوں" ۔
کرنل فریدی نے غصیلے لہجے میں کہا لیکن اس بار اسکا غصہ مصنوعی تھا

" ارے ارے ۔ مجھے خوشخبری سنا دیجئے کہ آپ نے کپتان صاحب
سے صلح کر لی ہے تاکہ میں یہاں کسی غریب مسکین مفلس وقلاش کو
تلاش کر کے اس کا منہ میٹھا کرا دوں" ...... عمران نے کہا تو کرنل
فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

" اور تلاش کے بعد ان تمام صفات کا حامل ایک ہی شخص ملے گا علی
عمران ۔ کیوں" ...... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اب کیا کیا جائے ۔ آپ کے مرید کا یہی حال ہو سکتا ہے" ۔ عمران
نے جواب دیا اور کرنل فریدی ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

" ٹھیک ہے ۔ کر لو منہ میٹھا ۔ لیکن پہلے شوگر چیک کرا لینا" ۔
کرنل فریدی نے بدستور ہنستے ہوئے کہا۔

" اوہ گڈ ۔ آپ بے فکر رہیں چونکہ آغا سلیمان پاشا خود تو مجسم شوگر
ہیں اس لئے دوسروں کی شوگر کو کنٹرول میں رکھتے ہیں تاکہ اس کی
چمپیئن شپ قائم رہے ۔ بہرحال میری طرف سے جناب کیپٹن حمید
کو مبارکباد دے دیجئے ۔ میں نے آپ کو اس لئے فون کیا تھا کہ آپ نے
اسلامی ممالک کی کانفرنس دماک میں کرانے کی تجویز بھجوائی ہے ۔ کیا
آپ سنجیدہ ہیں یا آپ نے ویسے ہی نمبر بنانے کے لئے تجویز دے دی

ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ اس میں نمبر بنانے والی کونسی بات ہے"۔ کرنل فریدی نے اس بار حقیقی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ ریڈ واٹر کی دھمکیوں سے اگر گریٹ لینڈ کی حکومت راہ فرار اختیار کر سکتی ہے تو دماک حکومت تو ویسے ہی دہشت گردوں سے کانپتی رہتی ہے"۔ عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں غلط فہمی ہے۔ تم اپنی حکومت کو میری طرف سے پیغام دے دو کہ وہ بے فکر ہو کر دماک میں کانفرنس کا اعلان کر دیں۔ انشاء اللہ کسی کا بال بیکا نہیں ہوگا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کا پیغام پہنچا دوں گا۔ ویسے آپ کو تو معلوم ہی ہوگا کہ ریڈ واٹر کا خاص آدمی آرگن جارج کافرستان میں خاصا سرگرم رہا ہے۔ اس نے وہاں وزارت خارجہ کے اعلیٰ حکام سے خفیہ ملاقاتیں کی ہیں۔ اس کے بعد وہ وہاں سے دماک گیا ہے۔ اب بھی شاید وہیں ہو"...... عمران نے کہا۔

"وہ ایکریمیا چلا گیا ہے۔ میں تمہاری بات کا مطلب سمجھ گیا ہوں لیکن تم بے فکر رہو۔ کافرستان بھی اگر اس کانفرنس کو سبوتاژ کرے گا تو کرنل فریدی پیچھے نہیں ہٹے گا"۔ کرنل فریدی نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ بس یہی بات پوچھنی تھی آپ سے۔ اللہ آپ کا بھلا کرے اب سر سلطان کے پراویڈنٹ فنڈ میں بہرحال اتنی رقم تو جمع ہو گئی ہو گی کہ میں منہ میٹھا کر سکوں۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور اس

کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کرنل فریدی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ضرورت تھی تمہیں عمران کو اس بارے میں کچھ کہنے کی"۔ کرنل فریدی نے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن حمید سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے اسے کچھ نہیں کہا۔ اس نے میرے لہجے سے خود ہی اندازہ لگا لیا تھا۔ ویسے آپ نے جس طرح بات کی ہے اس سے مجھے شدید صدمہ پہنچا ہے۔ ٹھیک ہے میں نے غلطی کی ہے لیکن میں نے دانستہ غلطی نہیں کی لیکن آپ نے جس طرح فیصلہ سنا دیا ہے اس سے مجھے آج پہلی بار اندازہ ہوا ہے کہ آپ میرے متعلق کس انداز میں سوچتے ہیں۔ اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں اس بانو کو گولی مار کر خود کشی کر لوں گا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"یعنی تم سے صرف غلطی ہی نہیں ہوئی بلکہ اب تم بزدل بھی ہو گئے ہو"...... کرنل فریدی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بزدل۔ کیا مطلب"...... کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

"خود کشی صرف بزدل ہی کرتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ جاؤ اور خود کشی کر لو۔ میں غلطی تو معاف کر سکتا ہوں۔ بزدلی ناقابل معافی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ واقعی یہ دوسری غلطی ہوئی ہے مجھ سے۔ اب میرا نیا فیصلہ سن لیں۔ میں بانو کو گولی مار کر آپ کو گولی مار دوں گا اور پھر کافرستان جا کر آپ کے خیالی مزار پر قوالیاں کراؤں گا"...... کیپٹن حمید

نے کہا تو اس بار کرنل فریدی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" پرانا کاروبار۔ ویسے ایک بات بتا دوں مجھے دراصل تم سے یہ امید نہ تھی کہ تم ایک عام سی لڑکی سے اس طرح دھوکہ کھا جاؤ گے۔ اس لئے مجھے غصہ آیا تھا"...... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" حقیقت یہ ہے کرنل صاحب کہ مجھے اب تک یقین نہیں آرہا کہ یہ بانو اس طرح دھوکہ بھی کر سکتی ہے اور جو کچھ آپ نے بتایا ہے اگر وہ درست ہے تو پھر یہ بانو واقعی مجھ سے بھی دو ہاتھ آگے ہے"۔ کیپٹن حمید نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" تو پھر سنو۔ اسے گولی مارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے ضرور دوستی کرو اور ریڈ واٹر کے بارے میں اس سے معلومات حاصل کرو۔ اس کا آرگن جارج سے اس قدر گہرا تعلق بتا رہا ہے کہ اس کا بھی ریڈ واٹر سے گہرا تعلق ہے اور اب میں اس ریڈ واٹر کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" ہاں۔ میں ایسا کروں گا اور اسے بتاؤں گا کہ کیپٹن حمید سے دھوکہ کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ہال نما کمرے کے وسط میں ایک بیضوی میز کے گرد چار کرسیاں موجود تھیں۔ ان میں سے تین کرسیوں پر تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایک کرسی خالی تھی۔ تینوں آدمی خاموش اور بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد ہال کا اکلوتا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا۔ چہرہ چوڑا تھا۔ آنکھوں میں سرخ ڈوروں کی تعداد قدرے زیادہ تھی۔ ٹھوڑی چوڑی اور ہتھوڑے کی طرح قدرے آگے کو نکلی ہوئی تھی جس سے اس کی فطرت کی سفاکی اور بے رحمی نمایاں ہوتی تھی۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی کرسیوں پر موجود تینوں افراد اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" بیٹھو"...... آنے والے نے سپاٹ لہجے میں کہا اور وہ خود بھی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی تینوں آدمی بھی دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" سب سے پہلے تو میں تمہیں اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں کہ

گریٹ لینڈ حکومت نے ریڈ واٹر کی دھمکیوں سے خوفزدہ ہو کر گریٹ لینڈ میں ہونے والی اسلامی کانفرنس کی میزبانی سے معذرت کر لی ہے۔ اس طرح یہ کانفرنس منسوخ ہو گئی ہے اور ریڈ واٹر کا مشن بغیر ایک قطرہ خون بہائے مکمل ہو گیا ہے"...... آنے والے نے قدرے بلند اور بھاری لہجے میں باقی تینوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

" باس۔ یہ سب آپ کی منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے"۔ ان تینوں میں سے ایک نے قدرے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور پھر باری باری باقی دو نے بھی ایسے ہی فقرے بول کر پہلے کی تائید کر دی۔

" یہ ہم سب کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ خاص طور پر آرگن جارج کی پراسرار سرگرمیوں نے اس مشن کو مکمل کرنے میں بے حد مدد دی ہے"...... باس نے کہا تو ان میں سے ایک نے اٹھ کر اور سر جھکاتے ہوئے باس کی تعریف کا باقاعدہ شکریہ ادا کیا۔ یہ آرگن جارج تھا اور پھر وہ واپس بیٹھ گیا۔

" ہمیں جس پارٹی نے یہ مشن دیا تھا۔ اس نے اب ہمیں نیا مشن دیا ہے اور ہم نے پہلے سے دوگنا معاوضہ وصول کیا ہے کیونکہ اس بار مشن بھی پہلے سے زیادہ سخت ہے"...... باس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا اس مشن کا تعلق بھی اس کانفرنس سے ہے"۔ ان میں سے ایک نے چونک کر پوچھا۔

" ہاں۔ اسلامی سیکورٹی کونسل کی طرف سے مشہور جاسوس کرنل

فریدی نے یہ کانفرنس دماک میں منعقد کرانے کی تجویز دی ہے اور اس سلسلے میں ریڈ واٹر کے خلاف مکمل سیکورٹی کی ضمانت بھی دی ہے۔ اور حکومت دماک نے کرنل فریدی کی گارنٹی کی بنیاد پر حکومت دماک کی طرف سے کانفرنس کے لئے رضامندی ظاہر کر دی ہے"...... باس نے کہا۔

" پھر کیا حکم ہے باس"...... ایک آدمی نے کہا۔

" ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر نے اس مشن کے سلسلے میں بھی اسی پالیسی پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس پالیسی پر عمل کر کے ریڈ واٹر نے یہ کانفرنس گریٹ لینڈ میں کینسل کرائی ہے۔ ہماری پارٹی چاہتی ہے کہ یہ کانفرنس کم از کم ایک سال تک منعقد ہی نہ ہو"...... باس نے کہا۔

" لیکن باس۔ کیا یہ زیادہ بہتر نہیں ہے کہ کانفرنس منعقد ہو اور اسے سبوتاژ کر دیا جائے"...... اس بار ایک اور آدمی نے کہا۔

" نہیں۔ ہماری پارٹی جو کہ ایک ایشیائی ملک کی حکومت ہے۔ وہ یہ کانفرنس منعقد ہونے سے روکنا چاہتی ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اسلامی ممالک اس کانفرنس میں اپنا علیحدہ ایک معاشی گروپ بنانا چاہتے ہیں اور اس کے لئے پاکیشیا کی تجویز پر انہوں نے کرنسی کی بجائے بارٹر سسٹم کا اصول اپنانے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ بات اسلامی ممالک سے ہٹ کر دوسرے ممالک اور خاص طور پر ہماری پارٹی کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ اس لئے وہ ہر قیمت پر اس کانفرنس کو رکوانا

چاہتی ہے تاکہ ایسا معاہدہ ہی نہ ہو سکے "...... باس نے کہا۔

" باس ۔ کیا آپ اس بات کی وضاحت کریں گے ۔ بارٹر سسٹم کا تو مطلب ہوتا ہے کہ مال کے بدلے مال اور یہ سسٹم تو قدیم زمانے میں استعمال ہوتا تھا۔ موجودہ دور میں تو یہ استعمال ہی نہیں ہو سکتا"۔ ایک ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

" ہاں ۔ بظاہر تو ایسا ہے لیکن اس سسٹم کو اپنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ اصل مسئلہ مال کی ویلیو کا ہے ۔ اس معاہدے کے تحت جو اسلامی ملک جو چیز دوسرے کو دے گا۔ اس کی ویلیو اس گروپ کی ایک خاص کمیٹی مقرر کرے گی۔ اس طرح ہر مال کی ویلیو مقرر ہو جائے گی اور اس ویلیو کے مطابق مال کے بدلے مال کا تبادلہ ہو جائے گا۔ اسلامی ممالک میں دنیا کی ہر چیز پیدا ہوتی ہے ۔ زراعت، معدنیات، پھل، کپڑا، کاریں، الیکٹرانکس کا سامان، بجلی، تیل، ایٹمی توانائی وغیرہ وغیرہ۔ اب ہو گا یہ کہ ایک ملک کاریں بناتا ہے ۔ اسے گندم کی ضرورت ہے تو وہ ویلیو کے مطابق اسے کاریں دے کر اس سے گندم لے لے گا۔ اس طرح تیل لے کر بجلی دی جا سکتی ہے اور ہر مال کا لین دین ہو سکتا ہے اور اگر اس منصوبے پر عمل ہو گیا تو تمام اسلامی ممالک یورپی ملکوں ۔ دیگر کاروباری ایشیائی ملکوں اور ایکریمیا وغیرہ سب کی گرفت سے نہ صرف نکل جائیں گے بلکہ وہ آپس میں ویلیو بھی ایسی بنائیں گے جس سے ان کے عوام کو یہ سب چیزیں دیگر ملکوں سے کم قیمت پر ملیں گی۔ یہ آپس میں ٹیکسز بھی ختم کر دیں گے اور نتیجہ یہ کہ تمام اسلامی

ممالک دیکھتے ہی دیکھتے انتہائی خوشحال اور ترقی یافتہ بن جائیں گے کیونکہ اس بارٹر سسٹم کے تحت ٹیکنالوجی بھی منتقل کی جا سکتی ہے۔ ہماری پارٹی باچان ہے ۔ اس وقت تمام اسلامی ممالک اس کی سب سے بڑی منڈیاں ہیں ۔ اس لئے ہماری پارٹی چاہتی ہے کہ یہ کانفرنس کم از کم ایک سال تک منعقد نہ ہو۔ کیونکہ ایک سال کے اندر اندر بہت سے اسلامی ممالک میں انتخابات ہو جائیں گے اور ہماری پارٹی کے حمایت یافتہ آدمی برسراقتدار آکر اس تجویز کو ختم کر دیں گے۔ البتہ ان کا کہنا ہے کہ اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر ریڈ واٹر اس کانفرنس میں خوفناک تخریب کاری کر کے اسے سبوتاژ کر دے "...... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن باس ۔ ایسی صورت میں یہ کانفرنس گریٹ لینڈ میں کیوں منعقد کی جا رہی تھی ۔ کسی اسلامی ملک میں بھی تو اس کا انعقاد ہو سکتا تھا جیسے اب دماک میں ہونے کی تجویز ہے "...... ایک آدمی نے کہا۔

" گریٹ لینڈ میں شاید اس کے انعقاد کی وجہ یہ تھی کہ یورپی ممالک کے مبصرین بھی اس کانفرنس میں شرکت میں دلچسپی لے رہے تھے اور شاید یورپی ممالک بھی اس معاہدے میں کسی انداز میں شامل ہو جاتے ۔ دوسری بات یہ کہ اسلامی ممالک چاہتے تھے کہ اسلامی ملکوں سے ہٹ کر کسی ملک میں یہ کانفرنس ہو۔ اس سے ان کا کوئی مقصد ہو گا۔ ہم نے بہرحال اس مشن پر کام کرنا ہے "۔ باس نے کہا۔

" باس ۔ میں نے اس سلسلے میں کھل کر کام کیا ہے ۔ میں نے

کافرستان کے اعلیٰ حکام سے بھی بات چیت کی ہے۔ کافرستان کے اعلیٰ حکام نے وعدہ کیا تھا کہ وہ کرنل فریدی کو اس کانفرنس کے سلسلے میں کام کرنے سے روک دیں گے۔ اس کے علاوہ میں نے کرنل فریدی کے ایک دوست اور صنعت کار قاسم سے بھی ایئرپورٹ پر بات کی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ قاسم کے ذریعے کرنل فریدی کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس کے بعد میں دماک گیا تھا تاکہ وہاں جا کر کرنل فریدی کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کروں لیکن کرنل فریدی نے وہاں میری نگرانی شروع کرا دی۔ اس نگرانی کا علم تو مجھے ہو گیا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہ ہو پا رہا تھا کہ یہ نگرانی کون کر رہا ہے۔ اس لئے میں نے دماک میں ایک عورت کو اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ہائر کیا۔ اس عورت نے کرنل فریدی کے اسسٹنٹ کیپٹن حمید سے معلومات حاصل کر لیں۔ اس طرح مجھے علم ہو گیا کہ یہ نگرانی کرنل فریدی کی طرف سے ہو رہی ہے تو میں فوری طور پر ایکریمیا چلا گیا۔ پھر وہاں پہنچ کر علم ہوا کہ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ اس لئے میں نے مزید کارروائی روک دی "...... آرگن جارج نے کہا۔

"ہاں۔ ہیڈ کوارٹر کو تمہاری رپورٹ مل چکی ہے لیکن اب یہ ہنگامی میٹنگ اس نئے مشن کی تکمیل کے لئے بلائی گئی ہے۔ اس سلسلے میں آپ تجویزیں دیں تاکہ ان پر غور ہو سکے "...... باس نے کہا۔

" باس میں کچھ کہہ سکتا ہوں "۔ اچانک ایک دبلے پتلے لمبوترے چہرے والے آدمی نے کہا تو باس اور دوسرے ساتھی چونک پڑے

" یس رابرٹ۔ کھل کر بات کرو "...... باس نے کہا۔

" باس۔ آرگن جارج کی ان کھلے عام سرگرمیوں اور ہیڈ کوارٹر کی یہ حکمت عملی کہ کھل کر گریٹ لینڈ حکومت کو ریڈ واٹر کی طرف سے دھمکیاں دی جائیں مشن کے لئے واقعی انتہائی فائدہ مند ثابت ہوئی ہیں اور گریٹ لینڈ نے اس کانفرنس کے انعقاد سے معذرت کر لی ہے لیکن اب یہی حکمت عملی ہمارے خلاف جائے گی "...... رابرٹ نے کہا تو باس کا چہرہ یکلخت غصے سے بدل سا گیا۔

" کیا مطلب۔ کیا تم ہیڈ کوارٹر کے خلاف بات کرنا چاہتے ہو "۔ باس نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" نہیں باس۔ میں تو ایسی کسی بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن جو بات کل سامنے آنے والی ہے۔ میں اسے کھل کر سامنے لے آنا چاہتا ہوں تاکہ اس پہلو پر بھی پہلے ہی سوچ لیا جائے "...... رابرٹ نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو "...... باس نے کہا۔

" باس۔ گریٹ لینڈ سے یہ اطلاع ملی ہے کہ سپیشل فارن ایجنسی کی ایجنٹ ملیکا سیٹھ قاسم سے ملی ہے اور سیٹھ قاسم سے اس نے آرگن جارج سے ہونے والی ملاقات کے بارے میں بات چیت کی لیکن سیٹھ قاسم چونکہ احمق سا آدمی ہے اس لئے اس سے وہ کچھ معلوم نہ کر سکی۔ یہ سیٹھ قاسم کرنل فریدی کا بھی دوست ہے۔ ادھر آرگن جارج کے دماک پہنچنے کے بعد وہاں سے فوری فرار کے بعد یہ بات سامنے آ گئی ہے

کہ کرنل فریدی نے دماک میں کانفرنس کی تجویز بھجوائی ہے اور اس پر غور ہو رہا ہے۔ اس طرح کرنل فریدی اب لامحالہ کانفرنس کے انعقاد سے پہلے یہ کوشش کرے گا کہ وہ ریڈ واٹر کے خلاف کام کرے اور کانفرنس کے انعقاد سے پہلے پہلے وہ ریڈ واٹر پر ضرب لگا سکے۔ ادھر پاکیشیا چونکہ اس کانفرنس کا تجویز کنندہ ہے اور اس کانفرنس میں پاکیشیا کے صدر شریک ہونا چاہتے تھے لیکن ریڈ واٹر کی کھلے عام دھمکیوں کی وجہ سے وہاں فیصلہ کیا گیا کہ صدر کی بجائے سیکرٹری وزارت خزانہ احسن خان کانفرنس میں شریک ہوں۔ اس طرح لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک یہ بات بھی پہنچ گئی ہو گی اور وہ بھی اب ریڈ واٹر کے خلاف کام شروع کر دے گی۔ اس طرح آرگن جارج کی سرگرمیوں اور ریڈ واٹر کی کھلے عام دھمکیوں کے باعث دنیا کے دو خطرناک ترین جاسوس ریڈ واٹر کے خلاف حرکت میں آجائیں گے یا آچکے ہوں گے اور ہیڈ کوارٹر کو تو لازماً معلوم ہو گا۔ شاید آپ کو معلوم نہ ہو کہ دنیا کا سب سے خطرناک ترین دہشت گرد رولف جس کا ہیڈ کوارٹر اری زونا کے انتہائی خطرناک ترین جنگلات میں تھا اور جہاں اس نے باقاعدہ فوج رکھی ہوئی تھی اور جسے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا۔ ان دونوں جاسوسوں نے مل کر اس ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کر دیا اور رولف بھی ہلاک ہو گیا۔ لیکن اس کے ایک نائب نے مشن مکمل کرنے کی کوشش کی۔ یہ مشن بھی ایک اسلامی کانفرنس کا تھا جو افریقہ کے ایک ملک مراسک میں ہونا تھا اور اس کی سیکورٹی کی ذمہ داری بھی کرنل فریدی

کے ذمے تھی اس کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی گئی لیکن ان دونوں جاسوسوں نے مل کر یہ کوشش ناکام بنا دی اور یہ کانفرنس دھوم دھام سے منعقد ہوئی۔ رولف جس سطح کا دہشت گرد تھا اس کے بارے میں آپ سب اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس لئے اب ایک بار پھر ان دونوں جاسوسوں کا ریڈ واٹر کے خلاف جمع ہو جانا انتہائی خطرناک بات ہے اور میں یہ بات ہیڈ کوارٹر کے سامنے لے آنا چاہتا ہوں"۔ رابرٹ نے کہا۔

"اوہ۔ تمہاری باتوں میں واقعی وزن ہے۔ رولف اور اس کی بین الاقوامی تنظیم کے بارے میں بھی میں جانتا ہوں۔ ٹھیک ہے میں ابھی ہیڈ کوارٹر بات کرتا ہوں"...... باس نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نما آلہ نکال کر اس نے اس پر موجود کئی بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔ باکس سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔ آندرے بول رہا ہوں۔ چیف آف سپیشل سیکشن۔ اوور"...... باس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس ہیڈ کوارٹر۔ کوڈ دوہراؤ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"ڈبل۔ ایس۔ ون۔ اوور"...... آندرے نے کہا۔

"یس۔ کس سے بات کرنا چاہتے ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"چیف باس سے۔ اوور"...... آندرے نے کہا۔

"ہیلو۔چیف باس بول رہا ہوں۔کیا بات ہے آندرے۔کیوں کال کی ہے۔اوور"...... تھوڑی دیر تک خاموشی کے بعد ایک بھاری اور انتہائی کرخت سی آواز باکس سے نکلی۔

"میں نے نئے مشن کے سلسلے میں سپیشل سیکشن کی ہنگامی میٹنگ کال کی ہے۔اس میٹنگ میں رابرٹ نے کچھ باتیں کی ہیں۔میں یہ باتیں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔اوور"...... آندرے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کونسی باتیں۔اوور"......چیف باس نے ناخوشگوار لہجے میں کہا تو آندرے نے رابرٹ کی باتیں دوہرا دیں۔

"ہونہہ۔رابرٹ کی باتوں میں واقعی وزن ہے۔رابرٹ سے بات کراؤ۔اوور"......چیف باس نے کہا۔

"میں رابرٹ عرض کر رہا ہوں چیف باس۔اوور"...... رابرٹ نے باکس کو اپنے قریب کرتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"رابرٹ۔تم نے جو کچھ کہا ہے وہ واقعی درست ہے۔رولف۔اس کا ہیڈ کوارٹر اور اس کی پوری تنظیم کا جس طرح عمران اور کرنل فریدی نے مل کر خاتمہ کیا تھا۔وہ ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہے اور ہیڈ کوارٹر کو یہ اعتراف کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ رولف کی تنظیم ہر لحاظ سے ریڈ واٹر سے زیادہ بڑی۔باوسائل اور مضبوط تھی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اب جبکہ ہم یہ مشن لے چکے ہیں اب ہم کیسے پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔اس طرح تو ریڈ واٹر کی ساکھ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی

اور ساکھ کے بغیر تو پوری ریڈ واٹر کا ایک لحاظ سے خاتمہ ہی ہو جائے گا۔اوور"......چیف باس نے کہا۔

"چیف باس۔میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ ریڈ واٹر پیچھے ہٹ جائے بلکہ میرا مطلب تھا کہ ان پوائنٹس پر بھی غور کر لیا جائے ویسے میرا ذاتی خیال ہے کہ ریڈ واٹر کو پہلے اس کرنل فریدی کے خاتمے کی منصوبہ بندی کرنی چاہئے اور پھر عمران کی۔کیونکہ فوری خطرہ بہرحال کرنل فریدی سے ہے۔اوور"...... رابرٹ نے کہا۔

"منصوبہ بندی کا کیا مطلب۔ایک آدمی کو ہلاک کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی کیا ضرورت ہے۔اچانک اس کے سینے میں گولیاں اتاری جا سکتی ہیں۔اوور"......چیف باس نے کہا۔

"نہیں چیف باس۔کرنل فریدی کو اس طرح ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔وہ حد درجہ محتاط آدمی ہے۔اس لئے اس کی موت کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرنا ہو گی جو فول پروف ہو۔اوور"..... رابرٹ نے کہا۔

"کیا تم یہ ٹاسک اپنے ذمے لے سکتے ہو۔اوور"......چیف باس نے کہا۔

"یس باس۔اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اس مشن میں سو فیصد کامیاب رہوں گا کیونکہ میں کرنل فریدی کی فطرت جانتا ہوں۔میں کافرستان میں طویل عرصہ کام کر چکا ہوں۔اوور۔رابرٹ نے کہا۔

"گڈ۔اگر تم اس مشن میں کامیاب رہے تو تمہیں براہ راست

ہیڈ کوارٹر سے منسلک کر دیا جائے گا۔ آندرے۔ میرا حکم سن لو کہ رابرٹ اور اس کے سیکشن کو میں سپیشل سیکشن سے الگ کر رہا ہوں۔ اب رابرٹ اور اس کا سیکشن براہ راست میرے انڈر کام کرے گا۔ اوور"..... چیف باس نے کہا۔

"یس چیف باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"..... آندرے نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"رابرٹ۔ اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تمہاری کیا تجویز ہے۔ اوور"..... چیف باس نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چیف باس میرا خیال ہے کہ اسے نہ چھیڑا جائے تو بہتر ہے کیونکہ وہ اکیلا آدمی نہیں ہے بلکہ پوری ٹیم ہے اور اگر وہ کام کریں گے تو وہ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کریں گے اور نہ انہیں ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکیں گی اور نہ وہ آگے بڑھ سکیں گے اور اگر انہیں معلومات مل بھی جائیں تب بھی ہیڈ کوارٹر انہیں آسانی سے ختم کر سکتا ہے۔ اوور"..... رابرٹ نے کہا

"گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ لیکن آرگن جارج کھل کر کام کر چکا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ آرگن جارج کے ذریعے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اوور"..... چیف باس نے کہا۔

"آرگن جارج انتہائی ہوشیار اور ذہین آدمی ہے چیف باس اور پھر ہم میں سے کسی کو بھی ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم نہیں ہے۔ اس لئے وہ لوگ آرگن جارج سے کیا معلوم کر سکتے ہیں۔ ویسے

آرگن جارج کو محتاط ضرور رہنا چاہئے۔ اوور"..... رابرٹ نے کہا۔

"ہاں آرگن جارج۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو۔ اوور"۔ چیف باس نے کہا۔

"یس چیف باس۔ اوور"..... آرگن جارج نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم اگر ٹیا جا کر انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ جب تک میں تمہیں دوسرے احکامات نہ دوں۔ تمہیں کسی صورت سامنے نہیں آنا چاہئے۔ اوور"..... چیف باس نے کہا۔

"یس چیف باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور"..... آرگن جارج نے جواب دیا۔

"آندرے۔ اب تم میرے احکامات سن لو۔ اب تمہارے سپیشل سیکشن کو کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے۔ رابرٹ کے مشن کی تکمیل کے ساتھ ہی ہمارا مشن بھی خود بخود مکمل ہو جائے گا۔ اوور"..... چیف نے کہا۔

"یس چیف باس۔ اوور"..... آندرے نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کی آواز سنتے ہی آندرے نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے جیب میں ڈالا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے۔ چیف باس کے احکامات کے مطابق اب سب اپنا اپنا کام کریں گے"..... آندرے نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کیا میں اندر آنے کی گستاخی کر سکتا ہوں"...... عمران نے سر سلطان کے آفس کا پردہ ہٹا کر اندر داخل ہوتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ آؤ بیٹھو"...... سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ تو جناب نادر شاہی حکم دے دیتے ہیں کہ فوراً آؤ۔ لیکن کیا آپ نے یہ سوچا ہے کہ آپ کے اس نادر شاہی حکم کی تعمیل میں دوسروں پر کیا گزرتی ہے۔ اب مجھے دیکھیں۔ آپ کے اس نادر شاہی حکم کی وجہ سے میرے پیروں میں چھالے اور جسم پر زخم آگئے ہیں"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہی کہا تو سر سلطان بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسا مذاق ہے۔ پیروں میں چھالے۔ جسم پر زخم۔ کیا مطلب"...... سر سلطان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا

"پٹرول کے پیسے نہیں تھے اور دارالحکومت کے تمام پٹرول پمپوں نے باقاعدہ حلف پر معاہدہ کر رکھا ہے کہ علی عمران کو ادھار پٹرول نہیں دیا جائے گا اور پٹرول کے بغیر کار چلتی نہیں ہے۔ لیکن آپ کے نادر شاہی حکم کی تعمیل بھی ضروری تھی۔ اس لئے میں فلیٹ سے نکل کر دوڑتا ہوا یہاں آیا ہوں اور دوڑنے کی وجہ سے پیروں میں چھالے پڑ گئے ہیں اور مجھے اس طرح بھاگتا دیکھ کر بچے میرے پیچھے لگ گئے۔ ان کا خیال تھا کہ میں پاگل ہوں۔ اس لئے انہوں نے مجھے پتھر مارنے شروع کر دیئے جس سے میرے جسم پر زخم پڑ گئے ہیں"...... عمران نے ایک ہی سانس میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران حسب عادت مذاق کر رہا ہے۔

"لیکن شاعر تو کہتے ہیں کہ پتھر عاشقوں کے لئے غذا کا کام دیتے ہیں۔ جتنے پتھر زیادہ لگتے ہیں اتنا ہی عشق قوی ہوتا جاتا ہے"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ آپ نے ایک مشہور شاعر کا شعر نہیں سنا جس کا مفہوم ہے کہ اتنا قحط پڑا کہ لوگ عشق کرنا بھول گئے تو جناب جب پیٹ خالی ہو۔ جیب خالی ہو تو پھر کیسا عشق اور کہاں کا عشق۔ یہ تو خلل دماغ کا کہلاتا ہے اور خلل دماغ والوں کو پتھروں سے زخم آجاتے ہیں۔ اب یہ بڑی بات ہے کہ یہ زخم اپنا نشان نہیں چھوڑتے"...... عمران کی [illegible] چل پڑی۔

"پیٹ خالی۔ جیب خالی کے ساتھ یہ بھی تمہیں کہنا چاہئے تھا کہ
دماغ خالی۔ پھر تمہاری بات مکمل ہوتی۔ بہرحال میں زیادہ دیر
تمہارے ساتھ اس ٹاپک پر بات نہیں کر سکتا کیونکہ میں نے
پریذیڈنٹ ہاؤس میں ایک انتہائی ضروری میٹنگ اٹنڈ کرنی ہے۔ پھر
تمہارے ساتھ ایک انتہائی اہم معاملے پر بات کرنا چاہتا ہوں"......
سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"کمال ہے۔ عشق جیسے بین الاقوامی موضوع پر آپ بات نہیں
کرنا چاہتے اور اس سے ہٹ کر تو کوئی اور موضوع ہو ہی نہیں سکتا
جس پر آپ جیسے بزرگ بات کر سکیں۔ اس عمر میں عشق ہی تو سب
سے پسندیدہ موضوع ہوتا ہے کہ چلو عملی طور پر نہ سہی زبانی سہی"۔
عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار مسکرا دیئے۔
"ہم اس عمر میں پہنچ چکے ہیں جب آدمی ان ساری باتوں سے ماورا ہو
جاتا ہے۔ بہرحال میں تم سے ریڈ واٹر کے بارے میں بات کرنا چاہتا
ہوں"...... سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"کیا ریڈ واٹر نے کوئی دھمکی دی ہے آپ کو"...... عمران نے بھی
سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
"نہیں۔ مجھے براہ راست تو کوئی دھمکی نہیں ملی لیکن ریڈ واٹر کی
وجہ سے اب کوئی بھی اسلامی ملک اس کانفرنس میں شرکت کی ہمت کر
سکتا نہیں بھر رہا۔ حالانکہ یہ اسلامی بلاک کے لئے انتہائی اہم کانفرنس
ہے۔ اگر یہ کانفرنس منعقد ہو جاتی ہے اور کامیاب ہو جاتی ہے تو

پوری دنیا کے مسلمانوں کو اس سے انتہائی فائدہ پہنچے گا"۔ سر سلطان
نے کہا۔
"آپ مجھے تفصیل تو بتائیں کہ یہ کانفرنس کن مقاصد کے لئے
منعقد کی جا رہی ہے۔ کوئی خاص مقاصد ہیں یا صرف نشستند گفتند
برخاستند ٹائپ کی کانفرنس ہے"...... عمران نے کہا تو سر سلطان
نے کانفرنس کے مقاصد کے بارے میں تفصیل بتا دی۔
"اوہ۔ اوہ۔ اسلامی ممالک کے درمیان بارٹر سسٹم کے تحت
تجارت۔ ویری گڈ۔ یہ تو انتہائی شاندار آئیڈیا ہے۔ اس طرح تو واقعی
پوری دنیا کے مسلمان خوشحال ہو جائیں گے اور ترقی یافتہ بھی"۔
عمران نے کہا۔
"ہاں۔ یہ آئیڈیا ہمارے ملک کے ایک ماہر معاشیات نے پیش کیا
تھا جسے حکومت پاکیشیا نے پسند کیا اور پھر میں نے اس سلسلے میں
دوسرے اسلامی ممالک سے مذاکرات کئے۔ سب نے اسے پسند کیا۔
حتیٰ کہ یورپی ممالک نے بھی اسے پسند کیا اور وہ بھی اس میں شامل
ہونا چاہتے تھے لیکن ہم پہلے اسلامی ممالک کی حد تک اسے رکھنا چاہتے
تھے لیکن یورپی ممالک کے اصرار پر کہ وہ مبصر کے طور پر اس میں شامل
ہونا چاہتے ہیں۔ ہم نے یہ کانفرنس گریٹ لینڈ میں منعقد کرانے کی
کوشش کی لیکن پھر ریڈ واٹر کی دھمکیوں کی وجہ سے گریٹ لینڈ
حکومت نے معذرت کر لی۔ اب ویاک حکومت نے آفر کی ہے لیکن
اب صورتحال یہ ہے کہ اب اسلامی ممالک اس میں شرکت سے کترا

رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ریڈ واٹر کے خاتمے کے بغیر یہ کانفرنس منعقد نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں تم سے اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا کہ کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو رضامند کر سکتے ہو کہ وہ ریڈ واٹر کے خلاف کام شروع کر دے"...... سر سلطان نے کہا تو عمران ان کی احتیاط پر بے اختیار مسکرا دیا۔ کیونکہ بہرحال یہ آفس تھا۔ اس لئے سر سلطان یہاں بھی غیر محتاط بات نہیں کرنا چاہتے تھے۔

"لیکن آپ یہ کانفرنس پاکیشیا میں منعقد کرانے کا اعلان کرا دیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے سب کو گارنٹی دے دیں۔ میرا خیال ہے کہ سب جانتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی گارنٹی بہرحال گارنٹی ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"گارنٹی تو اسلامی سیکورٹی کونسل کے کرنل فریدی نے بھی دی ہے اور تمہاری بات سے پہلے ہی میں نے مذاکرات کئے ہیں۔ کھل کر انکار تو کوئی نہیں کر رہا۔ لیکن کھل کر اقرار بھی کوئی نہیں کر رہا"...... سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں سب کیوں خوفزدہ ہیں۔ لیکن کانفرنس منعقد ہونی چاہئے۔ یہ واقعی اسلامی بلاک کے مستقبل کے لئے انتہائی فائدہ مند ہے۔ اس لئے آپ مطمئن رہیں۔ میں چیف کو بہرحال رضامند کر لوں گا کہ وہ ریڈ واٹر کا ہی خاتمہ کر دے تاکہ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری"...... عمران نے کہا۔

"بس میں نے یہی بات کرنی تھی۔ او کے۔ اب میں صدر صاحب کو مثبت رپورٹ دے دوں گا"...... سر سلطان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ کیا مطلب۔ نہ چائے نہ پانی۔ نہ کھانا۔ نہ کوئی واپسی کا کرایہ۔ کیا مطلب۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں بھوکا پیاسا پھر کسی طرح بھاگتا ہوا واپس فلیٹ پر جاؤں"...... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ کر تمہارے ڈیڈی کو فون کر دوں گا۔ وہ تمہیں یہاں سے اپنی کار میں بٹھا کر تمہارے فلیٹ پر چھوڑ بھی آئیں گے اور تمہاری خاطر تواضع بھی کر دیں گے۔ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ خدا حافظ"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا اور آفس کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"ارے ارے سنیئے۔ ایک منٹ رک جائیے"...... عمران نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اب کیا ہو گیا ہے"...... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ ڈیڈی کو آپ فون نہ کریں۔ میں خود ہی کسی طرح گرتا پڑتا پہنچ جاؤں گا۔ ورنہ ڈیڈی نے تو مجھے فلیٹ کی بجائے سیدھا قبرستان پہنچا دینا ہے"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"آؤ میں تمہیں جہاں کہو گے ڈراپ کر دوں گا"...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کی سرکاری کار میں سامان رکھنے والا ڈبہ نہ ہو گا۔ میری سپورٹس کار کیسے رکھیں گے اس میں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے اور پھر مسکراتے ہوئے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے اور عمران بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

"خیریت عمران صاحب۔ آپ کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات موجود ہیں"...... دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"آج مجھے کسی بڑے نجومی سے ملنا پڑے گا۔ آج یقیناً میرے ستاروں میں کوئی خاص گڑبڑ ہو گئی ہے۔ شاید آپس میں لڑ پڑے ہیں اور نتیجہ یہ کہ ہر طرف سے جھاڑ پڑ رہی ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

"کیا ہوا۔ کیا اماں بی آ گئی تھیں فلیٹ پر"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ آ جاتیں تو ستاروں کی ہمت تھی کہ آپس میں لڑتے۔ ویسے بھی اماں بی کی شکل دیکھنے کے بعد بگڑے ہوئے حالات خود بخود درست ہو جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سر عبدالرحمان آئے ہوں گے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ان کے آنے کے بعد تو ستارے ہی نہ رہتے۔ لڑائی کیسی"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"اسلامی سیکورٹی کونسل آفس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ کرنل فریدی صاحب سے پوچھیں کہ کیا آج وہ مجھ سے بات کرنا پسند کریں گے۔ کیونکہ آج میرے ستارے نہ صرف گردش میں ہیں بلکہ آپس میں لڑ بھی پڑے ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور بلیک زیرو مسکرا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"کیا ہوا ہے تمہارے ستاروں کو۔ بھوک سے تو نہیں لڑ پڑے"۔ اسی لمحے کرنل فریدی کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اللہ آپ کا بھلا کرے۔ آپ نے اصل مرض کی تشخیص کی ہے۔ ورنہ تو جس سے بات کرو یہی کہتا ہے کہ میری قسمت ہی ایسی ہے۔ اس لئے میں صبر کروں۔ آپ نے چونکہ مرض کی تشخیص کر لی ہے اس لئے اب فوری دوا بھی بھجوا دیجئے"...... عمران نے کہا۔

"سائز بتا دو۔ میں بھجوا دوں گا دوا"...... کرنل فریدی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"سائز۔ کس کا سائز۔ ستاروں کا۔ یا"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی کرنل فریدی کی بات کا مطلب نہیں سمجھ سکا۔

"ستاروں کا سائز بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بھوکے پیٹ کا سائز ساری دنیا میں ایک ہی ہوتا ہے۔ میں تو جوتوں کا سائز پوچھ رہا ہوں تاکہ بطور دوا بھجوا سکوں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یا اللہ۔ کس قدر سفاک دور آگیا ہے کہ بھوکوں کو ہر کوئی جوتیاں ہی مارتا ہے"...... عمران نے فریاد کے سے لہجے میں کہا۔

"جس چیز کی بھوک ہوتی ہے وہی کھلائی جاتی ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو کچھ تو ملے گا۔ جوتے ہی سہی۔ آج کل تو جوتے بھی اس قدر مہنگے ہیں کہ جوتا مارنا بھی سخاوت کے زمرے میں آجاتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور اس بار کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے اب اگر بھوک ختم ہو گئی ہو تو بتا دو کہ فون کیوں کیا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یعنی وہ سخاوت جو آپ کر رہے ہیں وہ بھی ختم۔ میں نے سوچا تھا کہ چلو آپ کے بھجوائے ہوئے جوتوں سے دکان کھول کر آغا سلیمان پاشا کو بٹھا دوں گا کہ آج کل قرض واپس مانگنے والوں کو یہی کام کرنا پڑتا ہے کیونکہ قرض دینے والے آخر کار جوتے ہی چھوڑ کر بھاگتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور کرنل فریدی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ بھجوا دوں گا اور کچھ"...... کرنل فریدی نے جواب

دیا۔

"ذرا خیال سے بھجوانا۔ ایسا نہ ہو کہ پتہ ملیکا کا لکھ دیں اور پھر"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کے اپنے ستارے آج کل گردش میں ہیں۔ وہ قاسم کو دہشت گرد ثابت کرنے پر تلی ہوئی ہے"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"قاسم کو۔ آپ کا مطلب ہے اپنے خالہ جاد قاسم دی گریٹ کو۔ وہ کیسے"...... عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت تھی۔

"اس کے چیف کا فون آیا تھا۔ قاسم آج کل کاروباری دورے پر گریٹ لینڈ پہنچا ہوا ہے اور اطلاع یہ ملی تھی کہ آرگن جارج نے ایئر پورٹ پر قاسم سے ملاقات کی ہے اور پھر ملیکا کے چیف نے ملیکا کو قاسم سے پوچھ گچھ کرنے بھیج دیا۔ نتیجہ تم جانتے ہو کہ کیا نکل سکتا ہے"۔ کرنل فریدی نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کے باوجود اپنا خالہ جاد قاسم ابھی تک زندہ ہے۔ پھر تو واقعی وہ دہشت گرد ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہرحال تم بتاؤ۔ حکومت پاکیشیا نے کیا فیصلہ کیا ہے کانفرنس کے سلسلے میں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"حکومت پاکیشیا نے پوری کوشش کی کہ کسی طرح کانفرنس منعقد ہو جائے لیکن سر سلطان آخر اس نتیجے پر پہنچے کہ کان توا کھاڑے

جا سکتے ہیں لیکن فرنس منعقد نہیں ہو سکتی۔ اس لئے انہوں نے اپنے
نادر شاہی حکم سے مجھے اپنے دربار میں طلب کیا اور حکم سنا دیا کہ پہلے
ریڈ واٹر کا خاتمہ کیا جائے پھر کان اور فرنس کو جوڑا جا سکتا ہے ورنہ
نہیں۔ میں نے تو لاکھ کہا کہ کرنل فریدی صاحب نے گارنٹی دے دی
ہے اس لئے وہ جانیں اور ریڈ یا وائٹ واٹر جانے۔ لیکن اب کیا کروں۔
دربار شاہی میں اتنے بڑے بڑے طبل جنگ بجتے ہیں کہ بیچارے طوطی
کی آواز ہی کوئی نہیں سنتا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو اسی لئے تم نے مجھے کال کیا ہے لیکن یہ تو اچھی بات ہے
کہ تم اس ریڈ واٹر کے خلاف کام کرو۔ جب کانفرنس ہی نہیں ہو رہی
تو کرنل فریدی کو کیا ضرورت ہے اس کے پیچھے بھاگنے کی"...... کرنل
فریدی نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"چلیں آپ ریڈ واٹر کے پیچھے نہ بھاگیں لیکن ریڈ واٹر کے پیچھے
بھاگنے والے کے پیچھے تو بہرحال آپ کو بھاگنا ہی پڑے گا"...... عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... کرنل فریدی کے
لہجے میں حیرت تھی۔

"آپ نے خود ہی تو بتایا ہے کہ مس ملیکا دہشت گردوں کے پیچھے
بھاگ رہی ہے"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس
پڑا۔

"میرا ملیکا سے کیا تعلق۔ ہاں اگر تم مس جولیا سے اجازت لے دو تو

میں تمہارے لئے سلسلہ شروع کروں"...... کرنل فریدی نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"یعنی سلسلہ آپ پھر بھی جوڑنا ہی چاہتے ہیں۔ مطلب ہے بات چل
نکلی ہے۔ بزرگ کہتے ہیں کہ جب بات چل نکلے تو گرتی پڑتی بہرحال پہنچ
ہی جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"بہرحال تم شوق سے ریڈ واٹر کے خلاف کام کرو۔ مجھے کوئی
اعتراض نہیں ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو جب تک یہ تنظیم کسی
اسلامی ملک کے خلاف کام نہیں کرتی یا کسی منعقد ہونے والی
کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ میں اس وقت تک
اس کے خلاف کام نہیں کروں گا۔ کیونکہ اس جیسی نجانے کتنی دہشت
گرد تنظیمیں سامنے آتی رہتی ہیں"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"مجھے یہ تو بتا دیں کہ آرگن جارج نے قاسم سے کیوں ملاقات کی
ہو گی۔ کیا کوئی بلیک میلنگ کا سلسلہ ہو گا یا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ قاسم کو بلیک میل کر کے انہیں کیا ملے گا۔ معاشی
کنٹرول مکمل طور پر سر عاصم کے پاس ہے۔ ان کا مقصد صرف مجھ تک
یہ پیغام پہنچانا تھا کہ وہ گریٹ لینڈ میں منعقد ہونے والی کانفرنس کے
خلاف کام کریں گے۔ آرگن جارج کافرستان سے سیدھا دماک پہنچا اور
پھر یہاں سے ایکریمیا چلا گیا۔ لیکن ایک بات ہے۔ ان کی یہ کارروائی
کامیاب رہی ہے۔ گریٹ لینڈ حکومت نے محض دھمکیوں سے خوفزدہ

ہو کر کانفرنس کے انعقاد سے معذرت کر لی ہے اور اب تم بتا رہے ہو کہ اسلامی ممالک کانفرنس کے انعقاد سے کترا رہے ہیں۔ اس سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان لوگوں نے بغیر کچھ کئے صرف خالی سرگرمیوں سے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے"...... کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن مجھے تو فائدہ ہو گیا ہے کہ میرے لئے ایک چھوٹے سے چیک کا سکوپ بن گیا ہے۔ اس لئے میں تو بہرحال ان کا شکریہ ادا کرنے جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"میری دعائیں تمہارے ساتھ ہوں گی"...... کرنل فریدی نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"دعاؤں کی رفتار کیا ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دعاؤں کی رفتار۔ کیا مطلب۔ یہ تم اچانک الٹی باتیں کیوں شروع کر دیتے ہو"...... کرنل فریدی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یعنی آپ کو بھی اب مطلب سمجھانا پڑے گا حالانکہ بڑا مشہور لطیفہ ہے کہ ایک صاحب کی کار ان کے نوجوان صاحبزادے لے کر جانے لگے تو ان صاحب نے برخوردار کو آہستہ کار چلانے کا کہا تو ان صاحبزادے نے کہا۔ ابا جان۔ بس دعا کرتے رہیں۔ جس پر ان صاحب نے اسے بتایا کہ ان کی دعا چالیس پچاس میل کی رفتار تک تو کام دے گی اس کے بعد نہیں۔ اس لئے میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ آپ کی دعا

کی رفتار کہاں تک کام دے گی"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہمارے ہاں الٹا حساب ہے۔ کم رفتار میں دعا کام نہیں کرتی"...... کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"او کے کرنل صاحب۔ میں نے تو سوچا تھا کہ چلو ریڈ واٹر میں سے ریڈ کو میں سنبھال لوں گا اور واٹر آپ کے کھاتے میں ڈال دوں گا۔ لیکن لگتا ہے کہ قرعہ فال مجھ دیوانے کے نام ہی نکلے گا۔ بہرحال خدا حافظ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو اب آپ ریڈ واٹر کے خلاف کام کرنا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے سر سلطان نے کانفرنس کے مقاصد کی جو تفصیل بتائی ہے وہ واقعی تمام اسلامی ممالک کے لئے فائدہ مند ہے۔ لیکن ریڈ واٹر کے خوف سے حکومتیں اس کانفرنس کے انعقاد سے کترا رہی ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ اس ریڈ واٹر کا خاتمہ کر دیا جائے"...... عمران نے کہا۔

"آپ یہ کام مجھے سونپ دیں عمران صاحب۔ اس بار میں ریڈ واٹر کے خلاف کام کروں گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو پھر مجھے چیک کون دے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں اپنا چیک آپ کو دے دوں گا۔ وعدہ رہا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا تم اکیلے کام کرنا چاہتے ہو یا ٹیم کے ساتھ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اکیلا کام کروں گا"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"او کے۔ پھر میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں"...... عمران نے کرنل فریدی کے سے انداز میں کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس تعاون کا شکریہ"...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دعاؤں کے ساتھ ساتھ میں تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں اور وہ ہے ریڈ واٹر کے بارے میں۔ سنا گیا ہے کہ اس کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا کے معروف شہر ناراک میں ہے اور ناراک میں ایک سنڈیکیٹ جسے ریڈ سنڈیکیٹ کہا جاتا ہے بھی ریڈ واٹر کے تحت کام کرتا ہے۔ اس ریڈ سنڈیکیٹ کا سرغنہ آندرے نام کا کوئی آدمی ہے اور اس آندرے کا ناراک میں ایک گیم کلب ہے جس کا نام رائل فیلڈ گیم کلب ہے۔ یہ ویسٹرن پارک روڈ پر مشہور گیم کلب ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے تو آدھا کیس ہی حل کر دیا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ صرف کام کے آغاز کے لئے ٹپ ہے۔ ورنہ اس ریڈ واٹر

کی جڑیں کافی پھیلی ہوئی ہیں۔ حکومت ایکریمیا اس کی درپردہ سرپرستی کرتی ہے اور تم نے اس پر اس انداز میں ضرب لگانی ہے کہ باقاعدہ اس کی پبلسٹی ہو تاکہ اسلامی ممالک کی حکومتیں اس کے خوف سے چھٹکارا حاصل کر سکیں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

رابرٹ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا
ہوا تھا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں پھیلی ہوئی تھیں اور ہونٹ بھینچے
ہوئے تھے۔ اس کی نظریں بار بار میز پر رکھے فون کی طرف اٹھ جاتی
تھیں اور پھر چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رابرٹ نے ہاتھ بڑھا
کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ماریا لائن پر ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ماریا۔ میں رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابرٹ نے اس بار نرم
لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ رابرٹ۔ تم کب آئے ہو ناراک۔ مجھے اطلاع کیوں نہیں
دی"...... دوسری طرف سے قدرے غصیلے لہجے میں کہا گیا۔

"اطلاع تو جب دیتا جب تمہارا کہیں سے پتہ لگ جاتا۔ اب بھی

ایک گھنٹے کی کوشش کے بعد تم سے بات ہو رہی ہے"...... رابرٹ
نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"کہاں موجود ہو۔ اپنی اسی رہائش گاہ پر یا کہیں اور سے بات کر
رہے ہو"...... ماریا نے کہا۔

"آفس سے بول رہا ہوں۔ تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔
تم ایسا کرو کہ یہاں آجاؤ فوراً۔ ایک بہت بڑا کام میں نے بک کیا ہے
اور میں چاہتا ہوں کہ یہ کام تمہاری مدد سے کروں"...... رابرٹ نے
کہا۔

"کتنا بڑا کام ہے۔ ایکریمیا کے صدر کو آف کرنا ہے"...... ماریا نے
ہنستے ہوئے کہا۔

"اس سے بھی بڑا"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"اچھا واقعی۔ پھر تو میں پہنچ رہی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا
گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ رابرٹ نے کریڈل کو پریس
کر دیا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے وہی آواز سنائی دی جس نے
پہلے کال آنے کے لئے کہا تھا۔

"ماریا آ رہی ہے۔ اسے میرے آفس میں پہنچا دینا"...... رابرٹ نے
کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ماریا سے اس کے بے حد گہرے تعلقات تھے۔
ماریا حکومت ایکریمیا کی سب سے خطرناک بلیک ایجنسی کی ٹاپ
ایجنٹ تھی اور انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھی جاتی تھی لیکن وہ

سرکاری کارروائیوں کے ساتھ ساتھ دولت کمانے کے لئے پرائیویٹ کام بھی کرتی رہتی ہے اور اس سلسلے میں اس کا رابطہ ریڈ واٹر سے تھا اور یہ رابطہ رابرٹ کے ذریعے ہی ہوتا تھا۔ اس سے اسے اس قدر کثیر دولت ملتی رہتی تھی کہ وہ اپنی زندگی عیش سے گزارتی تھی۔ اس کی ایجنسی کو اس کی ان کارروائیوں کی رپورٹ ملتی رہتی تھی لیکن چونکہ ریڈ واٹر کے پیچھے بھی ایکریمیا کی حکومت ہی تھی اس لئے اس بارے میں کوئی اعتراض نہ کیا جاتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد لیکن انتہائی متناسب جسم کی خوبصورت ایکریمی لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے پتلون اور شرٹ پہنی ہوئی تھی۔

"آؤ۔ نجانے کیا بات ہے ماریا کہ تم روز بروز زیادہ خوبصورت ہوتی جا رہی ہو"...... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور تم بوڑھے ہوتے جا رہے ہو۔ زندگی کو انجوائے کیا کرو" ماریا نے کہا اور رابرٹ بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے میز کی دراز کھول ایک چھوٹی سی شراب کی بوتل نکال کر اس نے ماریا کے سامنے رکھ دی۔

"فی الحال تم اس سے انجوائے کرو۔ تمہارے لئے خاص طور پر منگوائی ہے"...... رابرٹ نے کہا تو ماریا کا چہرہ کھل اٹھا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ بس تمہاری یہی خصوصیات تو مجھے تمہارے بوڑھے ہونے کے باوجود تم سے علیحدہ نہیں کرتیں"...... ماریا نے

ہنستے ہوئے کہا اور رابرٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کونسا کام بک کیا ہے جسے تم بہت بڑا کہہ رہے ہو"...... ماریا نے بوتل کھول کر اسے منہ سے لگا کر ایک گھونٹ پینے کے بعد کہا۔

"کرنل فریدی کو تم جانتی ہو"...... رابرٹ نے کہا تو ماریا بے اختیار اچھل پڑی۔

"ہاں اچھی طرح۔ کیوں۔ کیا ہوا ہے اسے"...... ماریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے کچھ نہیں ہوا۔ البتہ اس کا کچھ کرنا ہے اور یہی کام ہے"۔ رابرٹ نے کہا تو ماریا کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو"...... ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کرنل فریدی کا خاتمہ کرنا ہے۔ یہی مشن ہے"...... رابرٹ نے اس بار سپاٹ لہجے میں کہا تو ماریا کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"...... ماریا نے کہا۔

"نہیں۔ واقعی یہی مشن ہے اور یہ مشن میں نے تمہاری وجہ سے لیا ہے اور تم جانتی ہو کہ اگر یہ مشن کامیاب نہ ہوا تو کیا ہوگا۔ اس لئے اسے ہر قیمت پر مکمل ہونا ہے"...... رابرٹ نے کہا تو ماریا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یہ تو واقعی بہت بڑا مشن ہے۔ میرے تصور سے بھی بڑا۔ لیکن تفصیل کیا ہے"...... ماریا نے کہا تو رابرٹ نے اسے بتا دیا کہ کرنل فریدی دماک میں اسلامی کانفرنس منعقد کرانا چاہتا ہے اور اس نے اس کی حفاظت کی گارنٹی دی ہے اور ریڈ واٹر ایسا نہیں چاہتی۔ اس لئے فیصلہ ہوا ہے کہ کرنل فریدی کا خاتمہ کر دیا جائے۔

"ہونہہ۔ تمہاری اس ریڈ واٹر کو یہ تو معلوم ہو گا کہ یہ کتنا بڑا فیصلہ ہے۔ اگر کرنل فریدی کو اس کی بھنک بھی پڑ گئی تو ریڈ واٹر کا واٹر مکمل طور پر اڑ جائے گا۔ وہ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ خطرناک ترین"...... ماریا نے کہا۔

"ہاں۔ سب کچھ معلوم ہے۔ اس کے باوجود یہ فیصلہ کیا گیا ہے اور اس فیصلے پر عمل درآمد بہر حال ہونا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"کتنا معاوضہ دو گے"...... ماریا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم کام کرنے پر آمادہ ہو۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔ معاوضے کی فکر مت کرو۔ جو معاوضہ تم کہو گی تمہیں مل جائے گا۔ چاہے اس کے لئے ریڈ واٹر کو پوری دنیا کے بنک کیوں نہ خالی کرنا پڑیں۔ لیکن کام ہونا چاہئے"...... رابرٹ نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو جائے گا کام۔ میں نے اس کا طریقہ کار سوچ لیا ہے اور سنو۔ اس کا معاوضہ میں دس کروڑ ڈالر لوں گی اور وہ بھی پیشگی"...... ماریا نے

کہا۔

"نہیں۔ آدھا پیشگی اور آدھا کام ہونے کے بعد۔ البتہ معاوضہ دس کروڑ ڈالر ہی ہو گا۔ جو تم نے مانگا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ دو مجھے آدھا معاوضہ"...... ماریا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو رابرٹ نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چیک بک نکالی۔ اس نے ایک چیک پر رقم لکھی اور دستخط کر کے اس نے چیک ماریا کی طرف بڑھا دیا۔

"گڈ۔ اب باقی معاوضہ بھی تیار رکھو۔ کام یقینی طور پر ہو جائے گا"...... ماریا نے چیک دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور چیک کو اپنے پرس میں رکھ کر پرس کو دوبارہ میز پر رکھ دیا۔

"مجھے بتاؤ کہ کیا طریقہ کار سوچا ہے تم نے"...... رابرٹ نے کہا۔

"بڑا سیدھا اور آسان طریقہ اور ایسا ہی طریقہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ ورنہ کرنل فریدی تو عفریت ہے"...... ماریا نے شراب کی بوتل کا آخری گھونٹ لے کر خالی بوتل ایک طرف پڑی ٹوکری کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ تو سہی۔ آخر کچھ نہ کچھ تو ہو گا ہی سہی۔ اب کرنل فریدی یہاں بیٹھ کر گولی چلانے سے تو نہیں مر جائے گا"...... رابرٹ نے قدرے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا تو ماریا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہیں کام سے مطلب ہے۔ جیسے بھی ہو"...... ماریا نے شاید لطف لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں بھی کرنل فریدی کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ اس لئے مجھے معلوم ہونا چاہئے کہ تم نے کیا طریقہ سوچا ہے۔ میں تم جیسی خوبصورت ساتھی سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتا"۔ رابرٹ نے کہا تو ماریا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اچھا سنو۔ گریٹ لینڈ کی سپیشل ایجنسی میں ایک ایجنٹ ہے ملیکا۔ یہ کافرستانی نژاد ہے لیکن طویل عرصے سے اس کے والدین ڈماک میں رہتے ہیں اور اس نے گریٹ لینڈ کی ایک یونیورسٹی سے کرمنالوجی میں ڈگری لے کر سپیشل ایجنسی جوائن کرلی ہے۔ ایک بار وہ یہاں آئی تو مجھ سے ملاقات ہوگئی اور پھر ہم اچھی دوست بن گئیں۔ ملیکا جانتی ہے کہ میرا تعلق بلیک ایجنسی سے ہے اور اس نے میرے کارناموں کے بارے میں بھی سنا ہوا ہے۔ اس لئے وہ میری قدر بھی کرتی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے وہ ایکریمیا آئی تو ہم کئی روز تک اکٹھی گھومتی پھرتی رہیں اور پھر مجھے ایک حیرت انگیز بات کا پتہ چلا کہ ملیکا دراصل کرنل فریدی کی عزیزہ ہے اور ایک مشن کے دوران وہ کرنل فریدی کے ساتھ بھی کام کر چکی ہے اور وہ نہ صرف کرنل فریدی سے بے حد متاثر ہے بلکہ اس کے دل میں کرنل فریدی کے لئے نرم گوشہ بھی پیدا ہو چکا ہے۔ لیکن کرنل فریدی سخت کٹھور اور سرد مزاج آدمی ہے۔ اس نے نہ صرف یہ کہ ملیکا کی حوصلہ افزائی نہیں کی بلکہ اسے الٹا بے عزت کر دیا۔ گو ملیکا بظاہر اب کرنل فریدی سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس کے دل میں کرنل فریدی کے لئے اور زیادہ

گہرے جذبات پیدا ہو چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی انا بھی مجروح ہوئی ہے۔ اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ ہر قیمت پر کرنل فریدی کو اپنے سامنے جھکائے گی"۔۔۔ ماریا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو تم اب اس ملیکا کو استعمال کرنا چاہتی ہو کہ وہ کرنل فریدی کو ہلاک کر دے"۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا تو ماریا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اگر میں اتنی احمق ہوتی تو اب تک میری لاش کسی گٹر میں پہنچ چکی ہوتی۔ ملیکا کو اگر میں نے اشارہ بھی کر دیا تو وہ الٹا مجھے ہی ہلاک کر دے گی اور پھر جا کر کرنل فریدی کو بتائے گی کہ اس نے کیا کیا ہے۔ میرا پروگرام اور ہے۔ میں ملیکا کو ساتھ لے کر اس کی والدہ سے ملنے ڈماک جاؤں گی اور پھر اس کے ساتھ جا کر کرنل فریدی سے ملوں گی۔ اپنا درست تعارف بھی کرا دوں گی اور ہم صرف باتیں کریں گے۔ اس کے بعد دوسری ملاقات ہو گی تو ظاہر ہے اس دوران کرنل فریدی میرے بارے میں معلومات حاصل کر چکا ہو گا اور مطمئن ہو چکا ہو گا۔ پھر اچانک میں کرنل فریدی پر فائر کھول دوں گی اچانک اور سیدھا فائر۔ نتیجہ یہ کہ مشن مکمل ہو جائے گا۔ اگر ملیکا نے کوئی حرکت کی تو ملیکا کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہے اور مجھے سو فیصد یقین ہے کہ مشن کامیاب رہے گا"۔۔۔۔۔ ماریا نے کہا۔

"ویری گڈ۔ واقعی تم ہی ایسا اچھوتا منصوبہ سوچ سکتی ہو۔ ویری گڈ۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے لیکن کام جلد از جلد ہونا چاہئے"۔

رابرٹ نے کہا۔

"ہو جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر"...... ماریا نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ آؤ پھر تمہیں اس خوشی میں خصوصی دعوت کھلاؤں"۔ رابرٹ نے اٹھتے ہوئے کہا تو ماریا بھی ہنستی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیپٹن حمید نے کار مارکیٹ میں علیحدہ بنی ہوئی پارکنگ میں روکی اور کار سے اتر کر اس نے اسے لاک کیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خوبصورت آفس کے سامنے موجود تھا۔ یہ مریم ٹورسٹ کمپنی کا آفس تھا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو آفس انتہائی بہترین انداز میں سجایا گیا تھا اور وہاں کافی لوگ موجود تھے۔

"جی صاحب"...... ایک کاؤنٹر بوائے نے کیپٹن حمید سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مریم صاحبہ سے ملنا ہے"۔ کیپٹن حمید نے خشک لہجے میں کہا

"آپ کا نام"...... لڑکے نے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام کیپٹن حمید ہے"...... کیپٹن حمید نے سپاٹ لہجے میں کہا تو کاؤنٹر بوائے نے رسیور اٹھا کر دو نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے شکیل بول رہا ہوں مادام۔ کیپٹن حمید صاحب یہاں موجود ہیں اور آپ سے ملاقات چاہتے ہیں"...... لڑکے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... لڑکے نے دوسری طرف سے جواب سننے کے بعد کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تشریف لے جائیے۔ سائیڈ گلی میں مادام کا آفس ہے۔ وہ آپ کی منتظر ہیں"...... لڑکے نے کہا تو کیپٹن حمید نے سر ہلایا اور تیزی سے سائیڈ راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری میں ایک شیشے کے دروازے کے سامنے ایک باوردی دربان موجود تھا۔ اس نے کیپٹن حمید کو سلام کیا اور دروازہ کھول دیا تو کیپٹن حمید اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خوبصورت آفس تھا اور میز کے پیچھے کرسی پر بانو بیٹھی ہوئی تھی۔ بانو کیپٹن حمید کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"خوش آمدید جناب۔ تشریف رکھیں"...... بانو نے کاروباری انداز میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں شناسائی کی چمک نہ تھی۔

"تمہیں یہ سب کچھ مہنگا پڑے گا بانو"...... کیپٹن حمید نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھی کیپٹن صاحب"...... بانو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تم ریڈ واٹر کی یہاں دماک میں ایجنٹ ہو اور تم نے مجھے کہا کہ تم امیر راشد کی اکلوتی بیٹی ہو اور سیکورٹی میں ملازم ہو۔ تمہیں معلوم

ہے کہ تمہاری اس دھوکہ بازی کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ میں تمہیں ایسی عبرتناک سزا دوں گا کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک قبر میں پڑی چیختی رہے گی"...... کیپٹن حمید نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"یہ آپ مجھے آخر کس بات کی دھمکیاں دے رہے ہیں اور وہ بھی میرے آفس میں۔ میری تو آپ سے ملاقات ہی آج ہو رہی ہے"۔ بانو نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال اب محتاط رہنا"...... کیپٹن حمید نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آفس سے باہر آیا اور ایک طرف سائیڈ گلی میں مڑ گیا۔ اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کے کان میں بانو کی آواز پڑی۔

"کیپٹن حمید مجھے دھمکیاں دے کر گیا ہے مارٹی"۔ بانو کہہ رہی تھی

"ٹھیک ہے۔ میں کرنل فریدی سے خود بات کرتی ہوں"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بانو کی آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔

"ہیلو۔ میں مریم بانو بول رہی ہوں مریم ٹورسٹ کمپنی سے۔ کرنل صاحب سے میری بات کرائیں"...... بانو کی آواز سنائی دی اور کیپٹن حمید نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لیے۔

"کرنل صاحب۔ میں مریم بانو بول رہی ہوں مریم ٹورسٹ کمپنی کے آفس سے۔ ابھی ابھی آپ کے اسسٹنٹ کیپٹن حمید صاحب تشریف

لائے تھے۔ وہ مجھے دھمکیاں دے کر گئے ہیں حالانکہ میری ان سے پہلی
بار ملاقات ہوئی ہے اور میں تو انہیں جانتی ہی نہیں تھی۔ ان کے
جانے کے بعد میں نے سکیورٹی کے ایک آدمی مارٹی سے بات کی تو مارٹی
نے مجھے بتایا کہ وہ آپ کے اسسٹنٹ ہیں۔ اسی نے آپ کا نمبر مجھے بتایا
ہے۔ آپ کی شہرت میں نے بھی سنی ہوئی ہے۔ اس لئے میں آپ کو
کال کر رہی ہوں"...... بانو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"نہیں کرنل صاحب۔ آپ چاہیں تو میں قسم اٹھا سکتی ہوں۔
کیپٹن حمید سے میری اس سے پہلے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ میں تو
انہیں جانتی ہی نہیں"...... بانو کی آواز سنائی دی اور کیپٹن حمید کے
ہونٹ بھنچ گئے۔

"جی ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ ایک ایکریمی آرگن جارج نے
میری کمپنی سے رابطہ کیا تھا۔ میں نے اس کے لئے چارٹرڈ طیارہ ایکریمیا
کے لئے بک کرایا اور ایئرپورٹ پر جا کر اس سے ملاقات بھی کی اور اس
کا شکریہ بھی ادا کیا۔ کیونکہ یہ میری فرم کے لئے ایک بڑا سودا تھا اور
بہرحال یہ تو میرا کاروبار ہے"...... بانو نے جواب دیا۔
"نہیں۔ مجھے اس کے بارے میں قطعی کوئی علم نہیں ہے۔ اس
کے کاغذات باقاعدہ سکیورٹی نے چیک کئے تھے اور وہ او کے تھے اور
کاغذات کے لحاظ سے وہ ایکریمیا کا بزنس مین تھا"...... بانو نے کہا
"ٹھیک ہے جناب۔ بے حد شکریہ۔ اب میں مطمئن ہوں"۔ بانو
کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی

دی تو کیپٹن حمید نے آلے کا بٹن آف کیا اور اسے جیب میں رکھ کر وہ
تیز تیز قدم اٹھاتا واپس مڑا اور اس طرف کو بڑھ گیا جدھر آفس تھا لیکن
ابھی وہ آفس کے قریب پہنچا تھا کہ اس نے بانو کو آفس سے نکل کر
پارکنگ کی طرف جاتے دیکھا۔ چونکہ پارکنگ مخالف سمت میں تھی
اس لئے بانو نے اسے نہ دیکھا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھی چلی جا
رہی تھی۔ کیپٹن حمید اس کے پیچھے چل پڑا۔ بانو نے ایک بار بھی مڑ کر
نہ دیکھا تھا۔ پھر پارکنگ میں پہنچ کر وہ ایک نئے ماڈل کی کار کی طرف
بڑھ گئی۔ کیپٹن حمید ایک طرف رک گیا۔ چند لمحوں بعد جب کار
پارکنگ سے نکل کر آگے بڑھ گئی تو کیپٹن حمید واپس مڑ گیا۔ وہ بانو
کے آفس میں کرسی کے نیچے اپنا لگایا ہوا ڈکٹا فون حاصل کرنا چاہتا تھا۔
دفتر میں داخل ہو کر وہ کاؤنٹر کی طرف متوجہ ہوئے بغیر راہداری میں
بڑھتا چلا گیا۔ کاؤنٹر پر چونکہ رش تھا۔ اس لئے اس کی طرف کوئی متوجہ
نہ ہوا تھا اور اب دربان بھی دروازے پر موجود نہ تھا۔ کیپٹن حمید نے
دروازہ کھولا اور آفس میں داخل ہو کر اس نے کرسی کی پشت کے نیچے لگا
ہوا ڈکٹا فون اتارا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ آفس سے باہر آ گیا۔
ایک بار اسے خیال آیا تھا کہ وہ آفس کی تلاشی لے لیکن پھر اس نے
ارادہ بدل دیا تھا۔ آفس سے باہر آ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ کی
طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ بانو یہاں روزانہ کار پارک کرتی
ہو گی۔ اس لئے پارکنگ بوائے اسے اچھی طرح جانتا ہو گا
"جی صاحب"۔ پارکنگ بوائے نے کار کے قریب آتے ہوئے کہا

تو کیپٹن حمید نے جیب سے کارڈ نکال کر اسے دیا اور ساتھ ہی ایک بڑا نوٹ بھی اس کی مٹھی میں دے دیا تو پارکنگ بوائے بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"جی صاحب"...... پارکنگ بوائے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ نوٹ کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ تمہارا ہے۔ صرف مریم بانو کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دو۔ مجھے اس سے ضروری ملنا ہے اور وہ آفس سے اٹھ کر رہائش گاہ پر چلی گئی ہیں اور ان کے آفس والے ان کا پتہ نہیں بتا رہے"...... کیپٹن حمید نے کہا

"اوہ۔ ان کی رہائش گاہ سارج روڈ پر ہے۔ نمبر تو مجھے نہیں معلوم۔ البتہ سرخ پتھروں سے بنی ہوئی ایک ہی کوٹھی ہے وہاں۔ میں نے ایک بار انہیں اس کوٹھی سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا"...... پارکنگ بوائے نے جواب دیا اور کیپٹن حمید نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے کار پارکنگ سے باہر نکالی اور آگے بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ بانو نے کرنل فریدی سے بات کر لی ہے اور اب کرنل فریدی اسے بانو کے خلاف کارروائی سے منع کر دے گا لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ کرنل فریدی سے بات ہونے سے پہلے ہی وہ بانو کو اس دھوکہ بازی کا مزہ چکھائے گا۔ چنانچہ اس نے کار اگلے چوک سے اس سڑک پر موڑی جو سڑک پارکنگ بوائے کی بتائی ہوئی بانو کی رہائش گاہ کی طرف جاتی تھی۔

قاسم رائل ہوٹل میں اپنے مخصوص کمرے میں ایک خصوصی ساخت کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور سامنے ٹی وی پر اس کی پسندیدہ فلم چل رہی تھی اور قاسم کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں ٹی وی سکرین سے اس طرح چپکی ہوئی تھیں جیسے گوند چپک جاتی ہے۔ فلم اس کے مطلب کی تھی۔ فلوٹیوں کے ڈانسوں پر مبنی تھی۔ قاسم جب بھی کافرستان سے باہر کسی کاروباری دورے پر جاتا تھا تو اس کا زیادہ وقت یا تو سونے میں گزرتا تھا یا پھر ٹی وی پر اس قسم کی فلمیں دیکھنے میں۔ کاروباری امور اس کے مینیجرز خود ہی بھگت لیتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ وہ ایک آدھ میٹنگ اٹنڈ کر لیتا تھا۔ لیکن اس کے لئے پرابلم یہ تھا کہ بیرونی دورے پر سر عاصم اس کے ساتھ خاص طور پر ایسے آدمی بھجوا دیتے تھے جو واپسی پر انہیں مکمل رپورٹ دیتے تھے اور ظاہر ہے ان آدمیوں کی وجہ سے قاسم صرف ٹی وی پر فلمیں ہی دیکھ سکتا تھا۔ اس وقت بھی اس کا جسم

تھر تھرا رہا تھا اور منہ سے عجیب عجیب آوازیں نکل رہی تھیں۔ اس کے فلم دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ خود ان فل فلوٹیوں کے ساتھ ڈانس کر رہا ہو کہ اچانک کمرے کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی لیکن قاسم تو اپنے ہی خیالوں میں مگن تھا اس لئے اس نے آواز سنی ہی نہیں لیکن دوسرے لمحے دروازہ اس طرح پیٹا جانے لگا کہ جیسے دروازہ پیٹنے والا دروازہ ہی توڑ دے گا تو قاسم چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غیض و غضب کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ایک سائیڈ تپائی پر رکھا ہوا ریموٹ کنٹرول اٹھا کر ٹی وی بند کیا اور پھر اسے میز پر رکھ کر اس نے ساتھ پڑے ہوئے ڈور فون کا رسیور اٹھایا اور اس کا بٹن دبا دیا

"کون ہے دروازے پر۔ کس کی شامت آئی ہے"...... قاسم نے غصے کی شدت سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"جلدی دروازہ کھولو۔ جلدی"...... رسیور سے سر عاصم کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی تو قاسم باوجود بھاری بھرکم ہونے کے اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ ہوں۔

"بب۔ بب۔ باپ رے۔ ڈڈ۔ ڈیڈی اور یہاں"...... قاسم نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ خود دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ حالانکہ دروازہ کھولنے کا بٹن ڈور فون رسیور میں موجود تھا۔ لیکن سر عاصم کی آواز سن کر اس کے حواس ہی ٹھکانے نہ رہے تھے اور پھر دروازے پر پہنچ کر اسے خیال آیا کہ دروازہ تو صرف بٹن دبانے سے ہی کھل جاتا ہے۔ اس لئے وہ تیزی سے واپس پلٹا اور اس طرح تیزی

سے مڑنے کی وجہ سے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور ایک خوفناک دھماکے سے فرش پر جا گرا۔ یہ تو شکر تھا کہ فرش پر دبیز ایرانی قالین بچھا ہوا تھا۔ اس لئے قاسم کی ہڈیاں ٹوٹنے سے بچ گئیں لیکن اس کے باوجود نیچے گرنے کے کچھ دیر بعد اس کے حلق سے اس قدر زوردار چیخ نکلی کہ نہ صرف کمرہ گونج اٹھا بلکہ یقیناً یہ چیخ باہر موجود افراد کو بھی سنائی دی ہو گی۔ اس کے ساتھ ہی یکلخت دروازہ خود ہی ایک دھماکے سے کھلا اور بڑی مشکل سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے قاسم کو جب دروازے میں سے اندر داخل ہونے والے کی شکل نظر آئی تو وہ ایک بار پھر دھماکے سے نیچے گر گیا۔

"ارے ارے۔ خالہ جاد۔ کیا ہوا۔ کیا کوئی ورزش کر رہے ہو"...... اندر آنے والے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ یہ عمران تھا۔

"تم۔ تم۔ مم۔ مم۔ مگر۔ ڈڈ۔ ڈیڈی۔ وہ ڈیڈی"...... قاسم نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہیں میں نے واپس بھجوا دیا ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ قاسم جوان آدمی ہے اور بزرگوں کو جوان آدمیوں کے کمروں میں نہیں جانا چاہئے۔ چنانچہ وہ میری بات مان گئے اور پھر میں انہیں ایئر پورٹ چھوڑنے گیا۔ ابھی ان کے جہاز نے فلائی کیا ہی تھا کہ تمہاری خوفناک چیخ پورے گریٹ لینڈ میں گونج اٹھی اور تمہارے ڈیڈی جہاز لے کر واپس آگئے لیکن میں نے انہیں بتایا کہ قاسم چیخ نہیں رہا تھا بلکہ انہیں الوداع کہہ رہا تھا چنانچہ وہ مطمئن ہو کر واپس چلے گئے"...... عمران

نے پوری تقریر کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے قاسم کو اٹھنے میں مدد دی اور قاسم بڑی مشکل سے ہانپتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر عمران نے اس کے جسم کے نیچے دب جانے والا ڈور فون کا رسیور اٹھایا۔ ساتھ ہی اس نے الٹی ہوئی تپائی بھی سیدھی کی اور رسیور کو اس پر رکھ دیا۔ ویسے اب اسے سمجھ آئی تھی کہ قاسم نے گرنے کے باوجود دروازہ کھولنے والا بٹن کیسے پریس کر دیا ہے۔ اس کے گرنے کی وجہ سے اس کا بھاری بھرکم ہاتھ تپائی پر پڑا اور تپائی الٹ گئی اور رسیور اس کی ٹانگ کے نیچے آگیا۔ اس طرح بٹن پریس ہو گیا اور دروازہ کھل گیا۔

"تم۔ تم۔ مم۔ مگر ڈیڈی اس طرح اچانک یہاں کیسے آگئے تھے۔ کیوں آئے تھے"...... قاسم نے کرسی پر گر کر ایک بار پھر ہانپتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں ابھی تک سر عاصم کا خوف موجود تھا۔

"انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ تم نے ملیکا کو بے عزت کیا ہے اور جانتے ہو کہ ملیکا کرنل فریدی کی عزیزہ ہے اور ملیکا نے کرنل فریدی سے تمہاری شکایت کی اور کرنل فریدی نے سر عاصم سے۔ چنانچہ سر عاصم کوڑا اٹھائے جہاز چارٹرڈ کرا کر یہاں پہنچ گئے تاکہ تمہاری کھال اتار کر اس میں بھوسہ بھر کر کرنل فریدی کو بھجوا دیں لیکن میں تو بہرحال تمہارا ہمدرد ہی ہوں اور خالہ جاد بھی۔ اس لئے مجھے پتہ چل گیا۔ چنانچہ میں نے بھی ایک جہاز چارٹرڈ کرایا اور سیدھا یہاں آگیا"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو۔ تو اب ڈیڈی واقعی چلے گئے ہیں"...... قاسم نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ قاسم کو پتہ ہی نہ تھا کہ ملیکا کرنل فریدی کی عزیزہ ہے۔ اب چونکہ اسے پتہ چل گیا ہے اس لئے اب وہ اس کی عزت کرے گا"...... عمران نے کہا تو قاسم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اتنا طویل کہ جیسے کمرے میں موجود تمام آکسیجن وہ اپنے پھیپھڑوں میں بھر لے گا۔

"ارے ارے۔ اتنے لمبے سانس نہ لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ کسی روز سانس باہر نہ نکل سکے اور تم انا اللہ ہو جاؤ"...... عمران نے کہا تو قاسم بے اختیار چونک پڑا۔ وہ اب اس طرح عمران کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے پہلی بار اسے احساس ہوا ہو کہ اس کے سامنے واقعی عمران بیٹھا ہوا ہے۔

"تم۔ تم۔ سالے۔ تم کہاں سے آگئے۔ یہ اچانک کیا چھمک چھلو بن گئے ہو سالے"...... قاسم نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"فون کہاں ہے۔ ابھی سر عاصم کا جہاز ہوا میں ہی ہو گا۔ میں انہیں بتا دوں کہ قاسم کا دماغ ٹھیک نہیں رہا۔ وہ مرد کو عورت سمجھ رہا ہے"...... عمران نے کہا تو قاسم بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم سے کس نے کہا۔ میں کیوں مرد کو عورت سمجھوں گا"...... قاسم نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"چھمک چھلو تو عورت ہو سکتی ہے اور تم مجھے چھمک چھلو کہہ رہے

ہو۔ اس لئے اب سر عاصم کو بتانا ضروری ہے"...... عمران نے کہا تو قاسم بے اختیار ہنس پڑا۔

"وہ تو میں تمہارے اس طرح اچانک آنے پر کہہ رہا تھا۔ وہ کیا ہوتا ہے۔ وہ ماورا۔ ایک تو سالی یہ زبان بھی نجانے کیوں مشکل ہوتی ہے"...... قاسم نے کہا۔

"محاورہ"...... عمران نے اس کی مشکل آسان کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں۔ وہ میں تو محاورہ سپیک کر رہا تھا لیکن ارے۔ اوہ۔ تم نے کیا ملانکہ کی بات کی ہے۔ کیا مطلب۔ کیا ملانکہ میرے پاس آئی تھی۔ کب۔ کہاں"...... قاسم نے یکلخت چونک کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔ شاید اس کے موٹے دماغ نے اب جا کر ملیکا کے لفظ کو واضح کیا تھا۔

"ملانکہ نہیں۔ ملیکا۔ کرنل فریدی کی عزیزہ۔ وہ یہاں سپیشل سیکورٹی کی ایجنٹ ہے"...... عمران نے جواب دیا تو قاسم کو یاد آگیا۔

"اوہ۔ وہ۔ وہ کرنل پھریدی کی عزیزہ تھی۔ یعنی کہ یہ سچ ہے لیکن وہ تو سالی میم شمیم تھی۔ ویسے تھی بڑی جوردار فل فلوٹی"...... قاسم نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ پتہ ہے کرنل فریدی اس سے شادی کرنے والے ہیں اور تم اسے جوردار فل فلوٹی کہہ رہے ہو"...... عمران نے کہا تو قاسم بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ شادی۔ ہی۔ ہی۔ یعنی شادی۔ کرنل

فریدی۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ کیسے ہو سکتا ہے"...... قاسم نے بری طرح ہنستے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔ کیا کرنل فریدی شادی نہیں کر سکتا"۔ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ نہیں۔ ہاں۔ کر تو سکتا ہے لیکن وہ اس کی بیوی تو مر جائے گی۔ کرنل پھریدی کے رعب سے ہی"...... قاسم نے کہا۔

"بیویاں مرا نہیں کرتیں۔ بڑے بڑے رعب والے بیویوں کے سامنے بھیگی بلی بن جاتے ہیں۔ جیسے تم۔ اب دیکھو تمہارا کتنا رعب اور دبدبہ ہے لیکن بیگم کے سامنے تمہاری کیا حالت ہوتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہی۔ ہی۔ ہی۔ وہ سالی چھپکلی بیگم سے میں کیوں ڈروں مروں گا۔ وہ تو سالی ڈیڈی سے شکایت کر دیتی ہے۔ سالی چغل خور"۔ قاسم نے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ یہ دہشت گردی کا دھندہ کب سے شروع کر دیا ہے تم نے"...... عمران نے کہا تو قاسم بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ رائل مائل ہوٹل سالا تمہیں دشت لگ رہا ہے۔ خود تو سالے ایک تنگ منگ سے فلیٹ میں رہتے ہو اور رائل ہوٹل کو دشت کہہ رہے ہو۔ سالے حاسد۔ جل ککڑے۔ ہونہہ"۔ قاسم نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ اس نے دہشت کو دشت سمجھ لیا تھا۔

"جانتے بھی ہو کہ دہشت کے معنی کیا ہوتے ہیں"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تم نے مجھے جاہل ماہل سمجھ لیا ہے کیا۔ وہ ایک فلم دیکھی تھی سالی۔ وہ کالی سی لیلیٰ کے پیچھے وہ سوکھا سڑا مجنوں ریت میں بھاگتا بھاگتا پھر رہا تھا۔ اسے دشت مشت کہتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے"..... قاسم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے دشت نہیں کہا۔ دہشت کہا ہے اور دہشت گردی کا مطلب ہوتا ہے کہ بموں کے دھماکے کر کے بڑی بڑی عمارتوں کو اڑانا۔ سینکڑوں لوگوں کو بلاوجہ مار دینا"..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تمہارا مطلب ہے۔ سالی گنڈا گردی۔ مم۔ مگر۔ میں تمہیں گنڈا نجر آرہا ہوں۔ کیوں۔ بولو۔ تم میرے خالہ جاد نہ ہوتے تو ابھی تمہاری ٹانگیں چیر کر رکھ دیتا۔ سمجھے"..... قاسم نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"ایک مشہور دہشت گرد آرگن جارج تمہیں کافرستان ایئرپورٹ پر ملا تھا اور حکومت کو اطلاع مل گئی ہے۔ چنانچہ اب تمہاری گرفتاری کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔ بڑی سی ہتھکڑی بھی حکومت نے بنوالی تھی لیکن مجھے بھی پتہ چل گیا اور تم میرے خالہ جاد ہو۔ اس لئے میں نے حکومت کو روک دیا اور خود یہاں آگیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ قاسم تو انتہائی شریف آدمی ہے۔ یقیناً اس آرگن جارج نے اسے الو بنایا ہوگا۔ انہیں میری بات پر یقین ہی نہ آیا۔ انہوں نے کہا کہ الو اتنا موٹا

نہیں ہو سکتا البتہ ہاتھی کہا جائے تو ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ میں پوچھ کر آتا ہوں۔ اب تم بتاؤ کہ اس آرگن جارج نے تمہیں الو بنایا تھا یا ہاتھی۔ بولو"..... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ آرگن مارگن ہے کون سالا۔ کس کی مجال ہے کہ مجھے الو یا ہاتھی بنائے۔ بولو۔ یہ کون ہے آرگن مارگن۔ اور اس کا پتہ بتاؤ۔ میں اس کی کھوپڑی میں آرگن مارگن بجا دوں گا"..... قاسم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں اس کا حلیہ بتا دیتا ہوں۔ وہ تمہیں یہاں آتے ہوئے کافرستان ایئرپورٹ پر ملا تھا"..... عمران نے کہا اور پھر حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"ارے۔ ارے۔ تو تم اسے آرگن مارگن کہہ رہے ہو۔ سالے وہ تو میرے بجنس منیجر کا بھائی تھا۔ وہ مجھ سے مافی شافی ڈیمانڈ کرنے آیا تھا کہ وہ سالا بجنس منیجر کے پیٹ میں مروڑ اٹھا ہے۔ اس لئے وہ نہیں آ سکتا اور میں نے اسے حکیم کالو کا پتہ بتا دیا۔ کوڑتمے والے چورن بنانے والے حکیم کالو کا۔ کیونکہ وہ سالی چھپکلی بیگم مجھے ہر دعوت کے بعد اس نامراد حکیم کالو کا وہ چورن کھلا دیتی ہے اور مجھے یوں لگتا ہے جیسے سالا میں کڑوا بادام مادام۔ اوہ سوری۔ میرا مطلب ہے کڑوا بادام بن گیا ہوں"..... قاسم نے جواب دیا۔

"وہ تمہارے بزنس منیجر کا بھائی نہیں تھا۔ بین الاقوامی دہشت گرد تھا"..... عمران نے کہا۔

"ہو گا سالا اقوامی مقوامی ۔ پڑا ہو گا سالا کوڑتے کا چورن کھا کر کہیں ہائے ہائے کرتا"...... قاسم نے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر میں جا کر کہہ دوں حکومت سے کہ وہ تمہیں یہاں آ کر ہتھکڑی لگائے اور پیدل چلاتی ہوئی یہاں سے کافرستان لے جائے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہی ۔ ہی ۔ ہی ۔ سالے خالہ جاد۔ منشی تفضل کے سکول مکول میں داخل ہو جاؤ۔ اک دم جاہل ماہل ہو ۔ اب بھلا راستے میں وہ بڑا سا سمندر آتا ہے ۔ اس پر کیسے پیدل چلا جائے گا سالی حکومت ۔ ہونہہ"...... قاسم نے کہا۔

"اوہ ۔ پھر تو تم ڈوب جاؤ گے اور تمہاری لاش کو وھیل مچھلیاں کھا جائیں گی ۔ اب کیا کیا جائے"...... عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ اوہ ۔ واقعی ۔ ارے ارے ۔ خالہ جاد کچھ کرو ۔ پلیز گاڈ کے واسطے کچھ نہ کچھ کرو ۔ وہ ۔ وہ ۔ میں نے سالے ایک میوزم میں دیکھا تھا مم ۔ مم ۔ مچھلیوں کو ۔ میرا مطلب ہے ان کے ڈھانچوں کو ۔ لمبے لمبے دانت تھے"...... قاسم کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا تھا ۔ اس کے موٹے دماغ میں واقعی زلزلہ سا آ گیا تھا ۔ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ واقعی پانی میں ڈوب گیا ہے اور لمبے لمبے دانتوں والی مچھلیاں اسے نوچ رہی ہیں ۔

"تو پھر ڈھونڈو اس آرگن جارج کو"...... عمران نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

"ارے ۔ مم ۔ میں اس صورت حرام کو کہاں ڈھونڈوں ۔ سالا مجھے پتہ بتا کر تو نہیں گیا ۔ فون نمبر بھی نہیں بتایا ۔ ارے ہاں ۔ ہاں ۔ مجھے یاد آ گیا ۔ اس نے کہا تھا کہ گریٹ لینڈ میں کانگ ۔ وہ ۔ وہ ۔ میرا مطلب ہے کہ کینگ جان ۔ اوہ نہیں ۔ کنگ جان مجھ سے ملے گا اور جو وہ کہے گا میں ویسے ہی کروں گا ۔ ورنہ وہ کنگ جان سودا نہیں ہونے دے گا ۔ ہاں ۔ ہاں ۔ اس نے کہا تھا ۔ لیکن میں تو کسی سالے کنگ منگ کو نہیں جانتا ۔ یہاں گریٹ لینڈ میں بھی کوئین تو ہوتی ہے کنگ تو نہیں ہوتا اب تم بتاؤ خالہ جاد میں اسے کہاں سے ڈھونڈوں" ۔ قاسم نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کنگ جان کا پتہ تو بتایا ہو گا اس نے" ۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پتہ کیوں بتاتا سالے اب مجھے اتنا بھی معلوم شلوم نہیں کہ کنگ شاہی محل میں رہتے ہیں"...... قاسم نے برا مناتے ہوئے کہا۔

"لیکن کنگ جان تو شاہی محل میں نہیں رہتے ۔ کنگ رہتے ہیں ۔ ان کی جان تو علیحدہ رہتی ہو گی جیسے جادوگروں کی جان علیحدہ کسی چیز میں ہوتی ہے"...... عمران نے کہا تو قاسم بے اختیار چونک پڑا۔

"جادوگر ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ ہاں ہاں ۔ مجھے یاد آ رہا ہے اس نے کہا تھا ۔ میجک ماسٹر کمپنی کے نام چیک لکھ دینا ۔ ورنہ سودا نہیں ہو گا اور میں نے اس سالے حرام خور بلیک اینڈ وائٹ میلر کو بھگا دیا اور مجھے تو وہ

یاد ہی نہیں رہا تھا"...... قاسم نے کہا اور یہ تھی بھی حقیقت۔ جس وقت اس بزنس منیجر کے بھائی نے ایئرپورٹ پر اس سے بات کی تھی اس وقت قاسم کی نظریں ایئرپورٹ پر موجود عورتوں پر جمی ہوئی تھیں۔ اس لئے اس نے اس کی باتیں سنی ان سنی کر دی تھیں۔

"تو پھر یہ کنگ جان آیا تھا یہاں تم سے ملنے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ کیسے مجھ سے مل سکتا ہے۔ ارے ہاں۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ کہاں ہے سالا منیجر۔ وہ سوکھی سڑی سیکرٹری۔ بتاؤ کہاں ہے۔ جس کا جی چاہے سالا تھوبڑا اٹھائے یہاں چلا آئے۔ کہاں ہیں وہ"...... قاسم نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"میں تو سر عاصم کے ساتھ آیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ارے نہیں۔ تم تو میرے خالہ جاد ہو۔ مم۔ مم۔ مگر یہ تو گریٹ لینڈ ہے اور تم تو شاید پاکیشیا میں رہتے ہو۔ تم یہاں کیسے آ گئے"...... قاسم نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کب واپسی ہے تمہاری"...... عمران نے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ سالے منیجر ونیجر کو پتہ ہو گا یا سیکرٹری میکرٹی کو۔ کیوں"...... قاسم نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ تم فلم دیکھو۔ میں جا کر تمہارے ڈیڈی کو مثبت رپورٹ دیتا ہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیسی رپورٹ۔ کیا مطلب۔ کیا تم سالے جسوس مجسوس ہو جو رپورٹ کرتے ہو"...... قاسم نے چونک کر کہا۔

"مثبت رپورٹ۔ یعنی تمہاری فیور میں کہ تم بہت اچھے بچے ہو۔ دل لگا کر کام کرتے ہو"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اوہ۔ تم تو سالے اچھے جسوس ہو۔ ٹھیک ہے۔ جاؤ چوکھٹا گم کرو۔ وہ سالی فل فلوٹیاں"...... قاسم نے کہا اور عمران کے جاتے ہی اس نے پہلے بٹن دبا کر دروازہ لاک کیا اور پھر ریموٹ کنٹرول کی مدد سے اس نے ٹی وی آن کیا اور چند لمحوں بعد وہ فل فلوٹیوں کو دیکھ کر سب کچھ بھول چکا تھا۔

بلیک زیرو نے ٹیکسی رائل فیلڈ گیم کلب کے سامنے رکوائی اور میٹر کے مطابق کرایہ اور ٹپ دے کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا گیم کلب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے ناراک پہنچے ہوئے دو گھنٹے ہوئے تھے اور یہاں پہنچ کر اس نے سب سے پہلے ایک ہوٹل میں اپنا کمرہ ریزرو کرایا اور پھر وہاں سے وہ مارکیٹ آیا اور مارکیٹ سے اس نے ماسک میک اپ کا سامان خریدا اور پھر وہیں ایک ٹوائلٹ میں اس نے ماسک میک اپ کیا اور پھر ٹیکسی لے کر اس گیم کلب آیا تھا جس کے بارے میں عمران نے بتایا تھا کہ اس گیم کلب میں آندرے موجود ہے جو ناراک میں ریڈ سنڈیکیٹ کا سرغنہ تھا۔ ریڈ سنڈیکیٹ کا تعلق ریڈ واٹر سے ہے۔ اس وقت وہ مقامی میک اپ میں تھا البتہ اس کی جیب میں مشین پسٹل موجود تھا۔ گیم کلب خاصا وسیع و عریض تھا اور وہاں کا ماحول عام گیم کلبوں کی نسبت کچھ زیادہ ہی پرسکون نظر آ رہا تھا اور چند لمحوں میں

ہی بلیک زیرو اس کی وجہ بھی سمجھ گیا۔ وہاں دس کے قریب مشین گنوں سے مسلح غنڈے ٹہل رہے تھے۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا۔ بلیک زیرو اس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"آندرے سے ملنا ہے۔ میرا نام رچرڈ ہے اور میں ولنگٹن سے آیا ہوں"...... بلیک زیرو نے کاؤنٹر پر کھڑے ایک غنڈہ نما نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا کام ہے تمہیں باس سے"...... کاؤنٹر بوائے نے بلیک زیرو کو سر سے پاؤں تک غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ولنگٹن کے جیری کارس نے بھیجا ہے۔ اس کا پیغام ہے جیری کارس۔ جو جیری سنڈیکیٹ کا چیئرمین ہے"...... بلیک زیرو نے ولنگٹن کے ایک بدنام زمانہ سنڈیکیٹ کا نام لیتے ہوئے کہا اور جیری کا نام سنتے ہی کاؤنٹر بوائے کے چہرے پر یکلخت انتہائی مرعوبیت کے تاثرات ابھر آئے اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔ کاؤنٹر بوائے نے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تین نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے راجر بول رہا ہوں باس۔ ایک صاحب ولنگٹن سے آئے ہیں۔ اپنا نام رچرڈ بتا رہے ہیں۔ وہ ولنگٹن کے جیری سنڈیکیٹ کے چیف جیری کارس کا پیغام آپ تک پہنچانا چاہتے ہیں"...... راجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف کی بات سن کر راجر نے رسیور رکھ دیا اور ایک طرف کھڑے ہوئے نوجوان کو بلایا۔

"ان صاحب کو باس کے آفس لے جاؤ۔ سپیشل آفس"...... راجر نے کہا۔

"آیئے سر"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک سائیڈ راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ سیڑھیاں اتر کر وہ ایک اور ہال میں پہنچے۔ یہاں میزوں پر تاش سے گیم کھیلی جا رہی تھی۔ ایک سائیڈ پر ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے سرے پر دو مسلح آدمی موجود تھے۔ وہ آدمی بلیک زیرو کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ بلیک زیرو خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ سائیڈ پر دیوار سے ایک فون پیس لٹکا ہوا تھا۔ اس آدمی نے فون پیس اٹھا کر اس پر دو بٹن پریس کر دیئے۔

"مہمان دروازے پر موجود ہے سر"...... اس آدمی نے کہا۔

"اوکے سر"...... اس آدمی نے کہا اور فون پیس واپس دیوار سے لٹکا کر وہ بلیک زیرو کی طرف مڑا۔

"ابھی دروازہ کھل جائے گا اور آپ اندر جا کر باس سے ملاقات کر سکتے ہیں"...... اس آدمی نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا تو وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد واقعی دروازہ خود بخود کھل گیا تو بلیک زیرو اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے آخری کونے میں ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر قیمتی لباس تھا اور سامنے

شراب کی بوتل رکھی ہوئی تھی۔

"مسٹر رچرڈ۔ میرا نام آندرے ہے"...... اس آدمی نے اپنی کرسی سے اٹھے بغیر کہا اور ساتھ ہی میز کی دوسری طرف موجود کرسی کی طرف اشارہ کر دیا۔ بلیک زیرو خاموشی سے اس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہارا جیری سنڈیکیٹ میں کیا عہدہ ہے"...... آندرے نے غور سے بلیک زیرو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں جیری کا خصوصی نائب ہوں"...... بلیک زیرو نے خشک اور سرد لہجے میں کہا تو آندرے کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی اہم پیغام ہے۔ بتایئے کیا پیغام ہے"...... آندرے نے کہا۔

"یہ پیغام تمہارے لئے نہیں ہے۔ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے لئے ہے۔ البتہ تم اس پیغام کو وہاں تک پہنچاؤ گے"...... بلیک زیرو نے کہا تو آندرے بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں پھیل سی گئی تھیں اور چہرہ سخت سا ہو گیا تھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں ہو"...... آندرے نے قدرے چیختے ہوئے کہا۔

"زیادہ چیخنے چلانے کی ضرورت نہیں ہے آندرے۔ تمہاری حیثیت جو بھی ہے میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر تک تم اس کا پیغام بھجوا دو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کا مشن لے لیا ہے اور اب پاکیشیا

سیکرٹ سروس کا خطرناک ترین ایجنٹ علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم سمیت ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنے کے لئے روانہ ہونے والا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اسلامی سیکورٹی کونسل کا کرنل فریدی بھی ریڈ واٹر کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اس لئے ریڈ واٹر اگر اپنے ہیڈ کوارٹر کو بچانا چاہتی ہے تو اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ ان دونوں کے خلاف خود ہی ایکشن میں آجائے"...... بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن جیری کارس کو ان ساری باتوں کا کیسے علم ہو گیا۔ اس کا کیا تعلق ہے پاکیشیا اور کرنل فریدی سے"...... آندرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیری کارس کے اس عمران کے ساتھ دوستانہ تعلقات ہیں۔ ایک زمانے میں اس عمران نے جیری کارس کی جان بچائی تھی اور اب بھی اس عمران نے جیری کارس کو فون کر کے اس سے ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن جیری کارس کو بھی اس کا علم نہ ہے۔ اس لئے اس نے معذرت کر لی۔ اس پر اس عمران نے بتایا کہ بہرحال وہ ہیڈ کوارٹر ڈھونڈ لے گا اور اگر وہ نہ ڈھونڈ سکا تو کرنل فریدی ڈھونڈ لے گا۔ اس پر جیری کارس نے اس سے ریڈ واٹر کے خلاف کام کرنے کی وجہ پوچھی تو اس نے اسلامی ممالک کی کانفرنس کے بارے میں بتایا۔ بہرحال جیری کارس نے مجھے اس لئے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تم یہ پیغام ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر

تک پہنچا دو۔ وہ ہیڈ کوارٹر کے لئے زیادہ سے زیادہ یہی کچھ کر سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تم میری بات جیری کارس سے کرا سکتے ہو"...... آندرے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں"...... بلیک زیرو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا

"تو کراؤ بات۔ کیا نمبر ہے اس کا"...... آندرے نے فون کا رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... بلیک زیرو نے اس کے ہاتھ سے رسیور لے کر واپس کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"میں اس سے یہ ساری بات کنفرم کرنا چاہتا ہوں"...... آندرے نے کہا۔

"کیا تمہیں مجھ پر یقین نہیں آیا یا میں نے کوئی غلط بات کی ہے"۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جیری کارس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر اسے یہ بات کیسے معلوم ہو سکتی ہے کہ میرا حق ہیڈ کوارٹر سے ہو سکتا ہے البتہ جو کچھ تم نے کہا ہے وہ درست ہے ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاعات مل چکی ہیں"...... آندرے نے کہا۔

"اوکے۔ پھر واقعی تمہیں کنفرمیشن کر لینی چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا۔ تم کھڑے کیوں ہو گئے ہو"..... آندرے نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نمبر کے لئے مجھے ڈائری نکالنی پڑے گی کیونکہ انتہائی پیچیدہ نمبر ہے"..... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ آندرے اس کی بات کا کوئی جواب دیتا، بلیک زیرو کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی آندرے کے منہ سے چیخ نکلی۔ بائیں کنپٹی پر زور دار ضرب کھا کر جیسے ہی اس کا جسم دائیں طرف کو جھکا بلیک زیرو کا دوسرا بازو گھوما اور اس بار اس کی دائیں کنپٹی پر پہلے سے بھی زیادہ زور دار ضرب پڑی اور آندرے چیختا ہوا دوسری سائیڈ پر جھکا اور دھڑام سے منہ کے بل میز پر گرا۔ بلیک زیرو نے بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ پر ہو کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک ہی جھٹکے سے اسے گھسیٹ کر قالین پر ڈال دیا۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ یکے بعد دیگرے دو مخصوص ضربیں کھا کر وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ بلیک زیرو نے اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھایا اور پھر اس کا کوٹ اس نے اس کی پشت پر کافی نیچے تک کر دیا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف بھی تھا اور اسے معلوم تھا کہ جب تک اسے اندر سے نہ کھولا جائے گا۔ اس کا دروازہ نہ کھل سکے گا۔ اس لئے وہ مطمئن تھا۔ کوٹ نیچے کرنے کے بعد اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اسے درمیانی میز پر رکھ کر اس نے یکلخت آندرے کے گالوں پر بھرپور تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تقریباً آٹھویں تھپڑ پر آندرے چیختا ہوا ہوش میں آ گیا تو بلیک زیرو نے میز پر رکھا ہوا مشین پسٹل اٹھا لیا۔

"تم۔ تم۔ یہ کیا کیا ہے۔ میں۔ تم۔ تم"..... ہوش میں آتے ہی آندرے نے بے اختیار اٹھنے اور اپنے کاندھے اونچے کر کے کوٹ کو واپس ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن بلیک زیرو نے اس کی دونوں پیروں پر اپنے پیر رکھے اور پھر مشین پسٹل کی نال اس نے اس کی پیشانی پر رکھ کر اسے دبا دیا۔

"بولو۔ پیغام پہنچاؤ گے یا نہیں"..... بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ۔ یہ کیا مطلب ہے۔ یہ کیا طریقہ ہے"۔ آندرے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات"..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو۔ کیا یہی طریقہ ہے پیغام پہنچانے کا"۔ آندرے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سنو آندرے۔ جیری کارس نہیں چاہتا کہ اس عمران یا کرنل فریدی کو معلوم ہو سکے کہ اس نے ان کی مخبری ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کو کی ہے اس لئے اس نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے سامنے یہ پیغام تمہارے ذریعے پہنچاؤں اور ساتھ ہی تمہارے چیف کو کہہ دوں کہ وہ تمہیں منع کر دے کہ یہ بات کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور اگر تم انکار کرو تو پھر تمہیں ہلاک کر دوں۔ پھر ہیڈ کوارٹر جانے اور عمران اور کرنل فریدی۔ بولو۔ کیا تم تیار ہو پیغام پہنچانے کے لئے یا میں ٹریگر

دبا کر خاموشی سے واپس چلا جاؤں"...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے سامنے ہیڈ کوارٹر کو پیغام دوں تاکہ تمہاری تسلی ہو جائے کہ میں نے پیغام پہنچا دیا ہے"...... آندرے نے کہا۔

"تسلی کی بات نہیں ہے۔ میں نے تمہارے چیف باس سے کہنا ہے کہ وہ تمہیں اس راز کو لیک آؤٹ کرنے سے منع کر دے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میرا کوٹ اونچا کرو۔ میں بات کرتا ہوں"۔ آندرے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم یہ بتاؤ کہ ٹرانسمیٹر کہاں ہے اور فریکونسی بتاؤ۔ میں تمہاری بات کرا دیتا ہوں۔ جب تمہارا چیف باس تمہیں میرے متعلق حکم دے دے گا۔ تب میں تمہیں اوکے کر دوں گا"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"عقبی الماری کھولو۔ اس میں لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود ہے"۔ آندرے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اٹھا لوں گا۔ فریکونسی بتاؤ تاکہ میں اسے ایڈجسٹ کر کے اسے تمہارے پاس لے آؤں"...... بلیک زیرو نے کہا تو آندرے نے فریکونسی بتا دی۔

"تم کبھی گئے ہو ہیڈ کوارٹر"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں"...... آندرے نے جواب دیا۔

"پھر تم غلط فریکونسی کیوں بتا رہے ہو"...... بلیک زیرو کا لہجہ اور سرد ہو گیا۔

"کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں غلط بتا رہا ہوں۔ میں درست بتا رہا ہوں۔ تم اسے ایڈجسٹ کرو۔ ابھی تمہارے سامنے بات ہو جائے گی"...... آندرے نے کہا۔

"تم انتہائی احمق ہو آندرے۔ بالکل احمق آدمی۔ تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ جو فریکونسی تم بتا رہے ہو۔ یہ فریکونسی ایکریمیا کی ہو ہی نہیں سکتی جبکہ سب کو معلوم ہے کہ ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں ہے۔ تم جو فریکونسی بتا رہے ہو یہ فریکونسی براعظم افریقہ کی ہو سکتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو آندرے کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہو گئی۔ کیا تم ٹرانسمیٹر کے ماہر ہو"۔ آندرے نے کہا۔

"مجھے جیری کارس نے ویسے ہی اپنا خصوصی نائب نہیں بنایا۔ میں تو اور بھی بہت سی چیزوں کا ماہر ہوں۔ نجانے جیری کارس کو کیوں ریڈ واٹر سے ہمدردی ہے۔ بہرحال وہ میرا باس ہے۔ اس لئے اس کے حکم کی تعمیل مجھ پر فرض ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم واقعی عجیب آدمی ہو۔ لیکن یہ فریکونسی واقعی درست ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں نہیں ہے۔ یہ

پروپیگنڈہ ہے جسے چیف باس نے دانستہ پھیلایا ہوا ہے"...... آندرے نے کہا۔

" تو کیا افریقہ میں ہے۔ نہیں تم غلط کہہ رہے ہو۔ افریقہ میں ایسا ہیڈ کوارٹر بنایا ہی نہیں جا سکتا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" افریقہ میں بھی نہیں ہے۔ یہ فریکونسی سیٹلائٹ کی ہے اور سیٹلائٹ براعظم افریقہ پر فکس ہے"...... آندرے نے جواب دیا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہیں۔ مجھے نہیں معلوم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... آندرے نے کہا تو بلیک زیرو نے مشین پسٹل پیچھے کیا اور دوسرے لمحے اس نے اس کی نال آندرے کے ایک نتھنے میں زبردستی گھسیڑ دی۔

" بولو۔ کہاں ہے۔ ورنہ ٹریگر دبا دوں گا۔ بولو"...... بلیک زیرو نے دوسرے ہاتھ سے اس کا سر پکڑتے ہوئے کہا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ وہ۔ وہ وگاس جزیرے میں ہے۔ وگاس میں۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"...... آندرے نے کہا تو بلیک زیرو نے اس کے نتھنے سے مشین پسٹل کھینچا اور پھر تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ آندرے نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ لیکن اسی لمحے بلیک زیرو نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں آندرے کے سینے پر پڑیں اور وہ تڑپ کر نیچے گرا اور پھر چند لمحے پھڑکنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ بلیک زیرو نے

مشین پسٹل کی خون سے بھری نال کو بڑے اطمینان سے اس کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ایسے آفسز میں لازماً خفیہ عقبی راستہ رکھا جاتا ہے اور وہی ہوا۔ اس دروازے سے باہر ایک تنگ راہداری سے گزر کر وہ ایک اور دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو وہ عقبی طرف ایک تنگ سی گلی میں تھا جس کا ایک سرا بند تھا جبکہ دوسرا سائیڈ روڈ پر جا نکلتا تھا۔ بلیک زیرو نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے چہرے پر موجود ماسک اتارا اور اسے تہہ کر کے جیب میں ڈالنے کے بعد وہ دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس کے جسم پر عام سا لباس تھا۔ اس لئے اسے لباس کے بارے میں فکر نہ تھی۔ سڑک پر آ کر تھوڑا سا آگے جانے کے بعد اسے ٹیکسی مل گئی اور اس نے ٹیکسی کو ایک ایسے ہوٹل کا پتہ بتا دیا جو اس کے ہوٹل سے کافی فاصلے پر تھا۔ اس ہوٹل کے سامنے اتر کر اس نے ٹیکسی چھوڑی اور پھر آگے بڑھ کر کچھ فاصلے پر اس نے دوسری ٹیکسی انگیج کی اور اس بار وہ اپنے ہوٹل کے سامنے اترا۔ چند لمحوں بعد وہ اپنے کمرے میں پہنچ چکا تھا۔ اب وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ اسے کوئی چیک نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے یہ سب احتیاطیں اس لئے کی تھیں کہ بہرحال آندرے یہاں کے ریڈ سنڈیکیٹ کا چیف تھا اور ظاہر ہے آندرے کی لاش ملتے ہی اس کی تلاش شروع ہو جاتی۔ کیونکہ کاؤنٹر سے اسے ساتھ لے جانے والے اور پھر راہداری میں موجود مسلح افراد سب نے اسے دیکھا تھا۔ اس لئے وہ نہیں چاہتا تھا کہ

سنڈیکیٹ کے چکر میں پڑ جائے۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر اس نے الماری میں موجود بریف کیس اٹھا کر میز پر رکھا اور اس میں موجود ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اس نے بریف کیس بند کیا اور اسے واپس الماری میں رکھ کر اس نے نقشہ کھول کر میز پر پھیلا دیا۔ وہ اب اس وگاس جزیرے کا محل وقوع تلاش کرنا چاہتا تھا۔ یہ نقشہ وہ پاکیشیا سے لے کر چلا تھا اور یہ دنیا کا انتہائی تفصیلی نقشہ تھا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ جزیرہ وگاس تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ یہ جزیرہ جنوبی بحرالکاہل میں تھا اور الگ تھلگ تھا۔ بلیک زیرو نے اس کے گرد دائرہ لگایا اور پھر اٹھ کر اس نے ایک بار پھر بریف کیس اٹھایا اور اس کے خفیہ خانے سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی جو آندرے نے بتائی تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ جیری کارس کالنگ۔ اوور"...... بلیک زیرو نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد بٹن آن کرتے ہوئے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کون جیری کارس۔ کون ہو تم اور تم کس فریکونسی پر بات کر رہے ہو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سنو۔ میں ولنگٹن سے جیری کارس بول رہا ہوں چیف آف جیری سنڈیکیٹ۔ مجھے یہ فریکونسی آندرے نے بتائی ہے۔ ناراک کے آندرے نے۔ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میرا آدمی اس سے ملنے گیا تھا تو

وہ زخمی تھا۔ اس نے کہا ہے کہ اس فریکونسی پر چیف باس کو اطلاع کر دی جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران اور اسلامی سیکورٹی کونسل کا کرنل فریدی دونوں ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اوور"...... بلیک زیرو نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا۔

"ہیلو ہیلو۔ میں چیف باس بول رہا ہوں۔ کیا تم واقعی جیری کارس ہو اور ولنگٹن سے بول رہے ہو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ میں جیری کارس ہوں لیکن میں اس وقت ولنگٹن سے نہیں بلکہ ناراک سے بول رہا ہوں۔ میں اپنے ایک خاص آدمی کے ساتھ ناراک آیا تھا اپنے سنڈیکیٹ کے سلسلے میں اور پھر میرے آدمی نے آندرے سے ملاقات کی جو ناراک میں ریڈ واٹر سنڈیکیٹ کا چیف تھا لیکن جب میرا آدمی اس کے آفس میں پہنچا جو اس کے گیم کلب کے نیچے ہے تو آندرے شدید زخمی تھا۔ اسے گولی مار دی گئی تھی۔ اس نے میرے آدمی کو مرتے ہوئے یہ فریکونسی بتائی اور کہا کہ ریڈ واٹر کے چیف باس کو اطلاع دے دی جائے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران اور اسلامی سیکورٹی کونسل کا کرنل فریدی ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ میرے آدمی نے مجھے کال کر کے سب کچھ بتایا تو میں یہ کال کر رہا ہوں۔ اوور"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر ناراک کا نام لیا تھا کیونکہ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ ہیڈ کوارٹر میں کال کا سراغ مشینوں کے ذریعے لگایا جا سکتا

ہے۔

"ٹھیک ہے۔ تھینک یو۔اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بلیک زیرو نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے بریف کیس میں رکھا اور پھر بریف کیس بند کر کے وہ اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اسے معلوم تھا کہ ہیڈ کوارٹر لازماً جیری کارس سے رابطہ کرے گا اور جب وہاں سے معلوم ہو گا کہ یہ سب غلط ہے تو پھر اس کی تلاش شروع ہو جائے گی اور جزیرہ وگاس چونکہ وسطی ایکریمیا کے شہر مورس کے قریب تھا۔اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ایئر پورٹ پہنچ کر کسی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے مورس پہنچ جائے گا۔

کیپٹن حمید نے کار مریم بانو کی رہائش گاہ سے کچھ دور ایک سائیڈ پر کر کے روک دی اور دروازہ کھول کر نیچے اترنے ہی لگا تھا کہ اس کی کلائی پر ضربیں لگنا شروع ہو گئیں تو وہ چونک پڑا۔اس نے دروازہ دوبارہ بند کیا اور پھر کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچ کر اس نے اسے مخصوص انداز میں دبایا اور پھر گھڑی کو کان سے لگا لیا۔

"ہیلو۔ کرنل فریدی کالنگ۔ اوور"...... کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔

"خیریت۔ یہ آپ کو واچ ٹرانسمیٹر استعمال کرنے کی ضرورت کیوں پڑ گئی۔اوور"...... کیپٹن حمید نے چونک کر کہا۔

"تم مریم بانو کی رہائش گاہ پر پہنچے ہو۔ تم نے وہاں کوئی مداخلت نہیں کرنی۔اس کی رہائش گاہ کی نگرانی ہو رہی ہے۔ تم واپس آ جاؤ۔ اوور"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید کے چہرے پر

حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" میں ابھی چند سیکنڈ پہلے یہاں پہنچا ہوں اور آپ کو اطلاع بھی مل گئی اور آپ نے مجھے کال بھی کر لیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ نے جام جم تو ایجاد نہیں کر لیا۔ اوور"...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے جب بانو کے بارے میں رپورٹ دی تھی۔ تب سے بانو کی نگرانی کرائی جا رہی تھی۔ اس لئے جب تم بانو سے ملے تو مجھے اطلاع مل گئی۔ پھر بانو نے مجھے فون کر کے تمہارے بارے میں شکایت کی تو میں نے اسے تسلی دے دی کہ وہ بے فکر رہے اس کے بعد تم جب وہاں سے کار لے کر نکلے تو مجھے رپورٹ ملتی رہی۔ اوور"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" لیکن میں اس مریم بانو کو اس دھوکہ بازی کی سزا دینا چاہتا ہوں۔ اوور"...... کیپٹن حمید نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم سزا کے ساتھ ساتھ اس سے ریڈ واٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ لیکن میں اسے چارے کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس وقت ریڈ واٹر کی ایجنٹ کے طور پر وہی سامنے ہے اور ریڈ واٹر نے لامحالہ میرے خلاف کوئی نہ کوئی کارروائی کرنی ہے اور جو کارروائی بھی ہو گی۔ اس کی اس مقامی ایجنٹ کو لازماً اطلاع دی جائے گی۔ اس طرح مجھے ان کے منصوبے کی اطلاع پہلے ہی مل جائے گی لیکن اگر تم نے مداخلت کر دی تو ظاہر ہے ریڈ واٹر

تک اطلاع پہنچ جائے گی اور پھر ہو سکتا ہے کہ کہ اسے ہلاک کر دیا جائے اور ہم اندھیرے میں رہ جائیں۔ اوور"...... کرنل فریدی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں۔ میں اس سے یہاں موجود دوسرے ایجنٹوں کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لوں گا۔ اوور"...... کیپٹن حمید نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

" میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔ سمجھے۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل فریدی کی سرد آواز سنائی دی تو کیپٹن حمید نے ونڈ بٹن کو مزید پریس کر کے رابطہ آف کر دیا۔

"ہونہہ۔ میری بے عزتی کی پرواہ نہیں ہے۔ اپنی جاسوسی چل رہی ہے"...... کیپٹن حمید نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔ ظاہر ہے اب مریم بانو سے ملاقات کا سکوپ ختم ہو گیا تھا۔ وہ کار بڑھاتا ہوا ایک چکر کاٹ کر اس کالونی سے باہر آیا اور پھر اس نے کار کا رخ ہوٹل ثمران کی طرف کر دیا۔ وہ اب وہاں کی رنگینیوں میں گم ہو کر اپنا غصہ اور جھلاہٹ ختم کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر کار سے نیچے اتر کر وہ ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اس نے ہوٹل کی کار کو ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار ٹھٹھک گیا۔ کیونکہ کار میں بیٹھی ہوئی ملیکا کو اس نے پہچان لیا تھا جبکہ اس کے ساتھ ایک اور خوبصورت اور نوجوان ایکریمی لڑکی تھی۔ کار

ہوٹل کے مین گیٹ کے سامنے جا کر رکی تو ملیکا اور ایکریمی لڑکی نیچے اتر آئیں۔ ڈرائیور نے نیچے اتر کر کار کی ڈگی کھولی تو ایکریمی لڑکی نے ڈگی میں سے ایک بریف کیس نکال لیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم بڑھاتیں ہوٹل میں داخل ہو گئیں۔

"یہ ملیکا ہوٹل میں کیوں جا رہی ہے۔ اس کا تو اپنا گھر ہے یہاں"..... کیپٹن حمید نے حیرت بھری آواز میں کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ جب ہال میں داخل ہوا تو اسے ملیکا اور وہ ایکریمی لڑکی وہاں نظر نہ آئیں تو وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ یہاں کا سارا عملہ اسے اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اس لئے کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی ہوئی نوجوان لڑکی کے چہرے پر کیپٹن حمید کو دیکھ کر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"یس۔ کیپٹن حمید صاحب۔ فرمایئے۔ کیا خدمت کروں"..... لڑکی نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی دو خواتین آئی تھیں۔ کون سے کمرے بک کئے ہیں تم نے ان کے لئے"..... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ ماریا کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی فرینڈ تھی۔ ان کا کمرہ تو ایڈوانس بک کرایا گیا تھا ایکریمیا سے کمرہ نمبر اٹھارہ۔ چوتھی منزل"..... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ دوسری لڑکی ماہ لقا بھی اس کے ساتھ ہی کمرے میں گئی ہے"..... کیپٹن حمید نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ وہ ایئر پورٹ سے اکٹھی ہی آئی ہیں"..... کاؤنٹر گرل نے کہا اور کیپٹن حمید سر ہلاتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب اس ملیکا اور ماریا سے مل کر گپ شپ لگانا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مطلوبہ کمرے کے دروازے پر موجود تھا۔ دروازے کی سائیڈ پر موجود کارڈ پر ماریا کا نام درج تھا۔ کیپٹن حمید نے دروازے پر دستک دی۔

"اندر آ جاؤ"..... اندر سے ملیکا کی آواز سنائی دی تو کیپٹن حمید نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم کیپٹن حمید۔ اور یہاں۔ کیا مطلب"..... ملیکا نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی ساتھی لڑکی ماریا بھی ملیکا کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑی تھی اور اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں نے سوچا کہ آپ دونوں کی باتیں تو ختم ہی نہ ہوں گی اور مس ماریا۔ ایکریمیا سے یہاں تک سفر کر کے تھکی ہوئی ہوں گی اس لئے کیوں نہ دخل اندازی کر کے آپ کو ہال میں لے جایا جائے تاکہ مس ماریا آرام کر سکیں"..... کیپٹن حمید نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم نے کاؤنٹر سے باقاعدہ ہمارے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ لیکن کیوں۔ ویسے میں پہلے تعارف کرا دوں۔ یہ مس ماریا ہیں۔ میری بہترین دوست۔ ایکریمیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے وابستہ ہیں۔ اور مس ماریا۔ یہ کرنل فریدی کے اسسٹنٹ کیپٹن حمید ہیں۔ وہی کرنل فریدی جس سے ملاقات کے لئے تم بے چین ہو رہی

تھی"...... ملیکا نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میرے لئے تو یہ اعزاز کی بات ہے۔ کیپٹن صاحب کا نام تو ہمارے حلقوں میں بے حد مشہور ہے"...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سوری۔ کرنل فریدی صاحب ان معاملات میں بے حد قدامت پسند ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ خواتین سے ہاتھ ملانا مردانگی کی توہین ہے۔ اگر ہاتھ ملانا ہے تو مرد سے ملایا جائے"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا اور خود ہی کرسی گھسیٹ کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور ماریا نے بے اختیار اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔ اس کے چہرے پر غصے اور ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میں نے تمہیں جہاز میں ہی بتا دیا تھا ماریا کہ مسلمان مرد عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتے اور تم اس وقت ایک اسلامی ملک میں ہو"...... ملیکا نے ماریا کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تو ماریا بے اختیار ہنس پڑی۔

"سوری۔ مجھے خیال نہیں رہا تھا۔ ویسے چونکہ ایسی عادت پڑی ہوئی ہے اس لئے مجھے خیال نہ رہا۔ بہرحال اب میں خیال رکھوں گی"...... ماریا نے کہا اور ملیکا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے ہمارے بارے میں کیسے معلوم کر لیا۔ ابھی چند لمحے پہلے تو ہم یہاں پہنچی ہیں"...... ملیکا نے حیرت بھرے لہجے میں کیپٹن حمید کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے کرنل فریدی کی طرح پراسرار بننے کا شوق نہیں ہے۔ اس لئے بتا دیتا ہوں کہ میں ہوٹل میں آ رہا تھا کہ میں نے ہوٹل کی کار کو دیکھا جس میں تم بیٹھی تھیں۔ پھر تم دونوں اتر کر ہال میں گئیں۔ میں اس لئے حیران ہوا کہ تمہارا تو یہاں اپنا گھر ہے۔ اس لئے تمہیں ہوٹل میں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ پھر کاؤنٹر سے معلوم ہوا کہ مس ماریا کا کمرہ ایکریمیا سے بک کرایا گیا ہے اور مس ماریا بہرحال اس قدر خوبصورت ہیں کہ ان سے ملے بغیر واپس جانے کو طبیعت ہی نہیں چاہی۔ اس لئے یہاں آ گیا"...... کیپٹن حمید نے ماریا کو میٹھی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تو ملیکا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی جبکہ ماریا مسکرا دی۔

"اس تعریف کا شکریہ کیپٹن حمید۔ لیکن آپ نے ملیکا کی تعریف نہیں کی کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... ماریا نے ہنستے ہوئے کہا

"ہاں۔ اس کے جملہ حقوق بحق کرنل فریدی محفوظ ہو چکے ہیں"۔ کیپٹن حمید نے جواب دیا تو ماریا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اسی لئے تو میں کرنل فریدی صاحب سے ملنا چاہتی ہوں۔ کیونکہ مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ ملیکا بھی کرنل فریدی کے بارے میں نرم گوشہ رکھتی ہے اور ویسے بھی ہماری ایجنسی میں کرنل فریدی کو تو ایک مثال اور حوالے کے طور پر یاد کیا جاتا ہے"...... ماریا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر تو آپ کو مجھ سے ملنا چاہئے کیونکہ کرنل فریدی کا تو صرف نام ہی نام ہے۔ اصل کام تو میرا ہی ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا تو ماریا

اور ملیکا دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

"ٹھیک ہے۔ آپ سے تو اب ملاقات رہے گی۔ میں تو یہاں ابھی ایک ماہ رہوں گی۔ ملیکا تو کہہ رہی تھی کہ میں اس کے گھر رہوں لیکن میں کبھی پابند ہو کر نہیں رہ سکتی۔ اس لئے میں نے ضد کی کہ میں ہوٹل میں رہوں گی"...... ماریا نے کہا۔ ملیکا نے اس دوران روم سروس کو فون کر کے اپنے کمرے میں کافی بھجوانے کا کہہ دیا تھا۔ چنانچہ دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے کافی کے برتن میز پر رکھے اور ساتھ ہی سنیکس کی پلیٹیں بھی اور پھر وہ واپس چلا گیا۔

"آپ کس ایجنسی سے متعلق ہیں مس ماریا"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو تو بتایا جا سکتا ہے۔ میرا تعلق ایکریمیا کی بلیک ایجنسی سے ہے"...... ماریا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ گڈ۔ پھر تو آپ بڑی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ کیونکہ بلیک ایجنسی کی تو بڑی شہرت ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ہاں۔ شہرت تو ہے لیکن بہرحال آپ سے اور کرنل فریدی سے کم ہی ہے"...... ماریا نے کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ تو آپ کا حسن ظن ہے مس ماریا۔ بہرحال آپ یہاں بور نہیں ہوں گی۔ میں آپ کو دماک کی سیر کراؤں گا"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"ضرور۔ مجھے اس سے بے حد خوشی ہو گی لیکن پہلے میں کرنل فریدی

سے ملاقات کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے دراصل ان سے ملنے اور ان سے باتیں کرنے کا جنون کی حد تک شوق ہے"...... ماریا نے کہا۔

"میں ابھی بات کرتا ہوں"...... کیپٹن حمید نے کہا اور سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور ملیکا نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی کرنل فریدی کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن حمید بول رہا ہوں۔ کرنل صاحب سے بات کراؤ"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یس۔ ہارڈ سٹون"...... چند لمحوں بعد کرنل فریدی کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ہوٹل ثمران سے بول رہا ہوں۔ یہاں مس ماہ لقا عرف ملیکا سے اتفاقاً ملاقات ہو گئی ہے۔ ان کے ساتھ ان کی دوست مس ماریا ہیں جو ایکریمیا سے آئی ہیں اور ایکریمیا کی بلیک ایجنسی سے متعلق ہیں اور آپ سے ملاقات کے لئے خصوصی طور پر ایکریمیا سے دماک آئی ہیں۔ میں نے تو انہیں لاکھ کہا ہے کہ اصل آدمی سے ملاقات کر لیں لیکن ان کی ضد ہے کہ آپ سے ملاقات کرنی ہے جبکہ بظاہر مس ماہ لقا نے گو ملاقات کا اشتیاق تو ظاہر نہیں کیا لیکن ان کا چہرہ بتا رہا ہے کہ وہ مس ماریا سے بھی زیادہ بے چینی سے آپ سے ملاقات کی خواہشمند ہیں"۔

کیپٹن حمید نے کہا تو ملیکا نے اس طرح ہونٹ بھینچ لیے جیسے کیپٹن حمید کی بات پر احتجاج کر رہی ہو جبکہ ماریا بے اختیار مسکرا دی۔

" مس ماریا جب چاہیں ملاقات ہو سکتی ہے۔ وہ بہرحال ہمارے مہمان ہیں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

" او کے ۔ پھر میں انہیں لے کر آرہا ہوں۔ خدا حافظ "...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا اور جلدی سے رسیور رکھ دیا تاکہ کرنل فریدی کوئی بات نہ کر سکے۔

" لیجئے آپ کی خواہش ابھی پوری ہو جاتی ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

" لیکن میں تو ابھی تھکی ہوئی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ رات کو ڈنر اکٹھا رکھ لیں"...... ماریا نے کہا۔

" ارے میں نے تو سوچا تھا کہ آپ کی ملاقات کرا کر پھر ڈنر آپ کے ساتھ میں اکیلا کروں گا"...... کیپٹن حمید نے کہا تو ماریا بے اختیار ہنس پڑی۔

" او کے ۔ ٹھیک ہے ۔ پھر آپ تشریف رکھیں ۔ میں غسل کر کے لباس تبدیل کر لوں"...... ماریا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" تم لوگ ملاقات کرو۔ میں اپنے گھر جا رہی ہوں امی سے ملنے ۔ ابھی آؤں گی"...... ملیکا نے کہا۔

" ارے ارے ۔ کیا مطلب ۔ کیا تم کرنل فریدی سے ملاقات نہیں کرو گی"...... ماریا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کر لوں گی۔ ایسی بھی کیا جلدی ہے۔ ابھی ایک ماہ تک میں یہیں ہوں۔ او کے ۔ خدا حافظ "...... ملیکا نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" ایک منٹ مس ماہ لقا۔ میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں۔ تب تک ماریا غسل بھی کر لیں گی اور لباس بھی تبدیل کر لیں گی"...... کیپٹن حمید نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ ہاں ۔ یہ ٹھیک رہے گا"...... ماریا نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ پھر آپ تیار رہیں ۔ میں آ کر آپ کو ساتھ لے جاؤں گا"...... کیپٹن حمید نے کہا اور ملیکا کے ساتھ ہی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پاس کرسی پر بیٹھے ہوئے عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... عمران نے کہا۔

"فاسٹر بول رہا ہوں پرنس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والا خاصا تیز تیز بول رہا تھا۔

"اتنا فاسٹ بھی نہ بولو کہ مجھے تمہاری بات سمجھنے کے لئے تمہاری آواز کے ساتھ ساتھ دوڑنا پڑے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بولنے والا بے اختیار ہنس پڑا۔

"سوری پرنس۔ دراصل مجھے عادت سی پڑ گئی ہے تیز تیز بولنے کی"...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"تو تم اپنا نام فاسٹر کی بجائے سلوٹر رکھ لو۔ خود بخود آہستہ ہو جاؤ گے"...... عمران نے کہا تو فاسٹر ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی یہ بات مجھے پسند آئی ہے۔ بہرحال میں نے جان کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ کنگ جان ہر تو میجک ماسٹر کمپنی کے نام سے میجک اور شعبدہ بازی کا خصوصی ن سپلائی کرتا ہے لیکن دراصل اس کا اصل کاروبار انتہائی ناک اسلحہ کی سپلائی ہے اور دوسری بات یہ کہ کنگ جان یہودی ور اس کے رابطے یہودیوں کی بڑی بڑی تنظیموں سے ہیں"۔ فاسٹر جواب دیا۔

"س سے ملاقات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"بظاہر تو نہیں کیونکہ وہ ایکریمیا کے دورے پر ہے لیکن میں نے وم کر لیا ہے کہ وہ اپنے کسی خاص دورے کے پیش نظر انڈر گراؤنڈ ور اس کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں۔ البتہ اس کی ایک فرینڈ ہے جاسی۔ وہ ہوٹل گرانڈ میں اسسٹنٹ مینیجر ہے۔ اس کا بہرحال کنگ جان سے رہتا ہے"...... فاسٹر نے جواب دیتے ے کہا۔

"یہ جاسی رہتی کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سینڈے ناوا روڈ پر فلپ لگژری پلازہ میں اس کا فلیٹ ہے۔ نمبر نہیں ہو سکا۔ بہرحال ہے وہیں"...... فاسٹر نے جواب دیا۔

"کے شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا۔ اسے گریٹ لینڈ آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا۔ اس کے ساتھ ھی تھا۔ بلیک زیرو ایکریمیا چلا گیا تھا۔ گو اس کے کہنے پر عمران

نے اسے اجازت دے دی تھی کہ وہ اکیلا ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے
خلاف کام کرے لیکن اسے معلوم تھا کہ بلیک زیرو اکیلا یہ کام سرانجام
نہیں دے سکتا۔ گو اسے بلیک زیرو کی صلاحیتوں کا بھی علم تھا کہ
بہرحال ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کو جلد ٹریس کر لے گا لیکن اس کے ساتھ
ساتھ وہ خود بھی کام کرنا چاہتا تھا اور اس کے لئے اس نے آرگن جارج
کو ٹریس کرنے کا منصوبہ بنایا تھا کیونکہ آرگن جارج کے بارے میں
سب جانتے تھے کہ اس کا تعلق ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر سے ہے [illegible]
عمران نے سلیمان کو دانش منزل کا چارج دیا اور جوانا کو ساتھ لے کر
وہ گریٹ لینڈ آ گیا۔ اسے چونکہ کرنل فریدی نے بتایا تھا کہ [illegible]
جارج نے کافرستان ایئرپورٹ پر قاسم سے ملاقات کی ہے اس سے
پہلے جا کر قاسم سے ملا تھا کیونکہ آرگن جارج کی قاسم سے ملاقات کی
کوئی توجیہہ سمجھ میں نہ آئی تھی لیکن قاسم سے ملاقات کے بعد اسے
معلوم ہوا تھا کہ درحقیقت ریڈ واٹر نے قاسم کو بلیک میل کرنے کی
کوشش کی تھی لیکن بعد میں اس لئے یہ منصوبہ ترک کر دیا گیا تھا کہ
انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ مالی معاملات بہرحال قاسم کے ہاتھ میں نہیں
تھے۔ ان پر قاسم کے والد سر عاصم کا کنٹرول تھا اور سر عاصم کی
حیثیت تھی انہیں بلیک میل کرنے کی کوشش کرنا شیروں کی [illegible]
میں داخل ہونے کے برابر تھا۔ اس لئے شاید یہ منصوبہ ترک کر دیا گیا
تھا لیکن قاسم سے ملاقات کے دوران کنگ جان اور میجک ماسٹر کا
نام سامنے آیا تھا اور عمران نے گریٹ لینڈ میں پاکیشیا کے [illegible]

فارن ایجنٹ فاسٹر کے ذمے یہ کام لگایا تھا کہ وہ اس کنگ جان کے
بارے میں معلومات حاصل کرے اور اب فاسٹر کا فون آیا تھا۔ عمران
اب اس کنگ جان سے مل کر اس سے ریڈ واٹر یا آرگن جارج کے
بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ وہ کمرے سے باہر آیا تو باہر
جوانا موجود تھا۔

"چلو جوانا کار نکالو۔ ہم نے سیکنڈے ناوا روڈ پر فلپ لگژری پلازہ
جانا ہے"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور چند لمحوں بعد ان کی کار تیزی سے
سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر
جوانا تھا جبکہ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور پھر ایک گھنٹے کی
ڈرائیونگ کے بعد وہ فلپ لگژری پلازہ کی آٹھ منزلہ شاندار عمارت کے
کمپاؤنڈ میں داخل ہو گئے۔ ایک طرف وسیع پارکنگ تھی۔ جوانا نے
کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔ ایک طرف وسیع
وعریض استقبالیہ روم موجود تھا جہاں کاؤنٹر کے پیچھے چار لڑکیاں موجود
تھیں۔

"ہوٹل گرانڈ کی اسسٹنٹ مینیجر مس جاسی یہاں رہتی ہیں"۔
عمران نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ وہ اپنے فلیٹ میں ہیں۔ کیا میں انہیں آپ کے بارے
میں اطلاع کر دوں"...... لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے
ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم ایکریمیا سے آئے ہیں اور ہم انہیں سرپرائز دینا چاہتے ہیں۔ کیا نمبر ہے ان کے فلیٹ کا"...... عمران نے جواب دیا۔

"فلیٹ نمبر تھرٹی ون۔ فورتھ سٹوری"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور استقبالیہ روم سے نکل کر وہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا خاموشی سے اس کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چوتھی منزل کے فلیٹ نمبر تھرٹی۔ ون کے بند دروازے کے سامنے موجود تھے دروازے کے ساتھ باقاعدہ جاسی کی نیم پلیٹ موجود تھی جس کے نیچے گرانڈ ہوٹل کا نام بھی درج تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب"...... بولنے والی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب بتانے کے لئے ہمارا سیکرٹری ہمارے ساتھ ہے مس جاسی۔ بہرحال اتنا بتایا جا سکتا ہے کہ ہوٹل گرانڈ کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین ہمارے انکل ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور عمران مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک نوجوان لڑکی موجود تھی لیکن اس کے جسم پر

لباس تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا اور عمران اسے دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا تو اس کے پیچھے جوانا بھی اندر داخل ہو گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہیں آپ۔ آپ تو ایشیائی ہیں اور یہ ایکریمین۔ کیا مطلب"...... جاسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈھمپ ایشیا کی ریاست ہے مس جاسی۔ ویسے ہم دونوں بے حد شریف آدمی ہیں۔ اس لئے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مگر۔ مگر"...... جاسی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"خاموشی سے اندر چلو۔ ورنہ ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا۔ سمجھی"...... جوانا نے یکلخت غراتے ہوئے کہا تو جاسی بے اختیار سہم سی گئی۔

"ارے ارے۔ مس جاسی شریف خاتون ہیں۔ آپ فکر نہ کریں مس جاسی۔ اس کا دماغ ویسے ہی گرم ہے۔ آیئے آپ سے صرف چند باتیں کرنی ہیں"...... عمران نے کہا تو جاسی ہونٹ چباتی ہوئی ان کے ساتھ اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ جوانا دروازہ بند کر کے وہیں رک گیا۔

"تم گاؤن پہن لو مس جاسی۔ کیونکہ میرا ساتھی آدم خور قبیلے سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس سے پہلے کہ اس کی نیت بدل جائے۔ تم ہی بہتر حالت میں آجاؤ"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو

جاسی نے بغیر کچھ کہے ایک صوفے کی پشت پر رکھا ہوا گاؤن اٹھا کر پہن لیا۔اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات نمایاں تھے اور عمران سمجھ گیا کہ جاسی ایک عام عورت ہے۔اس کا کوئی تعلق فیلڈ سے نہیں ہے۔

"بیٹھو جاسی اور فکر مت کرو۔ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ہم نے صرف تم سے چند باتیں کرنی ہیں"...... عمران نے کہا تو جاسی سر ہلاتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئی جبکہ عمران اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہم نے تمہارے دوست کنگ جان سے ملنا ہے اور کنگ جان کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ بظاہر وہ ایکریمیا گیا ہوا ہے لیکن دراصل کسی کاروباری سودے کے سلسلے میں وہ انڈر گراؤنڈ ہے اور تم سے بہرحال اس کا رابطہ رہتا ہے اس لئے تم ہمیں بتا دو کہ وہ کہاں ہے۔ بس اتنی سی بات ہے"...... عمران نے کہا۔

"کنگ جان۔مگر مجھے تو معلوم نہیں ہے۔مجھے بھی یہی بتایا گیا ہے کہ وہ ایکریمیا گیا ہوا ہے"...... جاسی نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ جاسی بات چھپا رہی ہے۔

"کبھی تم نے گٹر کا دہانہ کھول کر اندر دیکھا ہے کہ گٹر اور اس میں بہنے والا گندہ پانی کیسا ہوتا ہے"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو جاسی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ گٹر کا کیا مطلب۔ میرا گٹر سے کیا تعلق"......جاسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم نے اسی طرح جھوٹ بولا تو پھر تعلق پیدا ہو سکتا ہے اور اس تعلق کی بھی وضاحت کر دوں تو بہتر ہے۔ تم سمجھدار لڑکی ہو۔ آسانی سے سمجھ جاؤ گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ جاسی کی طرف کر دیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ نہیں۔ مم۔ مم۔ میں تو"۔ جاسی نے بری طرح خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اب تم سمجھ گئی ہو گی کہ تعلق کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ میں تمہیں گولی مار دوں گا اور تمہارا یہ خوبصورت اور دلکش جسم گٹر کے گندے پانی میں تیرتا پھرے گا۔ گٹر کے گندے کیڑے تمہارے جسم کو چمٹ جائیں گے اور پھر"...... عمران نے اس طرح کہنا شروع کیا جیسے وہ کسی دلکش منظر کی تصویر کشی کر رہا ہو۔

"اوہ۔ نہیں۔ نہیں۔ فار گاڈ سیک۔ مت کرو ایسی باتیں۔ پلیز"...... جاسی نے خوف سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر یہی ہو گا۔ سمجھی۔ بتاؤ کہاں ہے کنگ جان"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد اور سفاک ہو گیا تھا۔

"وہ۔ وہ ریالٹو میں ہے۔ ریالٹو میں"...... جاسی نے خوف کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ریالٹو کیا ہے۔ کیا کوئی ہوٹل ہے۔ کلب ہے یا کوئی رہائشی کالونی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ریالٹو کلب ہے۔ رابرٹی روڈ پر۔ جرائم پیشہ افراد کا مشہور کلب۔ اس کے نیچے تہہ خانے ہیں۔ کنگ جان وہیں موجود ہے۔ ریالٹو کلب کا بھی اصل مالک وہی ہے۔ وہ جب بھی انڈر گراؤنڈ جاتا ہے تو وہیں ہوتا ہے۔ وہاں سے وہ اپنے کام بھی کرتا رہتا ہے اور کسی کو معلوم بھی نہیں ہو سکتا"...... جاسی نے کہا۔ وہ جب بولنے پر آئی تو مسلسل بولتی ہی چلی گئی۔

"کس نام سے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہاں وہ جیفرے کے نام سے کام کرتا ہے۔ ایک بالکل علیحدہ شخصیت بن کر۔ وہ مختلف آوازیں بول لیتا ہے اور میک اپ سے اپنا چہرہ بھی بدل لیتا ہے۔ بس مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جیفرے دراصل کنگ جان ہے"...... جاسی نے جواب دیا۔

"کیا تم اپنی بات کسی طرح کنفرم کر سکتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"کنفرم کیسے۔ کیا مطلب"...... جاسی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات کہ کنگ جارج ہی جیفرے ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہی۔ تم مجھ پر [illegible] کرو"...... جاسی نے کہا۔

"سوری مس جاسی۔ یہ اعتماد والا مسئلہ نہیں ہے۔ مجھے کنفرمیشن چاہئے۔ ورنہ پھر مجھے دوبارہ تمہیں گرٹ کے اندرونی حالات بتانے پڑیں

گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ فار گاڈ سیک۔ یہ بات نہ کرو۔ لیکن میں کیا کروں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی۔ میں کیسے کنفرم کراؤں تمہیں۔ اسے میں کنگ جان کے نام سے تو فون بھی نہیں کر سکتی۔ وہ تو اب جیفرے ہے اور اس کی آواز بھی وہ نہ ہو گی اور حلیہ بھی وہ نہ ہو گا"...... جاسی نے بڑے بے بس سے لہجے میں کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ کہ آرگن جارج کو جانتی ہو"...... عمران نے کہا تو جاسی بے اختیار چونک پڑی۔

"ہاں۔ وہ کنگ کا گہرا دوست ہے اور دو تین بار وہ یہاں بھی کنگ کے ساتھ آیا تھا۔ وہ ایکریمیا میں رہتا ہے"...... جاسی نے جواب دیا۔

"او کے۔ پھر جیفرے کو فون کرو اور اسے کہو کہ آرگن جارج کا فون آیا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ انتہائی اہم بات کرنی ہے۔ اس لئے کنگ کو اطلاع کر دو کہ وہ مجھے فون کرے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ آرگن جارج کو معلوم ہو کہ کنگ جیفرے کے روپ میں ہے۔ پھر تو وہ مشکوک ہو جائے گا"...... جاسی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہیں فون کا کہا اور تم نے کر دیا اور بس۔ اب کنگ جانے اور آرگن جارج جانے۔ اگر وہ کنفرم بھی کرے گا تو تب بھی تم کہہ سکتی ہو کہ تمہیں تو فون آیا تھا۔ تم پر بہرحال کسی قسم کا کوئی شک نہ پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کر دیتی ہوں"...... جاسی نے کہا تو عمران نے ایک سائیڈ پر موجود کارڈلیس فون اٹھایا اور جاسی سے نمبر پوچھ کر اس نے نمبر پریس کئے اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر کے فون جاسی کی طرف بڑھا دیا۔ جاسی نے فون کان سے لگا لیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس ریالٹو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جیفرے سے بات کراؤ۔ میں جاسی بول رہی ہوں"...... جاسی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ہولڈ آن کرو"...... دوسری طرف سے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ جیفرے بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے جاسی۔ کیوں کال کی ہے"...... ایک سخت اور قدرے ناخوشگوار سی آواز سنائی دی۔

"تمہارے ایکریمین دوست آرگن جارج کا فون آیا ہے۔ وہ تمہارے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ تم یہاں نہیں ہو بلکہ ایکریمیا گئے ہوئے ہو تو اس نے بتایا کہ تم سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔ اس لئے تم جہاں بھی ہو۔ اس سے بات کر لو اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون بند کر دیا۔ میں نے سوچا کہ شاید کوئی ضروری کام ہو۔ اس لئے کال کر دی ہے"...... جاسی نے واقعی ماہرانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اسے تو معلوم ہے کہ میں انڈر گراؤنڈ ہوں اور اس کی کل شام ہی مجھ سے یہاں براہ راست بات بھی ہوئی ہے۔ پھر اس نے تمہیں کیوں کال کی ہے"...... جیفرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ تم خود اس سے بات کر لو"...... جاسی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس سے بات کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جاسی نے فون بند کر دیا۔

"اب تو تمہیں یقین آ گیا ہے"...... جاسی نے فون پیس درمیانی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ابھی جیفرے کی کال آئے گی تم نے اسے اٹنڈ کرنا ہے بلکہ اگر ہو سکے تو جیفرے کو کسی طرح یہاں بلوا لو۔ ورنہ مجھے تمہیں بے ہوش کر کے جانا پڑے گا اور میں نہیں چاہتا کہ تمہیں چوٹ لگا کر بے ہوش کیا جائے کیونکہ بعض اوقات چوٹ کاری پڑتی ہے اور بے ہوش آدمی بے ہوشی کے عالم میں ہی گٹر میں پہنچ جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو جاسی کا جسم بے اختیار کانپ اٹھا۔ وہ وہ واقعی نفیس طبع عورت تھی۔ اس لئے گٹر کا تصور ہی اس کے لئے سوہان روح تھا اور شاید اسی نفسیات کو سمجھ کر عمران اسے مسلسل گٹر کی دھمکیاں دے رہا تھا۔

"وہ یہاں نہیں آئے گا۔ جب وہ انڈر گراؤنڈ ہو تو کسی صورت بھی

وہ ریانٹو کلب کے اس تہہ خانے سے باہر نہیں نکلتا"...... جاسی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہاری مرضی۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جاسی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تم کون ہو اور کیوں اس طرح کنگ کے پیچھے لگے ہو۔ کیا تم اس کے کاروباری دشمن ہو"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جاسی نے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چاہئے اور کنگ ریڈ واٹر کا خاص آدمی ہے"...... عمران نے کہا تو جاسی بے اختیار چونک پڑی۔

"ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر۔ مم۔ مگر۔ اوہ"...... جاسی کچھ کہتے کہتے رک گئی۔

"تم کچھ کہنا چاہتی تھی"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ نہیں۔ مجھے کچھ نہیں کہنا"...... جاسی ایک بار پھر کچھ کہتے کہتے ہچکچا کر رک گئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ کچھ نہ بتاؤ۔ بہرحال نقصان تو تمہیں ہی ہو گا چھپانے کا"...... عمران نے کہا۔

"نقصان۔ کیسا نقصان"...... جاسی نے چونک کر پوچھا۔

"جب تم تعاون نہیں کرو گی تو پھر معاملہ بے ہوشی کی بجائے ہلاکت تک بھی پہنچ سکتا ہے۔ میں تو تمہیں اس لئے کچھ نہیں کہہ رہا کہ براہ راست تمہارا کوئی تعلق اس معاملے سے نہیں ہے۔ ورنہ تو میں

اب تک تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں توڑ کر تم سے سب کچھ اگلوا چکا ہوتا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ۔ دراصل وہ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں۔ مگر۔ وہ۔ پھر تو مجھے ہلاک کر دیا جائے گا"...... جاسی نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ تم جو کچھ بتاؤ گی وہ ہر حالت میں راز رہے گا اور تمہارا نام کسی بھی سطح پر نہیں آئے گا۔ یہ ہمارا وعدہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر میں رہ چکی ہوں۔ میرا سابقہ شوہر گارڈی وہاں سیکورٹی میں تھا اور میں اس کے ساتھ رہتی تھی۔ پھر گارڈی سے کوئی غلطی ہو گئی اور اسے گولی مار دی گئی البتہ مجھے معاف کر دیا گیا اور مجھے وہاں سے نکال دیا گیا۔ البتہ مجھے بتا دیا گیا تھا کہ میں نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اپنی زبان بند رکھنی ہے ورنہ مجھے دوسرا سانس نہ لینے دیا جائے گا چنانچہ میں وہاں سے گریٹ لینڈ آ گئی اور آج تک میں نے کبھی کسی کو کچھ نہیں بتایا"...... جاسی نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے یقین نہ آ رہا تھا کہ اس طرح اور عام سی عورت سے اسے ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات مل جائیں گی اور پھر جاسی نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جو کچھ بتایا۔ اس سے عمران سمجھ گیا کہ اس ہیڈ کوارٹر کے پیچھے جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ جاسی کے مطابق جنوبی ایکریمیا کے ساتھ

سمندر میں ایک جزیرہ وگاس ہے۔وہاں دس بڑی بڑی عمارتیں ہیں جن میں سے چھ عمارتوں میں انتہائی خوفناک اسلحہ رکھا جاتا ہے۔باقی چار عمارتوں میں آفس بنے ہوئے ہیں۔جہاں باقاعدہ منصوبہ بندی ہوتی ہے۔ اس پورے جزیرے پر کسی کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا اور بظاہر صرف اس اسلحے کو تباہ کرنے سے تو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا تھا۔

"ریڈ واٹر کے ہیڈز کیا وہاں جزیرے پر رہتے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔جب میں وہاں تھی تو وہاں کا انچارج کارل تھا۔اسے سب وائٹ ٹائیگر کہتے ہیں۔وہ انتہائی سفاک اور ظالم آدمی ہے۔وہ منصوبہ بندی کا ماہر ہے۔دنیا میں جہاں بھی کوئی تخریب کاری ہوتی ہے اس کا منصوبہ بھی وہی وائٹ ٹائیگر ہی بناتا ہے۔وہ سپر چیف ضرور کہلاتا ہے لیکن وہ خود سپر چیف نہیں ہے۔میں نے کئی بار اسے لارڈ بوفمین کی کال پر مؤدبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے سنا ہے"...... جاسی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لارڈ بوفمین۔وہ کون ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔ کیونکہ یہ نام اس کے ذہن میں موجود نہیں تھا۔

"وہ اسرائیل میں رہتا ہے اور مجھے میرے سابقہ شوہر نے بتایا تھا کہ اس ریڈ واٹر کا اصل سربراہ وہی لارڈ بوفمین ہے اور ہاں۔مجھے یاد آیا کہ اس نے بتایا تھا کہ ریڈ واٹر کا اصل مرکز بھی اسرائیل میں ہے۔ اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب سے شمال کی طرف چار سو کلو میٹر

کے فاصلے پر ایک شہر ہے جس کا نام لارڈک ہے۔لارڈ بوفمین لارڈک میں رہتا ہے"...... جاسی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا۔ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"جیفرے کا فون ہوگا۔تم اسے اب یہاں آنے کا نہ کہنا"۔عمران نے کہا تو جاسی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس۔جاسی بول رہی ہوں"...... جاسی نے فون پیس اٹھا کر اس کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"جیفرے بول رہا ہوں جاسی"...... دوسری طرف سے جاسی کی آواز سنائی دی۔چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے ہی آن تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران بھی سن رہا تھا۔

"یس"...... جاسی نے کہا۔

"میں نے آرگن جارج سے بات کی ہے۔اس کا کہنا ہے کہ اس نے تو تمہیں کال نہیں کیا"...... جیفرے نے کہا۔

"کال نہیں کیا۔کیا مطلب۔اس کی کال آئی تھی اس نے کہا تھا کہ میں آرگن جارج بول رہا ہوں۔آواز بھی اسی کی تھی"...... جاسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عجیب گورکھ دھندہ ہے۔میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔بہرحال تم ہوشیار رہنا مجھے احساس ہو رہا ہے کہ شاید ہمارے کاروباری دشمن تمہارے ذریعے مجھ تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے جیفرے نے کہا۔

" اوہ ۔ ٹھیک ہے ۔ اب میں تمہیں فون نہیں کروں گی" ۔ جاسی نے کہا۔

" ہاں ۔ بہرحال اپنے آدمیوں کو کہہ دوں گا کہ وہ خیال رکھیں گے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا، تو جاسی نے فون آف کر دیا۔

" او کے جاسی ۔ تم نے واقعی تعاون کیا ہے ۔ اس لئے تمہیں میں بے ہوش نہیں کروں گا۔ لیکن خیال رکھنا۔ ہمارے بارے میں کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ورنہ یہ جیفرے تمہاری گردن کاٹنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جاسی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں جوانا موجود تھا۔

ٹیکسی مورس سٹی میں واقع آکلے کلب کے سامنے جا کر رکی تو بلیک زیرو نیچے اترا اور اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرائے کے ساتھ ساتھ بھاری ٹپ دی اور پھر وہ کلب کے مین گیٹ سے اندر داخل ہو گیا۔ کلب کا ہال خاصا بڑا تھا اور وہاں عورتوں اور مردوں کا کافی رش تھا لیکن یہ سب لوگ اپنے چہرے مہروں ۔ لباس اور حرکات سے زیر زمین دنیا کے ہی افراد لگ رہے تھے ۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو نیم عریاں لڑکیاں ویٹروں کو سروس دے رہی تھیں ۔ جبکہ ایک ورزشی جسم کا نوجوان ہاف آستین کی شرٹ اور جینز پہنے اکڑا ہوا کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات اس طرح نمایاں تھے جیسے اس کے اندر ہلاکو اور چنگیز کی روح موجود ہو۔ بلیک زیرو کو ناراک سے مورس پہنچے ہوئے آج دوسرا روز تھا اور اس نے یہاں پہنچ کر کافی بھاگ دوڑ اور دولت خرچ کر کے یہ معلوم کر لیا تھا کہ مورس سے وگاس

سامان اور شراب کی سپلائی کا کام آکلے کلب کا مالک اور مینجر آکلے کرتا
تھا۔ مہینے میں ایک بار ایک بڑا اسٹیمر یہ سپلائی لے کر مورس سے
وگاس جاتا تھا اور آکلے خود ساتھ جاتا تھا اور بلیک زیرو نے یہ بھی معلوم
کر لیا تھا کہ یہ سپلائی آج شام کو جانے والی تھی۔ اس لئے وہ اب اس
آکلے سے ملنے آیا تھا تاکہ اس سپلائی کے ساتھ جانے کا کوئی راستہ نکال
سکے۔ ورنہ اس کے بغیر ریڈ واٹر کے اس ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا
ناممکن تھا۔

"آکلے سے ملنا ہے مسٹر"...... بلیک زیرو نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ
کر اس ورزشی جسم والے نوجوان سے کہا تو نوجوان نے اسے اس طرح
دیکھا جیسے نگاہوں میں اسے ٹٹول رہا ہو۔

"کہاں سے آئے ہو۔ پہلے تو تم یہاں کبھی نہیں آئے"...... نوجوان
نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"ناراک سے آیا ہوں۔ ریڈ سنڈیکٹ کے باس آندرے کا ایک
خصوصی پیغام آکلے کو پہنچانا ہے"...... بلیک زیرو نے مطمئن لہجے میں
کہا۔

"ریڈ سنڈیکیٹ۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ کیا نام ہے تمہارا"...... نوجوان
کے لئے ریڈ سنڈیکیٹ کا لفظ بے حد مؤثر ثابت ہوا تھا۔

"میرا نام مائیکل ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو نوجوان نے
سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔ کاؤنٹر
سے ماگی بول رہا ہوں باس۔ کاؤنٹر پر ایک صاحب آئے ہیں۔ یہ

ناراک میں ریڈ پاور کے چیف آندرے کا خصوصی پیغام آپ تک
پہنچانا چاہتے ہیں"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بات سننے کے بعد نوجوان نے
رسیور رکھ دیا۔

"دائیں طرف سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلے جاؤ۔ راہداری کے آخر میں
باس کا دفتر ہے۔ اپنا نام بتا دینا"...... نوجوان نے کہا اور بلیک زیرو سر
ہلاتا ہوا سیڑھیاں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ راہداری کے آخر
میں ایک دروازے پر موجود تھا۔ اس دروازے کے باہر ایک مسلح
دربان موجود تھا۔

"میرا نام مائیکل ہے"...... بلیک زیرو نے اس دربان سے مخاطب
ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جا سکتے ہیں آپ"...... دربان نے کہا اور بلیک زیرو
سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ
ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں موجود بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک
ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ بلیک زیرو کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ
کھڑا ہوا۔

"خوش آمدید جناب۔ آپ بہت دور سے آئے ہیں۔ میرا نام آکلے
ہے"...... اس آدمی نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور مجھے چیف آندرے نے بھیجا ہے"۔ بلیک
زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں

مصافحہ کیا۔

" تشریف رکھیں اور بتائیں کیا پیغام ہے۔ ویسے میں نے صرف چیف آندرے کا صرف نام سنا ہوا ہے۔ آج تک ملاقات نہیں ہو سکی "۔ آکلے نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" وہ بہت کم سامنے آتے ہیں "۔ بلیک زیرو نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور آکلے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" پہلے آپ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے "۔ آکلے نے کہا۔ آندرے اور ریڈ سنڈیکیٹ کے ناموں سے خاصا مرعوب نظر آ رہا تھا۔

" کچھ نہیں۔ شکریہ "...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جی فرمایئے کیا پیغام ہے "...... آکلے نے کہا۔

" آپ نے آج رات جزیرہ وگاس سپلائی لے کر جانا ہے "...... بلیک زیرو نے کہا تو آکلے چونک پڑا۔

" اوہ۔ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا۔ حالانکہ یہ کام انتہائی خفیہ انداز میں ہوتا ہے "...... آکلے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر سے چیف اندرے کو بتایا گیا تھا "۔ بلیک زیرو نے کہا تو آکلے نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" اوہ۔ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ پھر "...... آکلے نے کہا۔

" میں نے آپ کے ساتھ ہیڈ کوارٹر جانا ہے "...... بلیک زیرو نے کہا تو آکلے بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ نہیں مسٹر مائیکل۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ وہاں کوئی غیر

متعلق آدمی داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ سوائے میرے اور مجھے بھی ساحل پر ہی اگلے ماہ کی سپلائی کی لسٹ دے دی جاتی ہے اور بس "...... آکلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مسٹر آکلے۔ مجھے ہیڈ کوارٹر نے بلوایا ہے۔ ورنہ میرے سر میں درد تو نہیں کہ وہاں میں جاؤں۔ ہیڈ کوارٹر میں ایک خاص مشینری کی مرمت کرنی ہے اور پوری دنیا میں اس مشینری کا ماہر صرف میں ہوں۔ آپ بے شک ہیڈ کوارٹر کال کر کے معلوم کر لیں "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ پھر آپ جا سکتے ہیں۔ ویسے میرا دل تو کہہ رہا ہے کہ میں کال کروں۔ لیکن مجھے دراصل سختی سے منع کیا گیا ہے کہ میں ہیڈ کوارٹر سے کسی طرح بھی رابطہ نہ کروں۔ بس سپلائی پہنچا دوں۔ ویسے بھی اگر آپ غلط آدمی ہوں گے تو آپ کو وہاں ہلاک کر دیا جائے گا "...... آکلے نے کہا۔

" کیا یہ جزیرہ تفریح گاہ ہے "...... بلیک زیرو نے خشک مگر سوالیہ لہجے میں کہا۔

" تفریح گاہ۔ نہیں ایسا تو نہیں ہے "...... آکلے نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس لئے مجھے بغیر کام کے وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے وہاں اس مشینری کی مرمت کرنی ہے اور شاید اگلی سپلائی پر مجھے تمہارے ساتھ واپس بھجوا دیا جائے گا "...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ ایسا کریں کہ رات آٹھ بجے اوگلی گھاٹ پر پہنچ جائیں۔ وہاں لارڈ نام کا اسٹیمر موجود ہو گا۔ میں وہاں موجود رہوں گا"...... آکلے نے کہا۔

"او۔ کے۔ شکریہ"...... بلیک زیرو نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب سے نکل کر ٹیکسی میں سوار ہو کر واپس اپنے ہوٹل کی طرف چلا گیا۔ جہاں اس نے رہائش رکھی ہوئی تھی۔ اس نے کمرے میں پہنچ کر روم سروس سے کھانا منگوایا اور پھر کھانا کھا کر وہ ابھی آرام کرنے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اسے اپنی جیب سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی۔ آواز سے یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے کہیں موجود جھینگر بول رہا ہو۔ وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ یہ جھینگر بولنے کی آواز اسی میں سے آ رہی تھی۔ بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اس زیرو۔ ایکس ٹرانسمیٹر پر کال صرف عمران ہی کر سکتا تھا کیونکہ اس نے ہی یہ ٹرانسمیٹر اسے ساتھ لے جانے کے لئے کہا تھا۔ لیکن عمران کو کال کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ بات اسے سمجھ نہ آ رہی تھی۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"...... بٹن دبتے ہی ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"ایکس وائی زیڈ بول رہا ہوں۔ اوور"...... بلیک زیرو نے جواب

دیا۔

"واہ۔ بہت خوب اس کا مطلب ہے کہ کافی ترقی کر لی ہے۔ ایکس سے زیڈ تک پہنچ گئے ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ ظاہر ہے میں اصل نام تو سامنے نہیں لے سکتا۔ اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں اس ٹرانسمیٹر کی کال چیک نہیں ہو سکتی اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو پھر طاہر بول رہا ہوں۔ اوور"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یعنی ایکریمیا پہنچ کر بھی طاہر ہو۔ کمال ہے۔ بڑے مضبوط اعصاب کے مالک ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یہ آپ کی ہی دی ہوئی ٹریننگ ہے پرنس۔ اوور"...... طاہر نے کہا۔

"اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"جنوبی ایکریمیا کے ساحلی شہر مورس میں۔ اوور"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"مطلب ہے وگاس جانے کا ارادہ ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا تو بلیک زیرو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔ اس

کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے۔اوور"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ دگاس میں ہیڈ کوارٹر کا مطلب ہے صرف اسلحے کے چند سٹور اور آفس۔جہاں منصوبہ بندی ہوتی ہے۔ہم یہ سمجھتے تھے کہ ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر اسی طرح کا ہیڈ کوارٹر ہوگا جیسے دوسری بڑی تنظیموں کا ہوتا ہے لیکن دراصل یہ سب پروپیگنڈا ہے۔وہاں ایک آدمی ہے جسے وائٹ ٹائیگر کہا جاتا ہے۔وہ منصوبہ بندی کا ماہر ہے۔اس لئے وہاں صرف دہشت گردی کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے اور پھر وہاں سے پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ریڈ واٹر کی ٹیموں کو یہ منصوبہ بندی دے کر تخریب کاری اور دہشت گردی کرائی جاتی ہے لیکن اس ریڈ واٹر کے پیچھے اصل آدمی ایک لارڈ بوفمین ہے جو اسرائیل میں رہتا ہے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔پھر تو دگاس جانا فضول ہے۔میں تو وہاں تک پہنچنے کی تمام منصوبہ بندی کر چکا تھا۔اوور"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اگر منصوبہ بندی کر چکے ہو تو ٹھیک ہے اس کا بھی خاتمہ کر دو لیکن جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس کام کو مکمل کرو تاکہ میں ٹیم لے کر اسرائیل جا سکوں اور اس لارڈ بوفمین کو گھیر کر اس سے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے نیٹ ورک کو ختم کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں یہاں سے اسرائیل چلا جاؤں اور یہ

مشن مکمل کروں۔اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے اس لارڈ بوفمین کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ان سے پتہ چلا ہے کہ اس تنظیم کو باقاعدہ اسرائیل کی سرکاری سرپرستی حاصل ہے اس لئے وہاں تم اکیلے کچھ نہیں کر سکو گے۔اوور"...... عمران نے کہا۔

"لیکن پہلے تو آپ نے بتایا تھا کہ اس تنظیم کو ایکریمیا کی سرپرستی حاصل ہے۔اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایکریمیا میں ریڈ واٹر کا جو سیٹ اپ ہے اسے واقعی ایکریمیا کی سرپرستی حاصل ہے لیکن اصل ہیڈ کوارٹر اسرائیل میں ہی ہے۔اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر دگاس جانے کا کیا فائدہ۔میں واپس آجاتا ہوں اوور"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔تم اس ہیڈ کوارٹر کو ختم کر دو لیکن اب مزید لمبی چوڑی منصوبہ بندی مت کرو۔کیونکہ یہ ایسا ہیڈ کوارٹر نہیں ہے کہ جس کے لئے منصوبہ بندی کی ضرورت ہو اور پھر مشن مکمل کر کے فوری واپس آجاؤ تاکہ میں اسرائیل جانے کی منصوبہ بندی کر سکوں۔اوور"۔ عمران نے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے جیسے آپ کا حکم اوور"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نہیں چاہتا کہ تم اس چھوٹے سے چیک سے محروم رہ جاؤ جو ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے نتیجے میں تمہیں ملنا ہے میری طرح۔اوور"۔

عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر عمران کی طرف سے خدا حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو بلیک زیرو نے بھی طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فریدی نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر پاکیشیا سے علی عمران صاحب کی کال ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ بات کراؤ"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"مرید خاص علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) اپنے مرشد جناب کرنل فریدی صاحب کی خدمت میں سلام کرنے کی جرأت کر سکتا ہے یا نہیں"...... دوسری طرف سے عمران کی شگفتہ سی آواز سنائی دی۔

"کر سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ امید ہے آپ مع ملیکا کے خوش

وخرم ہوں گے "...... عمران نے کہا۔

" وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔خوش وخرم تو میں ہوں لیکن یہ میری خوشی اور خرمی میں ملیکا کا کیا دخل آگیا"..... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

" سنا ہے مس ملیکا اپنی ایک خاص سہیلی مس ماریا کے ساتھ فائنل راؤنڈ کے لئے آپ کے پاس پہنچی ہوئی ہے۔پھر کب آپ چھوہارے کھلا رہے ہیں تاکہ مرشد کے بعد مرید کی قسمت کا باب بھی کھل سکے "۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" اوہ تو کیا مس ماریا کسی خاص مقصد کے لئے آئی ہے یہاں "۔ کرنل فریدی نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ظاہر ہے پیر ومرشد کے پاس لوگ خاص مقصد کے لئے ہی آتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" تو کیا اس کا تعلق ریڈ واٹر سے ہے "...... کرنل فریدی کا لہجہ مزید سخت ہو گیا تھا۔

" آپ نے بھی تو اس کا حدود اربعہ چیک کرایا ہوگا "...... عمران نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

" ہاں۔لیکن مجھے اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس کا تعلق ایکریمیا کی بلیک ایجنسی سے ہے اور وہ ملیکا کی گہری دوست ہے لیکن یہ بات تم نے کیسے کہہ دی کہ اس کا تعلق ریڈ واٹر سے ہے "..... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے تو یہ بات نہیں کی کرنل صاحب۔آپ نے خود ہی کہی ہے "...... عمران نے کہا۔

" تم نے فائنل راؤنڈ کے الفاظ کہے ہیں۔ان سے تو یہی مطلب نکلتا ہے "...... کرنل فریدی نے کہا۔

" ویسے زندگی میں آپ پہلے آدمی ہیں جنہیں مطلب نہیں سمجھانا پڑتا۔ایکریمیا میں ریڈ واٹر کا ایک آدمی ہے رابرٹ۔اور رابرٹ اور ماریا کے درمیان خاصے گہرے تعلقات ہیں۔ماریا بلیک ایجنسی کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ طور پر ریڈ واٹر کے لئے بھی کام کرتی ہے اور رابرٹ نے اسے خصوصی طور پر آپ کے پاس بھجوایا ہے۔بس مجھے تو اتنا ہی معلوم ہے "..... عمران نے جواب دیا۔

" تمہیں یہ اطلاع کیسے ملی ہے "..... کرنل فریدی نے پوچھا۔

" میں گریٹ لینڈ گیا تھا۔وہاں قاسم سے ملا۔قاسم سے مجھے آرگن جارج کے ایک آدمی کنگ جان کے بارے میں معلوم ہوا۔کنگ جان اپنے کسی اسلحے کے کاروبار کے سلسلے میں انڈر گراؤنڈ تھا۔اسے تلاش کرنے کے لئے میں اس کی ایک دوست جاسی سے ملا۔پھر جاسی سے مجھے معلوم ہوا کہ جسے ہم ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر سمجھ رہے تھے وہ صرف ان کی منصوبہ بندی کا سنٹر ہے اور وہاں اسلحہ سٹور کیا گیا ہے جبکہ ریڈ واٹر کا اصل ہیڈ کوارٹر اسرائیل میں ہے اور ریڈ واٹر کا اصل سرچیف لارڈ بوفمین ہے۔چنانچہ میں وہاں سے تو پلٹ آیا لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ اس کنگ جان سے ضرور ملا جائے تاکہ اس سے آرگن جارج کے متعلق

معلومات مل سکیں۔ چنانچہ میں اس آدمی کے پاس پہنچ گیا۔ جو اتنا
میرے ساتھ تھا۔ یہ شخص جیفرے کے روپ میں ایک کلب کے نیچے
تہہ خانے میں چھپا ہوا تھا۔ اس پر قابو پا لیا گیا تو اس نے مجھے آرگن
جارج کے بارے میں بتایا۔

آرگن جارج کو ریڈ واٹر نے انڈر گراؤنڈ رہنے کا کہہ دیا تھا اور آرگن
جارج انڈر گراؤنڈ ہونے کے لئے ایکریمیا سے گریٹ لینڈ آ گیا تھا۔
بہرحال اس کا پتہ جیفرے سے مل گیا۔ چنانچہ میں نے اور جوزف نے
اسے گھیر لیا۔ اس سے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ جاسی نے جو کچھ بتایا تھا
وہ درست ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ریڈ
واٹر نے آپ کے خاتمے کا حکم دے دیا ہے اور یہ مشن ایکریمیا کے
رابرٹ کے ذمے لگایا گیا ہے اور اس آرگن جارج کو یہ بھی معلوم تھا کہ
رابرٹ نے یہ کام بلیک ایجنسی کی ایجنٹ ماریا کے ذمے لگایا ہے۔
آرگن جارج نے بتایا کہ ماریا یہاں گریٹ لینڈ آ کر آپ کی عزیزہ بلکہ
بہت ہی عزیزہ ماہ لقا عرف ملیکا سے ملی اور پھر وہ دونوں دماک روانہ ہو
گئی ہیں اور ماریا کا پروگرام جو اس نے رابرٹ کو بتایا ہے یہ ہے کہ وہ
آپ سے ملاقات کرے گی اور جب آپ مطمئن ہوں گے تو وہ اچانک
آپ پر فائر کھول دے گی۔ مجھے جب آرگن جارج سے اس منصوبہ بندی
کا پتہ چلا تو مجھے حقیقتاً بے حد افسوس ہوا۔ کیونکہ اگر ریڈ واٹر ایسی ہی
منصوبہ بندی کرنے کی ماہر ہے تو پھر اسلامی ملکوں کی حکومتوں کو شرم
سے ڈوب مرنا چاہئے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"منصوبہ تو واقعی بے حد شاندار ہے اب یہ دوسری بات ہے کہ
کامیاب ہوتا ہے یا نہیں"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ملیکا کی موجودگی کے باوجود کیسے کامیاب ہو سکتا ہے"...... عمران
نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیپٹن حمید اس ماریا میں بے حد دلچسپی لے رہا تھا۔ ماریا ایک
ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہے۔ میرے آدمیوں نے اس کے سامان کی
تلاشی لی تھی اور اس تلاشی کے دوران انہیں زہریلی سوئیاں پھینکنے والی
ایک انتہائی جدید ترین مشین مل گئی تھی۔ جب مجھے معلوم ہوا تو میں
نے اصل بات معلوم کرنے کے لئے اور اپنے آدمیوں کو ماریا کا لاشعور
چیک کرنے کا حکم دے دیا اور کل رات جب وہ سو رہی تھی تو میرے
آدمیوں نے اس کا لاشعور چیک کیا تو پتہ چلا کہ وہ مجھ پر ہی یہ زہریلی
سوئیاں استعمال کرنا چاہتی ہے۔ اس نے رابرٹ کا نام تو لیا تھا لیکن
بہرحال یہ بات تم سے معلوم ہوئی ہے کہ رابرٹ کا تعلق ریڈ واٹر سے
ہے۔ میرے ذہن میں یہ بات نہ آئی تھی۔ میں اسے بلیک ایجنسی کا ہی
کوئی مشن سمجھا تھا"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ نے سوئیاں وصول کرنے کا پروگرام بنا ہی لیا ہے۔
ویری گڈ۔ پھر کب بھجوا رہے ہیں دعوتی کارڈ"...... عمران نے خوش
ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ سوئیاں وصول کرنے اور دعوتی کارڈ کا کیا مطلب
ہوا"...... کرنل فریدی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک محاورہ ہے کن سوئیاں لینا۔ یعنی خفیہ باتوں کا پتہ چلانا۔ اور آپ نے مس ماریا کی کن سوئیاں لے لی ہیں اور ظاہر ہے ایسا اس وقت ہوتا ہے جب آدمی کو خصوصی دلچسپی ہو۔ دوسری بات یہ کہ سویوں کو وہ کھانے والی سوئیاں سمجھ لیا جائے تو ہمارے ہاں دولہن کے گھر سے دولہا کے گھر سویاں بھجوائی جاتی ہیں اور اگر سویاں وصول کر لی جائیں تو بات پکی سمجھی جاتی ہے اور اس سے بعد ظاہر ہے شادی کارڈ یا دوسرے لفظوں میں دعوتی کارڈ کا ہی مرحلہ آتا ہے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"کہو تو یہ سوئیاں تمہیں بھجوا دوں"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ توبہ۔ ابھی میری عمر ہی کیا ہے۔ مرید نے مرشد کی ہی پیروی کرنی ہے"...... عمران نے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو اب تم اسرائیل جاؤ گے اس لارڈ بو فمین کے پیچھے"...... کرنل فریدی نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"میں تو چاہتا ہوں کہ اس بار آپ کی انگلی پکڑ کر اسرائیل کی سیر کروں۔ سنا ہے آپ کا وہاں بڑا احترام کیا جاتا ہے۔ چلو اسی بہانے مجھے بھی کچھ تھوڑا بہت حصہ مل جائے گا"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تو تمہیں بتایا ہے کہ میرے لئے یہ کوئی کیس نہیں ہے

ہاں البتہ اسلامی حکومتیں اگر دماک میں کانفرنس کے لئے آمادہ ہو جائیں تو پھر میرا کیس بن جائے گا"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"مس ماریا کی زہریلی سوئیوں کے باوجود کیس نہیں بنا آپ کا"۔ عمران نے کہا تو کرنل فریدی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے

"سنو۔ ایسا گھٹیا مذاق مت کیا کرو مجھ سے"...... کرنل فریدی کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

"ارے ارے۔ توبہ۔ توبہ۔ آپ نے کیس بنانے کا مطلب غلط سمجھا ہے۔ میرا مطلب ہرگز لیڈی ڈاکٹر والے کیس سے نہیں تھا بلکہ ریڈ واٹر والے کیس سے تھا"...... عمران نے کہا۔

"میں تمہارا مطلب بہت اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ بہرحال آئندہ محتاط رہنا۔ ورنہ"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ورنہ کیا۔ آپ زیادہ سے زیادہ چیف کو میری شکایت کر دیں گے اور میرا چیک رکوا دیں گے۔ رکوا دیں۔ آغا سلیمان پاشا جانے اور چیف جانے"...... عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تمہاری اماں بی کو بتا دوں گا کہ ان کا اکلوتا صاحبزادہ یہودیوں کے ملک جاتا رہتا ہے۔ پھر وہ تم سے خود ہی پوچھ لیں گی کہ وہاں کیوں جاتے ہو"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ارے ارے۔ خدا کے لئے یہ ظلم نہ کرنا۔ میری توبہ۔ میرے قبلہ ڈیڈی کی توبہ۔ اب آئندہ آپ سے ایسی بات ہی نہ کروں گا۔ اماں بی نے تو یہودیوں کا نام سننے کے بعد میری کوئی بات نہیں سننی اور پھر

چراغوں میں روشنی تو ایک طرف۔ تیل اور بتی تک نہ رہے گی"...... عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

" بہرحال اتنا میں تمہیں بتادوں کہ لارڈ بوفمین اصل میں اسرائیل کی انتہائی طاقتور فارن ایجنسی جیوش چینل کا چیف بھی ہے اور اس فارن ایجنسی کو پوری دنیا کے یہودیوں کی سرپرستی کے ساتھ ساتھ حکومت اسرائیل اور حکومت ایکریمیا کی سرکاری سرپرستی بھی حاصل ہے۔ ریڈ واٹر تو صرف ہاتھی کے دانت ہیں۔ اصل کارروائی جیوش چینل کے تحت ہو رہی ہے اور مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ جیوش چینل کے تحت وہ لوگ وہاں ایسے روبوٹ تیار کر رہے ہیں جنہیں ناقابل تسخیر قرار دیا جا سکتا ہے۔ یہ روبوٹ بالکل انسانوں کی طرح ہوں گے لیکن ان پر کوئی اسلحہ اثر نہ کرے گا۔ ابھی یہ روبوٹ تحقیقاتی مراحل میں ہیں۔ لیکن ان کی مدد سے وہ پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ رہے ہیں تمہیں وہ فور کارنرز والا مشن یاد ہو گا اس میں بھی ایسے ہی روبوٹ استعمال کئے گئے تھے"...... کرنل فریدی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اگر آپ کو اس کے بارے میں معلوم ہے تو آپ نے اس کے خلاف کام کیوں نہیں کیا"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں نے بتایا ہے کہ ابھی معاملات تحقیقی مراحل میں ہیں۔ جیوش چینل کے تحت ایک انتہائی خفیہ لیبارٹری میں اس پر کام ہو رہا

ہے۔ میں نے اس سلسلے میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ جب اس پر تحقیق مکمل ہو جائے گی تو پھر نہ صرف لیبارٹری تباہ کر دی جائے گی بلکہ اس فارمولے کو بھی حاصل کر لیا جائے گا تاکہ اس فارمولے کی مدد سے اسلامی ممالک کے سائنسدانوں سے یہ روبوٹ تیار کرا کر اسلامی ممالک کے تحفظ کا کام لیا جا سکے۔ میں ان یہودیوں کا منصوبہ ان پر ہی الٹنا چاہتا تھا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

" لیکن کیا تیاری کے بعد وہ آپ کو باقاعدہ اطلاع دیں گے یا اخبار میں اشتہار دیں گے"...... عمران نے کہا۔

" وہ سرکاری لیبارٹری ہے۔ اس کامیابی کی رپورٹ اسرائیلی حکومت کو لازماً ملے گی اور وہاں کچھ لوگ ایسے بھی موجود ہیں جو مجھے اطلاع دے سکتے ہیں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"لیکن اگر اطلاع نہ ملی پھر"...... عمران نے کہا۔

" پھر ہم دونوں مل کر تالیاں بجائیں گے اور کیا کریں گے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

" بشرطیکہ ہمیں تالیاں بجانے کا موقع مل سکا۔ ٹھیک ہے۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب مجھ میں تو ظاہر ہے آپ جیسا صبر و تحمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اب اسرائیلی ہی تالیاں بجائیں گے ہم نہیں"۔ عمران نے کہا۔

" یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔ تمہارا چیف اگر یہ فیصلہ کرتا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ فارمولا میں لے آؤں گا اس کی پال یہاں پاکیشیا میں ڈال لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"پال۔ کیا مطلب"...... کرنل فریدی ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کچے پھل کو پکانے کے لئے گھاس پھوس یا اخباری کاغذ میں رکھا جاتا ہے۔ اسے پال ڈالنا کہتے ہیں اور آج کل تو کچے پھل کو پال لگانے کا ایسا رواج پڑ گیا ہے کہ درخت پر پھل پکنے کا کوئی تصور ہی نہیں رہا۔ جیسا کہ آپ سوچ رہے ہیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"لیکن آپ پھر بھی اس مشن پر کام نہیں کریں گے"...... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"جب تم جیسا پال باز کام کر رہا ہو تو پھر میری کیا ضرورت رہ جاتی ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"او کے۔ بہرحال ملیکا سے ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس بیچاری کو اصل بات کا علم نہیں ہے اور میں نے فون بھی اسی لئے کیا تھا کہ کہیں آپ ملیکا پر ناراض نہ ہو جائیں۔ ورنہ یہ بات تو مجھے بھی معلوم تھی کہ ماریا بیچاری کی سوئیاں بھلا ہارڈ سٹون پر کیا اثر کر سکتی ہیں۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

اسرائیل کے صدر اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے مختلف رنگوں کے فون میں سے ایک فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ صدر نے چونک کر اس فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے اپنے مخصوص باوقار لہجے میں کہا۔

"قومی سلامتی کے امور کے انچارج کرنل سلاگ فوری ملاقات کے خواہشمند ہیں جناب"...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل سلاگ اوہ۔ بھجوا دو انہیں"...... صدر صاحب نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے انہوں نے اسے میز کی دراز میں رکھا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر انتہائی مؤدبانہ انداز میں دستک ہوئی۔

"یس کم ان"...... صدر نے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ہاتھ میں ایک فائل پکڑی ہوئی تھی۔ اندر داخل ہو کر اس نے باقاعدہ سیلوٹ کیا۔

"کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے کرنل سلاگ"...... صدر نے سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

"سر۔ یہ فائل ملاحظہ کیجئے"...... کرنل سلاگ نے دوسرے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل کھول کر بڑے مؤدبانہ انداز میں صدر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"تشریف رکھیں"...... صدر نے کہا تو کرنل سلاگ میز کی سائیڈ میں موجود صوفے پر انتہائی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ صدر نے فائل اپنی طرف کھسکائی اور پھر اسے پڑھنے لگے۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... صدر نے یکلخت انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے میں اسے فوری طور پر آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا سر"...... کرنل سلاگ نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ کیا تفصیلات ہیں اس گفتگو کی"...... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر واقعی شدید ترین پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سر حکم کے مطابق چونکہ بلیک اینڈ وائٹ میں اہم تفصیلات نہیں

لائی جاتیں۔ اس لئے میں ٹیپ ساتھ لے آیا ہوں"...... کرنل سلاگ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اسے کھول کر اس پر ایک بٹن دبایا اور باکس کو صدر کی میز پر رکھ کر وہ دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"مرید خاص علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) اپنے مرشد جناب کرنل فریدی کی خدمت میں سلام عرض کرنے کی جرأت کر سکتا ہے یا نہیں"...... ایک شگفتہ سی آواز سنائی دی اور صدر کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔

"کر سکتا ہے"...... ایک دوسری بھاری آواز سنائی دی اور صدر سمجھ گئے کہ یہ کرنل فریدی بول رہا ہے۔ جو اسلامی سیکورٹی کونسل کا انچارج ہے اور پھر ان دونوں کے درمیان انتہائی طویل گفتگو ہوتی رہی۔ جب یہ گفتگو ختم ہوئی تو کرنل سلاگ نے اٹھ کر بٹن آف کر دیا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے جیوش چینل اور اس کی لیبارٹری کو جسے ہم اب تک انتہائی خفیہ سمجھ رہے تھے۔ اس کے بارے میں اس کرنل فریدی کو علم تھا اور اس کے آدمی یہاں ہماری حکومت میں بھی موجود ہیں اور اب اس عمران کو بھی اس کا علم ہو گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ"...... صدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اور اب لازماً یہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ یہاں آئے گا"...... کرنل سلاگ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس بار ہم نے ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ اول تو

وہ داخل ہی نہ ہو سکے گا اور اگر داخل ہو گیا تو کسی صورت بھی زندہ نہ
بچ سکے گا"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل سلاگ نے جواب دیا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا
کہ اسے صدر کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔

"تم میری بات پر حیران ہو رہے ہو کرنل سلاگ۔ اصل بات یہ
ہے کہ پہلے فلسطینی تنظیمیں اس کی مدد کرتی تھیں جس کی وجہ سے یہ
لوگ یہاں کارروائیاں کر لیتے تھے لیکن اب جبکہ شاکر سرات کے ساتھ
ہماری مکمل صلح ہو چکی ہے اور ہم نے انہیں کچھ علاقہ فلسطینی حکومت
کے لئے دے دیا ہے تو اب ان کی تنظیمیں اوپن ہو چکی ہیں اور اب ان
تنظیموں میں ہمارے آدمی نہ صرف شامل ہو چکے ہیں بلکہ وہ اب اس
پوزیشن میں ہی نہیں کہ چھوٹی سے چھوٹی کارروائی بھی کر سکیں صرف
ایک تنظیم ایسی ہے جو شاکر سرات سے اصولی اختلاف کی وجہ سے اب
بھی اسرائیل کے خلاف ہے لیکن وہ بہرحال اسرائیل کے اندر اتنی مؤثر
نہیں ہے اور پھر اس میں بھی ہمارے آدمی شامل ہو چکے ہیں۔ اس لئے
ان لوگوں کو داخل ہونے سے بھی روکا جا سکتا ہے اور انہیں ہلاک بھی
کیا جا سکتا ہے۔ اب اسرائیل کے وہ پہلے جیسے حالات نہیں رہے کہ
پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں خوفناک کارروائیاں کر کے زندہ سلامت
نکل جاتی تھی لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس لیبارٹری اور اس میں تیار
ہونے والے منصوبے کا راز لیک آؤٹ ہو گیا ہے اور یہ ایسا منصوبہ
ہے جسے ہم نے ایکریمیا سے بھی چھپایا ہوا تھا۔ یہ اصل پرابلم ہے"۔

صدر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ درست کہہ رہے ہیں"...... کرنل سلاگ نے جواب
دیا۔

"یہ گفتگو آپ نے کیسے ٹیپ کر لی ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"جناب۔ کرنل فریدی کے بارے میں ہم پوری طرح ہوشیار تھے
کیونکہ کرنل فریدی نے اسلامی ممالک کی کانفرنس کے دماک میں
انعقاد کی گارنٹی دی تھی اور ہم نہیں چاہتے تھے کہ ایسا ہو سکے۔ چنانچہ
انتہائی جدید ترین آلات کے تحت ان کے فون کی ٹیپنگ ہو رہی تھی
کہ مجھے اس ٹیپ کی اطلاع ملی۔ میں نے پوری ٹیپ سنی تو میں نے
اسے یہاں طلب کر لیا اور اب ٹیپ آپ کو سنانے کے لئے لے آیا
ہوں"...... کرنل سلاگ نے جواب دیا۔

"عمران کے سلسلے میں آپ نے کیا کیا ہے"...... صدر نے پوچھا۔

"اسے نظر انداز کر دیا گیا تھا کیونکہ وہ اسلامی ممالک کی اس
کانفرنس کے انعقاد میں دلچسپی نہ لے رہا تھا"...... کرنل سلاگ نے
جواب دیا۔

"کس نے نظر انداز کیا تھا اسے"...... صدر نے قدرے سخت لہجے
میں کہا۔

"لارڈ بوفمین نے جناب۔ وہ قومی سلامتی امور کے نگران بھی ہیں
جناب"...... کرنل سلاگ نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ آپ یہ ٹیپ اور فائل چھوڑ کر جا سکتے

ہیں"...... صدر نے کہا تو کرنل سلاگ نے سیلوٹ کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ صدر چند لمحے خاموش بیٹھے رہے۔ پھر انہوں نے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"لارڈ بوفمین سے بات کراؤ"...... صدر نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... صدر نے کہا۔

"لارڈ بوفمین لائن پر ہیں جناب"...... دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... صدر نے خشک لہجے میں کہا۔

"سر میں لارڈ بوفمین بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ سپاٹ تھا۔

"لارڈ بوفمین۔ آپ پلیز جس قدر جلد ممکن ہو سکے، مجھ سے مل لیں"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"لارڈ بوفمین تشریف لا رہے ہیں۔ انہیں فوراً میرے آفس بھجوا

دیں"...... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ان کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد انہوں نے اس انداز میں کندھے جھٹکے جیسے کسی خاص نتیجے پر پہنچ گئے ہوں۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور دبلے پتلے جسم کا مالک ادھیڑ عمر آدمی جس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے کافی بڑا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔ یہ لارڈ بوفمین تھا۔ اسرائیل کی قومی سلامتی کے امور کا سربراہ اور اس کے علاوہ ریڈ واٹر کا چیف باس اور جیوش چینل لیبارٹری کا چیف۔ اور اس کے علاوہ بھی وہ نجانے کیا کیا تھا اور پوری دنیا کے یہودی اسے دیوتا کے انداز میں لیتے تھے اور اس کی بے پناہ عزت کی جاتی تھی۔ لارڈ بوفمین پہلے ایکریمیا میں رہتا تھا اور اس نے پوری دنیا کے یہودیوں سے رابطہ کر کے یہودی سلطنت کے قیام کے لئے خفیہ تنظیمیں بنائی ہوئی تھیں۔ پھر شاکر سرات اور فلسطینیوں کے ساتھ اسرائیل کے معاہدے کے سلسلے میں بھی اصل آدمی لارڈ بوفمین ہی تھا جبکہ بظاہر یہ کام ایکریمی حکومت کا ظاہر کیا گیا تھا۔ اس معاہدے کے بعد لارڈ بوفمین مستقل طور پر اسرائیل شفٹ ہو گیا تھا اور اس کی خدمات کے عوض اسے اسرائیل کی قومی سلامتی کے امور کا سربراہ بنا دیا گیا تھا۔ جیوش چینل کا آئیڈیا بھی لارڈ بوفمین کا تھا اور اس سلسلے میں ساری کارروائی بھی اسی کی تھی اور اس لیبارٹری کے اخراجات کے لئے اس نے یہودیوں کی رقم استعمال کرنے کی بجائے دہشت پسند اور بین الاقوامی

سطح پر جرائم پیشہ تنظیم ریڈ واٹر قائم کی تھی اور اس طرح جو دولت بھی
ریڈ واٹر کے ذریعے اکٹھی ہوتی تھی وہ جیوش چینل پر استعمال کی جاتی
تھی اور لارڈ بوفمین اور اسرائیل کے صدر اور ان تمام لوگوں کو جنہیں
جیوش چینل کی لیبارٹری میں ہونے والے تجربات کے بارے میں علم
تھا۔ یقین تھا کہ یہ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد یہودی سلطنت کا قیام
حقیقت کا روپ دھار لے گا۔ اس لئے لارڈ بوفمین کو یہودیوں کا دیوتا
تسلیم کیا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ حکومت اسرائیل اور پوری دنیا کے
یہودی اس کا بے حد احترام کرتے تھے اور پوری یہودی دنیا میں اسے
سب سے طاقتور انسان سمجھا جاتا تھا۔ صدر، لارڈ بوفمین کے اندر داخل
ہوتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔

" خوش آمدید لارڈ"...... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی
سائیڈ سے نکل کر باقاعدہ آگے بڑھ کر انہوں نے لارڈ سے مصافحہ کیا۔

" خیریت جناب صدر۔ آپ کی کال میں پریشانی کا عنصر موجود تھا۔
اس لئے مجھے تمام مصروفیات منسوخ کر کے فوری آنا پڑا ہے"...... رسمی
فقرات کے بعد لارڈ بوفمین نے کہا اور پھر وہ میز کی دوسری طرف کرسی
پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران اور اسلامی کونسل کے
کرنل فریدی سے تو واقف ہوں گے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ اچھی طرح واقف ہوں"...... لارڈ نے جواب دیا۔

"ریڈ واٹر کے تحت آپ نے کرنل فریدی کو ہلاک کرنے کی

منصوبہ بندی کی تھی۔ اس کا کیا رزلٹ رہا ہے"...... صدر نے کہا تو
لارڈ بوفمین کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہمارے ایجنٹ کام کر رہے ہیں۔ جلد ہی کامیابی کی رپورٹ ملے
گی لیکن آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا آپ کو کوئی رپورٹ
ملی ہے"...... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل سلاگ نے ایک ٹیپ حاصل کی ہے۔ وہ سن لیں"۔ صدر
نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے باکس کو کھول کر اس کا بٹن پریس کر
دیا۔ چند لمحوں بعد کلک کی آواز سے ٹیپ بند ہو گیا تو صدر نے دوسرا
بٹن پریس کر دیا اور پھر عمران اور کرنل فریدی کے درمیان ہونے والی
گفتگو سنائی دینے لگی۔ لارڈ بوفمین کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر
آئے تھے لیکن وہ خاموش رہا تھا۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو صدر نے بٹن
آف کر دیا۔

"انتہائی حیرت انگیز رپورٹ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کرنل
فریدی اور عمران دونوں کے خلاف اب خصوصی منصوبہ بندی کرنا
ہو گی مجھے تو خیال ہی نہ تھا کہ کرنل فریدی جیوش چینل سے واقف
ہو گا۔ بہرحال اس میں پریشانی والی کیا بات ہے جناب"...... لارڈ
بوفمین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو صدر بے اختیار مسکرا
دیئے۔

"اب علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر
اور جیوش چینل کی لیبارٹری سب کچھ تباہ کرنے یہاں آئے گا اور اس

سے پہلے بھی وہ کئی بار اسرائیل میں آکر اسے وسیع نقصانات پہنچا چکا ہے کہ جس کی تلافی آج تک نہیں کی جا سکی...... صدر نے کہا۔

" ہاں ۔ میں نے فائلیں دیکھی ہیں لیکن ان میں اس کی اچھی کارکردگی سے زیادہ ہماری خراب کارکردگی کا ہاتھ ہے۔ جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ انتہائی جذباتی اور احمق آدمی ہے ۔ اسی طرح دوسری ایجنسیاں بھی کوئی قابل فخر کارکردگی نہیں دکھا سکیں لیکن اب تمام معاملات کو میں خود ڈیل کروں گا۔ اس لئے اب فکر کرنے والی کوئی بات نہیں"...... لارڈ نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

" لیکن اس کے باوجود آپ کا جیوش چینل کا منصوبہ اوپن ہو گیا ہے اور اب ایکریمیا اور تمام سپر پاورز اس کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جائیں گی"...... صدر نے کہا۔

" اوہ۔ ہاں۔ واقعی اس اینگل پر تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ ٹھیک ہے۔ اب ان دونوں کی فوری موت انتہائی ضروری ہو گئی ہے تاکہ یہ بات کسی طرح بھی یہ مزید نہ پھیل سکے"۔ لارڈ بو فمین نے کہا

" کیا کریں گے آپ"...... صدر نے پوچھا۔

" جنرل ڈیتھ آرڈر دے دوں گا اور پھر پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہمارے ایجنٹس ان دونوں کو کرش کر دیں گے اور اس قدر مسلسل ان پر حملے ہوں گے۔ اوپن اور کھلے حملے کہ یہ کسی صورت بھی نہ بچ سکیں گے"...... لارڈ بو فمین نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لارڈ بو فمین۔ اس طرح صورتحال الجھ جائے گی۔ یہ لوگ اس طرح نہیں مر سکتے جس طرح آپ سمجھ رہے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں ان کے خلاف باقاعدہ منصوبہ بندی کرنی ہوگی۔ ہر طرح کے قاتلوں کو ان کے خلاف کام کرنے کا آرڈر دینے سے معاملات الجھ جائیں گے۔ آپ دو یا تین گروپس کو ایک ایک کے پیچھے لگا دیں اور وہ وہاں آفت برپا کر دیں۔ جو تباہی ان سے ہو سکتی ہے کریں تاکہ یہ لوگ وہاں اس طرح الجھ جائیں کہ یہاں آنے کا سوچ بھی نہ سکیں اور اس کے ساتھ ہی انتہائی تربیت یافتہ افراد کی ڈیوٹی لگا دیں کہ وہ ان کی خاموشی سے نگرانی کریں اور جیسے ہی موقع ملے ان پر فائر کر دیں۔ ان کی کار میزائل سے اڑا دیں یا ان کی رہائش گاہیں اڑا دیں۔ اس طرح انہیں وہاں تک محدود بھی کیا جا سکتا ہے اور ان کا خاتمہ بھی کیا جا سکتا ہے لیکن یہ سب کچھ آپ کو فوراً کرنا ہوگا کیونکہ یہ لوگ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں اگر آپ نے منصوبہ بندی میں زیادہ وقت لگا دیا تو وہ یہاں پہنچ جائیں گے"...... صدر نے کہا۔

"آپ درست کہتے ہیں۔ واقعی آپ نے انتہائی شاندار منصوبہ بندی کی ہے۔ دماک میں ہمارے دو گروپ موجود ہیں۔ انہیں میں جنرل دہشت گردی کا حکم دے دیتا ہوں۔ اس طرح کرنل فریدی ان دونوں گروپوں میں الجھ جائے گا جبکہ دماک کے ہمسایہ ملک کارات میں ریڈ واٹر کا ایک ایسا گروپ موجود ہے جو مقامی افراد پر مشتمل ہے اور انتہائی ٹرینڈ قاتل ہیں۔ انہیں کرنل فریدی کی ڈیتھ ٹاسک دے دیتا

ہوں۔اس طرح یہ کام مکمل ہو جائے گا۔جہاں تک اس عمران کا تعلق ہے اس کے لئے مجھے ایکریمیا سے قاتلوں کا ایک گروپ بھجوانا پڑے گا جو انتہائی تیز رفتاری سے کام کرے گا اور اس عمران کا خاتمہ کرے گا"..... لارڈ بو فمین نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔جو کچھ کرنا ہے جلدی کرو۔لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسرائیل کی سرحدوں پر ریڈ الرٹ کر دیں خاص طور پر اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اور دوسری اہم بات یہ کہ تمام فلسطینی گروپوں اور تنظیموں میں اپنے مخبروں کو الرٹ کر دیں کہ جیسے ہی وہ کسی گروپ سے رابطہ کریں ان کے بارے میں فوری اطلاع آپ کو مل جائے۔اس بار بیرونی اور اندرونی دونوں آپریشنز آپ نے کرنے ہیں۔اس بار جی پی فائیو اور دوسری تمام تنظیمیں آپ کی ماتحتی میں کام کریں گی"..... صدر نے کہا۔

"یس سر"..... لارڈ بو فمین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" میں آپ کے لئے سپیشل آرڈرز جاری کرنے کا حکم دے دیتا ہوں۔اس طرح آپ کی پوزیشن میرے نمبر ٹو جیسی ہو جائے گی اور اسرائیل کی فوج اور تمام ایجنسیاں۔پولیس اور تمام ادارے آپ کے تحت آجائیں گے لیکن آپ نے مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دینی ہے"۔ صدر نے کہا۔

" یس سر۔آپ قطعی بے فکر رہیں۔اول تو یہ دونوں وہیں اپنے ملکوں میں ہی ہلاک ہو جائیں گے اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر یہاں

سرحدوں پر ہی ان کا خاتمہ ہو جائے گا"..... لارڈ بو فمین نے کہا تو صدر نے رسیور اٹھا کر لارڈ بو فمین کے نام سپیشل آرڈرز جاری کرنے کی اجازت کے سلسلے میں احکامات دینے شروع کر دیئے۔

اوگلی گھاٹ انتہائی جدید ترین گھاٹ تھا جہاں بے شمار اسٹیمر موجود تھے جن میں چھوٹے بھی تھے اور بڑے بھی۔ ان اسٹیمرز پر جانے کے لئے ایک طرف باقاعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی جہاں سے گزر کر ہی گھاٹ پر پہنچا جا سکتا تھا۔ بلیک زیرو نے ٹیکسی اس چیک پوسٹ کے قریب رکوائی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا اور جسم پر انتہائی جدید ترین تراش کا سوٹ تھا۔ وہ بڑے باوقار انداز میں قدم اٹھاتا چیک پوسٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یس سر"...... ایک آفیسر نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مسٹر آکلے لارڈ اسٹیمر پر موجود ہوں گے۔ میں نے ان کے ساتھ جانا ہے اور میرا نام مائیکل ہے"...... بلیک زیرو نے بڑے باوقار لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"لارڈ اسٹیمر"...... آفیسر نے کہا اور پھر میز پر موجود کئی فائلوں میں

سے اس نے ایک فائل اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔

"یس۔ آپ کا نام تو موجود ہے۔ آپ کے کاغذات"...... آفیسر نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"کاغذات مسٹر آکلے کے پاس ہیں۔ آپ ان سے بات کر لیں"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا تو آفیسر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سامنے موجود کارڈلیس فون پیس اٹھایا اور اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"لارڈ کے مسٹر آکلے سے رابطہ کراؤ"...... آفیسر نے کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔

"ہیلو۔ آکلے بول رہا ہوں چیف آف لارڈ"...... چند لمحوں بعد ایک مدھم سی آواز بلیک زیرو کے کانوں تک پہنچ گئی۔

"چیکنگ آفیسر مارکر بول رہا ہوں مسٹر آکلے۔ لارڈ کی لسٹ میں مسٹر مائیکل کا نام موجود ہے اور مسٹر مائیکل یہاں چیک پوسٹ پر موجود ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے کاغذات آپ کے پاس ہیں"۔ آفیسر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ انہیں بھجوا دیں۔ کاغذات موجود ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ اب آپ کو تو انکار نہیں کیا جا سکتا"...... آفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے دراز کھول کر اس میں سے ایک سفید کارڈ نکالا۔ اس پر لارڈ لکھ کر نیچے اپنے دستخط کئے اور پھر دراز سے ایک مہر نکال کر اس نے اپنے دستخطوں کے نیچے

مہر لگائی اور پھر کارڈ بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لیجئے کارڈ اور لارڈ پر چلے جائیں"...... آفیسر نے کہا۔

"تھینک یو آفیسر"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور کارڈ لے کر وہ کرسی سے اٹھا اور پھر اپنا بریف کیس اٹھائے وہ اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر لارڈ یوق تک پہنچتے پہنچتے اس کارڈ کو چار جگہوں پر چیک کیا گیا لیکن کارڈ دیکھتے ہی چیک کرنے والے سر ہلا کر پیچھے ہٹ جاتے اور تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو لارڈ پر پہنچ گیا۔

"یس مسٹر"...... وہاں موجود ایک آدمی نے حیرت بھرے انداز میں بلیک زیرو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر آکلے کہاں ہیں۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں نے ان کے ساتھ جانا ہے"...... بلیک زیرو نے اسی طرح اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے۔ مگر"...... اس آدمی نے پہلے سے بھی زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا نام اور عہدہ کیا ہے یہاں"...... بلیک زیرو نے اس بار قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام ڈیوک ہے اور میں یہاں سیکورٹی آفیسر ہوں"...... ڈیوک نے جواب دیا۔

"تو مجھے آپ مسٹر آکلے تک لے چلیں۔ وہ آپ کے سوالوں کا جواب خود دے دیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"او کے۔ آیئے"...... ڈیوک نے کہا اور پھر بلیک زیرو تھوڑی دیر بعد ڈیوک کے ساتھ ایک بڑے آفس نما کمرے میں پہنچ گیا جہاں آکلے موجود تھا۔

"اوہ۔ اوہ مسٹر مائیکل۔ آیئے۔ میں آپ کا ہی منتظر تھا۔ ہم نے فوری روانہ ہونا ہے"...... مسٹر آکلے نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مسٹر مائیکل ہمارے ساتھ جائیں گے باس"...... ڈیوک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ ایکریمیا سے آئے ہیں اور انہوں نے وہاں کوئی خصوصی مشینری کی مرمت کرنی ہے"...... آکلے نے کہا تو ڈیوک نے اثبات میں سر ہلایا اور واپس چلا گیا۔ مصافحہ کرنے کے بعد بلیک زیرو وہیں بیٹھ گیا۔ آکلے نے فون کا رسیور اٹھا کر اسٹیمر کی روانگی کا حکم دے دیا اور پھر اس نے میز کی دراز کھول کر شراب کی بوتل نکالی اور ساتھ ہی دو گلاس بھی نکال کر میز پر رکھ دیئے۔

"سوری مسٹر آکلے۔ میں شراب نہیں پیتا۔ ڈاکٹروں نے منع کر رکھا ہے۔ اس لئے آپ پئیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو آپ دنیا کی ایک بہت بڑی نعمت سے محروم ہیں"۔ آکلے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن کیا کیا جائے۔ مجبوری ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور آکلے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ایک جھٹکے سے اسٹیمر حرکت میں آ گیا اور فرش کی لرزش بھی تیز ہو گئی۔ بلیک

زیرو سمجھ گیا کہ اسٹیمر آہستہ آہستہ رفتار پکڑ رہا ہے۔

"کتنے گھنٹوں کا سفر ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"چھ گھنٹوں کا"...... آکلے نے شراب حلق میں انڈیلتے ہوئے کہا۔

"یہاں اسٹیمر پر کتنے آدمیوں کا کریو ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اٹھارہ آدمیوں کا۔ کیوں"...... آکلے نے پوچھا۔

"اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ کافی بڑا اسٹیمر ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اس میں انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہے۔ اس لئے زیادہ کریو کی ضرورت نہیں پڑتی۔ پھر راستے میں کوئی رکاوٹ بھی نہیں ہے"...... آکلے نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہاں جزیرے والوں کو کیسے معلوم ہوگا کہ اسٹیمر آ رہا ہے۔ کیا آپ انہیں ٹرانسمیٹر پر اطلاع دیں گے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہاں ٹرانسمیٹر کال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ہم جزیرے سے دو بحری میل پہلے ایک ٹاپو کے قریب پہنچ کر مخصوص ٹرنچ فائر کرتے ہیں جس سے انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ اسٹیمر پہنچ گیا ہے۔ ویسے بھی دن اور وقت مقرر ہے۔ اس لئے انہیں پہلے سے علم ہوتا ہے پھر مخصوص لانچیں آ جاتی ہیں اور سامان لے جاتی ہیں۔ میں ساتھ جاتا ہوں اور ساحل پر مجھے آئندہ کی لسٹ دے دی جاتی ہے اور مجھے واپس

اسٹیمر تک پہنچا دیا جاتا ہے اور ہماری واپسی ہو جاتی ہے"...... آکلے نے جواب دیا۔

"گڈ۔ اچھا انتظام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور آکلے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر بلیک زیرو نے آکلے کے ساتھ پورے اسٹیمر کا راؤنڈ لگایا۔ اسٹیمر میں چار بڑے بڑے کنٹینرز موجود تھے ان میں ظاہر ہے سپلائی بند تھی۔ اسٹیمر واقعی جدید اور خاصا تیز رفتار تھا۔ بلیک زیرو سب کچھ دیکھتا رہا۔ پھر اسے ایک علیحدہ کمرہ دے دیا گیا تاکہ وہ آرام کر سکے کیونکہ ایک لحاظ سے وہ مہمان تھا۔ اس کمرے میں پہنچتے ہی بلیک زیرو نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر اپنا بریف کیس کھول کر اس نے اس کے خفیہ خانوں میں موجود ایک سائلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور اس کا میگزین چیک کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ اس کے بعد اس نے بریف کیس میں سے ایک گیس پسٹل نکال لیا۔ اس نے اس کا میگزین علیحدہ رکھا ہوا تھا۔ اس نے اس کا میگزین جو چھ چھوٹے چھوٹے کیپسولوں پر مشتمل تھا۔ اس میں فٹ کیا اور پھر اسے دوسری جیب میں رکھ کر اس نے بریف کیس بند کر دیا اور اسے ایک طرف رکھ کر وہ خود ایک بیڈ پر لیٹ گیا۔ ویسے بریف کیس میں مشینری کو درست کرنے والے آلات کا سیٹ بھی موجود تھا۔ یہ بلیک زیرو اس لئے ساتھ لے آیا تھا تاکہ اگر آکلے وغیرہ چیکنگ کریں تو وہ مطمئن ہو سکیں لیکن یہاں کسی نے چیکنگ ہی نہ کی تھی۔ اسٹیمر اپنی پوری رفتار سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ بلیک زیرو مطمئن تھا کہ وہ

بہرحال ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گا۔ گو اسے معلوم ہو چکا تھا کہ یہ ہیڈ کوارٹر نہیں ہے لیکن پھر بھی بہرحال اس کی تباہی سے ریڈ واٹر کو خاصا بڑا دھچکا لگنا تھا۔ اس لئے شاید عمران نے اسے اس کی تباہی کی اجازت دے دی تھی۔ ابھی اسٹیمر کو چلتے ہوئے تین گھنٹے گزرے تھے اس لئے بلیک زیرو مطمئن تھا کہ ابھی تین گھنٹوں کا سفر باقی ہے کہ اچانک دروازہ کھلا اور آکلے اور سیکورٹی آفیسر ڈیوک تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

"تم، تم غیر ملکی ایجنٹ ہو"۔ آکلے نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور سیکورٹی آفیسر نے یکلخت ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور سیدھا کیا ہی تھا کہ بیڈ پر اٹھ کر بیٹھا ہوا بلیک زیرو کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے وہ دونوں چیختے ہوئے پشت کے بل نیچے گرے اور بلیک زیرو ان کے اوپر گرا تھا۔ دوسرے لمحے بلیک زیرو قلابازی کھا کر سیدھا ہوا ہی تھا کہ اچانک اسے یکلخت اچھلنا پڑا کیونکہ ڈیوک نے اس پر فائر کر دیا تھا۔ نیچے گرنے کے باوجود اس نے نہ صرف ریوالور نہ چھوڑا تھا بلکہ اس نے اسے استعمال بھی کر دیا تھا۔ بلیک زیرو اس بار واقعی بال بال بچا تھا لیکن اس سے پہلے کہ ڈیوک دوسرا فائر کرتا بلیک زیرو کی لات چلی اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا اور دوسرے لمحے بلیک زیرو نے مشین پسٹل نکالا اور پھر ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ ڈیوک کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا جبکہ آکلے ابھی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ بلیک زیرو نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر لات ماری اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آکلے چیخ کر نیچے گرا اور پھر دوسری

ضرب نے اسے بے حس و حرکت کر دیا۔ ریوالور کے فائر کے باوجود کوئی اندر نہ آیا تھا لیکن اب بلیک زیرو مزید رسک نہ لے سکتا تھا۔ اس نے جیب سے گیس پسٹل نکالا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں نکل کر وہ تقریباً دوڑتا ہوا مشین روم کی طرف بڑھ گیا۔ مشین روم میں کام ہو رہا تھا۔ وہاں دس افراد موجود تھے۔ بلیک زیرو نے دروازہ کھولا اور گیس پسٹل کا فائر کر کے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ بند کر دیا اس کے بعد وہ دوسری طرف آ گیا۔ چونکہ وہ پہلے ہی سارا اسٹیمر گھوم چکا تھا۔ اس لئے اسے معلوم تھا کہ کتنے آدمی کہاں کہاں موجود ہیں۔ مشین روم سے ہٹ کر اس نے باقی سب افراد کو سائلنسر لگے مشین پسٹل سے ہلاک کر دیا تھا۔ اس نے مشین روم میں مشین پسٹل اس لئے استعمال نہ کیا تھا کہ اس طرح مشینری کو بھی نقصان پہنچ سکتا تھا اور اسٹیمر کو جزیرے تک لے جانا ناممکن ہو جاتا۔ چنانچہ وہ واپس مڑ کر مشین روم میں پہنچا اور پھر اس نے خود ہی مشینری کو آپریٹ کر کے اسے آٹومیٹک کر دیا۔ اس کے بعد اس نے وہاں موجود سب افراد کو مشین روم سے باہر نکال کر راہداری میں ڈالا اور مشین پسٹل کی مدد سے اس نے ان سب کا خاتمہ کر دیا اور پھر وہ دوڑتا ہوا واپس اس کمرے میں آیا جہاں آکلے بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس نے آکلے کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اسے اٹھائے وہ مشین روم میں واپس آ گیا۔ اس نے آکلے کو ایک کرسی پر بٹھا کر وہاں موجود ایک تار کی مدد سے اچھی طرح کرسی سے باندھ دیا۔ اسٹیمر اب خودکار انداز میں

آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ چونکہ اس کی جدید مشینری میں سمت اور رفتار فکسڈ تھی۔ اس لئے بلیک زیرو کو اس بات کی فکر نہ تھی کہ وہ راستے سے ہٹ جائے گا۔ اس کے بعد اس نے آکلے کے چہرے پر یکے بعد دیگرے تھپڑ مار۔نے شروع کر دیئے۔ چوتھے یا پانچویں تھپڑ پر آکلے چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے تار سے کرسی پر بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ البتہ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ سب لوگ کہاں ہیں۔ یہ میں کہاں ہوں اور تم نے یہ سب کیسے کر لیا"...... آکلے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسٹیمر میں اس وقت صرف تم اور میں دو افراد زندہ ہیں آکلے۔ باقی سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسٹیمر کو میں نے آٹو میٹک کر دیا ہے"...... بلیک زیرو نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا تو آکلے کا چہرہ یکلخت خوف سے بگڑ سا گیا۔

"سس۔ سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم سب کو اکیلے ہلاک کر دو"...... آکلے نے رک رک کر کہا۔

"میرے پاس بے ہوش کر دینے والا گیس پسٹل موجود ہے اور میں نے مشین روم کے آدمیوں کو بے ہوش کر کے باقی سب افراد کا خاتمہ

کیا اور پھر انہیں بھی باہر نکال کر ختم کر دیا۔ اب تم بتاؤ کہ تم زندہ رہنا چاہتے ہو کہ نہیں"...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا اور سائلنسر لگے مشین پسٹل کی نال اس نے آکلے کی پیشانی پر رکھ کر دبا دی۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں"...... آکلے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر بتاؤ کہ تم سے کس نے کہا ہے کہ میں غیر ملکی ایجنٹ ہوں۔ بولو"...... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ اچانک جزیرے کے انچارج وائٹ ٹائیگر کی کال آ گئی تھی۔ وہ مجھ سے پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا میں اس کی مطلوبہ خصوصی شراب مطلوبہ مقدار میں ساتھ لا رہا ہوں یا نہیں۔ میں نے اسے بتا دیا کہ میں شراب بھی لا رہا ہوں اور پھر میں نے خود ہی اسے تمہارے متعلق بتایا تو اس نے کہا کہ ہیڈ کوارٹر نے کسی آدمی کو طلب نہیں کیا۔ تم یقیناً کوئی غیر ملکی ایجنٹ ہو۔ اس لئے میں تمہیں ہلاک کر کے فوراً سمندر میں پھینکوا دوں۔ چنانچہ میں نے ڈیوک کو طلب کیا اور پھر ہم دونوں تمہارے کمرے میں آئے"...... آکلے نے جواب دیا۔

"لیکن پھر ابھی تک اس وائٹ ٹائیگر نے تم سے میرے متعلق رپورٹ کیوں نہیں مانگی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس نے تمہارے متعلق تفصیل پوچھی تھی تو میں نے اسے بتایا تھا کہ تم علیحدہ کمرے میں سو رہے ہو۔ جس پر وہ مطمئن ہو گیا کہ تمہیں آسانی سے ہلاک کر دیا جائے گا"...... آکلے نے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ ٹرنچ فائر کس طرح کیا جاتا ہے"۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں۔ مجھے نہیں معلوم۔ یہ سب کچھ تو مشین روم کا انچارج مارٹن کرتا ہے"...... آکلے نے جواب دیا۔

"وہاں جزیرے پر تم سے کون ملتا ہے۔ کیا وائٹ ٹائیگر خود ملتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ اس کا آدمی آتا ہے۔ اس کا نام زچرڈ ہے"...... آکلے نے جواب دیا۔

"کیا وہ اکیلا آتا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا اور آکلے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر بلیک زیرو نے اس سے مزید سوالات کئے لیکن جب اسے احساس ہو گیا کہ اب اس سے زیادہ آکلے کچھ نہیں بتا سکے گا تو اس نے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا اور آکلے چیخ بھی نہ مار سکا اور اس کی کھوپڑی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی اور اس کا جسم کرسی پر ہی ڈھلک گیا۔ بلیک زیرو نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر آکلے کو کھول کر اسے گھسیٹتا ہوا مشین روم سے باہر لے آیا اور اس نے اسے راہداری میں موجود باقی لاشوں کے ساتھ ڈال دیا اور واپس مشین روم میں داخل ہو گیا۔ اب اس نے خود ہی مشینری کو آپریٹ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ چنانچہ ایک سٹول کھینچ کر وہ مین آپریشن سیکشن کے سامنے بیٹھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس مشینری کو اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔ اس لئے اس نے اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر سمندر کا منظر نظر آرہا تھا

اور پھر جب اسٹیمر کے جزیرے کے قریب پہنچنے کا وقت ہو گیا تو اسے سکرین پر دور سے ایک چھوٹا سا ٹاپو نظر آنے لگ گیا۔ اس نے اسٹیمر کی رفتار کم کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب اسٹیمر ٹاپو کے قریب پہنچ گیا تو اس نے اسٹیمر روک دیا۔ اسے ایک خانے میں ٹرنچ فائر پسٹل پڑا نظر آگیا تھا۔ اس نے وہ پسٹل اٹھایا اور مشین روم سے نکل کر عرشے پر آگیا۔ رات کا وقت تھا۔ اس لئے دور دور تک سیاہی پھیلی ہوئی تھی۔ بلیک زیرو نے ٹرنچ فائر پسٹل کا رخ آسمان کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ چونکہ اس میں ایک ہی کیپسول تھا اس لئے بلیک زیرو سمجھ گیا تھا کہ ایک ہی فائر کیا جاتا ہو گا۔ ٹریگر دبتے ہی کٹک کی آواز کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کی چیز نال سے نکل کر آسمان کی طرف اٹھتی چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد آسمان پر یکلخت ہلکے سے دھماکے کے ساتھ چار مختلف رنگوں کی پھلجھڑیاں سی چھوٹتی دکھائی دیں اور پھر آہستہ آہستہ فضا میں ہی غائب ہو گئیں۔ بلیک زیرو نے پسٹل ایک طرف پھینکا اور پھر تیزی سے مشین روم میں آگیا۔ وہاں ایک نائٹ ٹیلی سکوپ موجود تھا اس نے وہ نائٹ ٹیلی سکوپ اٹھایا اور واپس عرشے پر آگیا۔ پھر اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں پر لگا لیا۔ اب اسے دور تک واضح نظر آنے لگ گیا تھا لیکن ہر طرف سمندر کا پانی ہی تھا اور کچھ نہ تھا مگر تھوڑی دیر بعد اسے شمالی سمت سے دو بڑی بڑی لانچیں ٹاپو کی طرف آتی دکھائی دینے لگیں تو اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ تسمے کی مدد سے گلے میں لٹکایا اور مشین پسٹل ہاتھ میں لئے وہ اسٹیمر سے اتر کر ٹاپو پر پہنچ گیا۔ کیونکہ

وہ سمجھ گیا تھا کہ سسٹم کے مطابق کنٹینرز ٹاپو پر لگا دیئے جاتے ہوں گے یہاں سے انہیں لانچوں پر لادا جاتا ہوگا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں لانچیں ٹاپو کے ساتھ آ کر لگیں اور پھر انہیں ہک کر دیا گیا اور لانچوں میں سوار آٹھ افراد ٹاپو پر پہنچ گئے۔ بلیک زیرو ایک درخت کی اوٹ میں موجود تھا۔

"کیا مطلب۔ یہ اسٹیمر پر خاموشی کیوں ہے اور کنٹینرز بھی نہیں اتارے گئے"...... ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔ وہ سب کافی قریب آ گئے تھے اور سب اکٹھے ہی آ رہے تھے۔ لانچیں خالی تھیں۔ بلیک زیرو نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ ان کی طرف کیا اور پھر کٹک کٹک کی آواز کے ساتھ ہی ٹاپو انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ سائلنسر لگے بے آواز مشین پسٹل کی فائرنگ نے ان آٹھوں افراد کو پلک جھپکنے میں زمین چاٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔ چونکہ بلیک زیرو کو معلوم تھا کہ جزیرہ یہاں سے دو بحری میل دور ہے۔ اس لئے اسے اس بات کی فکر نہ تھی کہ ان کی چیخیں جزیرے تک پہنچ جائیں گے۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ یہ آٹھوں کے آٹھوں ختم ہو گئے ہیں تو وہ درخت کی اوٹ سے نکلا اور تیزی سے لانچ کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ دیکھ چکا تھا کہ لانچیں خالی ہیں۔ اس لئے وہ اطمینان سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس نے جزیرے پر صورتحال کو کنٹرول میں کر لینے کی منصوبہ بندی پہلے ہی کر رکھی تھی کہ جزیرے پر پہنچتے ہی وہ انتہائی زود اثر اور وسیع ایریئے میں اثر کرنے والی بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے وہاں موجود سب

افراد کو بے ہوش کر دے گا اور پھر ان سب کا خاتمہ کر کے وہ اسلحہ کے ذخیروں میں وائرلیس چارجر بم فٹ کر کے لانچ کے ذریعے واپس اسی اسٹیمر پر پہنچے گا اور پھر اس جزیرے کو تباہ کر کے وہ اسٹیمر لے کر واپس مورس پہنچ جائے گا اور پھر وہاں سے پاکیشیا کے لئے پرواز کر جائے گا اور تمام حالات اس کی منصوبہ بندی کے عین مطابق وقوع پذیر ہو رہے تھے۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔ لانچ پر سوار ہو کر وہ ابھی لانچ کا انجن اسٹارٹ کرنے ہی لگا تھا کہ اچانک اس کے سر پر جیسے قیامت ٹوٹ پڑی۔ اس کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے دھماکے نے اس کے سنبھلنے کی تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا اور اس کا ذہن یکلخت تاریکی میں ڈوب سا گیا۔ بہرحال تاریک پڑتے ہوئے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ وہ مار کھا چکا ہے اور اب یہ سمندر اس کا مدفن بن جائے گا۔

ماریا ہوٹل کے کمرے میں تیار ہو کر بیٹھی ہوئی تھی۔ ابھی ملیکا نے آنا تھا اور پھر ان دونوں نے کیپٹن حمید اور کرنل فریدی سے ملنے جانا تھا۔ کرنل فریدی نے کیپٹن حمید کے اصرار پر ماریا اور ملیکا دونوں کی دعوت کی تھی لیکن یہ دعوت کسی ہوٹل کی بجائے اپنی رہائش گاہ پر رکھی گئی تھی اور ماریا نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس ملاقات میں وہ اپنا مشن مکمل کر لے گی۔ کیونکہ جب سے وہ ملیکا کے ساتھ دماک آئی تھی۔ کرنل فریدی سے اس کی تین ملاقاتیں ہو چکی تھیں اور کیپٹن حمید کے ساتھ تو مسلسل ملاقاتیں ہو رہی تھیں اور کیپٹن حمید نے اسے پورے دماک کی سیر بھی کرائی تھی۔ گو کرنل فریدی کا مزاج کیپٹن حمید سے یکسر مختلف تھا لیکن ماریا نے محسوس کیا تھا کہ کرنل فریدی کی نظریں بے حد تیز ہیں اور اس کے سامنے بیٹھنے والے کو لاشعوری طور پر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کرنل فریدی وہ سب کچھ جانتا ہے جسے آدمی اس

سے چھپا رہا ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود ماریا پوری طرح مطمئن تھی کہ جب وہ اپنی آستین میں موجود سائنائیڈ میں بجھی ہوئی سوئیاں کرنل فریدی پر فائر کرے گی تو کرنل فریدی کے بچ نکلنے کا ایک فیصد بھی سکوپ نہ رہے گا اور پھر کیپٹن حمید، ملیکا اور کرنل فریدی کے ملازموں کو ہلاک کرنا اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ رہے گا۔ اس لئے وہ انتہائی بے چینی سے ملیکا کا انتظار کر رہی تھی کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ماریا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اسے معلوم تھا کہ فون ملیکا کا ہو گا یا کیپٹن حمید کا۔ اپنی مخصوص نسوانی حس کی وجہ سے اسے بہرحال اتنا معلوم ہو گیا تھا کہ کیپٹن حمید اس پر بری طرح مر مٹا ہے اور اب اگر ماریا کیپٹن حمید کو یہ کہہ دے کہ وہ کرنل فریدی پر فائر کھول دے تو ماریا کو یقین تھا کہ کیپٹن حمید اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایک لمحے کے لئے بھی نہ ہچکچائے گا لیکن بہرحال یہ کام وہ خود کرنا چاہتی تھی۔ اس لئے اس نے صرف کیپٹن حمید کی حوصلہ افزائی کی تھی لیکن وہ یہ دیکھ کر بے حد حیران ہوئی تھی کہ کیپٹن حمید باوجود انتہائی قربت کی باتیں کرنے کے ایک حد سے آگے نہیں بڑھا تو وہ یہی سمجھی تھی کہ ایسا وہ کرنل فریدی کے خوف کی وجہ سے کرتا ہے کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ کرنل فریدی ایسے معاملات میں انتہائی سرد مزاج اور حقیقتاً ہارڈ سٹون واقع ہوا تھا۔ حالانکہ ملیکا کی آنکھوں میں اس کے لئے بہت کچھ موجود ہوتا تھا لیکن کرنل فریدی ملیکا کے ساتھ باتیں اس طرح کرتا تھا جیسے کوئی اجنبی کسی دوسرے اجنبی

کے ساتھ کرتا ہے۔ اس کے لہجے میں معمولی سی لچک اور آواز میں جذبات کی معمولی سی رمک بھی ماریا نے محسوس نہ کی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ اب کرنل فریدی ملیکا اور کیپٹن حمید کی زندگیاں ختم ہو چکی ہیں اس لئے اسے ان باتوں کی ہرگز پرواہ نہ تھی۔

"یس"...... ماریا نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"رابرٹ فرام دس اینڈ"...... دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی تو ماریا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کے خواب میں بھی یہ تصور نہ تھا کہ رابرٹ اس طرح اسے یہاں فون کرے گا۔

"رابرٹ تم۔ کیسے میرا فون نمبر معلوم کیا"...... ماریا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم تو میری کال پر اس طرح حیران ہو رہی ہو جیسے میں کسی اور سیارے کی مخلوق ہوں۔ کیا میرے لئے یہ بات مشکل ہے کہ میں تمہارے رہائشی ہوٹل اور تمہارے کمرے کا نمبر بھی نہ معلوم کر سکوں"...... رابرٹ نے کہا تو ماریا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ۔ واقعی تمہارے لئے یہ معمولی بات ہے دراصل تمہاری کال اس قدر غیر متوقع تھی کہ میرا ذہن ہی ماؤف ہو گیا تھا۔ بہرحال کیسے ہو۔ تم نے یقیناً مشن کے سلسلے میں فون کیا ہو گا۔ بے فکر رہو۔ آج مشن مکمل ہو جائے گا"...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے کرنل فریدی پر زہریلی سوئیوں سے حملہ کرنے کا پلان بنایا ہے ناں"...... دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا تو ماریا ایک بار پھر بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم مجھے حیران کر رہے ہو۔ اب یہ بات تمہیں کیسے معلوم ہو سکتی ہے کہ میں نے کیا پلان بنایا ہے"...... ماریا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا یہ پلان کرنل فریدی کو بھی معلوم ہے"...... دوسری طرف سے رابرٹ نے جواب دیا تو ماریا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے ایٹم بم مار دیا ہو۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی ایک دھماکہ ہو گا اور اس کا ذہن اور جسم لاکھوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اس دنیا سے نکل کر کسی خلا میں پہنچ گئی ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ماریا کے حلق سے اس طرح رک رک کر الفاظ نکلے جیسے وہ انہیں منہ سے دھکیل دھکیل کر باہر نکال رہی ہو۔

"ممکن تو نہیں ہے لیکن ممکن ہو چکا ہے۔ تم نے دراصل کرنل فریدی کو احمق سمجھ لیا تھا۔ ابھی چونکہ تم نے اس پر وار نہیں کیا اس لئے وہ خاموش ہے۔ جیسے ہی تم نے وار کیا۔ دوسرے لمحے تم قبر میں اتار دی جاؤ گی"...... رابرٹ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ

ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔آج میں اپنا مشن انتہائی کامیابی سے مکمل کر لوں گی"...... ماریا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

" سنو ماریا۔ تمہاری وجہ سے مجھے سرچیف کی طرف سے انتہائی سخت سست کہا گیا ہے۔کرنل فریدی کو پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران نے فون کال کی جس میں اس نے بتایا کہ تم ملیکا کے ساتھ یہاں دماک میں آئی ہو۔اسے اس بات کا علم گریٹ لینڈ سے کسی طرح ہو گیا تھا۔ جواب میں کرنل فریدی نے اسے بتایا کہ اسے معلوم ہے کہ ماریا کس مشن پر آئی ہے اور اس کے آدمیوں نے اس کے سامان میں موجود زہریلی سوئیاں پھینکنے والی مشین بھی چیک کر لی ہے۔یہ فون کال اسرائیل کی قومی سلامتی امور کے انچارج کرنل سلاگ کے یہاں دماک میں موجود آدمیوں نے انتہائی جدید اور خفیہ آلات کی مدد سے ٹیپ کر لی اور پھر اسرائیل کے صدر کو سنوائی گئی۔اسرائیل کے صدر نے سرچیف کو یہ ٹیپ بھجوادی اور سرچیف نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ میں نے ماریا کو جس مشن پر بھیجا ہے۔اس کا یہ انجام ہونے والا ہے"...... رابرٹ نے کہا تو ماریا کے ذہن میں ایک بار پھر خوفناک دھماکے ہونے شروع ہو گئے۔

" اوہ۔اوہ۔ویری بیڈ۔یہ کیسے ہو گیا۔میرے تو ذہن میں بھی یہ بات نہ تھی۔ویری سیڈ"...... ماریا نے کہا۔

" تم اب واپس آجاؤ۔ کیونکہ سرچیف نے کرنل فریدی اور اس پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کے خاتمے کے لئے خصوصی احکامات جاری

کر دیئے ہیں۔ دماک میں ریڈ واٹر کے دو ایسے ایجنٹ موجود ہیں جو تخریب کاری اور دہشت گردانہ کارروائیوں میں ماہر ہیں۔ وہ کل پورے دماک میں قیامت برپا کر دیں گے اس طرح کرنل فریدی پریشان ہو جائے گا اور پھر ایک خوفناک قاتلوں کا گروپ کرنل فریدی پر مسلسل حملے شروع کر دے گا اور کرنل فریدی کو آخر کار ہلاک کر دیا جائے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

" لیکن یہ سب کچھ تو کل ہو گا۔مجھے تو آج اپنا کام کرنے دو۔ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے"...... ماریا نے کہا۔

" نہیں ماریا۔ تم مارک ہو چکی ہو۔اس لئے اب چاہے کچھ بھی کر لو۔کرنل فریدی جیسا شخص تمہارا شکار نہیں ہو سکتا بلکہ الٹا تم اس کے شکنجے میں پھنس جاؤ گی اور پھر نہ صرف تمہاری زندگی ختم ہو جائے گی بلکہ تمہارے ذریعے وہ مجھ تک بھی پہنچ جائے گا۔اس لئے تم واپس آجاؤ"...... رابرٹ نے کہا۔

" لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ میں واپس آجاؤں۔ میں تمہارے سرچیف کے آدمیوں کی کارکردگی کیوں نہ یہاں رہ کر دیکھوں۔ اگر جو گروپ تم کہہ رہے ہو۔یہاں کا مقامی گروپ ہے تو پھر وہ لازماً کرنل فریدی کے آدمیوں کی نظروں میں ہو گا"...... ماریا نے کہا۔

" نہیں۔یہاں دماک میں ایک ٹورسٹ کمپنی کی مالکہ ہے مریم بانو۔وہ انتہائی ہوشیار ایجنٹ ہے۔اس پر آج تک کرنل فریدی کو

شک نہیں ہوا۔ وہ ریڈ واٹر کی خصوصی ایجنٹ ہے اور یہ ساری کارروائی اس کے تحت کی جا رہی ہے۔ اس لئے تم دیکھنا کہ یہ کارروائی اس قدر تیز اور اس قدر مہارت سے کی جائے گی کہ جب تک کرنل فریدی سنبھلے گا۔ تب تک وہ موت کے گھاٹ اتر چکا ہو گا"۔ رابرٹ نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اب میں بالکل خاموش رہوں گی اور صرف کارکردگی دیکھوں گی۔ تم بے فکر رہو"...... ماریا نے کہا۔

" او کے ۔ تمہاری مرضی۔ بہرحال تم نے کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کرنی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ماریا نے ایک بار پھر رابرٹ سے وعدہ کر لیا تو رابرٹ نے رابطہ ختم کر دیا۔ ماریا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے یہ سوچ کر ہی خوف سا محسوس ہو رہا تھا کہ کرنل فریدی کو اس کے مکمل پلان کا علم تھا لیکن اس کے باوجود کرنل فریدی اس سے اس طرح ہنس ہنس کر باتیں کرتا تھا اور اس طرح ملتا تھا جیسے وہ واقعی اس کا دوست ہو۔ اسے کرنل فریدی کے حوصلے پر واقعی تعجب ہو رہا تھا۔ اس نے اپنی کلائی کو مخصوص انداز میں جھٹکا اور پھر اس نے کلائی میں سٹریپ کے ساتھ بندھی ہوئی سوئیاں پھینکنے والی مشین کو کلائی سے علیحدہ کر کے اسے کھولا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ مشین میں سوئیاں تو موجود تھیں لیکن ان کے سرے صاف تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ سائنائیڈ میں بجھی ہوئی

سوئیاں نکال کر اس میں دوسری سادہ سوئیاں رکھ دی گئی تھیں اور ماریا کو اس کا علم تک نہ ہو سکا تھا۔ اس کی آنکھیں اس لمحے کے بارے میں سوچ کر خوف سے پھیلتی جا رہی تھیں کہ جب اس نے اچانک کرنل فریدی پر وار کرنا تھا اور اپنی طرف سے وہ یہ سمجھتی کہ کرنل فریدی سائنائیڈ زہر کی وجہ سے پلک جھپکنے میں ہلاک ہو جائے گا لیکن کرنل فریدی کو کچھ نہ ہوتا اور پھر اس سے مشین برآمد کر لی جاتی اور ظاہر ہے اس کے بعد اس کا جو حشر کیا جاتا وہ اظہر من الشمس تھا۔ وہ اٹھی اس نے عقبی کھڑکی کھولی اور پھر مشین کو اس نے عقبی گلی کے کونے میں پھینک دیا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے کھڑکی بند کی اور واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ماریا نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... ماریا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" کیپٹن حمید بول رہا ہوں مس ماریا"...... دوسری طرف سے کیپٹن حمید کی انتہائی لگاوٹ بھری آواز سنائی دی اور ماریا بے اختیار مسکرا دی۔ اچانک اس نے فیصلہ کر لیا کہ اب وہ کرنل فریدی کا خاتمہ اس احمق کیپٹن حمید کے ہاتھوں سے کرائے گی۔

" اوہ کیپٹن حمید۔ پلیز اتنے وقفے کے بعد فون مت کیا کرو۔ تمہاری آواز سن کر میرے دل میں نجانے کیوں مسرت کی شہنائیاں سی بجنے لگ جاتی ہیں۔ تم پلیز یہاں آ نہیں سکتے تو فون تو جلدی کر دیا کرو۔ اب دیکھو نجانے کتنی دیر سے میں انتظار کی سولی پر لٹکی ہوئی تھی کہ تمہاری

کال آئی ہے"...... ماریا نے انتہائی عاشقانہ لہجے میں کہا۔

" ارے ۔ ارے ۔ یہ اچانک تمہیں کیا ہو گیا ہے ۔ خیریت یہ اچانک مسرت کی شہنائیاں اور انتظار کی سولی۔ کیا ہوا۔ کیا کسی شاعر کا مجموعہ کلام پڑھ لیا ہے"...... دوسری طرف سے کیپٹن حمید نے ہنستے ہوئے کہا تو ماریا بھی جان بوجھ کر کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

" تم جانتے ہو کیپٹن حمید کہ میرا جس معاشرے سے تعلق ہے وہاں ایسی باتیں بری نہیں سمجھی جاتیں لیکن اس کے باوجود نجانے کیا بات تھی کہ ہر بار میں تم سے ایسی باتیں کرتے کرتے خاموش ہو جاتی تھی کہ نجانے تمہارے معاشرے میں اسے اچھا سمجھا جائے یا نہیں۔ لیکن آج مجھ سے نہیں رہا گیا۔ اس لئے میں نے اظہار کر دیا ہے اور یہ واقعی میرے دل کی آواز ہے ۔ نجانے تمہاری شخصیت، تمہاری وجاہت میں کیا جادو ہے کہ تم نے مجھے مشرقی لڑکیوں کی طرح اپنے جادو میں گرفتار کر لیا ہے"...... ماریا نے پہلے سے بھی زیادہ جذباتی لہجے میں کہا۔

" ویری گڈ ۔ اس کا مطلب ہے کہ آگ دونوں طرف لگی ہوئی ہے"...... کیپٹن حمید کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

" تمہارا تو مجھے علم نہیں ہو سکتا۔ میرے دل میں تو آگ بھڑک رہی ہے"...... ماریا نے کہا تو دوسری طرف سے کیپٹن حمید بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" شکریہ ماریا۔ تم نے یہ سب کچھ کہہ کر مجھے مسرتوں کا خزانہ بخش دیا ہے ۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا تھا کہ آج شام کو کرنل فریدی

کی رہائش گاہ پر دعوت کینسل کر دی گئی ہے کیونکہ کرنل فریدی کو اچانک کسی انتہائی ضروری کام کی وجہ سے شہر سے باہر جانا پڑ رہا ہے اور میرا بھی اس کے ساتھ جانا ضروری ہے لیکن میں شام تک واپس آجاؤں گا۔ پھر میں تمہیں ہوٹل سے پک کر لوں گا اور اس کے بعد ہم دونوں کسی کنج عافیت میں بیٹھ کر دل کا حال احوال باٹیں گے"۔ کیپٹن حمید نے کہا۔

" اوہ ۔ مجھے کرنل فریدی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے ۔ وہ تو ملیکا کا سلسلہ ہے ۔ مجھے تو تم سے دلچسپی ہے اس لئے تم شام کو ضرور آنا"۔ ماریا نے کہا۔

" انشاء اللہ ضرور آؤں گا۔ ملیکا کو بھی میں نے فون کر کے دعوت کی منسوخی کی اطلاع کر دی ہے ۔ اس لئے گڈ بائی ۔ شام کو پھر ملاقات ہو گی"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ماریا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" اگر کرنل فریدی ریڈ واٹر کے قاتلوں کے ہاتھوں بچ گیا تو میں اسے تمہارے ہاتھوں ہلاک کراؤں گی کیپٹن حمید تمہارے ہاتھوں"۔ ماریا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں ۔

بلیک زیرو کی آنکھیں کھلیں تو اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑنے لگ گئیں۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم کا ایک ایک ریشہ درد کر رہا ہو۔ سر میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے لیکن پوری طرح شعور بیدار ہوتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور لوہے کے راڈز میں اس کا جسم جکڑا ہوا تھا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جو ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا۔ کمرے کی چھت سے تیز روشنی نکل رہی تھی۔ ہوش میں آتے ہی بلیک زیرو کے ذہن میں وہ منظر گھوم گیا جب وہ لانچ پر آنے والے آٹھ افراد کو ہلاک کر کے لانچ میں پہنچا تھا اور پھر وہ اس کا انجن سٹارٹ کر ہی رہا تھا کہ اس کے سر پر یکے بعد دیگرے دو بار قیامت ٹوٹ پڑی تھی اور پھر اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا تھا اور اب اس کی آنکھ

کھلی تھی تو وہ یہاں اس کمرے میں راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ کمرہ چونکہ ساکت تھا اور پھر اس کی ساخت ایسی تھی کہ کسی طرح بھی لانچ کا نچلا کمرہ نہ دکھائی دیتا تھا۔ اس لئے بلیک زیرو سمجھ گیا کہ اسے بے ہوش کر کے جزیرہ وگاس پر لایا گیا ہے اور اب وہ اس وائٹ ٹائیگر کا قیدی ہے لیکن اسے یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اسے زندہ کیوں رکھا گیا ہے۔ بہرحال وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ وہ بہرحال زندہ تو تھا۔ اس نے اپنے جسم اور کرسی کے راڈز کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کے ہونٹ بھینچ گئے کہ اس کے دونوں بازو کرسی کے بازوؤں پر رکھ کر انہیں کڑوں سے جکڑا گیا تھا۔ اس کے دونوں پیر بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے اور اس کے اوپر والے جسم کے گرد بھی لوہے کے مضبوط اور سخت راڈز موجود تھے اس لحاظ سے وہ سرے سے حرکت کرنے کے قابل بھی نہ رہا تھا۔ اس نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی تاکہ اپنے آپ کو کرسی سمیت نیچے گرا سکے۔ کیونکہ اس طرح ہی راڈز کھلنے کا سکوپ ہو سکتا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ کرسی کے پائے باقاعدہ فرش میں گڑے ہوئے ہیں۔ اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ دماغ میں ہونے والے دھماکوں کی شدت بھی آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی تھی۔ بلیک زیرو اب ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس کا ذہن تیزی سے اپنے بچاؤ کے راستے ڈھونڈ رہا تھا لیکن بظاہر کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی اسے اس انداز میں جکڑا گیا تھا کہ کسی طرح

بھی وہ ان بندشوں سے آزادی حاصل نہ کر سکتا تھا۔ ابھی وہ بیٹھا سوچ
ہی رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے بلیک زیرو اندر داخل
ہونے والوں کو دیکھ کر حیرت سے چونک پڑا۔ دروازہ کھلنے کے بعد
سب سے پہلے اندر داخل ہونے والا ایک چھوٹے قد کا بونا تھا۔ اس نے
نہ صرف سوٹ پہن رکھا تھا بلکہ اس کے سر پر انتہائی قیمتی فیلٹ ہیٹ
بھی تھا جبکہ اس کے پیچھے ایک گینڈے نما آدمی تھا۔ جسامت کے لحاظ
سے بالکل گینڈے جیسا جبکہ ساخت کے لحاظ سے آدمی۔ ویسے اسے
دیکھ کر پہلا تاثر یہی ابھرتا تھا کہ اس آدمی کے جسم میں طاقت کسی نے
کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے۔ اس کے ہاتھ گوریلوں کی طرح اس کے
گھٹنوں تک لمبے تھے۔ اس کا چہرہ پتھرایا ہوا سا تھا اور آنکھوں سے بھی
سپاٹ پن ظاہر ہو رہا تھا ان دونوں عجیب الخلقت آدمیوں کے پیچھے
ایک نوجوان تھا جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔

"تو تم ہو وہ ایکریمی انجینئر جو ہیڈ کوارٹر کی مشینری درست کرنے آ
رہا تھا"...... اس بونے نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے قد و قامت
اور جسامت کے لحاظ سے اس کی آواز بے حد بھاری تھی اور اس کی آواز
میں غراہٹ کا عنصر نمایاں تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے واقعی کوئی شیر غرا
رہا ہو۔

"ہاں۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں انجینئر ہوں"...... بلیک زیرو
نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا تو وہ بونا بے اختیار ہنس پڑا۔ لیکن
اس کی ہنسی میں بھی غراہٹ کا عنصر تھا۔

"بہت خوب۔ لیکن تم تو اپنا چہرہ بھی نہیں دیکھ سکتے۔ ورنہ تمہیں
معلوم ہوتا کہ تم اس وقت اصل ایشیائی چہرے میں ہو"...... اس
بونے نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے سمال مین۔ کیا ایکریمیا میں ایشیائی
انجینئر نہیں ہو سکتے"...... بلیک زیرو نے اسی طرح مطمئن لہجے میں
جواب دیا تو وہ بونا بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر غصے کے
تاثرات ابھر آئے اور آنکھوں سے جیسے شعلے سے نکلنے لگے۔

"تم نے مجھے سمال مین کہا ہے۔ مجھے۔ وائٹ ٹائیگر کو۔ تم نے
اپنی موت کو مزید عبرتناک بنا لیا ہے"...... اس بونے نے غراتے
ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تو ابھی تمہارا لحاظ کیا ہے۔ ورنہ میں تو تمہیں بے بی کہنا
چاہتا تھا۔ ویسے اگر تمہیں ٹائیگر کہلانے کا اتنا ہی شوق ہے تو پھر تمہیں
بے بی ٹائیگر کہا جا سکتا ہے۔ جہاں تک موت کے عبرتناک ہونے کا
تعلق ہے تو موت تو بہرحال موت ہی ہوتی ہے بے بی ٹائیگر۔ تمہاری
ہو یا میری"...... بلیک زیرو نے جواب دیا تو وائٹ ٹائیگر کے چہرے پر
پہلی بار حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ تمہارا اطمینان۔ تمہاری گفتگو کا انداز۔ یہ سب کچھ واقعی
میرے لئے عجیب ہے۔ میں تمہارا ذہنی اور نفسیاتی تجزیہ کرانا
چاہتا ہوں۔ اس قدر اطمینان حیرت انگیز ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ
تم یہاں سے زندہ بچ کر جا سکو گے"...... وائٹ ٹائیگر نے اچانک

عجیب سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ تم مجھے مار سکتے ہو"...... بلیک زیرو نے ایسے انداز میں کہا جیسے اس کا مضحکہ اڑا رہا ہو۔ وہ جان بوجھ کر یہ انداز اختیار کر رہا تھا تاکہ یہ بونا غصے میں آکر اس کا مقابلہ اس گینڈے نما گوریلے سے کرا دے۔ اس طرح بلیک زیرو کے بچ نکلنے کا چانس بن سکتا تھا۔

" ہاں۔ یہ میرا ساتھی ہے۔ اس کا نام سٹیل راڈ ہے۔ یہ اگر تمہارے سر پر اپنی انگلی بھی مار دے تو تمہاری کھوپڑی پچک جائے گی اور یہ میرا دوسرا ساتھی ہے راڈش۔ یہ صرف ٹریگر دبائے گا اور تمہارا جسم مکھیوں کے چھتے میں تبدیل ہو جائے گا"...... وائٹ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سٹیل راڈ۔ بہت خوب۔ نام تو واقعی چن چن کر رکھے ہوئے ہیں تم نے۔ لیکن یہ سٹیل راڈ صاحب تو مجھے اندر سے کھوکھلے نظر آ رہے ہیں جیسے غبارہ ہو۔ باہر سے پھولا ہوا۔ اندر سے خالی"...... بلیک زیرو نے جان بوجھ کر مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔

" بہت خوب۔ تم واقعی دلیر اور مضبوط اعصاب کے آدمی ہو۔ ویری گڈ۔ مجھے تمہارا یہ انداز پسند آیا ہے۔ اس لئے میں تم سے دوستی بھی کر سکتا ہوں۔ کیا تم دوستی کرنا چاہتے ہو"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔ وائٹ ٹائیگر واقعی ذہنی طور پر بے حد ہوشیار آدمی تھا۔ وہ اس طرح پینترے بدل رہا تھا کہ دوسرے

کو نفسیاتی طور پر ڈاج دے سکے۔

" مجھے کسی سے دوستی یا دشمنی کا کوئی شوق نہیں ہے بے بی وائٹ ٹائیگر۔ میں تو انجینئر ہوں۔ یہاں مشینری ٹھیک کرنے آیا ہوں اور یہ کام میں کر کے جاؤں گا۔ راستے میں اسٹیمر کے اس احمق باس آکلے نے بھی حماقت کی اور اچانک مجھ پر حملہ کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خود اپنے تمام ساتھیوں سمیت ختم ہو گیا۔ پھر لانچوں پر آنے والے تمہارے آدمیوں نے مجھ پر فائر کھول دیا۔ اس کے نتیجے میں وہ بھی ختم ہو گئے۔ پھر کسی نے لانچ میں دھوکے سے مجھ پر وار کیا اور مجھے بے ہوش کر دیا۔ اب تم یہ سٹیل راڈ اور مشین گن بردار سمیت آئے اور مجھے موت کی دھمکیاں دے رہے ہو۔ حالانکہ تم نے مجھے راڈز میں جکڑ رکھا ہے۔ اب ان حالات میں یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت مجھ سے خوفزدہ ہو۔ حالانکہ میں یہاں لڑنے نہیں آیا اور نہ ہی مجھے اس جزیرے پر ہونے والے کسی سلسلے سے کوئی دلچسپی ہے"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" گڈ۔ تم واقعی ہوشیار اور ذہین آدمی ہو۔ پہلی بار میرے تجربے میں یہ بات آ رہی ہے کہ ایشیائی بھی اس طرح ذہانت کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ راڈش۔ اسے گولی مار دو"...... اس بونے نے بڑے ٹھنڈے سے لہجے میں کہا تو اس نوجوان نے کاندھے سے مشین گن اتاری اور اسے ہاتھوں میں لے کر اس کا رخ بلیک زیرو کی طرف کر دیا لیکن بلیک زیرو نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ اس

بونے کی حکم کی تعمیل میں سنجیدہ نہیں ہے۔

"کیوں خواہ مخواہ گولیاں ضائع کرنے پر تلے ہوئے ہو۔ اگر تم میری موت کو عبرتناک بنانا ہی چاہتے ہو تو اپنے اس گوریلے کو حرکت میں لے آؤ"...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی اس سے لڑنا چاہتے ہو۔ لیکن ذہین آدمی تو جسمانی فائٹ نہیں کر سکتے۔ کیا تم فائٹر بھی ہو"...... اس بونے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا تم جانتے ہو کہ فائٹ کسے کہتے ہیں۔ کبھی دیکھی ہے فائٹ تم نے"...... بلیک زیرو نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے سٹیل راڈ کی فائٹ دیکھی ہے۔ بڑے بڑے بہادروں کو اس نے اس طرح مروڑ کر ہلاک کر دیا ہے جیسے وہ کاغذ کے بنے ہوئے ہوں"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"وہ واقعی کاغذ کے بنے ہوئے ہوں گے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سٹیل راڈ"...... اچانک وائٹ ٹائیگر نے اس گوریلے سے مخاطب ہو کر کہا جو پتھریلے چہرے کے ساتھ بے حس و حرکت کھڑا تھا۔

"یس باس"...... اس نے اسی طرح سپاٹ اور انتہائی غیر جذباتی لہجے میں کہا۔

"کیا تم اس آدمی کی ہڈیاں توڑنے پر رضامند ہو"...... وائٹ ٹائیگر

نے کہا۔

"جو آپ کا حکم باس"...... سٹیل راڈ نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"او کے۔ پہلے اس کے لوہے کے راڈز توڑ ڈالو تاکہ اسے اندازہ ہو سکے کہ تم واقعی سٹیل راڈ ہو۔ پھر اس سے بات ہو گی"...... وائٹ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... سٹیل راڈ نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے بلیک زیرو کے جسم کے گرد موجود لوہے کے مضبوط راڈ پر ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے ایک زوردار کڑاکا ہوا اور بلیک زیرو کرسی سمیت ہوا میں اٹھتا چلا گیا۔ سٹیل راڈ کے جھٹکے سے کرسی کے پائے جو فرش میں گڑے ہوئے تھے ٹوٹ گئے تھے اور کرسی بلیک زیرو سمیت ہوا میں اٹھ گئی تھی اور سٹیل راڈ ایک ہاتھ میں کرسی اٹھائے کھڑا ہوا تھا۔ اس میں واقعی بے پناہ طاقت تھی لیکن دوسرے لمحے کڑک کڑک کی آواز سنائی دیں اور سٹیل راڈ کا ہاتھ ہوا میں خالی لہراتا رہ گیا۔ کرسی کا مکینیکل سسٹم اس کے فرش سے ہٹتے ہی ختم ہو گیا تھا۔ اس لئے اچانک راڈز کرسی کے بازوؤں میں غائب ہو گئے تھے اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو کے بازوؤں اور پیروں کے گرد کڑے بھی غائب ہو گئے البتہ بلیک زیرو ایک دھماکے سے کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے بلیک زیرو نے قلابازی کھائی اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا کیونکہ اب وہ بے بسی کی حالت

سے باہر آ گیا تھا۔

" دیکھا تم نے مسٹر انجینئر کہ سٹیل راڈ میں طاقت ہے لیکن عقل نہیں ہے۔ ورنہ یہ ایک ہاتھ کرسی کی پشت پر رکھ کر دوسرے ہاتھ سے راڈز توڑتا۔ اب بتاؤ کہ تم میں دونوں چیزیں کیسے اکٹھی ہو سکتی ہیں"...... وائٹ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے بتایا گیا تھا کہ تم منصوبہ بندی کے ماہر ہو۔ لیکن میرا خیال ہے تم جیسا احمق میں نے زندگی میں نہیں دیکھا"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے یکلخت چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے کمرہ راڈش کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ بلیک زیرو نے انتہائی پھرتی سے نہ صرف اس کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی تھی بلکہ اس نے اچھل کر اس کی ناک پر اپنا گھٹنا بھی مار دیا تھا جس کی وجہ سے وہ چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل پیچھے جا گرا تھا لیکن دوسرے لمحے وائٹ ٹائیگر کے حلق سے بے اختیار قہقہہ نکلا۔

" اچھا۔ تو تم واقعی عقلمند بننے کا مظاہرہ کرنے لگے ہو۔ یہ مشین گن خالی ہے۔ اس میں میگزین نہیں ہے۔ بے شک ٹریگر دبا لو"۔ وائٹ ٹائیگر نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے مشین گن ایک طرف کونے میں اچھال دی کیونکہ اس نے ایک نظر میں چیک کر لیا تھا۔ اس میں واقعی میگزین موجود نہیں تھا۔

" میں احمق نہیں ہوں بے بی۔ بلکہ تم احمق ہو جو خالی مشین گن

اٹھا کر مجھے ڈرانے کے لئے آ گئے ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" سٹیل راڈ کے ساتھ ہونے سے تمہیں سمجھ جانا چاہئے تھا کہ میں کیا چاہتا ہوں۔ اگر مجھے تمہیں مشین گن سے ہلاک کرانا ہوتا تو پھر مجھے سٹیل راڈ کو ساتھ لے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ بہرحال سنو۔ میں واقعی تمہاری دلیری اور اعصاب کی مضبوطی سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ بڑے طویل عرصے بعد میری ملاقات تم جیسے آدمی سے ہوئی ہے۔ جو یقینی موت کو اپنے سامنے دیکھ کر بھی مسکرانا جانتا ہے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم جیسا آدمی سٹیل راڈ کے ہاتھوں ضائع ہو جائے کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم دوست بن جائیں"...... بو نے وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

" اس دوستی سے تم کیا حاصل کرنا چاہتے ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" صرف اتنا بتا دو کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سے ہے یا کرنل فریدی سے اور تمہیں کس نے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات بتائی ہیں۔ میرا وعدہ کہ تمہیں زندہ واپس بھجوا دوں گا"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

" میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور تفصیل مجھے ایکریمیا سے معلوم ہوئی تھی۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ واقعی ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر ہے لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ یہاں صرف چند اسلحہ کے ڈپو ہیں اور ایک آدمی وائٹ ٹائیگر نام کا یہاں موجود ہے جو منصوبہ بندی کا ماہر ہے تو مجھے بے حد مایوسی ہوئی۔ لیکن چونکہ اس جزیرے کو ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر مشہور کیا

گیا تھا اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ اسے تباہ کر ہی دیا جائے۔ چنانچہ میں یہاں آگیا"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"۔ وائٹ ٹائیگر نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا تعلق پاکیشیا سے ضرور ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ سیکرٹ سروس کا کوئی رکن اس طرح اکیلا کام نہیں کیا کرتا۔ وہ لوگ تو ٹیم کی صورت میں کام کرتے ہیں۔ میں پاکیشیا کی ایک سرکاری ایجنسی سے متعلق ہوں"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ پھر تو تم سے دوستی نہیں ہو سکتی کیونکہ میں سمجھا تھا کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نسبت میں نے بڑی بڑی باتیں سن رکھی تھیں۔ ٹھیک ہے ۔ پھر تم مر ہی جاؤ۔ سٹیل راڈ۔ اس کی ہڈیاں توڑ ڈالو"...... وائٹ ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... سٹیل راڈ نے کہا اور اس طرح آگے بڑھنے لگا جیسے واقعی وہ بلیک زیرو کو پکڑ کر اس کی ہڈیاں توڑ ڈالے گا۔ بلیک زیرو خاموش اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ راڈش بھی اب اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا جبکہ وائٹ ٹائیگر کے چہرے پر اب سپاٹ پن ابھر آیا تھا۔ پھر اچانک سٹیل راڈ نے اپنے گوریلے جیسے لمبے بازوؤں کو بجلی کی سی تیزی سے حرکت دی ۔ لیکن بلیک زیرو یکلخت چکنی مچھلی کی طرح اس کے بازوؤں کے

درمیان سے نکل کر سیدھا اس بونے کی طرف آیا اور دوسرے لمحے کمرہ وائٹ ٹائیگر کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ بلیک زیرو نے یکلخت اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر پوری قوت سے دیوار پر دے مارا تھا اور دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکے سے بونا دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو ایک بار پھر اچھلا اور پلک جھپکنے میں اس کی فلائنگ کک پوری قوت سے راڈش کے سینے پر پڑی اور اس بار راڈش کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا اور بلیک زیرو قلا بازی کھا کر سیدھا ہو گیا۔ راڈش فلائنگ کک کی ضرب کھا کر پچھلی دیوار سے ٹکرایا اور پھر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپ کر وہ بھی ساکت ہو گیا۔ اس کے منہ اور ناک سے خون فوارے کے طرح نکلنے لگا تھا۔ پھر اس کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور ساکت ہو گیا۔ سٹیل راڈ اس طرح بلیک زیرو، وائٹ ٹائیگر اور راڈش کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو کیونکہ بلیک زیرو نے یہ سب کچھ اس قدر تیز رفتاری سے کیا تھا کہ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے پلک جھپکنے میں یہ سب کچھ مکمل ہو گیا ہو۔

"کیا تم نے باس کو ہلاک کر دیا ہے"...... اچانک سٹیل راڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"باس سے اگر تمہارا مطلب اس بونے سے ہے تو یہ ابھی ہلاک نہیں ہوا لیکن یہ راڈش ہلاک ہو چکا ہے ۔ ویسے اگر تم چاہو تو اس بونے کو بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے

ہوئے جواب دیا۔

" یہ تو بہت اچھا ہوا کہ باس ہلاک نہیں ہوا۔ ورنہ میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کرتا"..... سٹیل راڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" گڈ۔ تمہاری وفاداری مجھے پسند آئی ہے لیکن یہ بونا تمہارا باس کیسے بن گیا۔ کیا اس نے تمہیں فائٹ میں شکست دی تھی"۔ بلیک زیرو نے کہا تو سٹیل راڈ پہلی بار جذباتی انداز میں ہنسا۔

" فائٹ میں شکست۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ ذہانت میں دنیا میں سب سے آگے ہے۔ اس لئے میرا باس ہے"..... سٹیل راڈ نے جواب دیا۔

" یہ جگہ کیا جزیرے پر ہے۔ ابھی تک کوئی نہیں آیا"..... بلیک زیرو نے کہا۔ وہ دراصل اس سٹیل راڈ کو باتوں میں لگا کر موقع حاصل کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس ٹھوس جسم کے مالک پر فلائنگ کک یا کسی قسم کی ضرب لگانا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں اور اگر واقعی وہ اس کے ہاتھ لگ گیا تو پھر اسے عبرتناک موت سے بھی کوئی نہ بچا سکے گا۔ وہ اس کی ریڑھ کی ہڈی کا کوئی مہرہ توڑ کر یا ڈس لوکیٹ کر کے اسے بے کار کرنا چاہتا تھا اور اسی لئے اس نے اس بونے ور راڈش دونوں کو زمین بوس کر دیا تھا تاکہ وہ کھل کر اپنا کام کر سکے کیونکہ اس بونے اور اس راڈش دونوں کی جیبوں کا مخصوص ابھار بتا رہا تھا کہ ان دونوں کی جیبوں میں مشین پسٹل موجود ہیں اور وہ کسی بھی

لمحے اس پر فائر کھول سکتے تھے لیکن اب موجودہ صورت میں اس کے پاس اتنا وقت بہرحال نہ تھا کہ وہ ان کی جیبوں سے مشین پسٹل نکال سکے کیونکہ سٹیل راڈ اسے ایک لمحے میں چھاپ سکتا تھا۔

" یہ علیحدہ جزیرہ ہے۔ یہ ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ باس کسی اجنبی کو کسی صورت بھی ہیڈ کوارٹر میں برداشت نہیں کر سکتا"..... سٹیل راڈ نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" کیا واقعی تم مرنا چاہتے ہو"..... اچانک بلیک زیرو نے سٹیل راڈ سے مخاطب ہو کر کہا تو سٹیل راڈ اس طرح ہنس پڑا جیسے کوئی بڑا کسی بچے کی بچگانہ بات پر ہنس پڑتا ہے۔

" میرے جسم پر مشین گن کی گولیاں بھی اثر نہیں کرتیں ایشیائی چوہے۔ تم مجھے کیا مارو گے۔ تم خود موت کے قریب ہو"..... سٹیل راڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر اس طرح آگے بڑھنے لگا جیسے بلیک زیرو کو کمرے کے کونے میں گھیرنا چاہتا ہو۔ بلیک زیرو اس کا داؤ سمجھ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی۔

" کیا بچوں جیسی حرکتیں کر رہے ہو۔ کیا کسی نے تمہیں فائٹ کے داؤ بھی نہیں سکھائے ناسنس"..... بلیک زیرو نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس کی بات کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ سٹیل راڈ یکلخت غصے کی شدت سے چیخ کر اچھلا اور اس نے دوڑ کر دونوں بازو بجلی کی سی تیزی سے اکٹھے کئے لیکن بلیک زیرو یکلخت زمین پر اس طرح گر پڑا جیسے لاش

گرتی ہے اور ابھی سٹیل راڈ کے دونوں بازو آپس میں ملے ہی نہ تھے کہ بلیک زیرو کا جسم نیچے گر کر کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے وہ قلا بازی کھا کر اس کی پشت پر آ گیا۔ سٹیل راڈ تیزی سے مڑنے ہی لگا تھا کہ بلیک زیرو کا بازو گھوما اور اس کی کھڑی ہتھیلی کا وار پوری قوت سے سٹیل راڈ کی گردن کی پشت پر پڑا اور سٹیل راڈ یکلخت ضرب کھا کر چیختا ہوا اس طرح آگے کو جھکا جیسے اس کا توازن بگڑ گیا ہو۔ لیکن دوسرے لمحے وہ انتہائی تیزی سے مڑا اور اس کا بازو بلیک زیرو کے جسم سے ٹکرایا اور بلیک زیرو جیسے اڑتا ہوا ایک دھماکے سے سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا سٹیل راڈ کے جسم میں واقعی ناقابل یقین طاقت تھی۔ بلیک زیرو ضرب کھا کر اڑتا ہوا دیوار کی طرف گیا تھا لیکن اس کی تربیت نے اسے اس بار یقینی موت سے بچا لیا تھا۔ ورنہ جس انداز میں وہ دیوار کی طرف گیا تھا اگر وہ اپنے جسم کو انتہائی مہارت سے مخصوص انداز میں نہ موڑ لیتا تو اس کا سر پوری قوت سے دیوار سے ٹکرا جاتا اور نتیجہ یہ کہ اس کی کھوپڑی ہزاروں نہیں تو سینکڑوں ٹکڑوں میں بہرحال تقسیم ہو جاتی۔ لیکن بروقت اپنے جسم کو موڑ لینے کی وجہ سے اس کی پشت دیوار سے ٹکرائی اور وہ اچھل کر دوبارہ زمین پر اس طرح اٹھ کھڑا ہوا جیسے اس نے دیوار کی منڈیر سے چھلانگ لگائی ہو۔ اس کے پیر جیسے ہی زمین پر ٹکے۔ اسی لمحے سٹیل راڈ نے اس پر جھپٹا مارنے کی کوشش کی لیکن بلیک زیرو یکلخت اچھل کر سائیڈ پر ہوا اور سٹیل راڈ جیسے ہی اس سائیڈ پر مڑنے لگا۔ بلیک زیرو کا جسم لٹو کی طرح گھوما اور دوسرے

لمحے اس کی کھڑی ہتھیلی کا وار پوری قوت سے سٹیل راڈ کی گردن کی سائیڈ پر پڑا اور سٹیل راڈ کے منہ سے تو ہلکی سی اوغ کی آواز نکلی البتہ بلیک زیرو کو واقعی یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ہاتھ کی ہڈیاں کسی چٹان سے ٹکرا کر ٹوٹ گئی ہوں اور اس کے پورے بازو میں درد کی تیز لہر سی دوڑ گئی۔ سٹیل راڈ ضرب کھا کر تیزی سے گھوما لیکن بلیک زیرو کی توقع کے عین مطابق وہ ضرب کے نتیجے میں سیدھے کی بجائے الٹے انداز میں گھوما تھا اور بلیک زیرو نے یہ ضرب لگائی ہی اس مقصد کے لئے تھی ورنہ اسے یہ معلوم تھا کہ اس ضرب کا اثر سٹیل راڈ کے جسم پر کاری نہیں ہو سکتا۔ لیکن جیسے ہی ضرب کھا کر سٹیل راڈ گھوما۔ اس کی پشت بلیک زیرو کی طرف ہوئی بلیک زیرو کا دوسرا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس بار اس نے دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پوری قوت سے سٹیل راڈ کی گردن کے عقبی حصے پر پوری قوت سے بالکل اسی جگہ پر ماری جہاں اس نے پہلے کھڑی ہتھیلی کا وار کیا تھا اور سٹیل راڈ گھوم کر سیدھا تو کھڑا ہو گیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا۔ بلیک زیرو نے اچھل کر اس کے گھٹنوں پر پیروں کی ضرب لگائی اور قلا بازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا تو سٹیل راڈ ایک دھماکے سے نیچے فرش پر گرا اور نیچے گرتے ہی یکلخت وہ کسی سپرنگ کی طرح اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ بلیک زیرو اچھل کر ایک بار پھر اس کی پشت پر پہنچ گیا اور ابھی سٹیل راڈ اچھل کر کھڑا ہو جانے کے لئے اپنا توازن پوری طرح قائم نہ کر سکا تھا کہ بلیک زیرو نے ایک بار پھر سٹیل راڈ کی گردن کے عقبی حصے پر کھڑی ہتھیلی کا

وار کر دیا۔ وہ مخصوص انداز میں اور مسلسل ایک ہی جگہ پر ضربیں لگا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس طرح بہرحال سٹیل راڈ کا اعصابی نظام درہم برہم ہو جائے گا اور اعصابی نظام کو درہم برہم کر کے ہی وہ اس پر قابو پا سکتا ہے۔ اس بار کی ضرب نے پہلے سے کچھ زیادہ کام دکھایا اور سٹیل راڈ کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ یکلخت دو قدم دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے اپنے آپ کو دیوار سے ٹکرانے سے بچنے کے لئے دونوں ہاتھ آگے کی طرف بڑھائے ہی تھے کہ بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس بار اس کی زور دار فلائنگ کک دیوار کی طرف دوڑتے ہوئے سٹیل راڈ کی ریڑھ کی ہڈی کے تقریباً درمیان سے ذرا نیچے پوری قوت سے پڑی اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو الٹی قلا بازی کھا کر سیدھا کھڑا ہوا ہی تھا کہ سٹیل راڈ تیزی سے مڑا اور اس نے یکلخت خوفناک انداز میں چیختے ہوئے بلیک زیرو کی طرف بڑھنے کی کوشش کی۔ اس کا انداز واقعی بے حد جارحانہ تھا لیکن بلیک زیرو اس کے منہ سے نکلنے والی آواز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ اس کے مخصوص داؤ اور ضربات نے کام دکھا دیا ہے اور پھر واقعی اس سے پہلے کہ سٹیل راڈ بلیک زیرو تک پہنچتا۔ وہ یکلخت لڑکھڑا کر ایک دھماکے سے نیچے گرا اور نیچے گر کر اس نے بے اختیار اچھل کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن بجائے اٹھنے کے وہ پہلو کے بل گرا اور پھر سیدھا ہو کر ساکت ہو گیا۔ اس نے اپنے گھٹنے موڑے اور اپنے جسم کو پوری قوت سے جھٹکا دے کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر اس کے گھٹنے آہستہ آہستہ سیدھے ہوتے چلے گئے اور پھر اس

کا جسم ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن اس کا جسم بے حس ہو چکا تھا۔ بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ سٹیل راڈ واقعی سٹیل راڈ تھا۔ اگر بلیک زیرو اپنی خصوصی ذہانت سے اس پر اس انداز میں وار نہ کرتا تو اسے گرانا یا بے حس و حرکت کرنا ناممکن تھا۔ بلیک زیرو تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے دیوار کے ساتھ بے ہوش پڑے ہوئے اس بونے کے جسم کی تلاشی لی اور پھر اس کی جیب سے مشین پسٹل نکال کر وہ مڑا اور اس کمرے کے دروازے سے باہر آ گیا۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ واقعی وہ ایک چھوٹے سے ٹاپو پر موجود تھا جس کے گرد سمندر تھا اور اس ٹاپو پر صرف دو کمرے تھے۔ ان میں سے ایک کمرہ تو وہی تھا کہ جس میں سے بلیک زیرو باہر آیا تھا جبکہ دوسرے کمرے کا دروازہ بند تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک دیو ہیکل لوہے کا بلند و بالا ٹاور موجود تھا جس کے اوپر بڑی بڑی گول اور چوکور عجیب وغریب ساخت کی پلیٹیں نصب تھیں۔ صبح کی روشنی اب قدرے پھیل گئی تھی اس لئے بلیک زیرو کو یہ سب کچھ قدرے واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔ بلیک زیرو دوسرے کمرے کی طرف بڑھا۔ اس نے اس کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ اندر جو مشینری موجود تھی اسے دیکھتے ہی بلیک زیرو سمجھ گیا کہ یہ ٹرانسمشن مشینری ہے اور اس ٹاور کا تعلق کسی مخصوص سٹیلائٹ سے ہے اور کال اس ٹاور کے ذریعے رسیو ہو کر اس مشینری کے ذریعے آٹومیٹک انداز میں ہیڈ کوارٹر

ٹرانسمٹ ہو جاتی ہو گی۔ ایک لحاظ سے یہ جزیرہ ٹرانسمٹ کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ اس کمرے کی چھت سے بھی تیز روشنی نکل رہی تھی اور مشینری بھی خودکار انداز میں کام کر رہی تھی۔ بلیک زیرو نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ اس مشینری کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی مشین کے ڈائلوں اور چھوٹے بڑے جلتے بجھتے بلبوں کے پرخچے اڑ گئے اور اس کے ساتھ ہی دھماکہ ہوا اور ایک مشین اس طرح پھٹ گئی جیسے اس کے اندر موجود کسی طاقت کا کوئی بم پھٹ پڑا ہو اور بلیک زیرو تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر آگیا۔ اب اندر سے مسلسل لیکن ہلکے دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں اور بلیک زیرو سمجھ گیا کہ ایک دوسری کے ساتھ منسلک مشینری ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہی ہے۔ ایک لحاظ سے اس نے ہیڈ کوارٹر کا اعصابی نظام بالکل اس طرح ناکارہ کر دیا تھا جس طرح اس نے سٹیل راڈ کا اعصابی نظام ناکارہ کیا تھا۔ وہ واپس اس کمرے میں آیا۔ اس نے وہاں موجود لوہے کی کرسی کو سیدھا کیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے اس بونے کو اٹھا کر اس کرسی پر بٹھایا اور پتلون پر بندھی ہوئی بیلٹ کھول کر اس نے بیلٹ کی مدد سے اس بونے کو کرسی کے ساتھ اس طرح جکڑ دیا کہ بونا کسی طرح بھی نہ ہی کھسک کر کرسی سے نیچے اتر سکتا تھا اور نہ اپنے آپ کو کسی طرح بھی چھڑا سکتا تھا۔ اس کے دونوں بازو اس نے اس کی پشت پر کر کے اس انداز میں اسے جکڑا تھا کہ وہ دونوں بازوؤں کو سامنے کے رخ پر بھی نہ لا سکتا تھا۔

مشین پسٹل کا میگزین چونکہ اس نے مشینری پر ہی خالی کر دیا تھا اس لئے اس نے مشین پسٹل پھینک دیا تھا۔ جب اس نے وائٹ ٹائیگر کو جکڑ دیا تو وہ واپس مڑا اور اس نے مردہ پڑے راڈش کی تلاشی لینی شروع کر دی اور دوسرے لمحے اس کی توقع کے عین مطابق وہ اس کی جیب سے مشین پسٹل نکال لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس نے یہ مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور آگے بڑھ کر اس نے وائٹ ٹائیگر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔ گو وہ اس بونے کے چہرے پر تھپڑ مارنا چاہتا تھا لیکن اس طرح یہ بونا بولنے کے قابل ہی نہ رہتا۔ ورنہ ذاتی طور پر بلیک زیرو کو تھپڑ مار کر دوسرے کو ہوش میں لے آنا زیادہ پسند تھا۔ وہ ناک اور منہ بند کر کے کسی کو ہوش میں لانے کا طریقہ اس وقت استعمال کرتا تھا جب وہ ایسا کرنے پر مجبور ہو۔ جب بونے کے جسم میں حرکت کے تاثرات واضح طور پر نمودار ہونے لگے تو بلیک زیرو نے ہاتھ ہٹا لئے۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے کانوں میں ہلکی سی آواز پڑی تو وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل آیا اور باہر آتے ہی اسے بے اختیار ایک درخت کی اوٹ لینی پڑی کیونکہ اس نے دور سے ایک بڑی سی لانچ کو انتہائی تیز رفتاری سے اس جزیرے کی طرف بڑھتے دیکھ لیا تھا۔ اس بڑی اور طاقتور لانچ کی مخصوص آواز تھی جو اس کے کانوں میں پڑی تھی اور وہ اس بونے کو چھوڑ کر باہر آگیا تھا۔ بلیک زیرو سمجھ گیا کہ یہاں سے ہیڈ کوارٹر والا

جزیرہ قریب ہے اس لئے ٹرانسمیشن مشینری ناکارہ ہوتے ہی وہاں سے
لانچ پر چیکنگ کے لئے کوئی آدمی یہاں آرہا ہے۔ پھر لانچ کافی قریب آ
گئی تو بلیک زیرو نے دیکھا کہ لانچ میں دو آدمی تھے۔ انہوں نے لانچ کو
کنارے پر ایک تنے سے مخصوص انداز میں ہک کیا اور پھر وہ دونوں
آدمی تیزی سے لانچ سے جزیرے پر آئے اور پھر قدم بڑھاتے ہوئے ان
کمروں کی طرف بڑھنے لگے اسی لمحے بلیک زیرو نے ہاتھ میں پکڑے
ہوئے مشین پسٹل کا رخ ان کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی
آواز کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپ کر
ساکت ہو گئے۔ بلیک زیرو درخت کی اوٹ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا
لانچ کی طرف بڑھنے لگا۔ اب وہ پوری طرح محتاط تھا۔ ویسے بھی اب دن
کی روشنی کافی پھیل چکی تھی۔ اس لئے اسے سب کچھ واضح طور پر نظر آرہا
تھا۔ بلیک زیرو لانچ پر چڑھا اور اس نے پوری لانچ گھوم ڈالی لیکن لانچ
خالی تھی۔ وہ اطمینان بھرے انداز میں واپس پلٹا اور پھر جزیرے پر آکر
تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھنے لگا جس میں وہ بونا اور سٹیل
راڈ موجود تھے۔ لانچ پر آنے والے دونوں افراد ہلاک ہو چکے تھے۔
بلیک زیرو نے جھک کر ان دونوں کی تلاشی لی لیکن ان کے پاس اسلحے
کی بجائے مشینری کی مرمت کے جدید ساخت کے ٹول باکس موجود
تھے اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا سیدھا ہوا اور پھر وہ آگے بڑھ کر کمرے
میں داخل ہوا تو بے اختیار اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔
کیونکہ وائٹ ٹائیگر بڑے زور شور سے اپنے آپ کو چھڑانے کی کارروائی

میں مصروف تھا۔ اس نے اپنے دونوں بازو عقب سے سائیڈوں میں کر
لئے تھے اور اب وہ انہیں بیلٹ سے باہر نکالنے میں مصروف تھا۔ ویسے
اگر بلیک زیرو کو مزید کچھ دیر ہو جاتی تو وہ اپنے مقصد میں یقیناً کامیاب
ہو جاتا لیکن بلیک زیرو کو دیکھ کر اس نے اپنے آپ کو روک لیا۔

" تم نے سٹیل راڈ کے ساتھ کیا کیا ہے۔ یہ تو نہ بولتا ہے اور نہ
حرکت کر رہا ہے لیکن یہ زندہ ہے۔ پھر تم نے آخر کیا کیا ہے"۔ وائٹ
ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے اس کے اعصابی نظام کا رابطہ اس کے ذہن سے توڑ دیا
ہے اب یہ ایک لاش سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا"...... بلیک
زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ سٹیل راڈ کو اس حالت میں کیسے پہنچایا جا
سکتا ہے۔ اس کے جسم پر تو گولیاں بھی اثر نہیں کرتیں"...... وائٹ
ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں کہا۔

" اسی لئے تو مجھے اس انداز کی کارروائی کرنا پڑی ہے۔ بہرحال
تمہیں یہ بتا دوں کہ ساتھ والے کمرے میں نصب ٹرانسمشن مشینری کو
میں نے فائرنگ کر کے ناکارہ کر دیا ہے اور تمہارے ہیڈ کوارٹر سے
لانچ پر دو انجینئر آئے تھے۔ انہیں میں نے ہلاک کر دیا ہے"...... بلیک
زیرو نے کہا تو وائٹ ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے شدید ترین تاثرات
ابھر آئے۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ مجھ سے زندگی میں پہلی بار غلطی ہوئی ہے

کہ میں نے تمہیں زندہ رکھا۔ کاش ایسا نہ ہوتا۔ لیکن میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ کوئی آدمی سٹیل راڈ کو اس طرح بے کار کر سکتا ہے اور اس انداز میں سچوئشن تبدیل کر سکتا ہے۔ ویری سٹرینج۔ بہر حال اب تم کیا چاہتے ہو"...... وائٹ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی"...... بلیک زیرو نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"سنو۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ ہیڈ کوارٹر پر انتظامات بے حد سخت ہیں۔ تم وہاں داخل ہی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے تم اپنی زندگی بچا لو اور یہاں سے واپس چلے جاؤ۔ میرا وعدہ ہے کہ میں تمہارے پیچھے آدمی نہیں بھیجوں گا"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا بیلٹ سے میں نے تمہاری عقل تو نہیں باندھ دی بے بی ٹائیگر جو تم نے احمقوں جیسی باتیں کرنا شروع کر دی ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ وہاں جو انتظامات ہیں اور اب ٹرانسمشن بے کار ہو جانے کی وجہ سے تم لوگ مورس سے بھی آدمی نہیں منگوا سکتے۔ بہر حال اب تمہیں میرے ساتھ ہیڈ کوارٹر جانا ہو گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تم تجربہ کرنا چاہتے ہو تو کر لو۔ میں تمہارے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں"...... وائٹ ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے ہیڈ کوارٹر شاید چند فرلانگ ہی دور ہے۔ ورنہ یہ انجینئر اتنی جلدی یہاں نہ پہنچ جاتے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں یہاں سے دس منٹ کے سفر کے فاصلے پر ہے ہیڈ کوارٹر"۔ وائٹ ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا مجھے اس ٹاپو سے یہاں براہ راست لایا گیا تھا یا پہلے ہیڈ کوارٹر لے جایا گیا تھا"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر میں کوئی اجنبی کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمہیں یہاں براہ راست ٹاپو سے لایا گیا تھا"...... وائٹ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے بلیک زیرو وائٹ ٹائیگر کی بدلتی ہوئی حالت کو دیکھ کر چونک پڑا۔ وہ یکلخت اس طرح نظر آنے لگا تھا جیسے اس نے باہر کسی کی آہٹ سنی ہو۔ بلیک زیرو تیزی سے مڑا ہی تھا کہ اس نے یکلخت دروازہ کھلنے کی آواز سنی اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو نے یکلخت چھلانگ لگائی اور بجلی کی سی تیزی سے وہ وائٹ ٹائیگر کی کرسی کے عقب میں ہو گیا اور عین اس وقت دو آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے اندر داخل ہوئے ان کے پیچھے دو اور آدمی بھی نظر آ رہے تھے۔

"اسے مار ڈالو۔ میرے پیچھے ہے یہ"...... وائٹ ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ کرسی سمیت اڑتا ہوا اندر داخل ہونے والوں پر جا گرا۔ لیکن ایک آدمی بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں ہوا اور اس کے ساتھ ہی مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں گرم سلاخیں اترتی چلی جا رہی ہوں اور پھر اس کے ذہن پر موت کے اندھیروں نے جھپٹے مارنے

شروع کر دیئے اور بلیک زیرو کو آخری احساس یہی ہوا کہ وہ فائرنگ سے ہٹ ہو کر نیچے گر رہا ہے اور اس کے بعد اس کے احساسات یقینی موت کی گہری تاریکیوں میں ڈوبتے چلے گئے۔

لارڈ بوفمین ایک خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں انتہائی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ وہ بار بار میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی طرف دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ کمرہ آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن فرنیچر انتہائی قیمتی اور جدید ساخت کا تھا جبکہ سجاوٹ کا انداز بھی انتہائی جدید تھا۔ چند لمحوں بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ بوفمین نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے اور جسم میں موجود بے چینی کے تاثرات یکلخت غائب ہو گئے اور اب وہ اس طرح مطمئن نظر آ رہا تھا جیسے فون کی گھنٹی بجنے سے ہی اس نے کوئی اطمینان بخش خبر سن لی ہو۔ وہ بڑے اطمینان سے مڑا اور میز پر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ فون کی گھنٹی مترنم آواز میں مسلسل بج رہی تھی۔ اس نے اطمینان بھرے انداز میں ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ..... لارڈ بوفمین نے بھاری لہجے میں کہا۔

"ایکریمیا سے راڈرک لائن پر ہے جناب"..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کوڈ وغیرہ چیک کر لئے ہیں"..... لارڈ بوفمین نے پوچھا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"..... لارڈ نے اسی طرح بھاری لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر۔ میں راڈرک بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"..... لارڈ نے قدرے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل فریدی پر کئے گئے تمام حملے ناکام ہو گئے ہیں۔ تخریب کاری کرنے والے دونوں گروپ پکڑ لئے گئے ہیں اور ایکریمیا سے بھیجا گیا قاتلوں کا گروپ تھرٹی ون آر بھی گھیر کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ دماک میں ایجنٹ مریم بانو کو بھی گولی مار دی گئی ہے"..... دوسری طرف سے کہا تو تو لارڈ بوفمین کو یوں محسوس ہوا جیسے راڈرک کی آواز کی بجائے کوئی پگھلا ہوا سیسہ اس کے کانوں میں انڈیلتا چلا جا رہا ہے۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"..... لارڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

"کرنل فریدی کو پہلے سے اس سارے سیٹ اپ کا علم تھا جناب۔

اس لئے اس کے آدمیوں نے انتہائی تیز کارروائی کی اور نتیجہ مکمل ناکامی کی صورت میں سامنے آیا ہے"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اور پاکیشیائی ایجنٹ کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"..... لارڈ نے کہا۔

"وہاں بھیجا جانے والا گروپ الیون بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہیڈ کوارٹر سے بھی عجیب رپورٹ ملی ہے کہ ایک پاکیشیائی ایجنٹ ہیڈ کوارٹر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن وائٹ ٹائیگر نے اسے ہلاک کر دیا ہے"..... راڈرک نے کہا تو لارڈ بوفمین بے اختیار اچھل پڑا۔

"ہیڈ کوارٹر میں پاکیشیائی ایجنٹ پہنچ گیا تھا۔ ویری بیڈ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ہیڈ کوارٹر تو انتہائی خفیہ ہے۔ وہاں کوئی ایجنٹ کیسے پہنچ سکتا ہے"..... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے وائٹ ٹائیگر کو کہہ دیا ہے کہ وہ آپ کو براہ راست تفصیلی رپورٹ دے"..... راڈاک نے جواب دیا۔

"مطلب یہ کہ ہمارا تمام منصوبہ مکمل طور پر ناکام رہا ہے"۔ لارڈ بوفمین نے کہا۔

"یس لارڈ"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"او کے۔ ابھی تم نے کوئی کارروائی نہیں کرنی۔ میں اب اس سلسلے میں کوئی نیا پلان بناؤں گا"..... لارڈ بوفمین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی کریڈل دبایا اور پھر اسے بار بار پریس کرنے لگا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کلیسر کو تلاش کرو اور وہ جہاں بھی ہو۔ اسے فوراً میرے آفس پہنچاؤ۔ فوراً"..... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ گھی اب سیدھی انگلی سے نہیں نکلے گا"..... لارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئی تھیں۔ وہ کچھ دیر خاموش رہا پھر اس نے چونک کر رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیڈ کوارٹر میں وائٹ ٹائیگر کو کال کر کے میری اس سے بات کراؤ"..... لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... لارڈ نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر سے رابطہ ٹرانسمیٹر پر ہو سکتا ہے جناب۔ وہاں کا ٹرانسمشن سسٹم تباہ ہو چکا ہے۔ وائٹ ٹائیگر ٹرانسمیٹر پر موجود ہے سر"..... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو لارڈ کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

"ٹرانسمشن سسٹم تباہ کر دیا گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے"..... لارڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وائٹ ٹائیگر آپ کو تفصیل بتانے کے لئے لائن پر موجود ہیں

سر"۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو لارڈ نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا لیکن جدید اور لانگ رینج کا باکس نما ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس۔ اوور"..... لارڈ نے انتہائی رعب دار لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"وائٹ ٹائیگر عرض کر رہا ہوں چیف باس۔ اوور"..... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے وائٹ ٹائیگر۔ کون ایجنٹ ہیڈ کوارٹر پہنچا تھا اور کس طرح ہیڈ کوارٹر کا ٹرانسمشن سسٹم تباہ ہوا ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اوور"..... لارڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر تک تو ایجنٹ نہیں پہنچ سکا سر۔ اسے سپلائی ٹاپو پر ہی گھیر لیا گیا تھا۔ لیکن وہ ہمارے آدمیوں کو ڈاج دے کر نادر ٹاپو پر پہنچ گیا اور پھر مجھے اس کی سرکوبی کے لئے خود وہاں جانا پڑا۔ لیکن اس دوران وہ ٹرانسمشن کی مشینری کو فائرنگ سے تباہ کر لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ لیکن ہم نے اسے گھیر کر ہلاک کر دیا۔ اب میں نے راڈرک کو کہہ دیا ہے کہ وہ ایکریمیا سے انجینئر اور نئی مشینری بھجوا دے۔ زیادہ سے زیادہ دو روز کے اندر نئی مشینری نصب ہو جائے گی اوور"۔ وائٹ ٹائیگر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تفصیلی رپورٹ دو۔ اوور"..... لارڈ نے اس بار قدرے اطمینان

بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وائٹ ٹائیگر کی یہ بات سن کر اسے خاصا سکون محسوس ہو رہا تھا کہ ایجنٹ ہیڈ کوارٹر تک نہیں پہنچ سکا۔

"سر حسب دستور سپلائی اسٹیمر پر راموس سے آرہی تھی کہ میں نے چیکنگ کے طور پر اسٹیمر کے کپتان اور سپلائی کے انچارج آکلے سے ٹرانسمیٹر پر بات کی تو آکلے نے مجھے بتایا کہ ایک ایکریمی انجینئر کو ایکریمیا سے بھجوایا گیا ہے تاکہ ہیڈ کوارٹر کی مشینری کو درست کیا جاسکے اور وہ انجینئر بھی سپلائی اسٹیمر پر موجود ہے۔ میں یہ سن کر بے حد حیران ہوا۔ میں نے اسے بتایا کہ میں نے کسی انجینئر کو کال نہیں کیا۔ اس لئے یہ لازماً کوئی غیر ملکی ایجنٹ ہوگا۔ اسے فوراً ہلاک کر دیا جائے۔ چنانچہ مجھے اطلاع ملی کہ وہ انجینئر ہلاک نہیں ہوا بلکہ اس نے اسٹیمر کے سارے عملے کو ہلاک کر دیا ہے اور ہماری لانچوں کے عملے کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور ایک لانچ لے کر وہ فرار ہو گیا ہے۔ میں نے فوراً اس کی تلاش کا حکم دیا تو مجھے پتہ چلا کہ وہ ٹاور ٹاپو پر پہنچ گیا اور اس نے وہاں ہمارے آدمیوں کو ہلاک کر کے ٹاور پر قبضہ کر لیا ہے جس پر میں خود چار آدمیوں کے ساتھ وہاں گیا اور پھر میں نے منصوبہ بندی سے کام لیتے ہوئے اسے گولیوں سے چھلنی کر دیا لیکن اس دوران وہ ٹرانسمشن مشینری تباہ کر چکا تھا۔ اوور"۔ وائٹ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس ملک کا ایجنٹ تھا وہ اور اسے کیسے ہیڈ کوارٹر اور سپلائی کے بارے میں علم ہو گیا تھا۔ اوور"۔۔۔۔ لارڈ بوفمین نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

"اس کی ہلاکت کے بعد اس کا میک اپ چیک کیا گیا تو پتہ چلا کہ وہ ایشیائی تھا جناب اور پھر اس کی تلاشی پر معلوم ہوا کہ اس کا تعلق پاکیشیا کی کسی سرکاری ایجنسی سے تھا۔ اوور"۔۔۔۔ وائٹ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا ہیڈ کوارٹر اب محفوظ نہیں رہا۔ تمہیں اسے ہلاک کرنے کی بجائے پکڑنا چاہئے تھا تاکہ اس سے تفصیلی معلومات حاصل کی جاسکتیں۔ اوور"۔۔۔۔ لارڈ نے کہا۔

"سر وہ انتہائی تیز اور خطرناک ایجنٹ تھا۔ اگر ہم اسے پکڑنے کی کوشش کرتے تو وہ مزید نقصان کر دیتا۔ میں نے اسے انتہائی منصوبہ بندی سے گھیر کر اس کا خاتمہ کیا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن اب تم نے اس ایجنٹ کے بارے میں تحقیقات کرائی ہیں کہ اسے کس طرح ہیڈ کوارٹر کا علم ہوا اور کس طرح وہ سپلائی اسٹیمر پر پہنچا۔ اوور"۔۔۔۔ لارڈ نے کہا۔

"یس سر۔ تحقیقات جاری ہیں۔ میرے دو آدمی خصوصی طور پر اس پر کام کر رہے ہیں تاکہ آئندہ ایسے کسی واقعہ کا اعادہ نہ ہو سکے۔ اوور"۔۔۔۔ وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"او کے۔ اور زیادہ محتاط رہو۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ لارڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس میز کی دراز میں رکھا اور دراز بند کر دی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور

انھالیا۔

"یس"..... لارڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"کلیسر ملاقات کے لئے حاضر ہے باس"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بھجوا دو اسے"..... لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو لارڈ نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا تو سامنے دیوار میں ایک سکرین روشن ہو گئی جس پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی کھڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ لارڈ نے وہ بٹن آف کیا اور ایک دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور سکرین پر نظر آنے والا آدمی اندر داخل ہوا اور اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں لارڈ کو سلام کیا۔ یہ کلیسر تھا۔ جیوش چینل کا چیف سکیورٹی آفیسر اور اسرائیل میں لارڈ کا نمبر ٹو۔ یہ ایکریمیا کا ٹاپ ایجنٹ تھا لیکن لارڈ نے اسے وہاں سے بلوا کر اپنے پاس رکھ لیا تھا اور اسے جیوش چینل کا چیف سکیورٹی آفیسر بنا دیا تھا۔

"بیٹھو کلیسر"..... لارڈ نے قدرے نرم لہجے میں کہا تو کلیسر میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر انتہائی مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"کرنل فریدی کے بارے میں کیا جانتے ہو تم"..... لارڈ نے کہا تو کلیسر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"وہ دنیا کا انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے"..... کلیسر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سمجھا جاتا ہے یا ہے۔ ایک بات کرو"..... لارڈ نے تیز لہجے میں کہا

"ہے بھی سہی اور سمجھا بھی جاتا ہے"..... کلیسر نے جواب دیا۔

"اور پاکیشیا کا علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس"..... لارڈ نے کہا۔

"ان دونوں کے بارے میں بھی میرا وہی جواب ہے جو کرنل فریدی کے بارے میں ہے۔ لیکن آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کیا یہ دونوں جیوش چینل کے خلاف کام کر رہے ہیں"۔ کلیسر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ دونوں ریڈ واٹر کے خلاف کام کر رہے ہیں اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ ان دونوں تک جیوش چینل کے بارے میں بھی اطلاع پہنچ چکی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں جیوش چینل کے خلاف کام کرنے یہاں بھی آ جائیں"..... لارڈ نے کہا۔

"آپ پریشان نہ ہوں لارڈ۔ انہیں یہاں آنے دیں۔ اس کے بعد میں جانوں اور وہ۔ میں ان کا مقابلہ کر سکتا ہوں بلکہ ایکریمیا کی سب ایجنسیوں میں سے یہ فخر صرف مجھے ہی حاصل ہے کہ میں نے ہمیشہ ان کا بھرپور مقابلہ کیا ہے۔ میرے مقابلے میں یہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے اور پھر یہاں اسرائیل میں تو انہیں پناہ بھی نہ ملے گی"..... کلیسر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن میں چاہتا ہوں کہ وہ یہاں آنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جائیں۔ میں نے اس کے لئے ڈاکا میں موجود ریڈ واٹر کے دو گروپ

تخریب کاری کے لئے تعینات کئے اور ایک انتہائی ماہر پیشہ ور قاتلوں کے گروپ کو کرنل فریدی کی ہلاکت کے لئے ایکریمیا سے بھجوایا لیکن مجھے ابھی ابھی رپورٹ ملی ہے کہ کرنل فریدی نے ان تینوں گروپوں کو نہ صرف گرفتار کر لیا بلکہ انہیں ہلاک بھی کر دیا گیا ہے اور دماک میں ریڈ واٹر کی ایجنٹ مریم بانو کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ادھر پاکیشیا سے بھی ایسی ہی رپورٹ ملی ہے وہاں بھی علی عمران کے خلاف تمام کارروائی ناکام رہی ہے بلکہ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر وگاس جزیرے پر ایک پاکیشیائی ایجنٹ پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا اور اس نے وہاں کا ٹرانسمشن نظام بھی تباہ کر دیا لیکن وہاں کے انچارج وائٹ ٹائیگر نے اسے ہلاک کر دیا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے بلوایا ہے کہ تم دماک جا کر اس کرنل فریدی کے خلاف کام کرو۔ میں ان دونوں ایجنٹوں کی ہر صورت میں موت چاہتا ہوں"۔ لارڈ بوفمین نے کہا۔

" آپ کے حکم کی تعمیل مجھ پر فرض ہے چیف باس۔ لیکن میرا مشورہ ہے کہ آپ کرنل فریدی اور علی عمران دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں۔ اگر یہ لوگ یہاں اسرائیل میں آئیں تو یہاں آسانی سے ان کا شکار کھیلا جا سکتا ہے ورنہ وہاں ان کی ہلاکت کے چکر میں آپ نہ صرف اپنی مکمل ریڈ واٹر تباہ کرا لیں گے بلکہ اس کا ہیڈ کوارٹر اور پورا سیٹ اپ ختم ہو جائے گا۔ یہ دونوں انتہائی تیز اور فعال سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ یہ اس طرح قابو میں نہیں آ سکتے۔ جس طرح آپ سوچ رہے ہیں"...... کلیسر نے جواب دیا۔

" لیکن اگر ان کے خلاف کام نہ کیا گیا تو پھر اسلامی ممالک کی کانفرنس منعقد ہو جائے گی اور یہ کانفرنس نہ صرف پوری دنیا کے یہودیوں کے خلاف ہے بلکہ باچان اور کافرستان اور ایسے ہی دوسرے ممالک حتیٰ کہ ایکریمیا اور یورپ کے سب ملکوں کے خلاف ہے کیونکہ اس کانفرنس میں جو معاہدہ ہونے والا ہے اگر وہ ہو گیا تو پھر اسلامی ممالک بارٹر سسٹم کے تحت ایک دوسرے کو اپنا مال فروخت کریں گے اور ان ملکوں میں دنیا کی ہر چیز وافر مقدار میں موجود ہے۔ اس طرح پوری اسلامی دنیا کی منڈیاں یہودیوں، یورپی ملکوں، باچانیوں، کافرستانیوں اور ایکریمیا کے ہاتھوں سے نکل جائیں گی اور ہم سب ایسا نہیں چاہتے"...... لارڈ بوفمین نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ ریڈ واٹر نے صرف دھمکیاں دے کر گریٹ لینڈ میں اسلامی ممالک کی کانفرنس کے انعقاد کو رکوایا ہے اور اب اسلامی ممالک اس کانفرنس کے انعقاد سے گریز کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ اس طرح جاری رکھیں۔ ریڈ واٹر کی طرف سے دھمکیاں دیتے رہیں اور تخریبی کارروائیاں جاری رکھیں اور خاص طور پر ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کے انتظامات سخت کر لیں۔ اگر وہ ایجنٹ وہاں تک پہنچ گیا تو پھر کرنل فریدی اور علی عمران بھی وہاں تک پہنچ جائیں گے اور پھر ہیڈ کوارٹر ان کے لئے بہترین پھندہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اس طرح اسلامی کانفرنس کا انعقاد نہ ہو سکے گا اور ایک سال آسانی سے گزر جائے گا۔ ایک سال بعد کئی ممالک میں نئے انتخابات ہو جائیں گے اور

نئے لوگ آجائیں گے۔اس طرح معاملات ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں
گے"۔ کلیسر نے جواب دیا۔

"اگر ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کو کوئی یقینی خطرہ پیش آیا تو پھر تمہیں
وہاں جانا پڑے گا۔ گو یہ ہیڈ کوارٹر ایسا نہیں ہے کہ اس کی تباہی سے
ہمیں کوئی نقصان پہنچ سکے۔وہاں اس جزیرے میں صرف اسلحے کے چند
ذخائر ہیں اور بس۔اور پھر یہ ہیڈ کوارٹر کسی بھی دوسرے جزیرے پر
قائم کیا جاسکتا ہے لیکن ہم نے اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ایسا
پروپیگنڈہ کر رکھا ہے کہ جیسے یہ واقعی ہیڈ کوارٹر ہو اور ناقابل تسخیر ہو
اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ لوگ اس سے سر تو پٹخ سکیں لیکن اسے
نقصان نہ پہنچا سکیں ورنہ ریڈ واٹر کی ساکھ خراب ہو جائے گی"...... لارڈ
بوفمین نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔اگر کوئی یقینی خطرہ درپیش ہوا تو مجھے جانے
میں کوئی اعتراض نہ ہوگا اور اگر وہ لوگ یہاں آئے تو پھر بھی میں
موت بن کر ان پر جھپٹ پڑوں گا"...... کلیسر نے کہا۔

"او۔کے۔اب میں مطمئن ہوں۔تم جاسکتے ہو"...... لارڈ بوفمین
نے اطمینان بھرے انداز میں کہا تو کلیسر اٹھا اور سلام کر کے بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

بلیک زیرو کی آنکھیں کھلیں تو اسے اپنے ذہن میں مسلسل
دھماکے سے ہوتے ہوئے محسوس ہوئے اسے یوں محسوس ہو رہا تھا
جیسے اس کے گرد دبیز دھند چھائی ہوئی ہو اور وہ سفید بادلوں کے
درمیان فضا میں تیرتا پھر رہا ہو۔لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور پوری
طرح جاگ اٹھا۔اس کے ساتھ ہی اسے اپنے اردگرد کا ماحول قدرے
واضح دکھائی دینے لگ گیا۔اس نے دیکھا کہ وہ اس کمرے میں فرش پر
لاشوں کے درمیان موجود تھا جس کمرے میں اسے پہلے کرسی پر باندھا
گیا تھا اور پھر اس نے اس بونے وائٹ ٹائیگر کو کرسی پر بٹھا کر بیلٹ
سے باندھا تھا اور اسکے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ سارے مناظر فلم
کی طرح گھومنے لگ گئے جب وہ دروازے کی طرف پشت کئے سامنے
کرسی پر بیٹھے ہوئے وائٹ ٹائیگر سے پوچھ گچھ کر رہا تھا تو اس نے
وائٹ ٹائیگر کے چہرے اور انداز میں یکلخت تبدیلی محسوس کی اور پھر

اس نے رخ موڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔اس نے دروازے میں
سے مسلح افراد کو اندر آتے دیکھا تو وہ انتہائی پھرتی سے وائٹ ٹائیگر کی
کرسی کے عقب میں آگیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں
سے کرسی وائٹ ٹائیگر سمیت اٹھا کر آنے والے مسلح افراد کی طرف
پھینک دی اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا
لیکن اندر داخل ہونے والوں میں سے ایک آدمی اپنی پھرتی کی وجہ سے
کرسی کی زد میں آنے سے بچ گیا اور اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی
مشین گن سے فائر کھول دیا اور بلیک زیرو کو اپنے جسم میں گرم
سلاخیں اترتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں اور وہ نیچے گر گیا تھا اور پھر اس کا
ذہن تاریکی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ البتہ اب اسے
دھندلا سا احساس ہو رہا تھا کہ نیچے گرنے کے بعد اس نے لاشعوری طور
پر اندر آنے والوں پر مشین پسٹل کی فائرنگ کھول دی تھی یہ بات
پوری طرح اس کے شعور میں واضح نہ تھی البتہ اب پوری طرح شعور
میں آنے کے بعد اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ نہ صرف زندہ تھا بلکہ
ہوش میں بھی آگیا تھا۔اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن
جیسے ہی اس نے اٹھنے کے لئے کوشش کی۔اس کا ذہن یکلخت کسی لٹو
کی طرح گھومنے لگا۔اس نے اپنے آپ کو بے حس و حرکت کر کے ایک
بار پھر اپنے ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کی اور پھر آہستہ آہستہ وہ اپنے
آپ کو سنبھالنے میں کامیاب ہو گیا لیکن اب اس نے جھٹکے سے اٹھنے
کی بجائے آہستہ آہستہ اٹھنا شروع کیا اور اسے محسوس ہوا کہ اس کے

جسم میں شدید درد کی لہریں دوڑ رہی ہیں اور اس کا سانس بھی ہموار
نہیں ہے۔اسے اپنے پہلوؤں میں زخموں کا احساس ہو رہا تھا۔ایک
بازو بھی بے حس و حرکت محسوس ہو رہا تھا اور جہاں وہ موجود تھا وہاں
خون بھی کافی زمین میں جذب ہو چکا تھا۔لیکن اب چونکہ وہ ذہنی طور پر
سنبھل چکا تھا اور اسے اپنی حالت کا بھی احساس ہو گیا تھا کہ وہ نہ صرف
شدید ترین زخمی حالت میں ہے بلکہ اس کے زخموں میں سے خون بھی
کافی بہہ چکا ہے اور اس کے علاوہ شاید گولیاں بھی اس کے جسم میں
موجود تھیں۔جن کا زہر بھی خون میں شامل ہو چکا ہے۔اس لئے اس کی
حالت کافی تشویشناک ہے اور کسی بھی لمحے موت کا فرشتہ اس پر جھپٹ
سکتا تھا لیکن زندگی کے آخری سانس تک جدوجہد کرنا اس کی تربیت
میں شامل تھا۔اس لئے اس نے اپنے آپ کو سنبھالے رکھا۔ہر طرف
گہری خاموشی طاری تھی۔اس لئے اتنی بات وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ افراد
اسے مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اس کی لاشعوری
فائرنگ کی وجہ سے وہ خود یا وائٹ ٹائیگر زخمی ہوا ہو۔اس لئے وہ لوگ
اپنے آپ کو سنبھالنے کے چکر میں اس کی طرف زیادہ توجہ نہ کر سکے
ہوں۔یہ سب کچھ سوچتے ہوئے وہ اب آہستہ آہستہ دروازے کی طرف
کرالنگ کے سے انداز میں کھسکنے لگا کیونکہ اسے فوری طور پر نہ صرف
فرسٹ ایڈ باکس کی ضرورت تھی بلکہ پانی کی بھی اشد ضرورت تھی اور
اس نے ساتھ والے کمرے میں مشینری کا جائزہ لیتے ہوئے ایک سائیڈ پر
موجود ریک میں پڑا ہوا کافی بڑا میڈیکل ایڈ باکس بھی دیکھا تھا۔اگر

اسے اٹھا نہیں لیا گیا تو یہ باکس اس کے کام آسکتا تھا۔ چنانچہ وہ آہستہ
آہستہ کھسکتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پہلے پہلے تو اسے اس
بظاہر معمولی سے کام کے لئے بھی بے حد تکلیف اٹھانی پڑی تھی لیکن پھر
آہستہ آہستہ اس کی رفتار میں پہلے سے کافی تیزی آگئی۔ کیونکہ اب وہ ہر
قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ذہنی اور جسمانی طور پر نہ صرف
تیار ہو چکا تھا بلکہ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کر رہا تھا کہ
اس نے اسے یقینی موت سے بچا لیا تھا۔ اندر سے باہر نکل کر اس نے
دیکھا کہ باہر بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ سامنے والے کمرے کے
دروازے کی طرف کھسکتا چلا گیا اور پھر جب وہ اس کمرے میں داخل
ہوا تو اس نے بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ ریک میں میڈیکل
ایڈ باکس موجود تھا۔ وہ کھسکتا ہوا اس ریک کے قریب پہنچ گیا اور پھر
ایک ہاتھ سے اس نے ریک میں سے میڈیکل باکس اتار کر نیچے رکھا
اور اسے کھول کر سب سے پہلے تو اس نے اس میں موجود پانی کی ایک
بوتل نکلی اور اسے کھول کر اس نے اسے منہ سے لگا لیا۔ خون کافی
مقدار میں بہہ جانے کی وجہ سے اسے پانی کی انتہائی شدید ترین طلب
محسوس ہو رہی تھی اور اسے معلوم تھا کہ پانی پی لینے کے بعد اس کی
حالت کافی زیادہ سنبھل جائے گی۔ اس لئے اس نے سب سے پہلے پانی
کی بوتل ہی باکس سے نکالی تھی۔ چونکہ اسے شدید پیاس محسوس ہو
رہی تھی اس لئے اس نے بوتل منہ سے لگائی تو اس وقت ہٹائی جب
بوتل خالی ہو گئی لیکن پانی پینے سے واقعی اس کے جسم میں نہ صرف

طاقت عود کر آئی تھی بلکہ اس کا ذہن بھی پہلے سے زیادہ پرسکون ہو گیا
تھا۔ پھر اس نے اپنے زخموں کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ وہ چونکہ وہاں
اکیلا تھا اس لئے اس نے سب کچھ خود ہی کرنا تھا۔ اس نے باکس میں
سے سامان نکال کر باہر رکھ لیا اور پھر سب سے پہلے اس نے ایک
انجکشن نکال کر اپنے اس بازو میں لگایا جو بے حس و حرکت تھا۔ اس
انجکشن کے بعد اس نے اپنے جسم کے زخمی حصے میں دوسرا انجکشن لگایا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے پانی کی دو بوتلیں نکال کر ان کے ڈھکن
منہ سے کھولے اور انہیں قریب رکھ لیا۔ اب وہ اپنا آپریشن خود کرنے
کے لئے تیار ہو چکا تھا تاکہ زخموں میں موجود گولیاں باہر نکال سکے۔ گو
اسے معلوم تھا کہ اس جسمانی حالت میں جبکہ اس کے جسم سے کافی
خون نکل چکا تھا اور اسے خون کی بوتلوں کی اشد ضرورت تھی، زخموں کا
آپریشن کرنے کا مطلب مزید خون کا ضیاع تھا اور اس حالت میں وہ
ہلاک بھی ہو سکتا تھا لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اگر گولیاں جسم سے
باہر نہ نکالی گئیں تو ان کا زہر اس قدر پھیل جائے گا کہ پھر ویسے ہی وہ
ہلاک ہو جائے گا اس لئے اس نے آپریشن کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔
میڈیکل باکس کافی بڑا اور جدید تھا اور اس میں ہر قسم کی ایمرجنسی سے
نمٹنے کا سامان وافر مقدار میں موجود تھا اور بلیک زیرو نے اس سلسلے
میں باقاعدہ تربیت حاصل کی ہوئی تھی اس لئے وہ مطمئن تھا کہ اگر اللہ
تعالیٰ کو اس کی زندگی مقصود ہے اور اس نے برستی ہوئی گولیوں میں
اسے نہ صرف زندہ رکھا بلکہ دشمنوں کو بھی اس طرح واپس جانے پر

مجبور کر دیا کہ وہ اسے مزید چھلنی نہ کر سکے تھے تو اس کا مطلب ہے کہ ابھی اللہ تعالیٰ اس سے مزید کام لینا چاہتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شامل حال رہے گی چنانچہ اس نے نشتر اٹھایا اور اللہ کا نام لے کر اس نے باقاعدہ زخم کا آپریشن شروع کر دیا۔ انجکشن لگنے کی وجہ سے اسے زیادہ تکلیف محسوس نہ ہو رہی تھی اور پھر اپنی زندگی کے تحفظ کی خاطر وہ سب کچھ برداشت کر لینے کے لئے ذہنی طور پر اور جسمانی طور پر آمادہ تھا۔ اس لئے وہ اس طرح اطمینان بھرے انداز میں آپریشن کرتا رہا جیسے وہ اپنے جسم کی بجائے کسی دوسرے کے جسم پر نشتر آزمائی کر رہا ہو اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس نے نہ صرف اپنے جسم میں موجود تین گولیاں نکال لی تھیں بلکہ زخموں کی بینڈیج بھی کر لی تھی اور طاقت کے مطلوبہ انجکشن بھی لگا لئے تھے اور اس کے بعد وہ فرش پر ہی لیٹ گیا تاکہ کچھ دیر تک آرام کر سکے۔ بینڈیج ہونے اور انجکشن لگنے کے بعد اسے کافی سکون محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے باکس بند کر کے اسے واپس ریک میں رکھ دیا تھا اور پھر فرش پر اسے لیٹے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک اسے باہر سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے جزیرے پر کچھ افراد موجود ہوں۔ وہ چونک پڑا اور پھر تیزی سے اٹھ کر وہ ایک بڑی سی مشین کی سائیڈ سے ہو کر اس کے عقب میں ہو گیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔

" کیا مطلب۔ یہاں فرش پر خون۔ بینڈیج کی پٹیاں۔ سرنجیں۔ پانی کی خالی بوتلیں۔ کیا مطلب۔ یہ تو ایسے لگتا ہے جیسے یہاں کسی کا

باقاعدہ علاج ہوتا رہا ہے"...... ایک آواز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے وائٹ ٹائیگر کا یہاں پہلے علاج کیا گیا ہوگا۔ پھر اسے ہیڈ کوارٹر لے جایا گیا ہوگا۔ کیونکہ وہ زخمی تھا"...... دوسرے نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ واقعی ایسا ہی ہوگا۔ ٹھیک ہے۔ اب مشینری کو چیک کر لو تاکہ اس کی مرمت کا انتظام کیا جا سکے"...... پہلی آواز نے کہا۔

" تم دیکھ نہیں رہے جیکب۔ یہ تمام مشینری مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔ اب اس کی مرمت کا تو سوچنا ہی حماقت ہے۔ اب تو اسے ہٹا کر مکمل طور پر نئی مشینری یہاں نصب ہوگی"...... دوسری آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے باس کو یہاں کی صورتحال تفصیل سے بتا دی جائے"...... پہلے نے کہا۔

"ہاں تو اور کیا"...... دوسرے نے کہا۔

" ٹھیک ہے آؤ۔ اب ہمارا یہاں رہنا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے"...... پہلے نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے مڑے اور دروازے سے باہر چلے گئے۔ بلیک زیرو اب سمجھ گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ کیسے بچا لیا تھا۔ اس کی لاشعوری فائرنگ کے نتیجے میں یقیناً وائٹ ٹائیگر زخمی ہو گیا ہوگا اور اس کے ساتھی اسے بچانے کے لئے اٹھا کر لے گئے ہوں گے اور انہوں نے یہی سمجھ لیا ہوگا کہ بلیک

زیرو ہلاک ہو گیا ہے اور اب یہ انجینئر یہاں مشینری کی چیکنگ کے لئے آئے ہیں۔ اب اس کے پاس دو راستے تھے۔ ایک تو یہ کہ وہ ان دونوں کو ہلاک کر دے اور جس لانچ پر وہ آئے ہیں اسے خود چلاتا ہوا وہ ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے لیکن اسے معلوم تھا کہ اس طرح وہ آسانی سے پکڑا جا سکتا تھا کیونکہ اسے یہ معلوم ہی نہیں ہوگا کہ لانچ کو کہاں لے جا کر روکنا ہے اور ہو سکتا ہے وہاں باقاعدہ نگرانی اور چیکنگ کی جا رہی ہو اور شدید زخمی ہونے کی وجہ سے وہ ان کے خلاف بھرپور جدوجہد تو ایک طرف معمولی سی جدوجہد کرنے کے بھی قابل نہ تھا۔ دوسری صورت میں اگر وہ کچھ نہ کرتا تو یہ دونوں لانچ کو واپس لے جاتے اور بلیک زیرو یہاں بے یار و مددگار پڑا رہتا۔ اس کے پاس یہاں سے نکلنے کا کوئی ذریعہ ہی نہ تھا۔ کافی دیر تک وہ سوچتا رہا۔ پھر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ یہاں سے نکل کر لانچ میں چھپ جائے اس طرح وہ ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گا اور پھر وہاں جو صورتحال بھی ہو گی وہ اس کے مطابق کام کرے گا۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ مشین کی اوٹ سے باہر نکلا اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ماریا اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ دروازے پر دستک کی آواز سن کر وہ بے اختیار چونک پڑی۔

"یس کم ان"...... ماریا نے کہا تو دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ملیکا اندر داخل ہوئی۔

"آؤ ملیکا۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔ تمہارے کرنل فریدی نے تو دعوت دے کر دعوت سے معذرت کر لی ہے البتہ کیپٹن حمید کا کہنا ہے کہ وہ شام کو آ جائے گا اور پھر ہم کسی ہوٹل میں بیٹھ کر دعوت کھائیں گے"...... ماریا نے اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ مجھے کیپٹن حمید نے فون کر کے اطلاع کر دی تھی کہ کرنل فریدی کو اچانک کسی انتہائی ضروری کام کی وجہ سے دارالحکومت سے باہر جانا پڑ گیا ہے۔ اس لئے اس نے دعوت کا پروگرام منسوخ کر دیا ہے"...... ملیکا نے جواب دیا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

"لیکن یہ ہے تو غلط کہ دعوت دینے کے بعد اس طرح اسے منسوخ کر دیا جائے"..... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ عام حالات میں تو واقعی یہ غلط ہے لیکن کرنل فریدی کے کام کی نوعیت کو بہرحال ہم دونوں سمجھ سکتی ہیں۔ اس لئے مجبوری ہے"..... ملیکا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ملیکا تم تو کرنل فریدی کی اس قدر حمایت کرتی ہو لیکن میں نے کرنل فریدی کا جائزہ لیا ہے۔ وہ تمہاری طرف قطعی ملتفت نہیں ہے مجھے تو ایسے احساس ہوا ہے جیسے وہ تمہیں سرے سے عورت ہی نہیں سمجھتا"..... ماریا نے کہا تو ملیکا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہیں تو کیپٹن حمید عورت سمجھتا ہے۔ تم تو شکر ادا کرو"۔ ملیکا نے کہا تو ماریا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"ہاں۔ کیپٹن حمید واقعی مجھے پسند کرتا ہے۔ میں نے اس کی آنکھوں میں اپنے لئے بڑے گہرے جذبات محسوس کئے ہیں"..... ماریا نے کہا۔

"کسی غلط فہمی میں نہ رہنا۔ میں بھی پہلے پہل کیپٹن حمید کو غلط سمجھی تھی لیکن میں نے دیکھا ہے کہ وہ بھی صرف کمپنی کی حد تک ہی رہتا ہے اور وقت پڑنے پر اس طرح آنکھیں پھیر لیتا ہے کہ شاید طوطا بھی اس طرح آنکھیں نہ پھیرتا ہو گا"..... ملیکا نے کہا۔

"یہ تو وقت آنے پر پتہ چلے گا ملیکا۔ بہرحال تم اپنی بات کرو۔ تم اپنی والدہ سے کہہ کر کرنل فریدی سے بات کراؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ

کرنل فریدی تمہاری والدہ کی بے حد عزت کرتا ہے"..... ماریا نے کہا۔

"ہاں۔ وہ واقعی ان کی بے حد عزت کرتا ہے۔ لیکن میں ایسا نہیں چاہتی۔ میں خود کرنل فریدی کو اپنے سامنے جھکاؤں گی اور جب وہ میرے سامنے جھک جائے گا پھر میں والدہ سے بات کروں گی۔ پہلے نہیں"..... ملیکا نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا۔

"مشکل ہے ملیکا۔ یہ شخص انتہائی پتھر دل واقع ہوا ہے۔ جذبات سے عاری اور ویسے بھی وہ یہاں دماک میں رہتا ہے اور تم گریٹ لینڈ میں۔ اس لئے یہ کام مشکل ہے"..... ماریا نے کہا۔

"میں نے چیف ہیرس سے بات کر لی ہے۔ مجھے جلد ہی سپیشل فورس کی خصوصی ایجنٹ کے طور پر دماک میں تعینات کر دیا جائے گا اور پھر میں دیکھوں گی کہ کرنل فریدی کہاں بھاگے گا"..... ملیکا نے کہا۔

"گڈ۔ پھر تو واقعی وہ نہ بھاگ سکے گا"..... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ملیکا بے اختیار ہنس پڑی اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ماریا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ماریا بول رہی ہوں"..... ماریا نے کہا۔

"کیپٹن حمید بول رہا ہوں مس ماریا"..... دوسری طرف سے کیپٹن حمید کی آواز سنائی دی تو ماریا بے اختیار مسکرا دی۔

"اوہ۔ ڈیئر کیپٹن حمید۔ میں تو صبح سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔

ابھی ملیکا آئی ہے تو میں اس سے تمہارا ہی ذکر کر رہی تھی کب آ رہے ہو۔ میں تو شدت سے تمہاری منتظر ہوں"...... ماریا نے انتہائی لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"بے حد شکریہ ماریا۔ وہ ہمارے زمانے کے ایک شاعر نے کہا ہے کہ۔ مجھ سے میرا ذکر بہتر ہے جو تمہاری محل میں تو ہے۔

بہر حال میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ میں اور کرنل فریدی خلاف توقع جلد کام ختم کر کے واپس آ گئے ہیں۔ اس لئے وہ پہلے والی دعوت قائم ہے۔ اگر ملیکا تمہارے پاس آ گئی ہے تو اس کے ساتھ آجاؤ۔ کیونکہ کرنل فریدی نے دعوت کے تمام انتظامات میرے ذمے لگا دیئے ہیں اور چونکہ دعوت میں تم بھی شریک ہو۔ اس لئے یہ کام کر کے مجھے انتہائی مسرت ہو رہی ہے۔ میں یہاں تمہارا استقبال کروں گا اور ہو سکتا ہے کہ آج کرنل فریدی کو مجبور کر دوں کہ وہ اپنے اور ملیکا کے متعلق اور میرے اور تمہارے متعلق کوئی حتمی فیصلہ کر دے"۔ کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماریا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ ہم پہنچ رہے ہیں"...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کیپٹن حمید کے اوکے کہنے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ کیا کہہ رہا تھا کیپٹن حمید"...... ملیکا نے پوچھا تو ماریا نے کیپٹن حمید سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"ویسے اگر کیپٹن حمید چاہے تو تم دونوں کا مسئلہ حل ہو سکتا

ہے"...... ملیکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں کیپٹن حمید سے کرنل فریدی کو مجبور کرا دوں گی کہ وہ تمہارے حق میں فیصلہ کر دے۔ بس ہم ابھی چلتے ہیں۔ میں جا کر لباس بدل لوں"...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ وہ آج اس طرح تیار ہو کر جانا چاہتی تھی کہ کیپٹن حمید کو کرنل فریدی کے خلاف اپنے ساتھ ملا لینے میں کامیاب ہو جائے چنانچہ جب وہ تیار ہو کر ڈریسنگ روم سے باہر آئی تو ملیکا بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ تم نے کیا لباس پہن لیا ہے ماریا"...... ملیکا نے اس کے جسم پر موجود انتہائی بھڑکدار اور انتہائی نیم عریاں لباس دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا۔ آخر ہم مردوں کی طرف سے دی گئی دعوت میں جا رہی ہیں۔ اب کیا بوڑھوں والا لباس پہن کر جائیں۔ مرد بیچارے تو بور ہو جائیں گے"...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو تمہارا خیال ہے کہ کیپٹن حمید اور کرنل فریدی تمہارا یہ لباس دیکھ کر خوش ہوں گے"...... ملیکا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے وہ مرد ہیں اور نوجوان بھی۔ انہوں نے خوش تو ہونا ہی ہے"...... ماریا نے کہا۔

"میں تمہیں کتنی بار بتاؤں کہ تم اس وقت گریٹ لینڈ یا ایکریمیا

میں نہیں ہو۔ دماک میں ہو۔ ایک مشرقی اور اسلامی ملک میں اور
کیپٹن حمید ہو یا کرنل فریدی دونوں مشرقی مرد ہیں۔ اس لئے تم یہ
لباس اتارو اور سلیقے کا کوئی لباس پہن لو"...... ملیکا نے کہا۔

"سوری ملیکا۔ میں تمہاری طرح جذباتی طور پر بوڑھی نہیں ہوں۔
ہونہہ۔ مرد اور عورت۔ مرد اور عورت ہی ہوتے ہیں چاہے مشرق
کے ہوں یا مغرب کے۔ کیا فطرت کے تقاضے مشرق مغرب سے بدل
جاتے ہیں۔ آؤ چلیں"...... ماریا نے کہا تو ملیکا نے بے اختیار ایک
طویل سانس لیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں ایک بار پھر تمہیں کہہ رہی ہوں کہ لباس تبدیل کر لو"۔ ملیکا
نے آخری کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"آؤ آؤ۔ تم بس اپنی فکر کرو۔ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو"...... ماریا
نے کہا اور ملیکا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں کمرے سے نکل
کر لفٹ کے ذریعے نیچے ہال میں پہنچ گئیں تو ہال میں موجود افراد حیرت
سے ماریا کو دیکھنے لگے۔

"دیکھا مرد کیسے دیکھ رہے ہیں مجھے۔ تم خواہ مخواہ مردوں کو مشرق
و مغرب کے خانوں میں تقسیم کر دیتی ہو۔ مرد صرف مرد ہوتا ہے اور
بس"...... ماریا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ملیکا خاموش رہی۔
ظاہر ہے خالصتاً مغربی ماحول میں پلی بڑھی ہوئی ماریا کو وہ اب کیسے
سمجھاتی کہ مشرق کے تقاضے کیا ہوتے ہیں اور مغرب کے کیا ہوتے
ہیں۔ ہوٹل سے باہر آ کر وہ دونوں پارکنگ کی طرف بڑھ گئیں جہاں

ملیکا کی کار موجود تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ان کی کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ
سے نکل کر تیزی سے کرنل فریدی کی رہائش گاہ کی طرف بڑھتی چلی
گئی۔

ختم شد

عمران فریدی سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول
چیف ایجنٹ حصہ دوم
مصنف ـــ مظہر کلیم ایم اے
• ـ چیف ایجنٹ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے میں کامیاب ہو سکا ـــ یا ـــ نہیں ـــ ؟
• ـ کیا لارڈ بوفمین نے عمران کے خاتمے کیلئے جن پیشہ ور قاتلوں کو بھیجا تھا وہ کامیاب ہو سکے ـــ یا ـــ ؟
• ـ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر میں چیف ایجنٹ پر کیا گزری ـــ کیا وہ کامیاب بھی ہو سکا ـــ یا ـــ ؟
• ـ وہ لمحہ ـــ جب چیف ایجنٹ موت کے گرداب میں پھنس گیا اور اس کے بچ جانے کی کوئی صورت باقی نہ رہی ـــ کیا وہ ہلاک ہو گیا ـــ یا ـــ ؟
• ـ انتہائی دلچسپ، حیرت انگیز، تیز رفتار ایکشن اور بے پناہ سسپنس سے بھرپور شاہکار
شائع ہو گیا ہے
یوسف برادرز ـ پاک گیٹ ملتان
عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد ناول
ایگروسان
مصنف ـــ مظہر کلیم ایم اے
ایگروسان ـــ کارمن کی ایک ایسی ایجنسی جو زرعی تحقیقات چوری کرتی تھی۔
ایگروسان ـــ جس نے پاکیشیا کے ایک زرعی ریسرچ سنٹر سے گندم کا بیج چوری کرنے کا منصوبہ بنایا۔
ڈاکٹر آسیہ کمال ـــ پاکیشیا کی ایک زرعی سائنسدان جس نے بیس سال کی بے پناہ محنت سے گندم کا ایسا بیج تیار کر لیا جو نہ صرف پاکیشیا بلکہ پوری دنیا کی غذائی قلت دور کر سکتا تھا۔
ڈاکٹر آسیہ کمال ـــ جس کے تیار کردہ بیج کو زرعی دنیا میں ناممکن سمجھا جاتا تھا لیکن پھر یہ ناممکن کو ممکن بنا دیا گیا۔ یہ کیسا بیج تھا۔
ٹی ـ اے ـــ تنویر کی حقیقی کزن جو کارمن نژاد اور ایگروسان کی ایجنٹ تھی اس نے نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس بلکہ عمران کو بھی شکست دے کر اپنا مشن مکمل کر لیا۔
ـ انتہائی حیرت انگیز اور قطعی منفرد موضوع پر لکھا گیا ایک ایسا ناول جو جاسوسی ادب میں منفرد حیثیت کا حامل ہے
یوسف برادرز ـ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
چیف ایجنٹ
مظہر کلیم
ایم۔ اے

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران --------- اشرف قریشی

------------ یوسف قریشی

پرنٹر --------- محمد یونس

طابع --------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت --------- -/60 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون! چیف ایجنٹ کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ چیف ایجنٹ کی کارکردگی اس حصے میں تیزی سے اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ یہ ناول پڑھنے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

ہری پور سے کامران محبوب لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "ریڈ اتھارٹی" بے حد پسند آیا ہے۔ میں آپ کا نیا قاری ہوں۔ میں نے ابھی تک آپ کے پچاس کے لگ بھگ ناول پڑھے ہیں۔ جوزف اور جوانا کے کردار مجھے بے حد پسند آئے ہیں۔ خاص طور پر جوانا کی فائٹ تو انتہائی متاثر کن ہوتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ ان دونوں کو زیادہ سے زیادہ کام کرنے کا موقع دیں گے"۔

محترم کامران محبوب صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جوزف اور جوانا نے ٹائیگر کے ساتھ مل کر اب اپنی ایک علیحدہ تنظیم "سنیک کلرز" بنا لی ہے۔ یہ ناول آپ نے یقیناً پڑھا ہو گا۔ اس لئے آپ کی فرمائش پوری ہونے کا موقع خود بخود پیدا ہو گیا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شہر کا نام لکھے بغیر واصل احمد خان لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے

بے حد پسند آتے ہیں لیکن آپ کا ناول "ریڈ اتھارٹی" قطعی پسند نہیں آیا۔ اس لئے میرا مشورہ ہے کہ اب آپ آئندہ اسرائیل کے موضوع پر ناول لکھنا بند کر دیں۔ چونکہ اس مشورے کی وجہ سے میں آپ کے دوسرے قارئین سے خوفزدہ ہوں اس لئے شہر کا نام نہیں لکھ رہا۔ امید ہے آپ میرے مشورے پر ضرور عمل کریں گے"۔

محترم واصل احمد خان صاحب۔ خط لکھنے اور ریڈ اتھارٹی کے علاوہ دوسرے ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک ریڈ اتھارٹی ناول پسند نہ آنے کا تعلق ہے تو آپ نے اس سلسلے میں کوئی وضاحت بھی نہیں کی کہ اس ناول میں آپ کو کیا پسند نہیں آیا۔ موضوع، کردار نگاری، ٹمپو، کہانی، ٹریٹمنٹ۔ آخر ناپسندیدگی کی بھی تو کوئی وجہ ہو گی۔ البتہ آپ نے یہ لکھ کر کہ اس مشورے کی وجہ سے آپ دوسرے قارئین سے خوفزدہ ہیں۔ یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آپ کو ناول کی بجائے یہ بات پسند نہیں آئی کہ اسرائیل کے خلاف لکھا جائے۔ بہرحال اس کی بھی تو کوئی وجہ ہو گی۔ آپ برائے کرم آئندہ خط میں کھل کر لکھیں تاکہ آپ کی پسند ناپسند دونوں کا آئندہ ناولوں میں خیال رکھا جائے۔

تلہ گنگ ضلع چکوال سے علی رضا عباس لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "شیڈاگ" انتہائی پسند آیا ہے۔ اس ناول کی تعریف کے لئے حقیقتاً ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ آپ نے دوسرے کرداروں پر علیحدہ علیحدہ ناول لکھے ہیں۔ لیکن ہمارے پسندیدہ کردار خاور پر آپ نے کوئی علیحدہ ناول نہیں لکھا۔ امید ہے آپ ضرور ہماری یہ فرمائش پوری کریں گے۔ آپ کے ناول ہمارے ساتھ ہمارے چچا جان اور دادا جان بھی انتہائی شوق سے پڑھتے ہیں اور ہمارے دادا جان کی بھی فرمائش ہے کہ آپ ملک میں ہونے والی دہشت گردی کے خلاف ضرور ناول لکھیں اور یہ کیس خاور کو دے دیں۔ امید ہے آپ ہماری اور ہمارے دادا جان کی فرمائش کا ضرور خیال رکھیں گے"۔

محترم علی رضا عباس صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میں آپ کے محترم دادا جان کا بھی بے حد مشکور ہوں کہ وہ بھی میرے ناول پسند کرتے ہیں۔ آپ اور آپ کے دادا جان کی فرمائش سر آنکھوں پر۔ انشاء اللہ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد آپ دونوں کی فرمائش پوری کر سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

منڈی یزمان سے عبدالحمید ثاقب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ جس طرح ہر بار نئے موضوع پر نئے کرداروں پر مشتمل ناول لکھتے ہیں۔ انہیں پڑھ کر مجھے یقین ہو جاتا ہے کہ آپ نے سلیمان کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں اور وہ آپ کو ہیرے وغیرہ سپلائی کرتا رہتا ہے۔ یقیناً ان ہیروں کی وجہ سے ہی آپ کا ذہن سپریم ہوتا جا رہا ہے۔ البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ نے جوزف، جوانا اور ٹائیگر سے کام لینا بند کر دیا ہے۔ برائے کرم یہ شکایت دور کر دیجئے"۔

محترم عبدالوحید ثاقب صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک سلیمان کے حریروں کا تعلق ہے تو سلیمان یہ حریرے جب عمران کو چکھنے کے لئے بھی دینا گوارا نہیں کرتا تو وہ مجھے کب ان سے مستفید ہونے کا موقع دے سکتا ہے اور جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو مجھے یقین ہے "سنیک کلرز" ناول پڑھنے کے بعد آپ کی یہ شکایت دور ہو چکی ہو گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسّلام

مظہر کلیم۔ ایم اے

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ بلیک زیرو کی عدم موجودگی میں وہ جب جوانا کے ساتھ گریٹ لینڈ گیا تھا تو وہ سلیمان کو دانش منزل میں چھوڑ گیا تھا۔ کیونکہ کسی بھی لمحے ملک میں کوئی ایسا واقعہ پیش آسکتا تھا جسے ایکسٹو کو سنبھالنا پڑ سکتا تھا اور عمران نے سلیمان کو اس سلسلے میں خصوصی ٹریننگ دے رکھی تھی اور پھر یہ سلیمان کی اپنی ذہانت تھی کہ سیکرٹ سروس کے ممبران اس میں اور اصل ایکسٹو میں معمولی سا بھی فرق محسوس نہ کر سکتے تھے حتی کہ سر سلطان کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکتا تھا کہ اس سے بات کرنے والا طاہر ہے یا سلیمان اور ایسے موقعوں پر سلیمان ہمیشہ سر سلطان کو یہ تاثر دیتا تھا کہ وہ بلیک زیرو ہی ہے۔ عمران نے گریٹ لینڈ میں صرف تین روز گزارے تھے اور پھر وہ واپس آگیا تھا اور تب سے وہ مستقل طور پر دانش منزل میں ہی براجمان تھا۔ گو اس نے ٹرانسمیٹر پر بلیک زیرو سے

رابطہ کر کے اسے ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کا گرین سگنل دے دیا تھا حالانکہ اسے بھی معلوم تھا اور بلیک زیرو کو بھی کہ ریڈ واٹر کا یہ ہیڈ کوارٹر بس صرف نام کا ہی ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہاں سوائے اسلحہ کے ذخیروں کے اور کچھ بھی نہیں ہے لیکن عمران نے جان بوجھ کر بلیک زیرو کو بغیر اسے تباہ کئے واپس آجانے پر اصرار نہ کیا تھا کیونکہ بلیک زیرو بڑے طویل عرصے بعد فیلڈ میں کام کر رہا تھا اور عمران نہیں چاہتا تھا کہ وہ مایوسی کے عالم میں واپس آئے۔ لیکن آج دو روز ہو گئے تھے مگر نہ ہی بلیک زیرو کی طرف سے کوئی اطلاع ملی تھی اور نہ ہی بلیک زیرو کے ساتھ ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم ہو رہا تھا۔ عمران نے ایک دو بار اسے کال کرنے کی بھی کوشش کی تھی لیکن رابطہ نہ ہو سکا تھا اور عمران اس لئے خاموش ہو گیا تھا کہ بلیک زیرو ہیڈ کوارٹر کے خلاف جدوجہد میں مصروف ہو گا۔ گو عمران جانتا تھا کہ بلیک زیرو ہیڈ کوارٹر کی تباہی میں بالکل اکیلا کام کر رہا ہے لیکن اس کے باوجود اسے پر مکمل اعتماد تھا کیونکہ وہ بلیک زیرو کی صلاحیتوں سے پوری طرح واقف تھا۔ وہ لیونگ روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلیمان بول رہا ہوں صاحب"..... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"خیریت۔ کیسے فون کیا ہے"..... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"فلیٹ کی نگرانی ہو رہی ہے اور نگرانی کرنے والوں کے ارادے انتہائی خطرناک نظر آ رہے ہیں"..... سلیمان کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"..... عمران نے پوچھا۔

"میں مارکیٹ سے ضروری سودا سلف خرید کر واپس آیا تو ابھی میں سیڑھیوں کے قریب پہنچا ہی تھا کہ ایک آدمی نے مجھے روک لیا۔ یہ غیر ملکی تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں اس فلیٹ میں رہتا ہوں۔ میرے ہاں کہنے پر اس نے پوچھا کہ کیا میں عمران کا باورچی ہوں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا تو اس نے کہا کہ وہ عمران کا دوست ہے اور ایکریمیا سے ملنے آیا ہے۔ عمران صاحب سے کب ملاقات ہو سکتی ہے تو میں نے اسے بتایا کہ صاحب اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ ان کی واپسی کے بارے میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا تو اس نے کہا کہ وہ پھر آئے گا اور آگے بڑھ گیا۔ میں فلیٹ پر آ گیا اور پھر میں نے باقاعدہ چیکنگ کی تو میں نے اس غیر ملکی کو ایک اور غیر ملکی سے باتیں کرتے دیکھا۔ اس غیر ملکی کے ہاتھ میں ایک عجیب سا لمبا سا تھیلا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس تھیلے میں کوئی میزائل وغیرہ ہوں۔ پھر میں نے مختلف جگہوں سے غیر ملکیوں کو فلیٹ کی نگرانی کرتے دیکھا اور ان سب کے پاس بھی لمبے لمبے تھیلے موجود تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے آپ کی یہاں آمد پر فلیٹ کو میزائلوں سے

وہ اڑانا چاہتے ہیں"...... سلیمان نے تیز اور قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوا کم از کم تمہارے حساب کتاب سے تو فلیٹ کے ساتھ ہی جان چھوٹ جائے گی۔ تم اگر جانا چاہو تو عقبی راستے سے باہر چلے جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے سلیمان کی آواز میں خوف کا تاثر محسوس کر لیا تھا۔ شاید وہ ان عجیب ساخت کے تھیلوں کی وجہ سے گھبرا گیا تھا۔ اس لئے اس نے اسے نارمل کرنا ضروری سمجھا تھا۔

"فلیٹ نیا بنوانا پڑ سکتا ہے آپ کو سوچ لیں"...... دوسری طرف سے سلیمان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جس کا فلیٹ ہے وہ خود بنواتا پھرے گا۔ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے البتہ تمہارے حساب کتاب کی کاپیاں ظاہر ہے نئی نہیں بن سکتیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کاپیاں میں نے فلیٹ کی بجائے بنک لاکر میں رکھی ہوئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"عمران کے فلیٹ کی نگرانی ہو رہی ہے۔ سلیمان نے اطلاع دی ہے کہ نگرانی کرنے والوں کی تعداد تین ہے اور وہ ایکریمی ہیں اور ان کے پاس مخصوص ساخت کے تھیلے ہیں جن میں میزائل گنیں بھی ہو سکتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی تعداد تین سے زیادہ ہو۔ تم صفدر کو کہہ دو کہ وہ دوسرے ساتھیوں سمیت وہاں ریڈ کرے اور ان میں سے ایک کو زندہ پکڑ کر دانش منزل پہنچا دے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں ابھی بندوبست کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ یہ نگرانی کرنے والے ایکریمی کون ہو سکتے ہیں۔ کیا ان کا تعلق ریڈ واٹر سے ہے یا کسی اور تنظیم سے۔ اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد کمرے میں مخصوص سیٹی کی آواز گونج اٹھی تو عمران اٹھ کر ٹیبل کی دوسری سائیڈ پر گیا جہاں بلیک زیرو کی کرسی تھی اور جہاں میز کے کنارے پر سوئچ لگے ہوئے تھے۔ ان میں سے عمران نے ایک سوئچ دبایا تو سامنے دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی سکرین پر پھاٹک سے باہر کار کھڑی نظر آ رہی تھی جس میں صفدر موجود تھا۔ عمران نے دوسرا بٹن پریس کیا تو پھاٹک کھلنا شروع ہو گیا۔ پھر صفدر کار چلاتا ہوا اسے اندر مخصوص جگہ پر لے آیا۔ عمران نے ایک بٹن اور دبایا۔

"صفدر۔ ان کی تعداد کیا تھی"...... عمران نے مخصوص لہجے میں

کہا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کی آواز صفدر تک پہنچ رہی ہے اور صفدر جو جواب دے، گا وہ بھی سامنے برآمدے میں نصب انتہائی طاقتور آلے کی [illegible] اس تک پہنچ جائے گا۔

[illegible] تھے سر۔ ان چاروں کے پاس انتہائی جدید ترین میزائل [illegible] تھیں۔ تین کو ختم کر دیا گیا ہے۔ ایک کو بے ہوش کر [illegible] ہے۔ ان تینوں کی لاشیں کیپٹن شکیل اور صدیقی رانا [illegible] صفدر [illegible]

[illegible] اسے سپیشل روم میں پہنچا کر تم واپس جا سکتے ہو۔ [illegible] کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد جب اسے صفدر کی [illegible] گیا تو وہ اٹھا اور آپریشن روم سے نکل کر تیز [illegible] سپیشل روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے سپیشل روم کا [illegible] کھولا اور [illegible] داخل ہوا تو سامنے فرش پر ایک ایکریمی بے [illegible] تھا۔ اس [illegible] مخصوص [illegible] گو ظاہر ہا تھا کہ اسے [illegible] کیا گیا ہے۔ کمرے کے ایک کونے میں [illegible] موجود تھا۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور وہ [illegible] اس کے اندر موجود میزائل گن باہر نکالی اور اسے [illegible] چیک کرنے لگا۔ یہ گن واقعی دنیا کی جدید ترین اور انتہائی تباہ [illegible] تھی۔ اگر اس میزائل گن سے اس کے فلیٹ پر فائر کیا جاتا تو [illegible] فلیٹ کے پرزے فضا میں اڑ جاتے۔ عمران نے اس کا میگزین

کھولا اور اسے چیک کرنا شروع کر دیا اور پھر اس میگزین سیکشن کے اندر لگے ہوئے ایک چھوٹے سے سٹکر کو دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ اس پر ریڈ واٹر کے الفاظ درج تھے۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور گن بند کر کے اس نے اسے واپس تھیلے میں رکھ دیا اور پھر فرش پر پڑے ہوئے بے ہوش غیر ملکی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اسے سیدھا کیا اور پھر اس کے لباس کی تفصیلی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اس کے کوٹ کی ایک چھوٹی سی خفیہ جیب سے ایک کارڈ نکلا جس پر آر ڈبلیو کے الفاظ کے نیچے الیون اور تھری کے الفاظ موجود تھے۔ عمران نے کارڈ کو روشنی کی طرف کر کے غور سے دیکھا اور پھر اسے جیب میں رکھ کر اس نے اس آدمی کو اٹھا کر ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بٹھا دیا۔ اس کا جسم کرسی پر ڈھلک گیا تھا۔ عمران واپس مڑا اور اس نے دروازے کے ساتھ دیوار پر ایک مخصوص جگہ پر ہاتھ مارا تو ایک سوئچ پینل نمودار ہو گیا۔ عمران نے اس سوئچ پینل کے مختلف سوئچ پریس کرنے شروع کر دیئے۔ سوئچ پریس ہوتے ہی کمرے کے درمیان میں فرش سے چھت تک شفاف شیشے کی ایک دیوار نمودار ہو گئی۔ اب کمرہ دو حصوں میں تقسیم ہو چکا تھا۔ ایک حصے میں عمران موجود تھا جبکہ دوسرے حصے میں کرسی پر ایکریمی بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ عمران نے اپنے حصے کی سائیڈ میں موجود کرسی اٹھائی اور اسے دروازے کے ساتھ رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔ سوئچ پینل کی ایک سائیڈ کو پریس کرتے ہی پورا پینل سوئچ دیوار سے باہر آ گیا اور عمران نے اسے اپنی

جھولی میں رکھ کر اس کے دو بٹن پریس کر دیئے تو اس ایکریمی والے حصے میں یکلخت سرخ رنگ کا دھواں سا بھر گیا۔ عمران خاموش بیٹھا دیکھتا رہا۔ چند لمحوں بعد دھواں چھٹا تو عمران نے اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوتے دیکھ لئے۔ تھوری دیر بعد جیسے ہی اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم سیدھا ہوا۔ عمران نے سوئچ پینل پر موجود ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا اور بٹن پریس ہوتے ہی اس آدمی کے جسم کے گرد لوہے کے راڈ نمودار ہو گئے۔ اب وہ کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ راڈز کی مخصوص آواز سنتے ہی اس آدمی نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے چونک کر سامنے اور ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کی نظریں عمران پر جم سی گئیں۔ عمران خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا چند لمحوں بعد وہ آدمی بری طرح چونک پڑا اور عمران اس کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات اور آنکھوں میں ظاہر ہونے والی مخصوص کیفیات سے ہی سمجھ گیا تھا کہ اس آدمی نے اسے شناخت کر لیا ہے۔ شاید اسے عمران کی تصویر دکھائی گئی تھی اس لئے اسے پہچاننے میں کچھ دیر لگی تھی۔

" یہ ۔ یہ میں کہاں ہوں ۔ یہ کونسی جگہ ہے "...... اس آدمی کے منہ سے رک رک کر نکلا۔ عمران نے سوئچ پینل کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

" تمہارا نام کیا ہے "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ شخص چونک پڑا۔

" تم کون ہو اور یہ مجھے یہاں کیوں اس طرح باندھ کر رکھا گیا ہے۔ میں تو سیاح ہوں "...... اس آدمی نے چونک کر جواب دیا۔

" میں نے تمہارا نام پوچھا ہے "...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میرا نام مارٹی ہے "...... اس آدمی نے جواب دیا۔

" ریڈ واٹر کے کس سیکشن سے تمہارا تعلق ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" ریڈ واٹر ۔ کون ریڈ واٹر۔ میں نے بتایا تو ہے کہ میں سیاح ہوں "...... مارٹی نے جواب دیا۔ وہ اب اپنے آپ پر کنٹرول کر لینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

" تمہارے تینوں ساتھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور تمہیں صرف اس لئے زندہ بچایا گیا ہے کہ تم اگر میرے سوالوں کے درست جواب دے دو تو تمہیں ریڈ واٹر کو واپسی پیغام دے کر زندہ سلامت بھجوا دیا جائے۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری لاش بھی تمہارے ساتھیوں کی لاشوں کی طرح برقی بھٹی میں ڈلوا دی جائے گی۔ ویسے تمہیں یہ بتا دوں کہ تمہاری جیب سے ریڈ واٹر کا کارڈ مل گیا ہے جس پر تمہارے نمبر الیون تھری درج ہیں اور تمہارے چہرے کے تاثرات سے بھی میں یہ بات سمجھ گیا ہوں کہ تم نے مجھے پہچان لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے ہلاک کرنے کے مشن پر یہاں آئے تھے۔ اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم کھل کر میرے سوالوں کا جواب دے دو۔ اس

طرح تمہاری زندگی بچ سکتی ہے ورنہ اس سوئچ پینل پر موجود صرف
ایک بٹن پریس ہوتے ہی تمہارے والے حصے میں سائنائیڈ بھرا
دھواں پھیل جائے گا اور تم عبرتناک موت کا شکار ہو جاؤ گے"۔
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو اس آدمی کے چہرے پر پہلی بار
خوف کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ اس کی آنکھیں خوف کی
وجہ سے سکڑ سی گئی تھیں۔

"تم۔ تم علی عمران ہو"...... مارٹی نے رک رک کر کہا۔

"ہاں۔ میں علی عمران ہوں جس کا فلیٹ تم جدید ترین میزائل
گنوں سے اڑانے آئے تھے لیکن تم نے انتہائی احمقانہ انداز میں یہ سب
کارروائی کی ہے۔ اس لئے تم فوری طور پر مارک ہو گئے اور نتیجہ یہ کہ
تمہارے تین ساتھیوں کی لاشیں برقی بھٹی میں جل کر راکھ ہو چکی
ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن ہمیں تو یہ بتایا گیا تھا کہ تم ایک احمق سے مسخرے سے
نوجوان ہو اور اکیلے ایک باورچی کے ساتھ عام سے فلیٹ میں رہتے ہو۔
اس لئے ہم نے زیادہ خیال نہیں کیا تھا۔ مگر۔ مگر یہ کمرہ تو بتا رہا ہے کہ
تم کوئی خاص شخصیت ہو"...... مارٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس نے تمہیں یہ سب کچھ بتایا تھا۔ اپنے متعلق اور اس کے
متعلق پوری تفصیل بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام واقعی مارٹی ہے۔ ہمارا تعلق ریڈ واٹر سے ہے۔ ہمارا آٹھ
افراد کا گروپ ہے اور ہم پیشہ ور قاتل ہیں۔ اس گروپ کو الیون

گروپ کہا جاتا ہے۔ باس الیون ون کہلاتا ہے۔ الیون ون نے میٹنگ
کال کی اور پھر نمبر ٹو۔ تھری۔ فور اور فائیو کی ڈیوٹی لگائی کہ ہم نے
پاکیشیا جا کر ایک شخص علی عمران کو ہلاک کرنا ہے۔ نمبر ٹو ہمارے
گروپ کا لیڈر تھا۔ اسے ایک فائل دی گئی جس میں تمہارا فوٹو بھی
موجود تھا اور تمہارا پتہ اور تمہارے کوائف بھی۔ یہ ہمارے لئے
معمولی کام تھا۔ کیونکہ ہمارے گروپ نے تو بڑے بڑے لوگوں کا
خاتمہ کر دیا تھا۔ ایسے لوگ جن کی حفاظت فوجیں کرتی ہیں۔ اس لئے
ہم سب مطمئن تھے کہ ایک عام سے آدمی کو ہلاک کرنا مشکل نہ ہو گا۔
ہم چاروں سیاحوں کے روپ میں یہاں پہنچے۔ یہاں ہم ہوٹل شیرٹن
میں رہے تو ہمارے باس ٹو کو ٹرانسمیٹر پر الیون ون نے کال کیا اور اس
نے بتایا ہے کہ ریڈ واٹر کے سرچیف باس نے بتایا کہ شکار کو آسان نہ
سمجھا جائے اس لئے ہم اسے براہ راست ختم کرنے کی بجائے اس کا
فلیٹ اس وقت میزائلوں سے اڑا دیں جب وہ فلیٹ میں موجود ہو۔
اس کے ساتھ ہی اس نے ٹو کو یہاں کے ایک آدمی کی ٹپ دی جس
سے ہم انتہائی جدید ترین میزائل گنیں لے سکتے تھے چنانچہ ہم ٹو کے
ساتھ اس آدمی سے ملے جس نے ہمیں تھیلوں میں جدید میزائل گنیں
دے دیں۔ ہم گنیں لے کر اس فلیٹ کے سامنے پہنچ گئے۔ پھر ٹو کو
ایک آدمی شاپنگ بیگ اٹھائے اوپر جاتا ہوا ملا تو اس نے اس سے
پوچھ گچھ کی تو پتہ چلا کہ یہ ہمارے شکار کا باورچی ہے۔ ہم انتظار کرنے
لگے۔ میں ایک بند گلی کی سائیڈ پر موجود تھا کہ اچانک میرے سر پر کسی

نے ضرب لگا دی اور پھر اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا۔ دوسری ضرب لگی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ اب یہاں میری آنکھ کھلی ہے اور میں نے تمہیں پہچان لیا ہے کہ ہم تمہیں ہی شکار کرنے آئے تھے"...... مارٹی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا سپر چیف باس کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لارڈ بوفمین ہے۔ وہ اسرائیل میں رہتا ہے"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"ایون ون کون ہے۔ کہاں رہتا ہے اور اس کا پورا پتہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"الیون ون کا نام گلبرٹ ہے۔ وہ ولنگٹن کے سب سے مشہور رائل کلب کا مالک اور منیجر ہے۔ وہیں رہتا ہے انتہائی مشہور پیشہ ور قاتل ہے"...... مارٹی نے جواب دیا۔

"او کے۔ تم نے چونکہ سب کچھ سچ سچ بتا دیا ہے۔ اس لئے تمہاری موت آسان کر دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سوئچ پینل کے دو بٹن پریس کر دیئے۔ پھر اس سے پہلے کہ مارٹی کچھ کہتا۔ کمرے کی چھت سے سرخ رنگ کی روشنی کی ایک تیز دھار مارٹی پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی مارٹی کا جسم ایک جھٹکے سے کرسی پر ڈھلکتا چلا گیا۔ عمران نے درمیانی دیوار ہٹائی اور سوئچ پینل کو واپس دیوار میں اس کی مخصوص جگہ پر رکھ کر اس نے اسے اندر چھپا دیا۔ کرسی کے راڈز وہ پہلے ہی آف کر چکا تھا۔ پھر آگے بڑھ کر اس نے مارٹی کی لاش کو اٹھا

کر کاندھے پر لادا اور اس کمرے سے نکل کر وہ ایک سائیڈ میں موجود دوسرے کمرے میں داخل ہوا جہاں برقی بھٹی موجود تھی۔ اس نے مارٹی کی لاش اس بھٹی میں ڈالی اور پھر اس کا بٹن آن کر کے وہ مڑا اور اس کمرے سے نکل کر وہ سیدھا واپس آپریشن روم میں آ گیا۔ فون کے نیچے والے حصے میں موجود باکس میں سرخ رنگ کی لائٹ جل رہی تھی جس کا مطلب تھا کہ عمران کی عدم موجودگی میں کال آئی ہے اور پیغام ریکارڈ کرا دیا گیا ہے۔ عمران نے بٹن پریس کیا تو ٹیپ چلنے لگی۔ یہ جولیا کی طرف سے پیغام تھا۔ وہ ان تین آدمیوں کے بارے میں تفصیل بتا رہی تھی جنہیں صفدر اور اس کے ساتھیوں نے ہلاک کر دیا تھا۔ جب پیغام ختم ہو گیا تو عمران نے بٹن آف کیا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"راسٹر کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپیشل کال فار راسٹر فرام پاکیشیا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ راسٹر ولنگٹن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتہائی اہم فارن ایجنٹ تھا۔ اس کے تعلقات اسرائیل میں انتہائی وسیع تھے اس لئے عمران اسے اسرائیل میں کسی اہم پوائنٹ کی دریافت کے لئے استعمال کرتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ساتھ پڑے ہوئے سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"راسٹر بول رہا ہوں باس فرام ولنگٹن"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ولنگٹن میں ریڈ واٹر کا ایک پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے جسے الیون گروپ کہا جاتا ہے۔ اس کا چیف جسے الیون ون کہا جاتا ہے رائل کلب کا مالک اور مینجر گلبرٹ ہے۔ اس گلبرٹ نے اسرائیل میں رہنے والے لارڈ بوفمین جسے ریڈ واٹر کا سرچیف کہا جاتا ہے کے حکم پر چار قاتلوں کا گروپ علی عمران کے خاتمے کے لئے پاکیشیا بھجوایا جنہیں کور کر لیا گیا ہے اور ان میں سے ایک آدمی سے یہ معلومات ملی ہیں۔ تم اسرائیل سے یہ معلوم کرو کہ لارڈ بوفمین کو ایسی کیا اطلاعات ملی ہیں جن کی وجہ سے اس نے ایکریمیا کا یہ گروپ خصوصی طور پر پاکیشیا علی عمران کے خاتمے کے لئے بھجوایا ہے۔ اتنے بڑے اقدام کے پیچھے کیا خاص بات ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں معلوم کراتا ہوں۔ لارڈ بوفمین اسرائیل میں قومی سلامتی امور کا سربراہ بھی ہے۔ اس لحاظ سے اس کے رابطے حکومت اسرائیل سے رہتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب تک رپورٹ دے سکو گے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"دو گھنٹوں کے اندر میں لارڈ بوفمین اور گلبرٹ دونوں کے بارے میں رپورٹ دے دوں گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اسے یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر ایسی

کیا بات ہو گئی ہے کہ لارڈ بوفمین کو اس کی ہلاکت کے لئے ایکریمیا سے گروپ بھجوانا پڑا ہے۔ اسی بات کے لئے اس نے راسٹر سے رابطہ کیا تھا کیونکہ یہ بات اس کے نقطہ نظر سے بے حد اہم تھی اور پھر دو گھنٹے اس نے مختلف فائلیں پڑھنے میں گزار دیئے لیکن راسٹر کی طرف سے کوئی کال نہ آئی تو اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور بلیک زیرو کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے کال دینا شروع کر دی کیونکہ اس حملے کے بعد اس کے ذہن میں یہ خیال بھی آیا تھا کہ کہیں بلیک زیرو ان کے ہاتھ نہ لگ گیا ہو اور بلیک زیرو سے ہونے والی پوچھ گچھ کی وجہ سے اس پر قاتلانہ حملہ نہ کرایا گیا ہو۔ لیکن جب کافی دیر تک بلیک زیرو کی طرف سے کوئی کال موصول نہ ہوئی تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا ہی تھا کہ سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"راسٹر بول رہا ہوں چیف۔ فرام ولنگٹن"...... دوسری طرف سے راسٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"چیف۔ اسرائیل کے قومی سلامتی امور کے کرنل سلاگ کے آدمیوں نے دہاکہ میں اسلامی سیکورٹی کونسل کے کرنل فریدی کو پاکیشیا سے کی جانی والی علی عمران کی فون کال کو انتہائی جدید ترین آلات سے ٹیپ کیا اور یہ ٹیپ اسرائیل بھجوا دی گئی۔ کرنل سلاگ نے

یہ ٹیپ اسرائیل کے صدر کو پیش کر دی اور اسرائیل کے صدر نے لارڈ بو فمین کو اپنے آفس میں کال کر کے اسے یہ ٹیپ دی اور ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ کرنل فریدی اور علی عمران دونوں کا خاتمہ ان کے اسرائیل میں داخل ہونے سے پہلے کر دیا جائے تاکہ اسرائیل کا کوئی خاص پراجیکٹ جسے جیوش چینل کہا جا رہا ہے۔ کو ان دونوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ چنانچہ لارڈ بو فمین نے ڈماک میں کام کرنے والے ریڈ واٹر کے دو گروپوں کو وہاں تیز ترین دہشت گردی اور تخریب کاری کرنے کی ہدایات دیں تاکہ کرنل فریدی بوکھلا جائے اور پیشہ ور قاتلوں کا ایک گروپ بھی اس کی ہلاکت کے لئے تعینات کر دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے ایکریمیا کے ایک گروپ کو جو ریڈ واٹر کا سب سے کامیاب پیشہ ور قاتلوں کا گروپ سمجھا جاتا ہے کو پاکیشیا میں علی عمران کی ہلاکت کا ٹاسک سونپ دیا اور اپنے نائب اور ایکریمیا کے ٹاپ ایجنٹ کلیسر کو یہ ڈیوٹی سونپ دی کہ وہ اسرائیل میں ریڈ الرٹ کا اعلان کر دے تاکہ اگر یہ دونوں بچ جائیں اور اسرائیل آئیں تو ان کو روکا جا سکے اور کلیسر نے اسرائیل میں تمام فلسطینی گروپس اور اپنے آدمیوں کو اس سلسلے میں الرٹ کر دیا ہے اور چیف ایک اور اہم اطلاع بھی ملی ہے کہ پاکیشیا کی سرکاری ایجنسی کا کوئی ایجنٹ ریڈ واٹر کے خفیہ ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے وہاں پہنچ گیا تھا لیکن اسے ہلاک کر دیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے تفصیلی رپورٹ دی گئی تو عمران رپورٹ کے آخری فقرے سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ صاف ظاہر تھا کہ رپورٹ کے

آخری حصے میں جس پاکیشیائی ایجنٹ کا ذکر کیا گیا تھا وہ بلیک زیرو تھا اور بلیک زیرو سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ نہ ہو رہا تھا لیکن عمران نے محسوس کیا تھا کہ راسٹر کی طرف سے یہ اطلاع ملنے کے باوجود اس کے اعصاب یا ذہن کو کسی قسم کا دھچکا نہ لگا تھا اور یہ عمران کا تجربہ تھا کہ جب ایسا ہو تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اطلاع غلط ہے اور بعد میں اس کا ثبوت بھی مل جاتا تھا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ کی ہلاکت کی رپورٹ کس نے دی ہے"۔ عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"لارڈ بو فمین کو یہ اطلاع ہیڈ کوارٹر کے انچارج وائٹ ٹائیگر نے خود دی ہے"...... راسٹر نے جواب دیا۔

"کیا اس ایجنٹ کی لاش وغیرہ مل گئی ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا تو علم نہیں ہو سکا۔ میں نے تو آپ کو وہی رپورٹ دی ہے جو میرے لوگوں نے وہاں سے حاصل کر کے مجھے دی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ گو راسٹر نے جو کچھ بتایا تھا اس لحاظ سے تو بلیک زیرو کی طرف سے کال اٹنڈ نہ کرنے کی وجہ سے تصدیق ہوتی تھی لیکن عمران کا دل کہہ رہا تھا کہ بلیک زیرو اس قدر تر نوالہ نہیں ہے کہ اتنی آسانی سے ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر والے اسے زیر کر لیں گے۔ اسی لمحے اسے خیال آیا کہ اس کی

کرنل فریدی سے ہونے والی فون پر گفتگو ٹیپ کر کے اسرائیل بھجوائی گئی ہے۔ اس لئے ایک تو اسے کرنل فریدی کو کال کر کے اس بارے میں اطلاع دینی چاہئے اور دوسری یہ بات بھی بتا دینی چاہئے کہ کرنل فریدی کے خلاف تین گروپ کام کرنے والے ہیں یا کر رہے ہیں چنانچہ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن پھر وہ یکلخت رک گیا کیونکہ اسے خیال آ گیا تھا کہ کہیں یہ کال بھی ٹیپ ہو کر اسرائیل نہ پہنچ جائے لیکن پھر اس نے سر جھٹک دیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے کیونکہ اسے یقین تھا کہ کرنل فریدی اس قدر غافل نہیں رہ سکتا۔ اس نے یقیناً اسے چیک کر لیا ہو گا۔

کرنل فریدی اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں سی پھیلی ہوئی تھیں کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور کیپٹن حمید اندر داخل ہوا۔

"کیا مطلب۔ سارا کام ہو جانے کے باوجود آپ اس طرح پریشان نظر آ رہے ہیں جیسے کچھ بھی نہ ہوا ہو"...... کیپٹن حمید نے اندر داخل ہوتے ہی کرنل فریدی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ہوا ہے"...... کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ کچھ نہیں ہوا۔ بس دہشت گردی اور تخریب کاری کے دو گروپس ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایک پیشہ ور قاتلوں کا گروپ گرفتار کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ریڈ واٹر کی یہاں کی مین ایجنٹ مریم بانو کا خاتمہ ہو چکا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ کیا ہوا ہے"...... کیپٹن حمید نے میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے دراصل ایک ایسی اطلاع ملی ہے جس نے مجھے پریشان کر دیا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"کونسی اطلاع۔ کیا ملیکا اور ماریا کی دعوت میں آنے کی اطلاع یا کوئی اور ہے"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان کی بات مت کرو۔ یہ میرا نہیں تمہارا شعبہ ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ کوئی پاکیشیائی ایجنٹ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے سلسلے میں ہلاک ہو گیا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار چونک پڑا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ آپ کا مطلب علی عمران"...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا میں صرف علی عمران ہی نہیں رہتا اور لوگ بھی رہتے ہیں"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"تو کیا کوئی سیکرٹ سروس کا ممبر ہے۔ لیکن کیا وہ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کر رہے ہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"سیکرٹ سروس کا ممبر بھی نہیں۔ یہ کوئی اور ہے۔ اکیلا آدمی ہے لیکن ہے پاکیشیائی ایجنٹ اور ظاہر ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف کسی اکیلے ایجنٹ کو ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کے لئے اگر بھجوا سکتا ہے تو وہ لازماً کوئی اہم ترین آدمی ہی ہو سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"تو یہ دردسر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا ہے۔ آپ کیوں

اس قدر پریشان ہو رہے ہیں"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل فریدی نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فریدی نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر ایف تھرٹین کی خصوصی کال ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"بات کراؤ"...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا۔

"ہیلو سر۔ میں ایف تھرٹین بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ لہجہ غیر ملکی تھا۔

"کیا رپورٹ ہے ایف تھرٹین"...... کرنل فریدی نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایک کال کیچ ہوئی ہے سر۔ اس کے تحت ریڈ واٹر کے اس ٹاپو میں جہاں ان کا ٹرانسمیشن ٹاور ہے، پاکیشیائی ایجنٹ کی لاش نہیں ملی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم نے کال ٹیپ کی ہے"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنواؤ"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہیلو ہیلو۔ جیکب کالنگ فرام ٹاور ٹاپو۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"یس ۔ وائٹ ٹائیگر اٹنڈنگ یو ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

"باس ۔ ہم نے ٹاور ٹاپو سے تمام لاشیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دی ہیں لیکن سر ۔ یہاں پاکیشیائی کی کوئی لاش موجود نہیں ہے ۔ اوور"...... جیکب نے کہا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ لاش موجود نہیں ہے ۔ کیا مطلب ۔ لاش کہاں جا سکتی ہے ۔ اوور"...... وائٹ ٹائیگر کی حیرت اور غصے سے بھری ہوئی آواز سنائی دی۔

"باس ۔ ہم نے پورا جزیرہ چھان مارا ہے ۔ یہاں واقعی کسی پاکیشیائی کی لاش نہیں ہے ۔ سب لاشیں ہمارے ساتھیوں کی ہی ہیں ۔ اوور"...... جیکب نے کہا۔

"لیکن وہ میرے سامنے گولیوں سے چھلنی ہو کر گرا تھا ۔ کیا مطلب ۔ کیا لاش زندہ ہو سکتی ہے اور اگر ہو بھی سکتی ہے تو کیا لاش بغیر کسی لانچ کے ٹاپو سے اڑ کر کہیں چلی گئی ہے ۔ اوور"...... وائٹ ٹائیگر کے لہجے میں یقین نہ کرنے والا تاثر نمایاں تھا۔

"سر ۔ ٹرانسمشن روم میں البتہ میڈیکل باکس ۔ پانی کی خالی بوتلیں ۔ بینڈیج اور خالی انجکشن اور سرنجیں پڑی ہوئی ہیں ۔ شاید آپ کا پہلے علاج وہاں کیا گیا تھا ۔ پھر آپ کو ہیڈ کوارٹر لایا گیا تھا ۔ ہم نے دونوں کمروں کو بھی اچھی طرح چیک کر لیا ہے حتیٰ کہ ہم نے مشین روم کی تباہ شدہ مشینری کے عقب میں بھی چیکنگ کر لی ہے لیکن نہ

ہی پاکیشیائی زندہ ملا ہے اور نہ ہی مردہ حالت میں اس کی لاش ملی ہے ۔ اوور"...... جیکب نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ہلاک نہیں ہوا تھا صرف زخمی ہوا تھا اور پھر وہ وہاں سے نکل کر ٹرانسمشن روم میں آیا اور وہاں اس نے اپنے زخموں کی خود بینڈیج کی اور پھر وہ کسی نامعلوم طریقے سے ٹاپو سے نکل گیا ۔ ویری سیڈ ۔ میں تو سر چیف کو اس کی موت کی اطلاع بھی دے چکا ہوں ۔ اوور"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"اس نے بینڈیج کی ہے ۔ کیا مطلب باس ۔ کیا آپ کی وہاں بینڈیج نہیں کی گئی تھی ۔ اوور"...... اس بار جیکب کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اس پاکیشیائی ایجنٹ کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا ۔ وہ جب گولیوں سے چھلنی ہو کر نیچے گرا تو مشین پسٹل کے ٹریگر پر اتفاقاً دباؤ پڑ گیا تھا اور فائرنگ ہو گئی جس سے میں شدید زخمی ہو گیا تھا اور میرے ساتھی مجھے اٹھا کر فوراً وہاں سے ہیڈ کوارٹر لے آئے تھے ۔ اگر وہ وہاں رک جاتے تو پھر مجھے بروقت طبی امداد نہ ملنے کی وجہ سے میں ہلاک ہو جاتا ۔ اوور"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ ۔ پھر تو باس وہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی نہ کسی طرح ٹاپو سے نکل گیا ہے ۔ اوور"...... جیکب نے کہا۔

"اگر نکل بھی گیا ہے تو اب بچ نہ سکے گا کیونکہ وہ شدید زخمی تھا اور صرف ابتدائی طبی امداد کی بنیاد پر وہ زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتا۔

تم بتاؤ کہ ٹرانسمشن مشینری کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"وہ مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے باس۔ وہاں مکمل طور پر نئی مشینری نصب کرنا ہو گی۔ اوور"...... جیکب نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم دونوں واپس آجاؤ۔ میں ایکریمیا سے نئی مشینری منگوا لوں گا۔ اوور اینڈ آل"...... وائٹ ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی فون پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"آپ نے ٹیپ سن لی ہے"...... چند لمحوں بعد ایف تھرٹین کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ اب تم نے اسے مسلسل چیک میں رکھنا ہے اور سنو۔ اگر اس پاکیشیائی کے بارے میں مزید کوئی معلومات ملیں تو مجھے فوراً اطلاع دینا"...... کرنل فریدی نے اس بار انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل فریدی نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر موجود شکنیں اب غائب ہو چکی تھیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ زخمی ہونے کے باوجود زندہ بچ بھی گیا ہے اور وہاں سے نکل بھی گیا ہے"...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ وہ بھی لاؤڈر کی وجہ سے فون پر ہونے والی بات چیت سن رہا تھا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو مجھے اطمینان ہو گیا ہے کہ اب وہ اس ہیڈ کوارٹر

کا خاتمہ بھی کر دے گا"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"لیکن حیرت ہے کہ پاکیشیا نے آخر کیا سوچ کر ایک بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے اکیلے آدمی کو بھیج دیا ہے۔ اکیلا آدمی کیا کر سکتا ہے۔ وہ کہا محاورہ ہے کہ اکیلا چنا کیا بھاڑ جھونکے گا"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم بھی تو اکیلے بڑے بڑے کارنامے انجام دے چکے ہو پھر تمہیں اس بات پر کیوں حیرت ہو رہی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں اکیلا کیوں گیا ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ تو پاکیشیائی ایجنٹ ہے۔ میں تو بہرحال کیپٹن حمید ہوں"...... کیپٹن حمید نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ملازم اندر داخل ہوا۔

"جناب۔ مس ماہ لقا اور مس ماریا تشریف لائی ہیں۔ میں نے انہیں ملاقات کے کمرے میں بٹھا دیا ہے"...... ملازم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"دعوت کے انتظامات مکمل ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کی ہدایات کے مطابق تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ لیکن"...... ملازم کچھ کہتے کہتے رک گیا تھا۔

"لیکن کیا"...... کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا اور کیپٹن حمید

بھی چونک کر ملازم کو دیکھنے لگا تھا۔

"مس ماریا ایسے لباس میں ہیں کہ شاید آپ اسے پسند نہ کریں"۔ ملازم نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو وہ اپنی اصلیت پر اتر آئی ہے۔ ٹھیک ہے تم جاؤ اور دعوت کے انتظامات کرو"..... کرنل فریدی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو ملازم سر ہلاتا ہوا مڑ کر باہر چلا گیا۔

"اصلیت پر اتر آئی ہے کا کیا مطلب"..... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تمہیں شکار کرنے کے لئے ایسا لباس پہن کر آئی ہے"۔ کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار چونک پڑا۔

"مجھے شکار کرنے کے لئے۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کو کس نے حق دیا ہے کہ آپ میری اس طرح توہین کریں"..... کیپٹن حمید نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس میں توہین کی کیا بات ہے۔ عورتیں مردوں کا شکار کرتی ہی رہتی ہیں"..... کرنل فریدی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ شکار ہو سکتے ہیں کیپٹن حمید نہیں"..... کیپٹن حمید نے منہ پھلاتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم جس انداز میں ان عورتوں سے باتیں کرتے ہو۔ انہیں اگر سن لیا جائے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ تم سے زیادہ آسان شکار اور کوئی ہے ہی نہیں"..... کرنل فریدی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ تو کیا آپ میری پرائیویٹ باتیں بھی سنتے ہیں"۔ کیپٹن حمید نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو تم نامحرم عورتوں سے پرائیویٹ باتیں بھی کرتے ہو"۔ کرنل فریدی کا لہجہ یکدم بدل گیا تھا۔

"وہ۔ وہ میرا مطلب تھا کہ وہ باتیں جو میں بس ویسے ہی وقت گزرانے کے لئے کرتا ہوں"..... کرنل فریدی کا لہجہ بدلتے ہی کیپٹن حمید نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو وہ پرائیویٹ باتیں کیسے ہو گئیں۔ وہ تو رٹے رٹائے جملے ہوتے ہیں"..... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"خواہ مخواہ رٹے رٹائے ہوتے ہیں۔ وہ تو میرے دل کی آواز ہوتی ہے"..... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہرحال یہ محترمہ تمہارا شکار کرنے اور تمہارے ذریعے مجھے ہلاک کرنے کی احمقانہ کوشش میں مصروف ہے اور شاید اسی لئے ایسا لباس پہن کر آئی ہے کہ ملازم کو بھی اس پر اعتراض ہو گیا ہے۔ تم جا کر اسے کہو کہ وہ مناسب لباس پہنے یا پھر چلی جائے"..... کرنل فریدی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو کیپٹن حمید کے چہرے پر یکلخت انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہے۔ کیا ماریا کے ذہن میں یہ بات واقعی موجود ہے"..... کیپٹن حمید نے ہونٹ چباتے ہوئے

کہا۔

"ہاں۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ اس کے ساتھ والے کمرے میں ہمارے آدمیوں نے انتہائی طاقتور مشینری لگا رکھی ہے۔ اس لئے اس کی فون کال۔ ٹرانسمیٹر کال تو ایک طرف اس کی بڑبڑاہٹ بھی ریکارڈ ہو جاتی ہے اور اس رابرٹ کی فون کال کی بنا پر ہی تو ہمیں یہ اطلاع ملی تھی کہ میری اور عمران کی فون پر ہونے والی گفتگو ٹیپ ہو کر اسرائیل میں لارڈ بوفمین کو پہنچی اور پھر لارڈ بوفمین نے دو گروپوں کو یہاں تخریب کاری اور ایک گروپ کو میری ہلاکت پر مامور کیا اور اس سلسلے میں یہاں ان کی مین ایجنٹ مریم بانو کا نام بھی سامنے آیا اور جس کے بعد ہم نے فوری کارروائی کرتے ہوئے مریم بانو کو پکڑا اور مریم بانو سے ان تینوں گروپس کا پتہ چلا کر ان کا خاتمہ کر دیا اور ان لوگوں کو بھی ٹریپ کر لیا گیا جنہوں نے میری کال ٹیپ کی تھی۔ اس کے بعد ہی ماریا نے اپنے سامان میں موجود زہریلی سوئیاں پھینکنے والی مشین ضائع کر دی۔ اس کے بعد اس کی بڑبڑاہٹ ریکارڈ کی گئی۔ اس میں اس نے اس عزم کا اظہار کیا تھا کہ وہ تمہارے ذریعے مجھے ہلاک کرائے گی"...... کرنل فریدی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں ابھی جا کر اس کا خاتمہ کر دیتا ہوں نانسنس۔ کیا ایکریمیا کی ایجنسیوں میں اس جیسے احمق ٹاپ ایجنٹ رکھے جاتے ہیں"۔ کیپٹن حمید نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے اب کچھ کہنے کی ضرورت نہیں رہی۔ میں نے سانپ کا زہر

پہلے ہی نکال دیا ہے۔ اس لئے اب بے ضرر سانپ کو ہلاک کرنا اپنا ہی وقت ضائع کرنا ہے اور پھر وہ ماہ لقا کے ساتھ اس کی مہمان بن کر دماک آئی ہے۔ اس لئے یہاں اسے اگر کوئی نقصان پہنچا تو اس سے ماہ لقا کی عزت پر حرف آئے گا"...... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کرنل فریدی کو دیکھنے لگا جیسے اچانک اس کی بینائی چلی گئی ہو یا اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ تو کیا واقعی پتھر میں پھول اگ آیا ہے"...... کیپٹن حمید نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس میں اتنا حیران ہونے کی کیا بات ہے۔ ماہ لقا نہ صرف میری عزیزہ ہے بلکہ دماک کی شہری بھی ہے۔ اگر میں اس کی عزت کو اپنی عزت سمجھتا ہوں تو اس پر اتنا حیران ہونے کی کیا بات ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ماہ لقا کی عزت کو اپنی عزت۔ واہ۔ اللہ تعالیٰ تو واقعی قادر مطلق ہے۔ تو چاہے تو پتھر کو موم بنا دے"...... کیپٹن حمید نے آنکھیں آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہرحال آؤ دیکھیں کہ ماریا تم سے کیا فائدہ اٹھا سکتی ہے"۔ کرنل فریدی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ یہیں بیٹھیں۔ میں پہلے ماریا کو لباس درست کرنے پر رضا مند کر سکوں۔ ورنہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کی طبیعت کا تکدر بیچاری

مس ماہ لقا کو عذاب کی صورت میں بھگتنا پڑے گا"...... کیپٹن حمید نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور کرنل فریدی بے اختیار مسکراتا ہوا واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

بلیک زیرو نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو اس نے ان دونوں آدمیوں کو ایک لاش اٹھائے ساتھ والے کمرے سے نکل کر ساحل کی طرف جاتے دیکھا۔ وہ تیزی سے باہر آیا اور پھر درختوں کی اوٹ لیتا ہوا اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جہاں ان کی لانچ موجود تھی۔ اس کی نظریں مسلسل ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔ ان دونوں نے کنارے پر جا کر لاش کو اچھال کر سمندر میں پھینک دیا اور پھر وہ دونوں واپس مڑے تو بلیک زیرو ایک جھنڈ کی اوٹ میں ہو گیا۔ وہ دونوں ایک بار پھر اس ے میں داخل ہو گئے جہاں لاشیں موجود تھیں۔ بلیک زیرو تیزی آگے بڑھا اور پھر وہ کنارے پر موجود بڑی سی لانچ میں داخل ہو گیا۔ اس لمحے اس نے ان دونوں کو ایک اور لاش اٹھائے اسی طرف بڑھتے دیکھا جدھر وہ پہلے لاش سمندر میں اچھال چکے تھے۔ لانچ کافی بڑی تھی اور اس کے نیچے ایک کمرہ بھی تھا لیکن اس کمرے کے ایک کونے میں

اسلحے کی دس بارہ بڑی بڑی پیٹیاں دیکھ کر بلیک زیرو چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے ایک پیٹی کھولی تو اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔ پیٹی میں مشین گنیں اور ان کے میگزین بھرے ہوئے تھے۔ بلیک زیرو نے دوسری پیٹی کھولی تو اس میں مشین پسٹل اور اس کے میگزین موجود تھے۔ اس نے ایک مشین پسٹل اٹھایا۔ اس میں میگزین فٹ کیا اور ساتھ ہی دو فالتو میگزین اٹھا کر اس نے اپنی جیبوں میں ڈال لئے۔ اسی لمحے اسے اوپر سے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دی تو اس نے جلدی سے پیٹیاں بند کیں اور پھر کسی سانپ کی سی تیزی سے رینگتا ہوا پیٹیوں کے پیچھے دبک گیا۔ اس کی نظریں ایک سوراخ پر جمی ہوئی تھیں جہاں سے لانچ کا یہ کمرہ واضح طور پر نظر آ رہا تھا اور پھر وہ دونوں آدمی اس کمرے میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک کا رخ کمرے میں موجود ایک الماری کی طرف تھا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا بڑا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے کمرے میں موجود میز پر رکھا اور خود میز کے گرد موجود کرسیوں پر وہ دونوں بیٹھ گئے۔ میز اور کرسیوں کے پائے فرش میں گڑے ہوئے تھے۔ یہ شاید ڈائننگ ٹیبل بنائی گئی تھی اور پھر ایک آدمی نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جیکب کالنگ فرام ٹاور ٹاپو۔ اوور"...... ان میں سے ایک نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ وائٹ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد

ٹرانسمیٹر سے وائٹ ٹائیگر کی مخصوص آواز سنائی دی اور پھر جیسے جیسے ان دونوں کے درمیان گفتگو آگے بڑھتی گئی۔ بلیک زیرو کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ وہ اسی کے بارے میں ہی گفتگو کر رہے تھے۔ جیکب وائٹ ٹائیگر کو رپورٹ دے رہا تھا کہ ٹاور ٹاپو پر کسی پاکیشیائی کی لاش نہیں ملی اور وائٹ ٹائیگر کو جیکب کی اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا۔ بہرحال جب گفتگو ختم ہوئی تو وائٹ ٹائیگر نے یہی نتیجہ نکالا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اپنی بینڈیج کر کے ٹاپو سے فرار ہو گیا ہے اور اس نے جیکب اور اس کے ساتھی کو واپس آنے کا حکم دے دیا تھا۔

"حیرت ہے جیکب۔ وہ زخمی پاکیشیائی بغیر کسی سواری کے آخر کیسے یہاں سے نکلا ہو گا"...... ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی جیکب کے ساتھی نے کہا۔

"اس نے یقیناً کہیں کوئی چھوٹی لانچ چھپائی ہوئی ہو گی ورنہ اب وہ پرندہ تو نہیں تھا کہ اڑ کر چلا جاتا"...... جیکب نے کہا اور دوسرے ساتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس جیکب نے ٹرانسمیٹر واپس الماری میں رکھا اور الماری بند کر کے وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے نکل کر اوپر لانچ کے عرشے پر چلے گئے تو بلیک زیرو نے اطمینان کا سانس لیا۔ چند لمحوں بعد لانچ میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر لانچ تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ بلیک زیرو کو خطرہ تھا کہ کہیں اچانک وہ دونوں کمرے میں نہ آ جائیں اس لئے وہ بدستور پیٹیوں کے پیچھے ہی

چھپا رہا۔ ویسے تو اس کے پاس مشین پسٹل موجود تھا اور وہ آسانی سے ان دونوں کا خاتمہ کر سکتا تھا لیکن وہ اس وقت تک کوئی حرکت نہ کرنا چاہتا تھا جب تک کہ لانچ ہیڈ کوارٹر پہنچ نہ جائے اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ٹاور ٹاپو سے ہیڈ کوارٹر کا جزیرہ صرف دس منٹ کے فاصلہ پر ہے۔ اس لئے تیز رفتار لانچ جلد ہی ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گی۔ چنانچہ وہ وہیں اسلحہ کی ان بڑی بڑی پیٹیوں کے پیچھے ہی چھپا رہا اور پھر واقعی تقریباً دس منٹ بعد لانچ کی رفتار آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد لانچ ایک جھٹکے سے رک گئی۔ وہ دونوں آدمی بھی نیچے کود گئے تھے اور پھر لانچ کو رکے بھی کچھ دیر ہو گئی تھی اس لئے بلیک زیرو پیٹیوں کے پیچھے سے نکلا اور کمرے سے نکل کر آہستہ سے عرشے پر آ گیا تو اس نے دیکھا کہ لانچ جزیرے کی ایک کھاڑی کے درمیان رکی ہوئی ہے۔ اس نے مشین پسٹل ہاتھ میں پکڑا اور آہستہ سے لانچ سے اتر کر جزیرے پر چڑھ گیا اور پھر چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا وہ آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ اس نے چار آدمیوں کو تیز تیز قدم اٹھاتے اس طرف آتے دیکھا تو وہ ایک چٹان کے پیچھے چھپ گیا۔ وہ چاروں آدمی اس کے قریب سے ہو کر آگے بڑھ گئے۔ ان کا رخ اس لانچ کی طرف ہی تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ چاروں لانچ میں اتر گئے۔ بلیک زیرو سمجھ گیا کہ یہ چاروں آدمی اسلحے کی پیٹیاں لانچ سے اٹھانے کے لئے گئے ہوں گے لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ یہ پیٹیاں کس مقصد کے لئے لانچ میں رکھی گئی تھیں کیونکہ بہرحال لانچ گئی بھی تو اس ہیڈ کوارٹر سے ہی ہو گی۔

پھر اس نے سوچا کہ شاید ان کا پہلے مقصد ان پیٹیوں کو کسی اور جگہ پہنچانا تھا لیکن پھر اس وائٹ ٹائیگر نے ارادہ بدل کر انہیں واپس ہیڈ کوارٹر کال کر لیا ہو گا۔ اس لئے پیٹیاں بھی واپس آ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ چاروں نمودار ہوئے تو واقعی ان کے کاندھوں پر اسلحے کی پیٹیاں لدی ہوئی تھیں۔ وہ چاروں اس کے قریب سے گزر کر آگے بڑھ گئے تو بلیک زیرو بھی آہستہ آہستہ اور انتہائی احتیاط سے جھاڑیوں اور پتھروں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑا سا آگے جانے کے بعد اسے جزیرے کے تقریباً درمیان میں دو بڑی بڑی عمارتیں نظر آنے لگ گئیں جن میں سے ایک کے سامنے برآمدہ بنا ہوا تھا جبکہ دوسری بند تھی اور پیٹیاں اٹھائے ہوئے آدمیوں کا رخ اس بند عمارت کی طرف تھا۔ ان دونوں عمارتوں کے سامنے کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ اس لئے بلیک زیرو آگے بڑھتا رہا۔ وہ چاروں آدمی اس بند عمارت کے ایک بند دروازے کے سامنے جا کر رک گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور وہ چاروں ایک ایک کر کے اس دروازے میں غائب ہو گئے اور آخری آدمی کے اندر جاتے ہی دروازہ بند ہو گیا تو بلیک زیرو تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ اس عمارت کی طرف بڑھنے لگا جس کے سامنے برآمدہ تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ وائٹ ٹائیگر اس عمارت میں موجود ہو گا کیونکہ برآمدے کی موجودگی بتا رہی تھی کہ اس عمارت میں دفاتر ہوں گے جبکہ بند عمارت اسلحے کا سٹور ہو گا۔ وہ پہلے اس وائٹ ٹائیگر کو کور کرنا چاہتا تھا۔ بلیک زیرو برآمدے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک اس

نے برآمدے کے اندر دروازوں کی ایک قطار میں سے ایک دروازہ
کھلتا ہوا دیکھا تو اس نے بے اختیار ایک لمبی چھلانگ لگائی اور برآمدے
کے ایک ستون کے پیچھے چھپ گیا لیکن اس طرح اچانک اور لمبی
چھلانگ لگانے سے اس کے جسم میں درد کی انتہائی تیز لہر دوڑنے لگی اور
اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر تاریکی جھپٹنے لگی ہو لیکن اس
نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اس میں سے
نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے سے باہر آ گیا تو بلیک زیرو تیزی سے
ستون کی دوسری طرف اور برآمدے کے اندرونی حصے میں پہنچ گیا۔ جبکہ
وہ نوجوان بغیر ادھر ادھر دیکھے تیز تیز قدم اٹھاتا اس بند عمارت کی طرف
بڑھتا چلا گیا جہاں وہ چاروں آدمی پیٹیاں اٹھائے اندر داخل ہوئے تھے
جس دروازے سے یہ آدمی نکلا تھا وہ کھلا ہوا تھا اور اندر روشنی بھی ہو
رہی تھی اور اندر کسی کے باتیں کرنے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی
تھیں۔ بلیک زیرو نے اب ایکشن میں آنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے
جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر وہ کمرے
میں داخل ہوا تو یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا اور کمرے میں
وائٹ ٹائیگر ایک آدمی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے اندر
داخل ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے دروازہ بند کر کے لاک کر دیا۔
"تم۔ تم کون ہو۔ تم"...... وائٹ ٹائیگر نے بے اختیار اٹھتے
ہوئے کہا۔ اس کی کرسی کافی اونچی بنائی گئی تھی جبکہ دوسرا آدمی حیرت
سے بلیک زیرو کی طرف دیکھ رہا تھا۔ جس کے ہاتھ میں مشین پسٹل

تھا جبکہ بازو اور جسم پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے بلیک زیرو
نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وائٹ ٹائیگر کے
سامنے بیٹھا ہوا آدمی چیختا ہوا نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔
"خبردار۔ اگر معمولی سی حرکت کی تو گولی سے اڑا دوں گا"۔ بلیک
زیرو نے وائٹ ٹائیگر سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ لیکن
دوسرا لمحہ بلیک زیرو کے لئے بھی انتہائی حیرت انگیز ثابت ہوا جب وہ
مخصوص ساخت کی کرسی یکلخت ایک جھٹکے سے وائٹ ٹائیگر سمیت
فرش میں غائب ہو گئی۔ نجانے اس وائٹ ٹائیگر نے کیا کیا تھا لیکن
اس وقت بلیک زیرو کے پاس یہ بات سوچنے کی فرصت ہی نہ تھی۔
زخمی آدمی ختم ہو چکا تھا۔ بلیک زیرو تیزی سے کمرے کے اندرونی
دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دوسری طرف ایک بڑا
سا میدان تھا جس کے دوسرے سرے پر دو اور بڑی بڑی سی عمارتیں
تھیں لیکن یہ دونوں عمارتیں چاروں طرف سے بند تھیں۔ دونوں
عمارتوں کا ایک ایک دروازہ تھا لیکن یہ دروازہ لوہے کا تھا اور بند تھا۔
بلیک زیرو نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ
باہر نکلا اور پھر اپنی پوری قوت سے دوڑتا ہوا ان عمارتوں کی طرف
بڑھنے لگا۔ گو اس کا جسم زخمی تھا اور اسے دوڑنے میں بے حد تکلیف
محسوس ہو رہی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ وائٹ ٹائیگر کے اس طرح
نکل جانے سے وہ اب شکاری کتوں کے نرغے میں آ چکا ہے اور اب
منظم طور پر اس کو تلاش کر کے اس کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ ان بند

عمارتوں کا ڈیزائن دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ اسلحے کے سٹور ہیں۔اس
لئے وہ ان کی طرف بھاگا چلا جا رہا تھا۔اپنے آپ کو بچانے کے لئے اس
کے ذہن میں ایک منصوبہ ترتیب پا چکا تھا اور اسے یقین تھا کہ اگر وہ
اپنے منصوبے کو مکمل کر سکا تو یہ لوگ اسے ہاتھ بھی نہ لگا سکیں گے
لیکن شدید زخمی ہونے کی وجہ سے اس کے دوڑنے کی نہ صرف رفتار
خاصی کم تھی بلکہ اس کے ذہن پر بھی بار بار تاریکی نے جھپٹنا شروع کر
دیا تھا۔ابھی وہ میدان کے درمیان میں ہی پہنچا تھا کہ اچانک ریٹ
ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل کر نیچے گرا۔باقی
گولیاں تو اس کے جسم کی سائیڈ سے نکل گئیں جبکہ ایک گولی اس کے
کولہے کی سائیڈ میں لگی تھی اور اس کی وجہ سے وہ اچھل کر نیچے گرا تھا۔
اب یہ اس کی خوش قسمتی ہی تھی کہ جس جگہ وہ گرا تھا وہ ایک گڑھا سا
تھا اور گڑھے میں گرنے کی وجہ سے باقی گولیاں اس کے جسم کے اوپر
سے گزر گئی تھیں۔نیچے گرتے ہی وہ تیزی سے مڑا گرنے کے باوجود
مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا۔کولہے میں درد کی شدید لہریں دوڑ
رہی تھیں اور اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس کے زخم سے خون تیزی سے
بہہ رہا ہے لیکن اس وقت اسے زخم کی پرواہ نہ تھی۔اس نے تیزی سے
ذرا سا سر اوپر اٹھایا تو تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیوں کی
بوچھاڑ اس کی طرف بڑھی اور اس نے پلک جھپکنے میں سر نیچے کر لیا۔
لیکن وہ ایک آدمی کو ہاتھ میں مشین گن پکڑے اس گڑھے کی طرف
اندھا دھند انداز میں بھاگتا دیکھ چکا تھا۔اس نے ہاتھ اوپر کیا اور پھر

ٹریگر دبا دیا۔دوسرے لمحے ایک چیخ اور پھر دھماکہ سنائی دیا۔حالانکہ
اس نے دیکھے بغیر فائر کیا تھا۔اس کے ذہن میں اس دوڑتے ہوئے
آدمی کا اینگل موجود تھا اور اس نے اسی اینگل کو ذہن میں رکھ کر فائر کیا
تھا لیکن اس کا نشانہ درست ثابت ہوا تھا۔اس نے تیزی سے سر اٹھایا
تو وہ آدمی زمین پر پڑا بری طرح تڑپ رہا تھا۔اس کے ہاتھ سے مشین
گن نکل کر گڑھے کے قریب آ گری تھی۔اب وہ دونوں عمارتیں کافی
قریب نظر آ رہی تھیں۔بلیک زیرو گڑھے سے باہر آیا تو ایک بار تو وہ
لڑکھڑا کر گر پڑا کیونکہ کولہے میں لگی ہوئی گولی کی وجہ سے اس کی
دائیں ٹانگ پوری طرح حرکت نہ کر رہی تھی لیکن دوسرے لمحے وہ
تیزی سے اٹھا اس نے گڑھے کے قریب پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور
ایک بار پھر عمارت کی طرف دوڑنا شروع کر دیا۔وہ اپنی دائیں ٹانگ
پر زور کم دیئے ہوئے تھا اس لئے اس کا پورا جسم اس طرح درد سے بے
حال ہو رہا تھا جیسے جسم نہ ہو بلکہ دکھتا ہوا پھوڑا ہو۔اس کے ہونٹ
بھینچے ہوئے تھے اور وہ مسلسل دوڑ رہا تھا۔اسے حقیقتاً کچھ معلوم نہ تھا
کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کیا نہیں۔یوں لگتا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے
کوئی مشین ہو۔جو بس دوڑ رہی ہو۔اس کا سانس بری طرح پھول چکا
تھا۔شاید یہ خون کی کمی کی وجہ سے تھا لیکن بہرحال وہ ان عمارتوں کے
عقب میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا لیکن لاشعوری طور پر مسلسل
دوڑنے کے بعد جیسے ہی اس نے اپنے جسم کو روکنے کی کوشش کی تو وہ
بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا ایک دھماکے سے منہ کے بل زمین پر جا گرا اور

پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اب وہ زندگی بھر حرکت ہی نہ کر سکے گا۔ اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔ سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے پھیپھڑے ابھی ایک دھماکے سے پھٹ جائیں گے لیکن اسے معلوم تھا کہ اگر وہ اسی طرح یہاں پڑا رہا تو پھر اسے موت سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ اس لئے ہونٹ بھینچ کر اور اپنی پوری قوت ارادی بروئے کار لا کر وہ اٹھا اور تیزی سے عمارت کی چھت تک جاتے ہوئے بارش کا پانی نیچے لے آنے والے پائپ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا منصوبہ یہی تھا کہ وہ اس عمارت کی چھت پر پہنچ کر محفوظ ہو جائے گا کیونکہ اس کے خیال کے مطابق یہ عمارت اسلحہ خانہ تھی اس لئے وہ لوگ اس عمارت پر نہ کوئی میزائل مار سکیں گے اور نہ کوئی بم پھینک سکیں گے جبکہ وہ بلندی پر ہونے کی وجہ سے آسانی سے انہیں نشانہ بنا لے گا۔ اس نے مشین گن کو کاندھے سے لٹکایا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے اس پائپ پر اوپر چڑھنے لگا۔ گو کولہے کے زخم کی وجہ سے بظاہر تو اس کا اس طرح اوپر چڑھنا ناممکن دکھائی دیتا تھا کیونکہ اوپر چڑھنے کے لئے لامحالہ اسے اپنی دائیں ٹانگ موڑنی پڑتی تھی جو زخمی ہونے کی وجہ سے پوری طرح مڑ ہی نہ رہی تھی لیکن اس وقت جبکہ اس کی زندگی داؤ پر لگ چکی تھی۔ اس نے بہرحال اس پائپ پر چڑھنا تھا۔ اس لئے اسے زخم وغیرہ یاد ہی نہ رہا اور وہ انتہائی تیزی سے اوپر چڑھنے لگا۔ اس کا انداز بالکل بندر جیسا تھا۔ گو اب بھی اس کا سانس پھولا ہوا تھا اور اس کے جسم میں درد کی لہریں دوڑ

رہی تھیں لیکن اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور وہ اس طرح اوپر چڑھتا چلا جا رہا تھا جیسے اسے زندگی میں اس کے علاوہ اور کوئی کام آتا ہی نہ ہو۔ اس پر بس ایک ہی دھن سوار تھی کہ اس نے جلد از جلد چھت پر پہنچنا ہے۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ لوگ اس کے چھت پر پہنچنے سے پہلے یہاں پہنچ گئے تو اس حالت میں وہ اپنا دفاع بھی نہ کر سکے گا اور اسے آسانی سے ہٹ کر لیا جائے گا۔ اس لئے وہ ہر ممکن کوشش کر رہا تھا کہ جلد از جلد چھت پر پہنچ جائے اور پھر جیسے ہی اس کا ہاتھ منڈیر پر پڑا اس نے اپنی دونوں ٹانگیں پائپ سے لپٹائیں اور دوسرا ہاتھ بھی منڈیر پر رکھا اور دوسرے لمحے اس کے جسم نے ایک قلابازی کھائی اور وہ ایک دھماکے سے پشت کے بل چھت پر جا گرا۔ کچھ دیر تک وہ اسی طرح پڑا رہا۔ پھر جب اس کے کانوں میں نیچے سے کچھ انسانی آوازیں پڑیں تو وہ تیزی سے اٹھا اور رینگتا ہوا واپس منڈیر کی طرف آیا۔ اس نے منڈیر سے ذرا سا سر باہر نکال کر جھانکا تو اس نے چار افراد کو اوپر دیکھتے ہوئے پایا جبکہ پانچواں کسی بندر کی طرح اس پائپ سے اوپر چڑھ رہا تھا جبکہ وہ چاروں ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے اوپر دیکھ رہے تھے۔ چونکہ وہ بالکل دیوار کی جڑ میں کھڑے تھے اس لئے بلیک زیرو کا سر تو انہیں نظر نہ آیا البتہ بلیک زیرو نے پرنالے کے سوراخ کی وجہ سے انہیں دیکھ لیا تھا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر ہاتھ آگے بڑھا کر اس نے منڈیر سے باہر رکھا اور پھر اس کا رخ نیچے کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ وہ پرنالے کے سوراخ سے نیچے موجود افراد کو

دیکھ رہا تھا اور پھر فائرنگ ہوتے ہی پلک جھپکنے میں یکے بعد دیگرے وہ
چاروں نیچے گر کر تڑپنے لگے۔ اسی لمحے پائپ پر چڑھنے والے نے بھی نیچے
چھلانگ لگا دی۔ اس بار بلیک زیرو نے بجلی کی سی تیزی سے مڑ آگے
بڑھایا اور پھر نیچے گر کر اٹھتے ہوئے اس آدمی پر فائر کھول دیا اور وہ بھی
چیختا ہوا نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔ بلیک زیرو نے ایک لمحے کے لئے انہیں
دیکھا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور اس نے مشین گن اٹھائی اور جھکے جھکے
انداز میں بھاگتا ہوا وہ چھت کے شمالی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے
یہاں ایک دروازہ دیکھا تھا جو اس انداز میں لگا ہوا تھا جیسے نیچے سے اوپر
سیڑھیاں آ رہی ہوں۔ دروازہ دوسری طرف سے بند تھا لیکن بلیک زیرو
نے پیچھے ہٹ کر کندھے سے اس پر زور سے ٹکر ماری تو ایک دھماکے
سے دروازہ کھل گیا۔ اب سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی
تھیں۔ بلیک زیرو تیزی سے سیڑھیاں نیچے اترنے لگا۔ اس وقت وہ
واقعی اس انداز میں کام کر رہا تھا جیسے وہ انسان نہ ہو بلکہ روبوٹ ہو۔
نہ صرف اس کے کولہے کے زخم سے مسلسل خون رس رہا تھا بلکہ اس
کے پہلے والے زخموں میں سے بھی خون رسنے لگا تھا لیکن اسے کسی بات
کی پرواہ تک نہ تھی۔ وہ میکانکی انداز میں کام کر رہا تھا۔ سیڑھیاں
اترتے ہی وہ ایک ہال نما کمرے میں پہنچ گیا اور اسے مین دروازہ بھی نظر
آنے لگ گیا۔ اس ہال نما کمرے میں ہر طرف اسلحے کی بڑی بڑی پیٹیاں
چھت تک چلی گئی تھیں۔ بلیک زیرو نے سب سے پہلے آگے بڑھ کر وہ
دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر اس نے تیزی سے پیٹیاں کھولنا شروع کر

دیں اور پیٹیوں میں موجود اسلحہ دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے
پھیلتی چلی گئیں۔ یہ انتہائی جدید ترین اور انتہائی خاص اسلحہ تھا۔ پھر
ایک پیٹی میں اسے انتہائی جدید ترین کلوگن میزائل گن نظر آ گئی جس
کے ساتھ اس کا خصوصی ریز کلوگن میزائل بھی موجود تھا۔ اس پیٹی میں
ان میزائلوں کا جو بڑے سے کیپسول جتنے تھے ایک بڑا پیکٹ موجود
تھا۔ جس میں ایک سو کیپسول موجود تھے۔ بلیک زیرو جانتا تھا کہ
کلوگن میزائل دنیا کا سب سے تباہ کن ہتھیار سمجھا جاتا ہے۔ ان کی
طاقت کا اندازہ اس طرح کیا جا سکتا تھا کہ جو تباہی ایک سو عام میزائل
پیدا کر سکتے تھے۔ اس سے زیادہ تباہی ایک کلوگن میزائل کر سکتا تھا۔
چنانچہ اس نے میزائل گن اٹھائی اور میزائلوں کا ایک پیکٹ اٹھا کر اس
نے اس کا میگزین کھولا اور اس میں کیپسول ڈالنے شروع کر دیئے۔
اس گن میں آٹھ میزائل بیک وقت ڈالے جا سکتے تھے۔ آٹھ میزائل
ڈال کر اس نے میگزین بند کیا اور پھر باقی پیکٹ اٹھا کر اس نے جیب
میں ڈالا اور پھر ایک اور پیٹی کی طرف بڑھ گیا۔ اس پیٹی میں سپر میگا ڈی
چارجر بم موجود تھا۔ بلیک زیرو نے انتہائی پھرتی سے ایک سپر میگا بم
کو ڈی چارج کرنا شروع کر دیا اور پھر اسے مخصوص انداز میں ڈی چارج
کر کے اس نے اسے اس پیٹی میں ہی رہنے دیا اور اس کا ڈی چارجر اٹھا کر
اس نے جیب میں ڈال لیا۔ اسے دراصل وسیع رینج کی زوراثر بے ہوش
کر دینے والی گیس کی تلاش تھی لیکن اس گیس کی پیٹی کہیں نظر نہ آ
رہی تھی۔ ابھی بلیک زیرو پیٹیاں کھول کر چیک ہی کر رہا تھا کہ اسے

دور سے ہلکے سے کھٹکے کا احساس ہوا تو اس نے تیزی سے پیٹی بند کی اور
پھر مشین پسٹل ہاتھ میں پکڑے وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس
کے ایک کاندھے سے مشین گن اور دوسرے کاندھے سے کلوگن
میزائل گن لٹکی ہوئی تھی اور اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ وہ
زیادہ تر مشین پسٹل ہی استعمال کرنے کا عادی تھا۔ وہ محتاط انداز میں
سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ اس نے
دروازے سے کان لگا دیئے

" وہ نیچے موجود ہے۔ باہر سے دروازہ کھول کر اندر بے ہوش کر
دینے والی گیس پھینک دو۔ اوور"...... ایک ہلکی سی آواز بلیک زیرو کے
کانوں میں پڑی تو اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور پھر سر باہر نکال کر
جھانکا تو دروازے کی سائیڈ میں دو آدمی زمین پر لیٹے ہوئے تھے۔ ان میں
سے ایک کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر تھا جبکہ دوسرا عقبی طرف کو دیکھ رہا تھا
جہاں ایک تیسرا آدمی اوپر چڑھ رہا تھا۔ عقبی سمت دیکھنے والے آدمی
کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور اگر وہ عقبی طرف نہ دیکھ رہا ہوتا تو
لامحالہ دروازہ کھلتے ہی وہ اس پر فائر کھول دیتا اور ایسی صورت میں
بلیک زیرو کے پاس بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہ رہتا اور اب بھی وہ کسی
بھی لمحے صرف گردن موڑ کر اسے دیکھ سکتا تھا۔ چنانچہ بلیک زیرو بجلی
کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ
ہی ٹرانسمیٹر پر بات کرنے والا اور دوسرا آدمی چیختے ہوئے پہلو کے بل
الٹ کر گرے اسی لمحے منڈیر سے تیسرا آدمی جو آگے بڑھا ہی تھا بے

اختیار اچھل پڑا اور مڑنے ہی لگا تھا کہ بلیک زیرو نے اس پر فائر کھول دیا
اور وہ چیختا ہوا وہیں چھت پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ بلیک زیرو
تیزی سے باہر نکلا اور پھر عمارت کے سامنے کے رخ پر پہنچ گیا۔ اس نے
اوپر منڈیر کی سائیڈ میں بیٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے کاندھے سے کلوگن
میزائل گن اتاری اور اس کا رخ سامنے موجود اس عمارت کی طرف کر
دیا جو وائٹ ٹائیگر کے دفاتر کی سائیڈ میں تھی اور جس میں وہ چاروں
آدمی لانچ سے اسلحے کی پیٹیاں اتار کر اندر گئے تھے۔ اسے یقین تھا کہ یہ
اسلحہ ڈپو ہے اور اس وقت اس کا نشانہ یہی اسلحہ ڈپو ہی تھا لیکن اس نے
کلوگن میزائل گن سیدھی کی ہی تھی کہ اچانک اسے اپنے عقب میں
آہٹ سی محسوس ہوئی اور بلیک زیرو بے اختیار مڑ کر دیکھنے ہی لگا تھا کہ
یکلخت اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی نہ
صرف بلیک زیرو کے ہاتھ سے کلوگن میزائل گن نکل گئی بلکہ وہ خود
بھی اچھل کر پہلے منڈیر سے سینے کے بل ٹکرایا اور پھر پلٹ کر منہ کے
بل نیچے گر پڑا۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کا سانس اس کے سینے میں ہی
اٹک گیا ہے۔ اس نے پوری قوت لگا کر سانس باہر نکالنے کی کوشش
کی لیکن باوجود کوشش کے وہ اٹکا ہوا سانس باہر نہ نکال سکا اور اس کے
ساتھ ہی اس کے تمام احساسات پر موت کا سیاہ پردہ سا پھیلتا چلا گیا۔

ماریا ملیکا کے ساتھ کرنل فریدی کی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھی۔ یہ کمرہ سادہ سے انداز میں سجایا گیا تھا لیکن اس کی سجاوٹ میں بہرحال وقار اور خوبصورتی کا بے حد دخل تھا۔ فرنیچر سادہ ضرور تھا لیکن اس کا ڈیزائن بھی انتہائی خوبصورت اور باوقار تھا۔ ایک دیوار پر سفید رنگ کی ایک بہت بڑی منقش پلیٹ لگی ہوئی تھی جس کے درمیان انتہائی خوبصورت اور دلکش خطاطی میں لفظ اللہ پلیٹ سے باہر ابھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔ یہ پلیٹ اس قدر چمکدار اور خوبصورت تھی کہ اسے بار بار دیکھنے کو دل چاہتا تھا۔ ماہ لقا کی نظریں تو مسلسل اس پلیٹ پر لگی ہوئی تھیں۔ وہ جب بھی یہاں آتی تھی۔ اس پلیٹ کو ہی دیکھتی رہتی تھی اس نے کرنل فریدی سے اس بارے میں معلوم کیا تھا کہ یہ پلیٹ اسے کہاں سے ملی ہے کیونکہ اس قدر دلکش اور خوبصورت پلیٹ اور خطاطی اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی تو

کرنل فریدی نے اسے بتایا تھا کہ یہ پلیٹ ترکی کے ایک معروف خطاط کی طرف سے اسے تحفے کے طور پر پیش کی گئی تھی۔

"یہ تم بار بار اس پلیٹ کی طرف کیوں دیکھ رہی ہو۔ کیا اس میں کوئی خاص بات ہے"...... ماریا سے نہ رہا گیا تو وہ آخر کار بول پڑی۔

"ہاں۔ جو کچھ اس میں ہے۔ وہ تم سمجھ ہی نہیں سکتی"۔ ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور کیپٹن حمید اندر داخل ہوا تو ماریا کہ چہرے پر یکلخت انتہائی دلکش مسکراہٹ ابھر آئی۔

"خوش آمدید۔ اج کرنل فریدی کی رہائش گاہ میں چاند سورج کی جوڑی اتر آئی ہے۔ خوش آمدید"...... کیپٹن حمید نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو ماریا کا چہرہ یکلخت گلاب کے تازہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔ کیونکہ یہ بات بھی اسے کیپٹن حمید نے ہی بتائی تھی کہ ملیکا کا اصل نام ماہ لقا ہے اور ماہ لقا کا مطلب چاند کے چہرے والی ہوتا ہے اور اب کیپٹن حمید نے جس طرح انہیں چاند سورج کی جوڑی کہا تھا اس کا مطلب واضح تھا کہ کیپٹن حمید نے ملیکا کو چاند اور اسے سورج قرار دیا تھا اور ایک لحاظ سے کیپٹن حمید نے اس کے حسن کی برتری کا اعلان کر دیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ تم اپنے آپ کو چاند اور کرنل فریدی کو سورج کہہ رہے ہو"۔ ملیکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیپٹن حمید جیسی وجاہت اور

اس جیسا مردانہ حسن تو کرنل فریدی کو بھی نصیب نہیں ہے"۔ ماریا نے کہا تو ملیکا بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم تو بالکل مشرقی لڑکی کے انداز میں کیپٹن حمید سے متاثر ہو گئی ہو"...... ملیکا نے ہنستے ہوئے کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار ہنس پڑا۔

"سنو ماریا۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ساتھ رفاقت کو کسی اور کے ساتھ بھی شیئر کروں۔ اس لئے تم ایسا کرو کہ اس لباس پر گاؤن پہن لو۔ میں لے آتا ہوں ہے تو مردانہ لیکن بہرحال تمہارا حسن مزید بڑھ جائے گا"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔

"حیرت ہے۔ کیپٹن حمید تو واقعی تم پر ریشہ خطمی ہو رہا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اس بار معاملہ صرف دوستی تک محدود نہیں رہے گا"۔ ملیکا نے کہا۔

"لیکن وہ تو میرے لباس کی تعریف کرنے کی بجائے گاؤن پہنا کر اسے چھپانا چاہتا ہے"...... ماریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے شاید کیپٹن حمید کی یہ بات پسند نہ آئی تھی۔

"یہی تو اس کی محبت کی نشانی ہے کہ وہ تمہارے حسن کو صرف اپنے تک محدود رکھنا چاہتا ہے"...... ملیکا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ماریا کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ اسی لمحے کیپٹن حمید اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت گاؤن تھا جو نہ صرف انتہائی قیمتی کپڑے کا بنا ہوا تھا بلکہ اس پر انتہائی خوبصورت انداز کے

بیل بوٹے بھی اسی رنگ میں بنائے گئے تھے جس رنگ کا کپڑا تھا۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی خوبصورت گاؤن ہے۔ انتہائی خوبصورت"۔ ماریا اور ملیکا دونوں نے بیک وقت گاؤن کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کافرستان سے ملحقہ وادی مشکبار کا خصوصی گاؤن ہے اسے مشکباری گاؤن کہتے ہیں"...... کیپٹن حمید نے جواب دیا تو ماریا نے جلدی سے گاؤن لے کر اسے پہن لیا۔ وہ واقعی تعریف بھری نظروں سے گاؤن کو دیکھ رہی تھی۔

"اس نیم عریاں لباس سے زیادہ تم اس گاؤن میں خوبصورت نظر آ رہی ہو۔ کیوں کیپٹن حمید"...... ملیکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حسن ہر روپ میں حسن ہوتا ہے مس ماہ لقا"...... کیپٹن حمید نے جواب دیا تو ملیکا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"میں کرنل فریدی کو اطلاع دوں کہ حسن مستور ہو چکا ہے۔ اس لئے اب وہ تشریف لے آئیں"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"کیا مطلب۔ کیا کرنل فریدی کو میرا لباس پسند نہیں تھا۔ انہیں کس نے اطلاع دی ہے"...... ماریا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل فریدی خالصتاً مشرقی ذہن کے آدمی ہیں۔ وہ کہتے ہی اسے حسن ہیں جو چھپا ہوا ہو مطلب ہے مستور ہو اور ملازم نے انہیں سب سے پہلے رپورٹ بھی یہی دی تھی کہ تم عریاں لباس میں ہو۔ بہرحال

کرنل فریدی کو جو کچھ پسند ہے یہ مس ماہ لقا کا مسئلہ ہے تمہارا نہیں۔ اس لئے تم بے فکر رہو"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن حمید خاص طور پر مجھے یہ گاؤن پہنانے آیا تھا"...... ماریا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ بچی تو نہ تھی کہ اتنی سی بات نہ سمجھ سکتی۔

"ہاں۔ اور چونکہ تم مہمان تھی اس لئے تمہیں صرف گاؤن پہنانے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ ورنہ کرنل فریدی کے پاس دوسرا حل برقی بھٹی کی صورت میں ہی ہوتا ہے"...... ملیکا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود تم اس جیسے ظالم اور سرد مہر آدمی کا دم بھرتی ہو۔ تمہارا دماغ ٹھیک نہیں ہے شاید"...... ماریا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ میں کرنل فریدی کا دم بھرتی ہوں۔ وہ میرا عزیز ہے اور میں صرف اس کی عزت کرتی ہوں"...... ملیکا نے کہا۔

"تو اب تم مجھ سے بھی یہ بات چھپاؤ گی۔ نہیں۔ تم چاہے کچھ بھی کر لو۔ تم یہ بات نہیں چھپا سکتی"...... ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ بدل گیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، کمرے کا دروازہ کھلا اور کرنل فریدی اور اس کے پیچھے کیپٹن حمید اندر داخل ہوئے تو ماریا اور ملیکا دونوں بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ تشریف رکھیں۔ آپ کی آمد تو میرے لئے انتہائی

مسرت کا باعث ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ میزبان تھا اور یہ دونوں مہمان۔ اس لئے کرنل فریدی کو چاہے رسمی انداز میں ہی سہی۔ بہرحال یہ فقرے تو بولنے ہی تھے۔

"میری یا مس ملیکا کی آمد آپ کے لئے مسرت کا باعث بنی ہے"۔ ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مس ملیکا میری عزیز ہیں۔ اس لحاظ سے تو یہ ان کا اپنا گھر ہے کیونکہ ہم مشرقی لوگ عزیز داری میں غیریت کا تصور نہیں رکھتے"۔ کرنل فریدی نے جواب دیا تو ملیکا کا سرخ و سفید چہرہ اور زیادہ سرخ پڑ گیا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی کیونکہ ایک لحاظ سے کرنل فریدی نے یہ فقرہ کہہ کر اسے مخصوص انداز میں پیغام دے دیا تھا۔ اسی لمحے ملازم نے اندر آ کر کھانا لگانا شروع کر دیا۔

"مس ماریا۔ آپ کی ایکریمین ایجنسی کس دائرے میں کام کرتی ہے"...... کرنل فریدی نے اچانک ماریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا کہ ہم بین الاقوامی سطح کے مجرموں کے خلاف کام کرتے ہیں"...... ماریا نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک اور ملازم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس موجود تھا۔

"سر پاکیشیا سے کال ہے"...... ملازم نے قریب آ کر آہستہ سے کہا۔

"اوہ اچھا۔ دو مجھے"...... کرنل فریدی نے چونک کر کہا اور پھر اس نے رسیور کو کان سے لگا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"یس کرنل فریدی اٹنڈنگ یو"..... کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ یا پیرومرشد دام ظلہ۔ ویسے آپ کا فقرہ اٹنڈنگ سن کر تو مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے آپ کوئی میٹنگ یا کوئی دعوت اٹنڈ کر رہے ہوں البتہ یہاں ہمارے ملازم کو بھی اٹنڈنٹ کہا جاتا ہے"..... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"لاؤڈر کا بٹن آن کر دیں تاکہ ہم بھی اس احمق کی احمقانہ گفتگو سے محظوظ ہو سکیں۔ یہ دعوت سے زیادہ دلچسپ ہو گی"..... کیپٹن حمید نے جو کرنل فریدی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ بولتے ہوئے کہا۔ گو اس کا انداز مذاق اڑانے والا تھا لیکن کرنل فریدی نے واقعی لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"وعلیکم اسلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ ویسے تمہارا اندازہ درست ہے۔ اس وقت تمہارا فون ایک دعوت کے درمیان سنا جارہا ہے اور یہ دعوت مس ماہ لقا اور ایکریمین بلیک ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ مس ماریا کے اعزاز میں دی گئی ہے"..... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مس ماریا۔ بلیک ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ۔ اوہ۔ تو یہ وہی مس ماریا ہیں جو پرائیویٹ طور پر ریڈ واٹر کے لئے بھی کام کرتی ہیں اور ریوالور کے دھماکے سے شاید نفسیاتی طور پر ڈرتی ہیں اس لئے زیادہ تر زہریلی سوئیاں استعمال کرتی ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو

ماریا کا چہرہ یکلخت تاریک سا پڑ گیا جبکہ ماہ لقا کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہاں۔ یہ وہی مس ماریا ہیں لیکن اس وقت یہ میری مہمان ہیں اور بس"..... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"لیکن یہ دعوت آخر کس خوشی میں ہو رہی ہے۔ کیا کوئی تاریخ وغیرہ مقرر ہونی ہے"..... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"پاکیشیا کا جو ایجنٹ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اس کے بچ نکلنے کی خوشی میں"..... کرنل فریدی نے کہا تو اس بار ماہ لقا کے ساتھ ساتھ ماریا بھی چونک پڑی تھی۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اچھا۔ ویری گڈ۔ پھر تو یہ واقعی بہت بڑی خوشخبری ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کا رابطہ ہیڈ کوارٹر سے بھی ہے۔ اس لئے ماریا کی دعوت ہو رہی ہے"..... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا کی کسی سرکاری ایجنسی کا اکیلا ایجنٹ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے سلسلے میں کام کر رہا تھا اور وہ مارا گیا ہے جس پر مجھے بے حد تشویش ہوئی۔ چنانچہ میں نے اپنے آدمیوں کے ذمے لگایا کہ وہ اس سلسلے میں مجھے حتمی اطلاع مہیا کریں چنانچہ ایک ٹرانسمیٹر کال ٹیپ کی گئی ہے جس سے پتہ چلا ہے کہ وہ آدمی زخمی ضرور ہو گیا تھا لیکن کسی پراسرار طریقے سے وہ نکل جانے میں

کامیاب ہو گیا لیکن کیا اب تمہارا چیف اس قدر کنجوس ہو گیا ہے کہ اتنی بڑی بین الاقوامی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے ٹیم بھیجنے کی بجائے ایک آدمی کو بھیج دیتا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا تو دوسری طرف سے عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب میں کیا عرض کر سکتا ہوں۔ آپ اسلامی سیکورٹی کونسل کے چیف ہیں اس لئے چیف ٹائپ مخلوق کی نفسیات کو مجھ سے زیادہ بہتر تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔ ویسے آپ کی یہ بات درست ہے۔ واقعی چیف اس حد تک کنجوس ہو گیا ہے کہ اس لفظ سے جوس بھی خود ہی پینا چاہتا ہے تاکہ باقی کے حصے میں صرف "کن" ہی آئے"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا تو کرنل فریدی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ عمران نے اس فقرے میں اسے بتا دیا تھا کہ خود چیف اکیلا مشن پر گیا ہوا ہے اور کرنل فریدی سارے سیٹ اپ سے نہ صرف واقف تھا بلکہ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ عمران نے دانش منزل میں اپنی جگہ ڈمی چیف طاہر عرف بلیک زیرو کو بنایا ہوا ہے اس طرح اکیلے چیف کے جانے کا مطلب ہے کہ اس مشن پر اکیلا بلیک زیرو گیا ہوا ہے۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ چیف بہرحال چیف ہی ہوتا ہے"۔ کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں۔ واقعی چیف بہرحال چیف ہی ہوتا ہے۔ اب آپ کو بھی تو ریڈ واٹر والوں نے چیف سمجھ کر ہی اتنا لمبا چوڑا انتظام کیا ہے کہ دو

گروپ تخریب کاری کے لئے اور ایک گروپ پیشہ ور قاتلوں کا دماک بھجوایا ہے اور ہم جیسوں کو انہوں نے گھاس بھی نہیں ڈالی۔ ایک چھوٹا سا احمقوں پر مبنی پیشہ ور قاتلوں کا گروپ بھجوا دیا جو بڑی بڑی میزائل گنیں اٹھائے میرے فلیٹ کے گرد اس طرح مارچ پاسٹ کرنے لگے جیسے فلیٹ تباہ کرنے کی بجائے سلامی دینا چاہتے ہوں"۔ عمران نے کہا تو کرنل فریدی کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہیں دماک میں بھیجے جانے والے گروپوں کے بارے میں کیسے اطلاع ملی ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"بالکل ویسے ہی جیسے آپ کو پاکیشیائی ایجنٹ کے بارے میں اطلاع ملی ہے۔ بہرحال دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اور آپ جیسے پیر مرشد سے تو نہ صرف راہ بلکہ شاہراہ ہوتی ہے اس لئے مجھے تو یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ یہ سب کچھ آپ کی اور میری ٹیلیفون پر ہونے والی گفتگو کی ٹیپ اسرائیل میں لارڈ بوفمین تک پہنچنے کے بعد ہوا ہے"۔ عمران۔ نے کہا تو کرنل فریدی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تمہیں واقعی درست اطلاع ملی ہے۔ مجھ سے واقعی کوتاہی ہو گئی تھی۔ میں نے ٹاک ٹرانسفر مشین کو چیک نہ کیا تھا۔ بہرحال اب وہ لوگ نہ صرف چیک ہو چکے ہیں بلکہ وہ اپنے انجام کو بھی پہنچ چکے ہیں اور ان تینوں گروپوں کا بھی یہی حشر ہوا ہے۔ یہاں ریڈ واٹر کی مین ایجنٹ ایک عورت مریم بانو تھی اس کا بھی خاتمہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اب

مطلع صاف ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ بہرحال پاکیشیائی ایجنٹ سے میرا رابطہ نہیں ہو رہا۔ اگر آپ کا وہاں کوئی سیٹ اپ ہے تو پلیز اس کا خیال رکھیئے۔ خدا حافظ"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور کرنل فریدی نے فون آف کر کے اسے ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

"یہ عمران کیا کہہ رہا تھا۔ کیا واقعی آپ کے خلاف یہاں ریڈ واٹر کے گروپس بھیجے گئے تھے"...... ماہ لقا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن ایسا تو ہوتا رہتا ہے۔ ہماری تو پوری زندگی ہی انہی گروپس سے نمٹتے ہوئے گزر رہی ہے۔ عمران کو اطلاع ملی تو اس نے سوچا کہ مجھے فون پر بتا دے لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ میں پہلے ہی ان پر کام کر چکا ہوں۔ بہرحال آپ لوگ کھانا شروع کریں"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران کون ہے اور میرے بارے میں کیا کہہ رہا تھا"...... ماریا نے کہا۔

"ویسے ہی ایک احمق آدمی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس [illegible] گیا کرتا ہے۔ اپنی برتری جتانے کے نفسیاتی مرض میں [illegible] کہیں سے تمہارے بارے میں کچھ سن رکھا ہوگا اس لئے بات کر دی"...... کیپٹن حمید نے جواب دیا اور کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔ ملازم چونکہ اس دوران کھانا لگا چکا تھا۔ اس لئے وہ سب کھانا کھانے میں مصروف ہوگئے۔ کھانے سے فارغ ہو کر وہ سب میٹنگ

روم میں آگئے جہاں کافی سرو کر دی گئی تھی۔

"یہ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیا بات ہو رہی تھی۔ کون اکیلا ایجنٹ اس کے خلاف کام کر رہا ہے"...... ماریا نے کہا۔

"ریڈ واٹر نے ایک جزیرے پر اپنا ہیڈ کوارٹر بنا رکھا ہے۔ چونکہ ریڈ واٹر اسلامی کانفرنس کے انعقاد کے خلاف کام کر رہی ہے اور پاکیشیا اسلامی کانفرنس کے انعقاد کی کوشش کر رہا ہے اس لئے پاکیشیا اس ریڈ واٹر کے خاتمے کے لئے کام کر رہا ہے اور اس نے اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے اکیلا ایک ایجنٹ بھیجا ہے جس کے بارے میں یہ اطلاع ملی تھی کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن پھر یہ اطلاع ملی کہ وہ بچ کر نکل جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اسی سلسلے میں بات ہو رہی تھی"...... کرنل فریدی نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ویسے یہ بات حیرت انگیز نہیں ہے کہ اتنی بڑی اور بین الاقوامی سطح کی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف ایک ایجنٹ کو بھیجا جائے"۔ ماہ لقا نے کہا۔

"عمران۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف اپنے آدمیوں پر اندھا اعتماد کرتا ہے اور یہ [illegible] ہے بھی صحیح کہ اس کے آدمی ہمیشہ اس کے اعتماد پر پورا اترتے ہیں اور تم دیکھنا کہ اکیلا آدمی اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر کے ہی واپس آئے گا"...... کرنل فریدی نے کہا تو اسی لمحے ملازم دوبارہ اندر داخل ہوا۔

"سر آپ کی ٹرانسمیٹر کال ہے"...... ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اچھا"...... کرنل فریدی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب مجھے اجازت دو مس ماریا اور مس ماہ لقا۔ آپ دونوں کا بے حد شکریہ کہ آپ دونوں نے مجھے عزت بخشی ہے لیکن مس ماریا میں آپ کو بتا دوں کہ اس بار تو میں مس ماہ لقا کی وجہ سے اسے آپ کو معاف کر رہا ہوں لیکن اگر آئندہ آپ نے میرے خلاف کوئی سازش کی تو پھر معافی نہیں ملے گی"...... کرنل فریدی نے سرد لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ تو میری توہین ہے۔ میں اس طرح اپنی توہین برداشت نہیں کر سکتی کیپٹن حمید کیا تم میری توہین برداشت کر لو گے"...... ماریا نے غصیلے لہجے میں کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے۔ مجھے کیا کرنا چاہئے"...... کیپٹن حمید نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم ہنس رہے ہو جبکہ میرا خیال تھا کہ تم میری توہین کا انتقام کرنل فریدی سے لو گے"...... ماریا نے کہا۔

"مس ماریا۔ تم شاید دنیا کی سب سے احمق عورت ہو۔ اگر کیپٹن حمید اس طرح عورتوں کے کہنے پر کرنل فریدی کو ہلاک کرنا شروع کر دیتا تو شاید اب تک کرنل فریدی ایک ہزار بار ہلاک ہو چکا ہوتا اور یہ بھی بتا دوں کہ کرنل فریدی کو بھی معلوم ہے کہ میں صرف ایک حد تک دوستی کرتا ہوں۔ اگر اسے ذرا سا بھی شبہ ہو جاتا کہ میں اس حد

سے گزر سکتا ہوں تو اب تک میں کرنل فریدی کے ہاتھوں کروڑوں بار قبر میں اتر چکا ہوتا اور اب بھی کرنل فریدی نے صرف اس لئے تمہیں معاف کر دیا ہے کہ تم نے یہاں آکر ابھی تک اس پر حملہ نہیں کیا۔ اگر تم حملہ کرنے کی حماقت کر لیتی تو پھر ماہ لقا کی موجودگی بھی تمہیں نہ بچا سکتی۔ اس لئے اس معافی کو غنیمت سمجھو اور خاموشی سے واپس ایکریمیا چلی جاؤ"...... کیپٹن حمید نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ۔ یہ مرد بھی واقعی طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لیتے ہیں نانسنس"...... ماریا نے غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کر اس نے گاؤن ایک جھٹکے سے اتار کر ایک طرف پھینک دیا۔

"مجھے افسوس ہے ماریا کہ تم نے میرے اعتماد کو بھی دھوکہ دیا ہے۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ تم یہ منصوبہ بنا کر یہاں آئی ہو۔ آئی ایم سوری۔ اب میں تمہارا مزید ساتھ نہیں دے سکتی۔ تم جا سکتی ہو"...... ماہ لقا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم بھی جہنم میں جاؤ"...... ماریا نے پیر پٹختے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

وائٹ ٹائیگر انتہائی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں ایک کافی بڑے سے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ پاکیشیائی ایجنٹ جس طرح اچانک اس کے آفس میں داخل ہوا تھا اور اس نے جس طرح اس پر قابو پالیا تھا اگر وائٹ ٹائیگر کرسی کے مخصوص سسٹم کی وجہ سے اس کے ہاتھ سے نکل نہ جاتا تو یقیناً یہ پاکیشیائی ایجنٹ اس کا خاتمہ کر دیتا اور اب بھی اس کے آدمی اس پاکیشیائی ایجنٹ کے خاتمے کے لئے مسلسل کام کر رہے تھے۔ اسے اطلاع مل چکی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ اسلحہ خانہ کی چھت پر چڑھ کر اس کے اندر اتر چکا ہے اور اب اس کے آدمی اسے گھیرنے اور ہلاک کرنے کی کارروائیوں میں مصروف تھے جبکہ وائٹ ٹائیگر ان کی طرف سے کامیابی کی خبر سننے کا انتہائی بے چینی سے انتظار کر رہا تھا اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا اس کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور وائٹ

ٹائیگر نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... وائٹ ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس ایجنٹ کو پکڑ لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو وائٹ ٹائیگر نے بے اختیار اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔

"کیسے تفصیل بتاؤ"...... وائٹ ٹائیگر نے اب کرسی پر بیٹھتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ اسلحہ خانہ میں اتر گیا تھا۔ ابھی ہم سوچ ہی رہے تھے کہ وہ اچانک باہر آیا اور چھت پر موجود آدمیوں کو اس نے ہلاک کر دیا۔ اسلحہ خانے سے وہ کلوگن میزائل گن لے آیا تھا وہ اس گن سے شاید آپ کا آفس اڑانا چاہتا تھا لیکن راجر وہاں دوسری منڈیر کے نیچے موجود تھا اس کے پاس پشنگ پسٹل بھی موجود تھا اس نے اس پر فائر کر دیا جس سے وہ نیچے گرا۔ گن اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی اور وہ وہیں چھت پر گر کر ساکت ہو گیا ہم سمجھے کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے لیکن میں نے قریب جا کر دیکھا تو وہ شدید زخمی ہونے کے باوجود بہرحال زندہ تھا اور پشنگ پسٹل کا فائر اس کے دائیں کاندھے کے نیچے کیا گیا تھا لیکن وہ ہلاک نہیں ہوا تھا۔ ہم اسے وہاں سے اٹھا کر نیچے لے آئے ہیں۔ اس کی جیبوں میں سے کلوگن میزائل گن کے میگزین کا پورا پیکٹ نکلا ہے۔ اب اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اسے گولی مار دی جائے یا...."۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہ اس قابل ہے کہ بات چیت کر سکے"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"جی ہاں۔ لیکن بہرحال وہ خطرناک آدمی ہے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نانسنس۔ اب جبکہ وہ قابو میں آچکا ہے۔ اب اس سے ڈرنے کا کیا فائدہ نانسنس۔ آئندہ میرے سامنے بزدلی کی باتیں مت کرنا۔ تم اسے لانگ روم میں پہنچا دو اور ڈاکٹر ایڈگر سے کہہ دو کہ اس کے زخموں کی باقاعدہ بینڈیج کرے اور پھر اس کے جسم کو باقاعدہ بیڈ سے کلپ کر کے اسے ہوش میں لایا جائے۔ میں اس سے بات چیت کرنا چاہتا ہوں اور ہو سکتا ہے میں اسے سرچیف کے پاس روانہ کر دوں"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جب اسے ہوش آجائے تو مجھے اطلاع دینا"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اس کا بٹن آن کر کے اس نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"وائٹ ٹائیگر کالنگ فرام ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... وائٹ ٹائیگر مسلسل کال دے رہا تھا۔

"یس۔ لارڈ بوفمین اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔ تھوڑی دیر بعد لارڈ بوفمین

کی سرد اور سخت آواز سنائی دی۔

"چیف۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ جس کے بارے میں آپ کو اطلاع دی تھی کہ وہ ٹاور ٹاپو پر ہلاک ہو گیا ہے وہ پراسرار طور پر وہاں سے فرار ہو گیا تھا اور پھر انتہائی حیرت انگیز طور پر وہ ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا اور انتہائی شدید زخمی ہونے کے باوجود اس نے یہاں اسلحہ ڈپو تباہ کرنے کی بے حد کوشش کی۔ اس نے یہاں ہمارے چھ آدمی ہلاک کر دیئے اور پھر اسے بڑی مشکل سے گھیر کر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس وقت وہ شدید زخمی ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو اسے اسی حالت میں گولی مار دی جائے یا پھر حکم دیں تو اس کو ہوش میں لا کر اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کی جائے۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ وہ اکیلا یہ سب کام نہیں کر سکتا۔ اس کے ساتھ ایسے ساتھی ہیں جو بظاہر ہمارے آدمی بنے ہوئے ہیں اور مجھے اسی بات پر بے حد تشویش ہے لیکن بہرحال آپ کا جو حکم ہو گا اس کی تعمیل کی جائے گی۔ اوور"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"تمہیں یہ شبہ کیسے ہوا کہ اس کے ساتھی ہمارے آدمیوں میں شامل ہیں۔ اوور"...... لارڈ بوفمین نے پوچھا۔

"چیف باس ٹاور اور ٹاپو پر وہ گولیوں سے چھلنی ہو گیا تھا اور وہاں وہ اکیلا تھا۔ وہاں کوئی لانچ بھی نہ تھی اور نہ ہی وہاں سے نکلنے کا کوئی ذریعہ۔ اس کے باوجود جب وہاں سے لاشیں نکالی جانے لگیں تو معلوم ہوا کہ وہ پراسرار طور پر غائب ہو چکا ہے اس کے بعد وہ اچانک ہیڈ کوارٹر میں عین میرے آفس میں نمودار ہوا اور اس نے مجھ پر قابو پانے

کی کوشش کی۔ میں جنیک سسٹم کی وجہ سے بچ نکلا اور پھر اس نے جس انداز سے کارروائی کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اکیلا نہیں ہے اکیلا آدمی اس طرح کی کارروائی کر ہی نہیں سکتا۔ اس لئے اگر اس کے آدمی ہمارے آدمیوں میں شامل نہ بھی ہوں تب بھی اس کے ہمدرد ضرور موجود ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان آدمیوں کو ٹریس کر لوں ورنہ اگر یہ ایجنٹ مر گیا تو پھر آدمی ٹریس نہ ہو سکیں گے اور پھر کسی بھی وقت ہیڈ کوارٹر کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اوور"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ویسے بھی یہ مسلمان ایجنٹ نجانے کس طرح کے لوگ ہوتے ہیں کہ ان کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کامیاب نہیں ہو رہی۔ اسلامی سیکورٹی کونسل کے کرنل فریدی کے خلاف تین گروپ بھیجے گئے لیکن تینوں ٹریس ہو کر مارے گئے حتیٰ کہ وہاں ہماری مین ایجنٹ بھی گرفتار کر کے ہلاک کر دی گئی۔ اسی طرح پاکیشیا میں ایکریمیا کا ٹاپ گروپ بھیجا گیا لیکن وہ سب بھی وہاں ٹریس ہو کر ہلاک کر دیئے گئے اور اب یہ اکیلا آدمی اس قدر حیرت انگیز کارروائیاں کرتا پھر رہا ہے تو اس سے پوچھ گچھ کرو اور پھر اسے یہاں اسرائیل بھجوا دو۔ میں اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تمام سیٹ اپ کے بارے میں خود معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں اوور"۔ لارڈ نے جواب دیا۔

"آپ اجازت دیں تو میں خود اس سے اس سارے سیٹ اپ کے

بارے میں معلوم کر لوں۔ اوور"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ تم اسے میرے پاس بھجوا دینا۔ میں خود اس سے معلومات حاصل کروں گا کیونکہ مجھے اطلاعات مل رہی ہیں کہ کسی بھی وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس اسرائیل میں ریڈ واٹر کے سپر ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر سکتی ہے۔ اوور"...... لارڈ بوفمین نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... وائٹ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"خیال رکھنا۔ اسے مرنا بھی نہیں چاہئے اور فرار بھی نہیں ہونا چاہئے۔ اوور"...... لارڈ بوفمین نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ اب اس کی روح بھی میری مرضی کے بغیر حرکت نہ کر سکے گی۔ اوور"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کی آواز سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کرنل فریدی اپنے کمرے میں آرام کرسی پر نیم دراز ایک کتاب کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل فریدی چونک کر سیدھا ہوا اور اس نے کتاب کو پلٹ کر میز پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فریدی نے سرد لہجے میں کہا۔

"مس ماہ لقا آپ سے ابھی ملاقات پر مصر ہیں سر"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن حمید سے ملا دینا تھا"...... کرنل فریدی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ آپ سے فوری ملاقات چاہتی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے اسے ملاقاتی کمرے میں بٹھاؤ۔ میں آرہا ہوں"۔ کرنل

فریدی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ چاہتا تو ماہ لقا کو یہاں اپنے خاص کمرے میں بلوا سکتا تھا لیکن ان معاملات میں وہ بے حد محتاط رہنے کا عادی تھا۔ اس لئے اس نے ملاقاتی کمرے میں ملاقات کو ترجیح دی تھی۔ ابھی وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ایف تھرٹی ون کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ ایف تھرٹی ون وہ فارن ایجنٹ تھا جو ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اطلاعات دے رہا تھا۔

"بات کراؤ"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں ایف تھرٹی ون بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کوئی نئی بات"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"یس سر۔ ایک ٹرانسمیٹر کال کیچ کی گئی ہے۔ یہ کال ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے انچارج وائٹ ٹائیگر کی طرف سے اسرائیل میں لارڈ بوفمین کو کی گئی تھی اور اس میں آپ کا بھی ذکر ہے اور اس پاکیشیائی ایجنٹ کا بھی۔ جو ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کر رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل فریدی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا ہے اس ایجنٹ کا"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"اس کال سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ پکڑا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کال ٹیپ کی ہے تم نے"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنواؤ"...... کرنل فریدی نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک آواز سنائی دی۔

"وائٹ ٹائیگر کالنگ فرام ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ یہ آواز کرنل فریدی پہلے بھی سن چکا تھا جب ایف تھرٹی ون نے اسے اس وائٹ ٹائیگر اور اس کے آدمیوں میں ہونے والی ٹرانسمیٹر کال کی ٹیپ سنوائی تھی۔

"یس لارڈ بو فمین اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی اور کرنل فریدی نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ لارڈ بو فمین کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہو۔ پھر ان دونوں کے درمیان گفتگو کا آغاز ہو گیا۔ کرنل فریدی خاموش بیٹھا سنتا رہا۔ جب اوور اینڈ آل کے بعد کال ختم ہو گئی تو ایف تھرٹی ون کی آواز سنائی دی۔

"آپ نے کال کی ٹیپ سن لی ہے باس"...... ایف تھرٹی ون نے کہا۔

"یس۔ کیا اس کے علاوہ کوئی اور رپورٹ بھی ہے"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ ہم صرف کالیں ہی چیک کر رہے ہیں۔ آپ نے مزید کچھ کرنے کا حکم ہی نہیں دیا۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس پاکیشیائی ایجنٹ کی رہائی کے لئے کوئی اقدام کیا جائے"...... ایف تھرٹی ون نے کہا۔

"فوری طور پر اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو میں تمہیں خصوصی احکامات دوں گا"...... کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر کال آف کی اور پھر فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کر دیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے عمران کے باورچی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"کرنل فریدی بول رہا ہوں سلیمان۔ کیسے ہو"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی مہربانی۔ ٹھیک ہوں کرنل صاحب"...... دوسری طرف سے سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"عمران کہاں ہے۔ میں نے اس سے بات کرنی ہے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ کا نمبر تو انہیں معلوم ہوگا۔ میں انہیں ٹریس کر کے آپ کا پیغام پہنچا دیتا ہوں۔ وہ آپ کو فون کر لیں گے"...... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا تو کرنل فریدی نے تھینک یو اور خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ چونکہ اس نے فون ڈائریکٹ کرنے والا بٹن پریس کیا

تھا اس لئے کرنل فریدی کو معلوم تھا کہ کال براہ راست آئے گی۔ اسے احساس تھا کہ ماہ لقا ملاقاتی کمرے میں بیٹھی بور ہو رہی ہو گی لیکن فوری طور پر عمران سے وہ ضروری بات کرنا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل فریدی نے رسیور اٹھالیا۔

"کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بذبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں"...... عمران کی حسب دستور شگفتہ اور چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ ایسی آواز جسے سننے والے کا موڈ خواہ مخواہ خوشگوار ہو جاتا تھا۔

"ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر تم نے جس چیف ایجنٹ کو بھجوایا ہے۔ اس سے تمہارا رابطہ نہیں ہوا شاید"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اماں بی نے خفیہ رابطوں سے منع کر رکھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ خفیہ رابطے شیطان کے ہتھکنڈے ہوتے ہیں اور کھلے رابطے کرنے سے ملکی قانون اور ڈیڈی کی عزت کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اس لئے آپ ہی بتائیں کہ رابطے کیسے ہو سکتے ہیں ویسے آپ نے اس کا نام چیف ایجنٹ خوب منتخب کیا ہے"...... دوسری طرف سے عمران کی اسی طرح چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہ وہاں گرفتار ہو چکا ہے اور انتہائی شدید زخمی ہے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"اگر اللہ کی مرضی اسی طرح ہے تو کیا کیا جا سکتا ہے۔ ویسے اگر اس

کی موت واقع نہیں ہوئی تو وہ خود ہی سچوئشن کو کنٹرول کر لے گا"۔ عمران نے کہا۔

"گڈ۔ تم اپنے آدمیوں پر جس انداز کا اعتماد کرتے ہو۔ وہ واقعی قابل داد ہے۔ میرے آدمیوں نے کال کیچ کی تھی جو ہیڈ کوارٹر کے انچارج وائٹ ٹائیگر نے اسرائیلی لارڈ بو فمین کو کی تھی۔ اس نے اس کال میں تمہارے چیف ایجنٹ کی کارکردگی پر انتہائی حیرت کا اظہار کیا تھا۔ ویسے انہوں نے اسے زندہ رکھنے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ اس کے ہمدرد وہاں موجود ہیں اور لارڈ بو فمین نے وائٹ ٹائیگر سے کہا ہے کہ وہ اسے اسرائیل بھجوا دے تاکہ وہ اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سیٹ اپ کے بارے میں معلوم کر سکے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ انہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... اس بار عمران کے لہجے میں تشویش تھی۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں معلوم نہیں ہوا۔ ان کا صرف اندازہ ہے۔ ویسے اگر تم پہلے فون پر ہونے والی گفتگو میں اشارہ نہ دیتے تو شاید مجھے بھی معلوم نہ ہوتا کہ وہاں تم نے کسے بھیجا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ بہرحال آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ میرے آدمیوں کا اس انداز میں خیال رکھتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم اور تمہارے آدمی ہیں ہی اس قابل۔ لیکن اس بار تم نے ریڈ

واٹر کے ہیڈ کوارٹر کو شاید کوئی اہمیت نہیں دی۔ ورنہ تو تم خود ٹیم لے کر وہاں جاتے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"اس بار چیف ایجنٹ نے کہا کہ وہ اکیلا ہی کام کرنا چاہتا ہے اور میں اس کے صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف ہوں۔ وہ اکیلا ہی پوری سیکرٹ سروس سے زیادہ صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اس لئے میں نے اسے اجازت دے دی۔ پھر پتہ چلا کہ ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر دراصل ہیڈ کوارٹر نہیں ہے بلکہ وہاں خاص قسم کے اسلحہ کے سٹورز ہیں اور منصوبہ بندی کا کام ہوتا ہے تو اس کی اہمیت ویسے ہی ختم ہو گئی۔ ایک بار تو میں نے سوچا کہ اسے واپس بلوا لوں لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ ہیڈ کوارٹر کی تباہی سے کم از کم ریڈ واٹر کی اسلامی ممالک کی حکومتوں پر چھائی ہوئی دہشت تو ختم ہو گی۔ اس لئے میں نے چیف ایجنٹ کو اسے تباہ کرنے کی اجازت دے دی"...... عمران نے کہا۔

"یہ ضروری تھا۔ ویسے یقیناً وہاں سے ایسا مواد بھی مل جائے گا جس سے ریڈ واٹر کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے سیٹ اپ کے بارے میں تفصیلی معلومات بھی مل جائیں گی اس طرح ان کا ہر جگہ خاتمہ آسان ہو جائے گا رہ گیا وہ لارڈ بو فمین۔ تو وہ اسرائیل میں بیٹھ کر کیا کر سکے گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"لارڈ بو فمین کے تحت وہاں جیوش چینل میں جو کچھ ہو رہا ہے مجھے اس میں دلچسپی ہے۔ ریڈ واٹر تو ایک عام تنظیم ہے۔ ایسی تنظیمیں تو پوری دنیا میں لاتعداد ہوں گی۔ میں چیف ایجنٹ کی واپسی کا انتظار

کر رہا ہوں۔ اس کے بعد میں اس جیوش چینل کے خلاف کام کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے بتا دینا۔ ہو سکتا ہے میرا بھی موڈ بن جائے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"آپ کا موڈ بنانے کے لئے مجھے ماہ لقا سے درخواست کرنی پڑے گی"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم پھر پٹڑی سے اتر رہے ہو۔ اس لئے خدا حافظ"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے خاص کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ملاقاتی کمرے میں داخل ہوا تو ماہ لقا وہاں موجود تھی۔

"آئی ایم ویری سوری ماہ لقا۔ دراصل اچانک انتہائی ضروری کالز اٹنڈ کرنا پڑ گئی تھیں۔ اس لئے تمہیں انتظار کرنا پڑا"...... کرنل فریدی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ بے حد مصروف رہتے ہیں۔ میں دراصل اس لئے آئی تھی کہ آپ سے ماریا کے بارے میں بات کر سکوں۔ مجھے دراصل یہ سن کر بے حد شرمندگی ہوئی ہے کہ ماریا آپ کے خلاف منصوبہ بنا کر یہاں آئی تھی اور اس نے اس سلسلے میں مجھے استعمال کیا ہے۔ آپ پلیز میرے بارے میں کوئی غلط رائے قائم نہ کر لیں۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ماریا کے ذہن میں ایسی کوئی بات ہو

سکتی ہے اور مجھے اس بارے میں بھی ہرگز معلوم نہ تھا کہ ماریا کا تعلق مجرم تنظیم ریڈ واٹر سے بھی ہو سکتا ہے"...... ماہ لقا نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ پریشان نہ ہو مس ماہ لقا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو صرف استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ویسے ماریا انتہائی احمق لڑکی ہے۔ اس کا خیال تھا کہ وہ آپ کے ساتھ مجھ سے ملے گی اور پھر مجھ پر فائر کھول دے گی حالانکہ اسے یہ نہیں معلوم کہ جیسے ہی وہ آپ کے ساتھ یہاں دماک پہنچی ہے میرے آدمیوں نے اس کی نگرانی شروع کر دی اور اس کے ساتھ ہی ایکریمیا اور گریٹ لینڈ اور یہاں آنے سے پہلے اس کی مصروفیات کی رپورٹ بھی حاصل کر لی گئی جس سے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ ریڈ واٹر کے لئے بھی خفیہ طور پر کام کرتی ہے۔ چنانچہ اس کا فون ٹیپ ہونا شروع ہو گیا۔ اس طرح ساری سازش کھل کر سامنے آ گئی"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کے باوجود آپ نے اسے معاف کر دیا ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی"...... ماہ لقا نے حیران ہو کر کہا۔

"اس نے میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس لئے میں نے بھی اس کے خلاف کوئی اقدام نہیں کیا۔ ہاں اگر وہ کوئی اقدام کرتی تو پھر شاید صورت حال دوسری ہوتی"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"کرنل صاحب۔ میں آپ سے اجازت لینے کے لئے حاضر ہوئی

ہوں۔ میں نے باس سے بات کر لی ہے۔ باس مجھے دماک میں سپیشل ایجنسی کی خصوصی ایجنٹ تعینات کرنے پر تیار ہیں لیکن انہوں نے یہ شرط عائد کی ہے کہ آپ کو اس سلسلے میں کوئی اعتراض نہ ہو"۔ ماہ لقا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یہاں آپ کیا فرائض سرانجام دیں گی"...... کرنل فریدی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہی جو ایک فارن ایجنٹ سرانجام دیتا ہے"...... ماہ لقا نے کہا۔

"یعنی آپ گریٹ لینڈ کے مفادات کا یہاں خیال رکھیں گی"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیوں۔ کیا آپ کو اعتراض ہے"...... ماہ لقا نے چونک کر کہا۔

"مس ماہ لقا۔ میں صاف بات کرنے کا عادی ہوں۔ میرا تعلق اسلامی سیکورٹی کونسل سے ہے اور اس لحاظ سے اسلامی ممالک کے خلاف کسی بھی ملک یا تنظیم کا کوئی ایسا اقدام جو اسلامی ممالک کی سلامتی یا آئیڈیالوجی کے خلاف ہو مجھے اس کے خلاف کام کرنا پڑتا ہے۔ گریٹ لینڈ بہرحال غیر اسلامی ملک ہے اور ہو سکتا ہے کہ کل گریٹ لینڈ اور اسلامی سیکورٹی کونسل کے درمیان کسی بھی سلسلے میں ٹکراؤ پیدا ہو جائے تو اس وقت آپ کا کیا رویہ ہو گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہو گا"...... ماہ لقا نے کہا۔

"بہرحال اگر ایسا ہوا تو پھر آپ یہ بات ذہن میں رکھ لیں کہ آپ کو اس وقت صرف گریٹ لینڈ کا ایجنٹ سمجھا جائے گا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں"...... کرنل فریدی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"آپ نے تو ابھی سے ایسا رویہ اختیار کر لیا ہے کہ جیسے میں آپ کے خلاف کام کر رہی ہوں"...... ماہ لقا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔ مجھ میں صبر و تحمل اور برداشت کا مادہ بھی ہے اور میں اس وقت تک کوئی اقدام نہیں کرتا جب تک اس کی خصوصی طور پر ضرورت نہ ہو۔ اس لئے جب تک آپ کے اور ہمارے مفادات کے درمیان ٹکراؤ پیدا نہیں ہوگا آپ کو مجھ سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوگی لیکن جب ٹکراؤ ہوا تو اس وقت یقیناً ویسے ہی ہوگا جیسے میں نے بتایا ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ یہ نہیں چاہتے کہ میں یہاں کام کروں"...... ماہ لقا نے کہا۔

"مجھے آپ کے کام کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ شوق سے کام کریں البتہ میں نے واضح بات کر دی ہے کہ آپ کے ذہن میں کسی قسم کا کوئی غلط تصور قائم نہ ہو سکے۔ دوسری بات یہ کہ آپ یہاں کام کرتے ہوئے ہمارے کاموں میں مداخلت نہیں کریں گی"...... کرنل فریدی نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور کیپٹن حمید اندر داخل ہوا۔

"واہ۔ تو راز و نیاز ہو رہے ہیں"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مس ماہ لقا یہاں گریٹ لینڈ کی فارن ایجنٹ کے طور پر کام کرنا چاہتی ہیں اور میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ یہاں اگر ان کے مفادات ہم سے ٹکرائے تو پھر ان کا کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ کی تو عادت ہے کہ آپ دوسروں کو اسی طرح ڈرانا شروع کر دیتے ہیں۔ مس ماہ لقا آپ خوشی سے یہاں کام کریں۔ کرنل فریدی صرف زبانی طور پر ڈراتے ہیں۔ عملی طور پر کوئی اقدام نہیں کرتے۔ آپ نے خود دیکھ لیا ہے کہ ماریا کے خلاف انہوں نے صرف زبانی جمع خرچ تو کیا ہے عملی طور پر کوئی اقدام نہیں کیا۔ حالانکہ وہ انہیں ہلاک کرنے کا منصوبہ لے کر یہاں آئی تھی۔ کرنل صاحب اس مقولے پر عمل کرتے ہیں کہ جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں"...... کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی صرف مسکرا دیا جبکہ ماہ لقا بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ برسنے کی بات کر رہے ہیں۔ مجھے تو ان کے گرجنے کے تصور سے ہی خوف آتا ہے۔ ویسے کرنل فریدی نے جو کچھ کہا ہے وہ واقعی درست ہے۔ مجھے بھی اب احساس ہو رہا ہے کہ گریٹ لینڈ اسلامی ملک تو نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی وقت ایسے مشن پر کام کرے جو کرنل فریدی کے کسی مشن کے خلاف ہو تو ایسی صورت میں مفادات کا ٹکراؤ تو ہو سکتا ہے اصل میں اب والدہ صاحبہ کا بے حد

اصرار ہے کہ میں ان کے پاس یہاں دماک میں آجاؤں لیکن ظاہر ہے میں یہاں آکر فارغ تو نہیں رہ سکتی۔ اس لئے میں نے اس انداز میں سوچا تھا"...... ماہ لقا نے کہا۔

"آپ گریٹ لینڈ کی ملازمت چھوڑ دیں اور یہاں اسلامی سیکورٹی کونسل کے ساتھ منسلک ہو جائیں۔ یہاں کسی تجربہ کار لیڈی ایجنٹ کی ضرورت تو ہے۔ کیوں کرنل صاحب۔ میں درست کہہ رہا ہوں ناں"...... کیپٹن حمید نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری موجودگی کے بعد کسی لیڈی ایجنٹ کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے"...... کرنل فریدی نے جواب دیا تو کیپٹن حمید نے بے اختیار منہ بنالیا جبکہ ماہ لقا بے اختیار ہنس پڑی۔

"کرنل فریدی۔ کیا واقعی ایسا ممکن ہے کہ میں آپ کی ٹیم میں شامل ہو جاؤں"...... ماہ لقا نے بڑے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری مس ماہ لقا۔ ایسا ممکن نہیں ہے"...... کرنل فریدی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں ممکن نہیں ہے آخر اس میں حرج ہی کیا ہے۔ مس ماہ لقا میرے خیال میں اسلامی سیکورٹی کونسل کے لئے بے حد مفید رہیں گی"...... کیپٹن حمید نے کہا۔

"میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں اور مس ماہ لقا۔ اب مجھے اجازت دیں۔ میں نے چند انتہائی ضروری کام کرنے ہیں"۔ کرنل فریدی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف

بڑھ گیا۔

"آپ پریشان نہ ہوں مس ماہ لقا۔ انہیں بس شوق ہے ہارڈ سٹون نظر آنے کا۔ ورنہ دراصل یہ ہارڈ تو کیا سرے سے سٹون ہی نہیں ہیں۔ آپ میری ذمہ داری پر یہاں مستقل طور پر آجائیں۔ میں سب سنبھال لوں گا"...... کیپٹن حمید کی آواز کرنل فریدی کو سنائی دی لیکن کرنل فریدی رکا نہیں اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ ویسے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ خود ماہ لقا کے چیف سے بات کرے گا کہ وہ ماہ لقا کو یہاں نہ بھجوائے کیونکہ کرنل فریدی کو معلوم تھا کہ ماہ لقا نے یہاں رہ کر سوائے اس کے اور کوئی کام نہیں کرنا کہ سارا دن وہ دفتر میں بیٹھی اس کے کاموں میں مداخلت کرتی رہے گی اور یہی بات کرنل فریدی نہیں چاہتا تھا۔

بلیک زیرو کی آنکھیں کھلیں تو پہلے کچھ دیر تک تو اس کے ذہن پر دھند چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ یہ دھند چھٹتی چلی گئی اور بلیک زیرو کو پہلی بار احساس ہوا کہ وہ کسی بیڈ پر لیٹا ہوا ہے اور اسے اوپر کمرے کی چھت بھی نظر آرہی تھی۔اس کے ذہن میں وہ سارے مناظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گئے جب وہ کلوگن میزائل گن سے وائٹ ٹائیگر کے آفس کی ساتھ والی عمارت کو اڑانے جارہا تھا کہ اسے اپنے عقب میں آہٹ محسوس ہوئی اور اس نے مڑکر دیکھنا ہی چاہا تھا کہ اس کی پشت پر دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے سینے میں اس کا سانس اٹک گیا تھا اور بلیک زیرو نے سانس نکالنے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن بجائے اٹکا ہوا سانس باہر نکلنے کے اس کے ذہن پر موت کا سیاہ اندھیرا چھا گیا اور اب بھی ذہنی طور پر پوری طرح ہوش میں آنے کے باوجود اسے یقین نہ آرہا تھا کہ وہ زندہ بھی ہو سکتا ہے

کیونکہ اسے یاد تھا کہ اسکے کولہے میں گولی لگی تھی اور اس کی پشت پر بھی یقیناً گولی ہی لگی تھی جس کی وجہ سے اس کا سانس اس کے سینے میں اٹک گیا تھا لیکن اس کے باوجود زندہ تھا تو اسے یقیناً ایسی حیرت ہونی چاہئے تھی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن سوائے اس کے سر اور گردن کے اس کے جسم کا کوئی حصہ بھی حرکت نہ کرسکا تھا۔

"یہ کیا ہوا ہے۔کیا مجھ پر فالج کا حملہ ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر اسے محسوس ہوا کہ اس کے بازو اور جسم میں ہلکی سی حرکت بہرحال موجود ہے اور پھر چند لمحوں کی کوشش کے بعد اسے احساس ہوگیا کہ اس کے بازوؤں اور جسم کو بیڈ کے ساتھ باقاعدہ کلپ کیا گیا ہے اس لئے وہ حرکت نہیں کر پا رہا۔ویسے اس کے جسم میں درد کی لہریں موجود نہ تھیں اور اس کے جسم پر باقاعدہ کمبل بھی موجود تھا جس سے اسے اندازہ ہوگیا کہ اس کا باقاعدہ علاج کیا گیا ہے۔اس نے گردن گھمائی تو وہ یہ دیکھ کر باقاعدہ چونک پڑا کہ بیڈ کے ساتھ سٹینڈ پر گلوکوز اور خون کی خالی بوتلیں بھی موجود تھیں۔

"یہ میرے ہمدرد کہاں سے پیدا ہوگئے ہیں"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اس سارے حیرت انگیز سیٹ اپ کے بارے میں مزید کچھ سوچتا۔کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔یہ ادھیڑ عمر آدمی تھا اور اس کے جسم پر باقاعدہ سفید گون بھی تھا اور گلے میں سٹیتھوسکوپ بھی لٹک رہا تھا۔

"تمہیں ہوش آگیا مسٹر"...... ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور

قریب آکر اس نے سٹیتھوسکوپ کو کانوں سے لگایا اور پھر بلیک زیرو کا باقاعدہ معائنہ کرنا شروع کر دیا۔ اس کا انداز پیشہ ورانہ تھا۔ اس لئے بلیک زیرو سمجھ گیا کہ وہ واقعی کسی ہسپتال میں ہے۔

" میں کہاں ہوں ڈاکٹر"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر میں بنے ہوئے ایک چھوٹے سے ہسپتال میں"..... ڈاکٹر نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا اور بلیک زیرو کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ ڈاکٹر کا جواب بہرحال اس کی توقع کے قطعی برعکس تھا۔

" کیا آپ درست کہہ رہے ہیں ڈاکٹر"...... بلیک زیرو نے کہا تو ڈاکٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہیں شاید اس لئے میری بات پر یقین نہیں آیا تم یہاں دوست نہیں بلکہ دشمن بن کر داخل ہوئے تھے اور دشمنوں کا علاج نہیں کیا جاتا بلکہ انہیں گولی مار دی جاتی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ دشمن ہونے کے باوجود تمہارا علاج کیا گیا ہے۔ ورنہ تم اس قدر شدید زخمی تھے کہ اگر تمہارا بروقت علاج نہ کیا جاتا تو شاید تمہارے بچنے کا ایک فیصد بھی امکان نہ رہتا۔ البتہ بحیثیت ڈاکٹر مجھے یہ اعتراف ہے کہ تم جیسا مریض میں نے اپنی طویل طبی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ تم جس قدر شدید زخمی تھے اور تمہارے جسم میں خون کی جس قدر کمی تھی اس لحاظ سے میں نے جب تمہیں دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ تم علاج کے باوجود بھی نہ بچ سکو گے لیکن تمہارے اندر موجود بے پناہ قوت

مدافعت نے مجھے ششدر کر دیا۔ تمہارے اندر اس قدر قوت مدافعت موجود تھی کہ شاید اس قدر قوت مدافعت میں نے پہلے کبھی کسی میں نہیں دیکھی۔ کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے"۔ ڈاکٹر نے کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" اللہ تعالیٰ پر ایمان اور بھروسہ۔ اور اپنے مقصد کے ساتھ خلوص"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈاکٹر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تم نے درست کہا ہے۔ واقعی ایسا ہی ہے۔ اعتقاد ایمان اور بھروسہ۔ یہ تینوں قوت مدافعت کو طاقتور سے طاقتور بناتی ہیں۔ بہرحال مجھے تمہاری موت پر افسوس ہوگا۔ کاش میں تمہیں بچا سکتا"۔ ڈاکٹر نے کہا اور پھر کرسی سے اٹھنے لگا۔

" ایک منٹ ڈاکٹر۔ میں تمہارا بے حد مشکور ہوں کہ تم نے میرا علاج کیا اور مجھ سے ہمدردانہ لہجے میں بات چیت بھی کی۔ مجھے تم اپنا نام بتا دو تاکہ مزید بات چیت میں آسانی ہو سکے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" میرا نام ڈاکٹر رچرڈ ہے۔ میرا تعلق ایکریمیا سے ہے اور میں یہودی ہوں البتہ یہ دوسری بات ہے کہ حقیقت پسند ہوں"...... ڈاکٹر رچرڈ نے جواب دیا۔

" میرا نام منصور ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ میرا علاج کیوں کرایا گیا ہے اور کس نے کرایا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"وائٹ ٹائیگر نے تمہارے علاج کا حکم دیا ہے تاکہ تم سے یہ پوچھ گچھ کی جاسکے کہ یہاں تمہارے ہمدرد اور ساتھی کون کون سے ہیں کیونکہ وائٹ ٹائیگر کو یقین ہے کہ تم اکیلے یہاں اتنی بڑی کارروائی نہیں کر سکتے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"اگر میرے یہاں ساتھی ہوتے تو کیا میں اس طرح ہٹ ہو سکتا تھا"۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے مسٹر منصور۔ تم نے یہاں جو کچھ جس انداز میں کیا ہے وہ واقعی نہ صرف حیرت انگیز ہے بلکہ شاید ناقابل یقین بھی ہے لیکن تمہارا علاج کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ تم واقعی اکیلے ایک پوری فوج کے برابر ہو۔ تمہارے اندر جو قوت ارادی اور قوت مدافعت اور جدوجہد کرنے کا جو فطری مادہ موجود ہے وہ تمہارے علاج کے دوران مجھے مسلسل محسوس ہوتا رہا ہے لیکن ظاہر ہے نہ ہی یہاں وائٹ ٹائیگر نے میری بات پر یقین کرنا ہے اور نہ کسی اور نے۔ دوسری بات یہ کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ ورنہ نہ صرف مجھے گولی مار دی جائے گی بلکہ میرا پورا خاندان بھی گولیوں سے اڑا دیا جائے گا"...... رچرڈ نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں تمہارے خلوص کی قدر کرتے ہوئے تمہیں ایک پرخلوص مشورہ دینا چاہتا ہوں"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ چونک پڑا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیسا مشورہ"...... ڈاکٹر رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ جزیرہ چھوڑ کر نکل جاؤ۔ تم اچھے آدمی ہو۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ اس جزیرے کے ساتھ ساتھ تمہارے جسم کے ٹکڑے بھی اڑ جائیں"۔ بلیک زیرو نے بڑے پراسرار انداز میں کہا تو ڈاکٹر رچرڈ کا چہرہ ایک لمحے کے لئے زرد سا پڑ گیا لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"کیا تمہارے ذہن پر اثر تو نہیں ہو گیا۔ تم یہاں بندھے ہوئے پڑے ہو۔ شدید زخمی ہو۔ تمہیں وائٹ ٹائیگر جب چاہے ایک اشارے سے ہلاک کرا دے اور تم مجھے کہہ رہے ہو کہ میں جزیرہ چھوڑ کر نکل جاؤں"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے ڈاکٹر رچرڈ کہ میرا دماغ خراب تھا کہ میں اکیلا ریڈ واٹر جیسی بین الاقوامی تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے نکل کھڑا ہوا ہوں۔ تمہیں معلوم نہیں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہاں اسلحے کے چار بڑے بڑے سٹور ہیں اور ان سٹورز میں خفیہ طور پر ایسے بم نصب کئے جاچکے ہیں جنہیں تم لوگ کسی صورت میں ٹریس نہیں کر سکتے اور میرا صرف ایک اشارہ ان بموں کو ڈی چارج کر دے گا۔ یہ وائرلیس وائس ڈی چارجر بم ہیں سمجھتے ہو وائرلیس وائس ڈی چارجر بم کیا ہوتے ہیں۔ مطلب ہے کہ میں اپنے منہ سے ایک خاص لفظ ایک خاص انداز سے ادا کروں گا اور جزیرے کے ان اسلحہ سٹورز میں موجود بم ڈی چارج ہو کر پھٹ جائیں گے۔ پھر بتاؤ کیا ہوگا۔ کیا اس جزیرے کا وجود باقی رہ جائے گا۔ نہیں یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سمندر میں غرق ہو

جائے گا"..... بلیک زیرو نے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا تم ٹھیک کہہ رہا ہو"..... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اور ابھی تم لوگ قسمت کے دھنی ہو کہ تم زندہ ہو۔ کیونکہ میرے دل کی دھڑکن کے ساتھ ہی وائرلیس ڈی چارجر موجود ہے۔ جیسے ہی میرے دل کا دھڑکنا بند ہوگا۔ یہ بم ڈی چارج ہو جائیں گے۔ اگر تم مجھے ہلاک کر دیتے یا میں ویسے ہی ہلاک ہو جاتا تو اب تک اس ہیڈ کوارٹر کا وجود ہی صفحہ ہستی سے مٹ چکا ہوتا۔ اس لئے میرا تمہیں مشورہ ہے کہ تم خاموشی سے یہاں سے نکل جاؤ اور اپنی جان بچا لو۔ میں کوشش کروں گا کہ اپنی جان بچا کر نکل جاؤں لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو سکا تو پھر مجھے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں رہے گی۔ میں نے بہرحال ان بموں کو ڈی چارج کرنا ہے"..... بلیک زیرو نے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ چند لمحے اسے خاموشی سے دیکھتا رہا۔ پھر تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ بلیک زیرو کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس نے جو کچھ ڈاکٹر رچرڈ سے کہا ہے اس کا فوری رد عمل کیا ہوگا اور وہ یہی چاہتا تھا۔ پھر وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ بونا وائٹ ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ڈاکٹر رچرڈ تھا اور ڈاکٹر رچرڈ کے پیچھے ایک مشین گن بردار تھا۔

"تو تم نے اب ہمیں دھمکیاں دینا شروع کر دی ہیں نانسنس۔

تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم احمق ہیں۔ کیا بتایا ہے تم نے ڈاکٹر رچرڈ کو"..... وائٹ ٹائیگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے جو کچھ ڈاکٹر رچرڈ کو بتایا ہے تم اس کا بڑی آسانی سے تجربہ کر سکتے ہو۔ تم مجھے گولی مار دو۔ ابھی نتیجہ تمہارے سامنے آجائے گا یہ کام تو تم آسانی سے کر سکتے ہو۔ میں تو ظاہر ہے بندھا ہوا ہوں اور بے بس ہوں"..... بلیک زیرو نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ تم نے بتایا ہے وہ ناممکن ہے"..... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"جو کچھ میں نے بتایا ہے وہ سو فیصد درست ہے۔ میں الحمد اللہ مسلمان ہوں اور مسلمان خود کشی کو حرام سمجھتے ہیں اس لئے میں خود کشی نہیں کر سکتا۔ ورنہ میں ابھی وہ مخصوص لفظ بول دیتا اور نتیجہ تمہارے سامنے آجاتا"..... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں تو اتنا وقت بھی نہیں مل سکا کہ تم چاروں سٹورز میں جا سکتے۔ تم صرف ایک سٹور میں گئے ہو اور وہاں تم نے جو بم چارج کر کے لگایا تھا وہ ہم نے ٹریس کر کے آف کر دیا ہے۔ تمہاری جیب میں اس کا ڈی چارجر موجود تھا اسی ڈی چارجر کی مدد سے ہم نے آسانی سے اس بم کا سراغ لگا لیا تھا"..... وائٹ ٹائیگر نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب میں کیا کہوں۔ نجانے کیسے احمق لوگوں سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ یہی تو ڈاجنگ پوائنٹ تھا اور تم ڈاج کھا گئے تم ابھی تک یہی سمجھ رہے ہو کہ بس یہی کچھ ہوا ہے اگر ڈاکٹر رچرڈ مجھ سے ہمدردانہ انداز

میں گفتگو نہ کرتا تو میں کبھی بھی اس سے وہ بات نہ کرتا۔ جو میں نے
کر دی ہے۔ بہرحال تم نہیں مان رہے ہو تو نہ مانو۔ میں نے تمہاری
منت تو نہیں کی"۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور آنکھیں بند
کر لیں

" ہونہہ۔ تو تم چاہتے ہو کہ اس طرح ہمیں چکر دے کر زندہ رہ
سکو۔ لیکن یاد رکھو۔ اب تمہاری روح بھی ہمارے کنٹرول میں رہے
گی"...... وائٹ ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا مڑ کر باہر
چلا گیا۔ بلیک زیرو نے آنکھیں کھولیں تو کمرہ خالی تھا۔ وہ بے اختیار
مسکرا دیا اسے معلوم تھا کہ اب یہ وائٹ ٹائیگر وائرلیس وائس
کنٹرول ڈی چارجر کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا اور جب
اسے معلوم ہو گا کہ ایسے ڈی چارجر واقعی ایجاد ہو چکے تو پھر وہ اس کی ریخ
معلوم کرے گا اور پھر بلیک زیرو کو بے ہوش کر کے لامحالہ اس
جزیرے سے نکال کر اس ریخ سے باہر لے جایا جائے گا اور اس طرح
بلیک زیرو کو بہرحال موقع مل جائے گا کہ وہ مزید جدوجہد کر سکے اور یہ
وہی ہوا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور ڈاکٹر رچرڈ اندر داخل
ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرنج پکڑی ہوئی تھی۔

" تم واقعی بے حد خطرناک آدمی ہو مسٹر منصور۔ تم نے تو وائٹ
ٹائیگر کو بھی پریشان کر دیا ہے۔ حالانکہ وائٹ ٹائیگر ایسا آدمی ہے جو
کبھی اور کسی حالت میں بھی پریشان نہیں ہوتا"...... ڈاکٹر رچرڈ نے
قریب آکر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سرنج کی سوئی پر موجود کیپ

اتار دی۔

" اوہ مطلب ہے کہ تم جزیرے کی تباہی کا تجربہ کرنے لگے ہو۔
ویری گڈ"...... بلیک زیرو نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

" تمہیں موت سے خوف نہیں آتا"...... رچرڈ نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

" ڈاکٹر رچرڈ۔ موت تو بہرحال آنی ہی ہے۔ آج نہیں تو کل۔ لیکن
اگر موت سے ایک بہت بڑا مقصد پورا ہو رہا ہو تو پھر موت بری نہیں
بلکہ اچھی لگتی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو۔ میں نے پوری زندگی میں تم جیسا
نڈر اور بااعتماد آدمی نہیں دیکھا۔ بہرحال تمہیں زہر کا انجکشن نہیں لگایا
جا رہا بلکہ بے ہوشی کا انجکشن لگایا جا رہا ہے کیونکہ وائٹ ٹائیگر نے
معلوم کر لیا ہے وائرلیس وائس کنٹرول ڈی چارجر واقعی ہوتا ہے اور
ہارٹ لنکنگ کنٹرول ڈی چارجر بھی ہوتا ہے اس لئے وائٹ ٹائیگر نے
فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں بے ہوش کر کے یہاں سے پچاس بحری میل
دور ایک اور جزیرے میں لے جایا جائے اور وہاں تمہارا بے ہوشی کے
دوران ہی آپریشن کر کے تمہارے سینے میں موجود ہارٹ لنکنگ ڈی
چارجر نکال دیا جائے"۔ ڈاکٹر رچرڈ نے سوئی بلیک زیرو کے بازو میں
لگاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے آنکھیں بند کر لیں اور اپنے ذہن کو
بلینک کرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بلینک ذہن کے
دوران بے ہوش کر دینے والی دوا کے اثرات اعصاب پر اس قدر اثر

انداز نہیں ہوتے جس قدر عام ذہنی کیفیت کے ساتھ ہوتے ہیں اور
ان معمولی اثرات کو مخصوص ذہنی مشقوں سے بہرحال دور کیا جاسکتا
ہے۔اسی لئے بلیک زیرو نے جان بوجھ کر زہریلے انجکشن کی بات کی
تھی تاکہ اصل بات سامنے آجائے۔چند لمحوں بعد اس کا ذہن بلینک
ہوگیا اور تمام احساسات زیرو ہوگئے۔پھر آہستہ آہستہ اس کے بلینک
ذہن میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہوگئے اور پھر کچھ دیر
بعد اس کی آنکھیں کھل گئیں تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک لانچ کے نچلے
حصے میں بنے ہوئے کمرے کے فرش پر پڑا ہوا ہے اس کمرے کا دروازہ
بند تھا اور لانچ کی حرکت بتا رہی تھی کہ وہ پانی میں تیر رہی ہے۔بلیک
زیرو بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا اور یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر بے حد
مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کہ اس کے جسم کو جکڑا نہ گیا تھا۔
شاید بے ہوشی کی وجہ سے انہوں نے اسے ضروری نہ سمجھا تھا۔بلیک
زیرو اٹھ کھڑا ہوا تو اس نے دیکھا کہ اس کے جسم کے گرد باقاعدہ پٹیاں
بندھی ہوئی ہیں لیکن اس کی ہڈیاں وغیرہ محفوظ تھیں۔اب اسے کولہے
پر کوئی تکلیف محسوس نہ ہو رہی تھی۔اس نے آہستہ آہستہ قدم اٹھائے
تو اسے کولہے میں ہلکے سی درد کا احساس تو ضرور ہوا لیکن بہرحال وہ
آسانی سے چل پھر سکتا تھا اور اسے کچھ زیادہ تکلیف بھی نہ تھی۔وہ سمجھ
گیا کہ ڈاکٹر رچرڈ نے واقعی بہترین انداز میں اس کا علاج کیا ہے اس
نے جلدی سے اپنے لباس کی جیبیں ٹٹولنا شروع کر دیں لیکن تمام
جیبیں خالی تھیں حتیٰ کہ اس کی کلائی گھڑی بھی اتار لی گئی تھی۔کمرے

کے کونے میں لکڑی کا ایک صندوق پڑا ہوا تھا۔بلیک زیرو اس
صندوق کی طرف بڑھا۔صندوق میں تالا وغیرہ نہ لگا ہوا تھا۔اس نے
صندوق کا ڈھکن اٹھایا تو اس کے چہرے پر بے اختیار اطمینان بخش
مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ صندوق میں مشین پسٹل اور مشین گن
کے ساتھ ساتھ اس قسم کا کافی اسلحہ موجود تھا۔بلیک زیرو نے ایک
مشین پسٹل اٹھایا۔اس کا میگزین لگایا اور صندوق کا ڈھکن بند کر کے
وہ آہستہ آہستہ دروازے کی طرف بڑھنے لگا اس نے دروازے کو آہستہ
سے دبایا تو دروازہ کھلنے لگا۔اس کا مطلب تھا کہ اسے باہر سے لاک نہ
کیا گیا تھا اور ظاہر ہے کہ ایک بے ہوش آدمی کے لئے انہیں اس قسم
کے حفاظتی اقدامات کرنے کی ضرورت نہ تھی۔اس نے دروازہ کھولا
اور پھر آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ اوپر عرشے کی طرف بڑھتا چلا
گیا۔اس نے جیسے ہی عرشے سے سر اوپر کیا اس نے تیزی سے سر نیچے کر
یا اور پھر آہستہ سے اس نے کنارے سے سر تھوڑا سا اوپر کیا۔لانچ کے
عرشے پر فکسڈ کرسیوں پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک ڈاکٹر
رچرڈ تھا جبکہ دوسرا ایک بھاری جسم والا آدمی تھا جس کے کاندھے پر
مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔وہ دونوں آپس میں باتیں کرنے میں
معروف تھے جبکہ لانچ کو پائلٹ کرنے والا ایک نوجوان تھا۔وہ بھی
یک سٹول نما کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔بلیک زیرو نے ہاتھ میں پکڑے
ہوئے مشین پسٹل کو اوپر کیا اور پھر اس کی نال کا رخ پہلے اس نے
ڈاکٹر رچرڈ کے ساتھ کرسی پر بیٹھے ہوئے مسلح آدمی کی طرف کیا اور ٹریگر

دبا دیا۔ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ بلیک زیرو نے مشین پسٹل کا رخ تیزی سے بدلا اور دوسرے لمحے لانچ چلانے والا بھی چیختا ہوا پہلے سیٹ پر گرا اور پھر پلٹ کر نیچے جا گرا جبکہ ڈاکٹر رچرڈ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" خبردار ڈاکٹر رچرڈ۔ دونوں ہاتھ سر پر رکھ لو۔ ورنہ ایک لمحے میں گولیوں سے چھلنی ہو جاؤ گے "...... بلیک زیرو نے چیختے ہوئے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ نے بے اختیار دونوں ہاتھ سر پر رکھ لیے۔

" آگے بڑھو اور لانچ کو کنٹرول کر کے اس کا انجن بند کر دو۔ جلدی کرو۔ آگے بڑھو ورنہ فائر کھول دوں گا"۔ بلیک زیرو نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر رچرڈ کسی روبوٹ کی طرح کنٹرول سیکشن کی طرف تیزی سے بڑھنے لگا تو بلیک زیرو تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گیا۔ ڈاکٹر رچرڈ نے انجن آف کر دیا اور لانچ کی رفتار ایک جھٹکے سے کم ہوتی چلی گئی۔ بلیک زیرو نے ایک لمحے کے اندر چاروں طرف کا جائزہ لے لیا تھا۔ لانچ کے اردگرد کوئی اور لانچ یا اسٹیمر نہ تھا اور ہر طرف سمندر ہی سمندر تھا اور نزدیک کوئی جزیرہ یا ٹاپو نظر نہ آ رہا تھا۔

" اب ادھر آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ جاؤ ڈاکٹر رچرڈ"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" تم۔ تم تو بے ہوش تھے۔ تمہیں میں نے خود انتہائی طاقتور انجکشن لگایا تھا۔ پھر تم خود بخود کیسے ہوش میں آ گئے"۔ ڈاکٹر رچرڈ نے پہلی بار بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ڈاکٹر رچرڈ۔ ورنہ ایک لمحے میں مچھلیوں کے پیٹ میں غائب ہو جاؤ گے "...... بلیک زیرو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو ڈاکٹر رچرڈ کے ہونٹ بھینچ گئے اور پھر آ کر وہ اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر وہ پہلے بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ بیٹھا بلیک زیرو جو اس کرسی کے قریب موجود تھا، کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ڈاکٹر رچرڈ کنپٹی پر زوردار ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر کرسی سے نیچے گرا ہی تھا کہ بلیک زیرو نے اچھل کر اس کی کنپٹی پر لات جما دی اور ڈاکٹر رچرڈ دوبارہ چیختا ہوا گر کر ساکت ہو گیا۔ بلیک زیرو نے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر جھک کر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر رچرڈ کو اٹھا کر واپس کرسی پر ڈال دیا اور پھر وہ انجن سیکشن کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں ایک راڈ کے ساتھ رسی لٹک رہی تھی یہ رسی وقت پڑنے پر اس وقت توازن کو سنبھالنے کے کام آتی تھی جب لانچ کو انتہائی تیزی سے ٹرن دیا جاتا تھا۔ لانچ اب رک کر پانی کی لہروں پر لہروں کے ساتھ چل رہی تھی۔ بلیک زیرو نے رسی کھولی اور پھر واپس آ کر اس نے ڈاکٹر رچرڈ کے دونوں بازو اس کے عقب میں کر کے رسی سے ہاتھ باندھ دیئے۔ اس کے بعد اس نے ڈاکٹر رچرڈ کی جیبوں کی تلاشی لی لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں بلیک زیرو نے ساتھ والی کرسی کے نیچے مردہ پڑے ہوئے مسلح آدمی کی جیبوں کی تلاشی لی لیکن اس کے پاس بھی کچھ نہ تھا۔ بلیک زیرو نے آگے بڑھ کر لانچ چلانے والے کی تلاشی لی لیکن اس کی جیبوں سے بھی اسے اپنے مطلب

کی کوئی چیز نہ ملی تو اس نے لانچ چلانے والے کی لاش کو گھسیٹ کر سیڑھیاں اتار کر نیچے کمرے میں لے جا کر ڈال دیا اور پھر اس مسلح آدمی کی لاش کو بھی گھسیٹ کر اس نے اسے بھی نیچے کمرے میں ڈال دیا۔ پہلے تو اس نے سوچا تھا کہ ان لاشوں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دے لیکن اسے معلوم نہ تھا کہ جس علاقے میں وہ موجود ہے وہ ہیڈ کوارٹر سے کتنے فاصلے پر ہے اور پھر اس علاقے میں گوشت خور مچھلیاں بھی موجود ہیں یا نہیں ورنہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ دونوں لاشیں تیرتی ہوئیں ہیڈ کوارٹر والے جزیرے پر پہنچ جاتیں اور اس طرح وہاں موجود لوگوں کو لانچ کی اصل صورت حال کا علم ہو جاتا۔ اس لئے بلیک زیرو نے دونوں لاشوں کو سمندر میں پھینکنے کی بجائے نیچے کمرے میں لے جا کر ڈال دیا تھا۔ پھر اس نے ڈاکٹر رچرڈ کا ناک اور منہ دونوں ہاتھ سے بند کر دیئے۔ جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو بلیک زیرو نے ہاتھ ہٹائے اور پھر جیب سے مشین پسٹل نکال کر وہ ساتھ والی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر رچرڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عقب میں ہاتھ بندھے ہونے کی وجہ سے وہ صحیح طور پر کھڑا نہ ہو سکا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

" اب اگر اٹھنے کی کوشش کی تو ٹریگر دبا دوں گا "..... بلیک زیرو نے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ نے چونک کر اس طرح بلیک زیرو کی طرف دیکھا جیسے ہوش میں آنے کے بعد پہلی بار اسے دیکھ رہا ہو۔ پھر اس نے کچھ

بولنے کے لئے منہ کھولا لیکن دوسرے لمحے اس طرح منہ بند کر لیا جیسے اس نے اچانک بولنے کا فیصلہ بدل دیا ہو۔

" میں نے تمہیں مشورہ دیا تھا ڈاکٹر رچرڈ کہ تم اپنی جان بچا لو۔ لیکن تم نے الٹا جا کر وائٹ ٹائیگر کو رپورٹ دے دی "..... بلیک زیرو نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں مجبور تھا کیونکہ اس کمرے میں ایسے آلات موجود تھے جس کی وجہ سے جو الفاظ بھی وہاں بولے جاتے تھے وہ ٹیپ ہو جاتے تھے اور اگر میں جا کر وائٹ ٹائیگر کو رپورٹ نہ دیتا تو پھر مجھے بھی مشکوک سمجھ کر گولی مار دی جاتی "..... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اب یہاں لانچ میں تو ایسے آلات نہیں ہیں "۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" ہاں۔ یہاں نہیں ہیں۔ لیکن تم تو ...... " ڈاکٹر رچرڈ نے کہنا شروع کیا۔

" تم نے پہلے یہی بات پوچھی تھی۔ تم صرف طب کے ڈاکٹر ہو جبکہ ہمیں اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ہمیں ہر قسم کے حالات سے نمٹنے کی نہ صرف باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی ہے بلکہ ہمیں انتہائی جدید ترین طریقے بھی سکھائے جاتے ہیں جن کی مدد سے ہم دوسروں کو ڈاج دے کر اپنی جانیں بچا سکتے ہیں اور ان میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ جب بے ہوش کرنے والی دوا کا محلول انجیکٹ کیا جانے لگے تو ہم اپنے ذہن کو بلینک کر لیتے ہیں اور جب ذہن بلینک ہو

تو انتہائی طاقتور بے ہوش کر دینے والی دوا کا اثر اعصاب پر طاقتور انداز میں نہیں کرتا اور اسے بعد میں ذہنی قوت کے سہارے آسانی سے دور کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ جب تم نے مجھے بتایا کہ تم مجھے بے ہوشی کا انجکشن لگا رہے ہو تو میں نے اپنے ذہن کو بلینک کر لیا اور پھر مخصوص ذہنی مشقوں کی وجہ سے ایک خاص وقت گزرنے کے بعد ذہن دوبارہ نارمل ہو گیا اور اس کے بعد چند لمحوں میں اعصاب بھی کام کرنے لگ گئے۔ چونکہ تم لوگوں نے مجھے بے ہوش سمجھ کر نہ ہی باندھا تھا اور نہ ہی دروازہ بند کیا تھا اور نیچے کمرے کے ایک کونے میں موجود ایک صندوق میں اسلحہ بھی موجود تھا اس لئے میں نے مشین پسٹل اٹھایا اور باہر آگیا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا۔ تمہارے سامنے ہے البتہ تمہیں میں نے اس لئے ہلاک نہیں کیا کہ میرے ذہن کے مطابق تم بہرحال ایک ہمدرد اور سمجھدار آدمی ہو"...... بلیک زیرو نے اس کی بات کاٹتے ہوئے خود ہی ساری تفصیل بتا دی۔

" تم لوگ واقعی ہمارے تصور سے بھی زیادہ ہوشیار اور تربیت یافتہ ہو۔ ٹھیک ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو میرا مشورہ یہی ہے کہ اب تمہارے پاس موقع ہے تم لانچ لے کر نکل جاؤ"۔ ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

" اگر میرا مقصد صرف اس طرح جان بچا کر نکل جانا ہوتا تو میں ہیڈ کوارٹر جاتا ہی کیوں۔ مجھے کوئی باندھ کر تو وہاں نہیں لے گیا تھا۔ اس لئے یہ بات تم ذہن سے نکال دو کہ میں اپنا مشن مکمل کئے بغیر واپس چلا جاؤں گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم نے اپنا نام منصور بتایا تھا ناں"...... ڈاکٹر رچرڈ نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔ ویسے وہ اس کے یکلخت سنجیدہ ہونے پر چونک پڑا تھا۔

" تو مسٹر منصور۔ تم وائٹ ٹائیگر کو تو چکر دے سکتے ہو لیکن ڈاکٹر رچرڈ کو نہیں دے سکتے۔ میں نے تمہارا علاج کیا ہے۔ میں نے تمہارا آپریشن کیا ہے۔ میں نے تمہارے جسم کے ہر حصے کا باقاعدہ ایکسرے کیا ہے کیونکہ میں چیک کرنا چاہتا تھا کہ تمہارے جسم کی کوئی ہڈی تو کریک نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میں نے تمہارے خون کے ٹیسٹ کئے ہیں اور بھی بہت کچھ کیا ہے کیونکہ تمہاری حالت بے حد خراب تھی اور تم صرف اپنی پراسرار قوت ارادی کے بل پر زندہ تھے۔ میں چونکہ ڈاکٹر ہوں اس لئے میرے لئے تم ایک ایسے مریض تھے جس نے مجھے حیران کر دیا تھا۔ اس لئے میں نے تمہیں بچانے کی انتہائی سر توڑ کوشش کی اور تم بچ بھی گئے۔ بہرحال جب تم نے وائٹ ٹائیگر کو بتایا کہ تمہارے جسم کے اندر کوئی ایسا آلہ موجود ہے جو تمہارے دل کی دھڑکن سے کنٹرول ہوتا ہے تو میں سمجھ گیا تھا کہ تم یہ سب کچھ کیوں کر رہے ہو۔ بہرحال مجھے تو معلوم تھا کہ تمہارے جسم میں ایسا کوئی آلہ موجود نہیں ہے۔ ورنہ اس کا علم تمہارے علاج کے دوران سب سے پہلے مجھے ہوتا۔ اور یہ بھی سن لو کہ وائٹ ٹائیگر نے اس سلسلے میں جب مجھ سے بات کی تو میں نے صرف تمہاری زندگی بچانے کے لئے

انہیں کہہ دیا کہ تمہارے جسم کے اندر دل کے ساتھ کوئی نہ کوئی ایسی چیز موجود ہے جو ایکسرے اور ٹیسٹ میں واضح نہیں آ رہی۔ اس لئے اسے چیک کرنے کے لئے تمہارے سینے کا آپریشن کرنا ہو گا اور پھر وائٹ ٹائیگر نے تمہیں بے ہوش کر کے ہیڈ کوارٹر سے ولاسٹر جزیرے پر لے جانے کا حکم دیا جہاں تک وائس کنٹرول ڈی چارجر کا تعلق ہے ایسے بم خصوصی ساخت کے ہوتے ہیں اور ایسا کوئی بم ہیڈ کوارٹر میں موجود نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ میرا پروگرام یہی تھا کہ ولاسٹر لے جا کر تمہیں ہوش میں لا کر فرار کرا دوں گا اور وائٹ ٹائیگر کو کہہ دوں گا کہ آپریشن کے دوران تم ہلاک ہو گئے ہو اور تمہارے سینے سے کوئی آلہ وغیرہ نہیں نکلا لیکن تمہیں راستے میں ہی ہوش آ گیا۔ اس لئے میں تمہیں اب بھی کہہ رہا ہوں کہ تم خود نکل جاؤ ورنہ اگر تم ہیڈ کوارٹر گئے تو پھر تمہارا زندہ بچ نکلنا ناممکن ہو گا کیونکہ اس بار وائٹ ٹائیگر نے جزیرے کے حفاظت کے خصوصی انتظامات کیے ہیں"۔ ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"لیکن تمہیں مجھ سے کیوں ہمدردی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ سن لو کہ میں یہودی نہیں ہوں۔ مجھے یہاں صرف میری بے پناہ مہارت کی وجہ سے لایا گیا ہے اور چونکہ یہاں رہنے کا معاوضہ اس قدر زیادہ دیا جاتا ہے کہ شاید میری سات نسلیں سینکڑوں سال تک محنت کر کے بھی اتنا معاوضہ حاصل نہ کر سکیں جتنا مجھے ایک سال کے دوران دیا جاتا ہے۔ ریڈ واٹر معاوضہ دینے کے سلسلے

میں اس قدر فیاض ہے کہ بعض اوقات حیرت ہوتی ہے اس لئے میں یہاں موجود ہوں۔ میرا ارادہ تھا کہ میں آٹھ دس سال تک یہاں کام کر کے پھر ایکریمیا چلا جاؤں گا اور اس کے بعد باقی عمر لارڈز کی طرح گزاروں گا اور دوسری بات جس کی وجہ سے میں نے یہ سب کچھ کیا ہے وہ تمہاری پراسرار طبی شخصیت ہے۔ میں نے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں ایسے لوگوں کا علاج کیا جو تم جیسی بری حالت میں لائے گئے لیکن جس بے پناہ قوت ارادی اور جو قوت مزاحمت میں نے تمہارے جسم میں دیکھی ہے وہ میں نے آج تک اور کسی کے جسم میں نہیں دیکھی۔ اس لئے میں چاہتا تھا کہ تم بچ جاؤ تو میں اس سلسلے میں تم سے تفصیلی بات کر کے اس پوائنٹ پر تحقیقی مقالہ لکھوں مجھے یقین ہے کہ ایسا مقالہ پوری دنیا کے طبی ماہرین کو چونکا دے گا اور اب بھی میں یہی چاہتا ہوں کہ تم واپس چلے جاؤ تاکہ تم زندہ رہو۔ میں تمہاری موت اس وقت تک نہیں چاہتا جب تک تم سے اس معاملے میں تفصیلی بات چیت نہ ہو جائے"۔۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے کہا تو بلیک زیرو اس کی صاف گوئی پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری اس صاف گوئی نے مجھے متاثر کیا ہے ڈاکٹر رچرڈ۔ ویسے بھی تم میرے محسن ہو۔ تم نے میرا اس وقت علاج کیا جب میں دشمن کی حیثیت سے مکمل طور پر تمہارے رحم وکرم پر تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ دشمنوں کا علاج اس تندہی سے نہیں کیا جاتا۔ جس تندہی سے تم نے میرا علاج کیا ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ میں اپنا مشن مکمل کئے

بغیر کسی صورت بھی واپس نہیں جا سکتا اور تم جس پوائنٹ پر تحقیقی
مقالہ لکھنا چاہتے ہو اس کا بنیادی اور مرکزی نقطہ ہی یہی ہے کہ ہم
اپنے مشن کی کامیابی پر اس قدر اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کی تکمیل میں
اپنی جان دینا ہمارے نزدیک انتہائی حقیر سا نذرانہ ہوتا ہے"۔ بلیک
زیرو نے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ بہرحال میں نے تمہاری بھلائی کے لئے
مشورہ دیا تھا۔ لیکن اگر تم واپس ہیڈ کوارٹر جانا چاہتے ہو تو ٹھیک
ہے۔ میں کیا کر سکتا ہوں"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

" تو تم اس لئے گھبرا رہے ہو کہ ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جانے سے تمہارا
معاوضہ بند ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" یہ بات میرے ذہن میں اس وقت آتی جب مجھے یہ خیال ہوتا کہ
تم ہیڈ کوارٹر تباہ کر سکتے ہو۔ جبکہ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ تم
ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کی بجائے خود ہلاک ہو جاؤ گے"...... ڈاکٹر رچرڈ
نے اسی طرح صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

" دیکھو ڈاکٹر رچرڈ۔ اگر تم کہو تو میں تمہیں کسی جزیرے پر ڈراپ
کر سکتا ہوں تاکہ تم زندہ بچ جاؤ۔ میں نے تو بہرحال مشن مکمل کرنا
ہے اور یہ بھی یقین کر لو کہ مشن مکمل ہو گا اور ہر صورت میں ہو گا۔
ریڈ واٹر کے اس ہیڈ کوارٹر کی تباہی کو اس طرح یقینی سمجھو جس طرح
رات گزرنے کے بعد سورج طلوع ہونا یقینی بات ہے"...... بلیک
زیرو نے کہا۔

" تم اکیلے وہاں کیا کر لو گے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

" پہلے مجھے اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل نہ
تھیں۔ اس لئے میں مار کھا گیا تھا لیکن اب مجھے اس بارے میں پہلے کی
نسبت زیادہ معلومات ہیں اس لئے اب دیکھنا کہ میں اسے کس طرح
تباہ کرتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ کوشش کر دیکھو"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

" تم اپنے بارے میں بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائے"۔ بلیک
زیرو نے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ چند لمحے غور سے بلیک زیرو کو دیکھتا رہا۔ اس
کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بلیک زیرو کے اندر جھانک رہا ہو۔

" اگر تم چاہتے ہو کہ مجھ سے ہمدردی کرو تو پھر مجھے ولاسٹر پہنچا
دو"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

" سوری ڈاکٹر رچرڈ۔ ایسا ممکن نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا
تو ڈاکٹر رچرڈ بے اختیار چونک پڑا۔

" کیوں۔ اس میں کیا قباحت ہے۔ تم نے ابھی خود ہی تو کہا تھا کہ
تم مجھے کسی قریبی جزیرے یا ٹاپو پر پہنچا سکتے ہو"...... ڈاکٹر رچرڈ نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ولاسٹر میں تم وائٹ ٹائیگر سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کر لو گے یا وہ خود
تم سے رابطہ کرے گا اور اس طرح تم اسے میرے زندہ بچ جانے اور
ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کے بارے میں آگاہ کر دو گے جس سے ظاہر ہے
میرے مشن کے راستے میں رکاوٹیں پیدا ہوں گی جو میں نہیں

چاہتا"...... بلیک زیرو نے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم واقعی بہت دور کی بات سوچتے ہو۔ میں نے واقعی ایسا کرنا تھا۔ اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں تمہارے رحم و کرم پر ہوں جو تم چاہو اور جس طرح چاہو کرو"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"تم واپس جاؤ اور میرے ہیڈ کوارٹر میں داخلے کی راہ ہموار کرو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سوری مسٹر منصور۔ میں صاف بات کروں گا۔ میں نے یہاں سے بہت دولت کمائی ہے۔ وائٹ ٹائیگر اور اس کے عملے نے ہمیشہ میری بے پناہ عزت کی ہے اس لئے میں ان لوگوں کی ہلاکت اور ہیڈ کوارٹر کی تباہی میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا۔ یہ میری مجبوری ہے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم واقعی اچھے آدمی ہو۔ اس لئے صاف اور سچی بات کرتے ہو۔ بہرحال اگر تم وعدہ کرو کہ تم ولاسٹر جا کر میرے بارے میں رپورٹ نہیں کرو گے تو میں تمہیں ولاسٹر پہنچا سکتا ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں ریڈ واٹر کا انتہائی طاقتور گروپ موجود ہے اور وہ ہمارا منتظر ہو گا۔ اب تک ہمیں وہاں پہنچ جانا چاہئے تھا۔ تم وہاں پہنچ کر آسانی سے واپس نہ آسکو گے۔ اس لئے تم مجھے کسی قریبی ٹاپو یا چھوٹے جزیرے پر اتار دو"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"یہاں سے قریب کوئی جزیرہ ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"قریب سے قریب جزیرہ بھی یہاں سے چالیس پچاس بحری میل دور ہو گا"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا تو بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ڈاکٹر رچرڈ کے قریب آکر وہ رکا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور ڈاکٹر رچرڈ کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ بلیک زیرو نے دوسری ضرب لگائی تو ڈاکٹر رچرڈ کی گردن ڈھلک گئی اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"سوری ڈاکٹر رچرڈ۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہیں کسی جزیرے تک پہنچاتا پھروں"...... بلیک زیرو نے اس کے دونوں ہاتھ کھولتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ڈاکٹر رچرڈ کو کاندھے پر لادا اور نچلے کمرے میں لے جا کر اس نے اسے فرش پر لٹا دیا۔ پھر اس نے وہاں موجود مسلح آدمی اور لانچ ڈرائیور دونوں کی لاشوں کو باری باری اٹھا کر باہر عرشے پر لے آیا اور ان لاشوں کو سمندر میں پھینک دیا کیونکہ اب چونکہ وہ خود ہیڈ کوارٹر واپس جا رہا تھا اس لئے اب اسے اس بات سے کوئی فرق نہ پڑتا تھا کہ ان دونوں کی لاشیں مچھلیاں کھاتی ہیں یا پھر تیرتی ہوئی ہیڈ کوارٹر پہنچ جاتی ہیں۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا انجن سیکشن کی طرف بڑھ گیا تاکہ لانچ چلا کر وہاں موجود تفصیلی نقشے کی مدد سے ہیڈ کوارٹر پہنچ سکے۔

ملیکا نے کار آفس کے گیراج میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی بلڈنگ کے اندرونی مین دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ یہ سپیشل ایجنسی کا آفس تھا اور ملیکا دماک میں چھٹیاں گزار کر آج ہی واپس گریٹ لینڈ پہنچی تھی اور اب چیف ہیرس سے ملنے آئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہیرس کے آفس میں داخل ہوئی تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر ہیرس اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔

"ویل کم مس ملیکا۔ امید ہے تمہاری چھٹیاں اچھی گزری ہوں گی"۔ ہیرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سر۔ ویسے تو چھٹیاں بہت اچھی گزری ہیں لیکن"۔ ملیکا نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ہیرس بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن کیا مطلب۔ کیا کوئی چکر ہو گیا ہے"...... ہیرس نے کہا۔

"یس سر۔ آپ ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ ماریا کو تو جانتے ہیں"...... ملیکا نے کہا۔

"ہاں۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ تمہاری بہت اچھی دوست ہے اور وہ بھی تمہارے ساتھ چھٹیاں گزارنے گئی ہوئی تھی"۔ ہیرس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ دراصل چھٹیاں گزارنے نہیں گئی تھی بلکہ مجھے استعمال کرتے ہوئے کرنل فریدی کو ہلاک کرنے گئی تھی"...... ملیکا نے کہا تو ہیرس بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہی ہو مس ملیکا۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... ہیرس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے ملیکا کی بات پر قطعاً یقین نہیں آیا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں باس۔ مجھے تو خود اس وقت تک اس سارے کھیل کا علم نہ ہو سکا جب تک میرے سامنے کرنل فریدی نے تفصیل نہیں بتائی اور کرنل فریدی نے یہ تفصیل بھی دراصل فون پر پاکیشیا کے علی عمران کو بتائی تھی کیونکہ علی عمران کو بھی معلوم تھا کہ ماریا مجھے ساتھ لے کر کسی مقصد سے دماک آئی ہے جبکہ مجھے معلوم نہیں تھا۔ یقین کریں باس کہ میں شرمندگی سے زمین میں گڑ گئی تھی کہ پاکیشیا میں بیٹھے ہوئے آدمی کو تو سب کچھ معلوم ہے اور میں جو سپیشل ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ ہوں مجھے اس کا علم ہی نہیں ہے"۔ ملیکا نے کہا تو ہیرس بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس میں شرمندہ ہونے والی کونسی بات ہے مس ملیکا۔ کرنل فریدی اور علی عمران یہ دونوں آدمی ایسے ہیں جن کی کارکردگی کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ لیکن تم مجھے پوری تفصیل بتاؤ"...... ہیرس نے کہا تو ملیکا نے کرنل فریدی کے خلاف ریڈ واٹر کی سازش اور ماریا کی سازش۔ عمران کی فون کال اور کرنل فریدی کی ماریا سے گفتگو کے ساتھ ساتھ اپنی کرنل فریدی سے ہونے والی تمام بات چیت بھی دوہرا دی۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس ریڈ واٹر کے خاتمے کا وقت آ گیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے خلاف کام کر رہی ہے۔ ویری گڈ"...... ہیرس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ دو باتیں میری سمجھ میں نہیں آ رہیں کہ ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کے لئے پاکیشیا والوں نے اپنا صرف ایک ایجنٹ بھیجا ہے اور پھر وہ بھی پکڑا گیا۔ پھر فرار ہو گیا۔ کرنل فریدی کو اس کی اطلاع بھی مل گئی لیکن نہ ہی کرنل فریدی نے کوئی ایکشن لیا اور نہ ہی اس عمران نے اس بارے میں کوئی توجہ دی۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ یا تو ان دونوں کو اس ایجنٹ کے بارے میں مکمل اعتماد ہے کہ وہ مارا نہیں جا سکتا یا پھر وہ ان دونوں کے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور دوسری بات یہ کہ کرنل فریدی تو ریڈ واٹر کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے رہا جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے خلاف کام کر رہی ہے۔ یہ دونوں باتیں ہی عجیب ہیں اور سمجھ میں نہ آنے والی ہیں"...... ملیکا نے

کہا۔

"اس پاکیشیائی ایجنٹ کے بارے میں تمہاری پہلی بات درست ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ آسانی سے قابو میں آنے والے نہیں ہوتے ان کی تربیت اس انداز میں کی جاتی ہے کہ عام حالات میں انہیں ناقابل تسخیر سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے نہ ہی کرنل فریدی کو اس کی کوئی فکر ہے اور نہ ہی اس علی عمران کو۔ جہاں تک تمہاری دوسری بات کا تعلق ہے کہ کرنل فریدی کیوں ریڈ واٹر کے خلاف کام نہیں کر رہا تو اس کی بھی ایک وجہ ہے اور وہ یہ کہ کرنل فریدی کا تعلق اسلامی سیکورٹی کونسل سے ہے اور اسلامی سیکورٹی کونسل کسی ملک کی سرکاری ایجنسی نہیں ہے بلکہ تمام اسلامی ممالک کی طرف سے بنائی گئی ایک تنظیم ہے جس کا سیٹ اپ بہرحال غیر سرکاری ہے اور ریڈ واٹر نے یہ چکر چلا رکھا ہے کہ ہر بڑے ملک میں انہوں نے خفیہ طور پر سرکاری سرپرستی حاصل کر رکھی ہے اس لئے اگر اسلامی سیکورٹی کونسل کھل کر اس کے خلاف کام کرے تو اس سے اسلامی سیکورٹی کونسل کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور اقوام متحدہ کے تحت اس پر پابندیاں عائد کی جا سکتی ہیں جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سرکاری تنظیم ہے اور اس کو ملک کی سرپرستی حاصل ہے۔ اس لئے وہ اگر کوئی کارروائی کرے گی تو پھر اس کا ملک ان کے پیچھے ہوگا اور اصل بات یہ ہے کہ جس ہیڈ کوارٹر کی بات تم کر رہی ہو اور جہاں صرف ایک ایجنٹ بھیجا گیا ہے۔ وہ اصل ہیڈ کوارٹر نہیں ہے اصل ہیڈ کوارٹر تو اسرائیل میں ہے اور لارڈ

بوفمین اس کا سربراہ ہے۔ اسے صرف دہشت قائم رکھنے کے لئے ہیڈ کوارٹر ظاہر کیا جاتا ہے اور پاکیشیا اسرائیل کو سرکاری طور پر ملک ہی تسلیم نہیں کرتا۔ اس لئے پاکیشیائی ایجنٹ وہاں کھلے عام کام کر سکتے ہیں جبکہ اسلامی سیکورٹی کونسل میں جو اسلامی ممالک شامل ہیں ان میں سے کئی درپردہ اسرائیل سے تعلقات رکھتے ہیں۔ کرنل فریدی کھل کر وہاں کام نہیں کر سکتا"۔ ہیرس نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو ملیکا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"آپ نے واقعی مجھے مطمئن کر دیا ہے باس۔ اب ساری بات میری سمجھ میں آنے لگ گئی ہے"...... ملیکا نے کہا۔

"تم نے بتایا ہے کہ تم نے دماک میں گریٹ لینڈ کی فارن ایجنٹ کے طور پر کام کرنے کی بات کی تو کرنل فریدی نے تمہیں اس حیثیت میں وہاں کام کرنے سے منع کر دیا ہے"...... ہیرس نے کہا۔

"منع تو نہیں کیا تھا لیکن حوصلہ افزائی بھی نہیں کی بلکہ دھمکی دی کہ اگر کبھی مفادات کا ٹکراؤ ہو گیا تو وہ میرا لحاظ نہیں کرے گا۔ میں تو اس خیال سے وہاں کام کرنا چاہتی تھی کہ اس طرح کرنل فریدی کے ساتھ بھی کام کرنے کا موقع مل جائے گا۔ لیکن جب کرنل فریدی ہی ایسا نہیں چاہتا تو ٹھیک ہے۔ اب میں زبردستی تو نہیں کر سکتی"۔ ملیکا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں خود کرنل فریدی سے بات کر لوں یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ میں تمہیں پاکیشیا بھجوا دوں۔ تم عمران

کے ساتھ کام کرو۔ وہ بھی کسی طرح کرنل فریدی سے کم نہیں ہے"...... ہیرس نے کہا۔

"نہیں میں تو صرف کرنل فریدی کے ساتھ کام کرنے کی خواہشمند تھی"۔ ملیکا نے جواب دیا تو ہیرس بے اختیار اس انداز میں مسکرا دیا جیسے وہ جانتا ہو کہ ملیکا کیوں کرنل فریدی کے ساتھ کام کرنے کی خواہشمند ہے اور ملیکا اس مخصوص انداز میں مسکراتے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دی۔ ہیرس نے فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس اسلامی سیکورٹی کونسل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں گریٹ لینڈ سے سپیشل ایجنسی کا چیف ہیرس بول رہا ہوں۔ کرنل صاحب سے بات کرائیں"...... ہیرس نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل فریدی سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد کرنل فریدی کی باوقار آواز سنائی دی۔

"ہیرس بول رہا ہوں کرنل صاحب گریٹ لینڈ سے"...... ہیرس نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"خیریت۔ کیسے کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"...... کرنل فریدی کے لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی۔

"جی ہاں۔ خاص الخاص بات ہے۔ مس ملیکا نے گریٹ لینڈ پہنچ کر

ماریا کے ساتھ دماک جانے اور پھر وہاں ہونے والی ساری کارروائی کی تحریری رپورٹ آفس میں داخل کر دی تھی۔ لیکن میں اس روز ملک سے باہر تھا۔ اس لئے یہ تحریری رپورٹ میرے نائب نے اعلیٰ حکام کو ضابطے کے مطابق ریفر کر دی۔ وہاں اس رپورٹ کا سختی سے نوٹس لیا گیا کیونکہ اس رپورٹ کے مطابق مس ملیکا کی نااہلی قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے اور پھر میری واپسی پر مجھ سے یہ معاملہ ڈسکس کیا گیا۔ میں نے مس ملیکا کے دفاع کی بے حد کوشش کی لیکن آپ جانتے ہیں کہ گریٹ لینڈ میں حکام کس انداز میں کارروائی کرتے ہیں چنانچہ ڈیفنس سکیورٹی نے اس معاملے پر سپیشل میٹنگ کال کر لی اور پھر اس میٹنگ کے دوران یہ حتمی فیصلہ کیا گیا کہ مس ملیکا کو اس کی نااہلی کی بنا پر سپیشل ایجنسی سے فارغ کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ آرڈر میرے پاس پہنچ چکے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ سپیشل ایجنسی سے فراغت کا کیا مطلب ہوتا ہے"۔ ہیرس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھی ہوئی ملیکا کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش رہی تھی۔ اسی لمحے ہیرس نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ گریٹ لینڈ کی سپیشل ایجنسی سے فراغت کا مطلب موت ہوتا ہے"...... کرنل فریدی نے سادہ سے لہجے میں کہا تو ملیکا جو اب کرنل فریدی کی آواز بخوبی سن رہی تھی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"لیکن مس ملیکا آپ کی عزیزہ بھی ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ بہرحال ابھی انہیں تجربے کی اشد ضرورت ہے"...... ہیرس نے جواب دیا۔

"تو جو فیصلہ کیا گیا ہے اس پر عمل کر ڈالو۔ اس کے لئے یہی تجربہ کافی ہوگا"...... کرنل فریدی نے اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیا۔

"یہ آپ کہہ رہے ہیں"...... ہیرس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے ملیکا نے جب گریٹ لینڈ کی سپیشل ایجنسی جائن کی ہو گی تو اسے معلوم ہوگا کہ اس کے اصول وضوابط کیا ہیں اور اب اگر ان اصول وضوابط پر عمل ہو رہا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں"...... کرنل فریدی نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"یہ آپ کا دل گردہ ہے کرنل صاحب۔ کم از کم میں تو ایسا نہیں کر سکتا"...... ہیرس نے جواب دیا۔

"تو پھر تمہارے خلاف بھی اصول وضوابط عمل میں لائے جا سکتے ہیں"...... کرنل فریدی نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں تو سمجھا تھا کہ آپ اپنی عزیزہ مس ملیکا سے اس بارے میں کوئی ہمدردی کریں گے اور نجات کا کوئی طریقہ بتائیں گے لیکن آپ تو مجھے بھی قواعد وضوابط کی صلیب پر چڑھانے کے لئے تیار ہیں"۔ ہیرس نے گلہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کر سکتا ہوں" ..... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں اعلیٰ حکام کے نوٹس میں یہ بات لے آؤں کہ آپ نے مس ملیکا کی سفارش کی ہے اور ساتھ ہی وعدہ کیا ہے کہ آپ مس ملیکا کی مزید تربیت کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ اعلیٰ حکام فوراً رضامند ہو جائیں گے" ..... ہیرس نے کہا۔

"تو یہ سارا ڈرامہ تم نے اس لئے کیا ہے کہ ملیکا نے جا کر تمہیں شکایت کی ہے کہ میں نے اسے کہا ہے کہ اگر وہ دماک میں گریٹ لینڈ کی فارن ایجنٹ کے طور پر کام کرے گی تو مفادات کے ٹکراؤ کی صورت میں اس کا لحاظ نہیں کیا جائے گا اور اب تم چاہتے ہو کہ میں اس کی موت کو ٹالنے کے لئے اسے براہ راست اپنی ٹیم میں شامل کر لوں" ..... کرنل فریدی نے کہا تو ہیرس چونک پڑا۔

"آپ نے یہ اندازہ کیسے لگا لیا کرنل صاحب" ..... ہیرس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہیرس۔ تم صرف سپیشل ایجنسی کے چیف ہو لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں کہ جب گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری لارڈ برنارڈ نے سپیشل ایجنسی قائم کرنے کا فیصلہ کیا تھا تو انہوں نے اس سلسلے میں مجھ سے مشورہ کیا تھا۔ وہ میرے بہترین دوست تھے اور سپیشل ایجنسی کے تمام قواعد وضوابط میں نے انہیں تیار کر کے دیئے تھے۔ میں اس وقت کافرستان میں تھا۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کہ کسی ایجنٹ کی

نااہلی پر اسے اس انداز میں فارغ نہیں کیا جا سکتا جس طرح تم کہہ رہے ہو۔ موت کی سزا والی فراغت اس وقت دی جاتی ہے جب کوئی ایجنٹ ملک سے غداری کرے اور ملیکا نے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔ میں تو صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ تم نے ایسی غلط بات کس لئے میرے ساتھ کی ہے اور اب تمہاری آخری بات سن کر مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم نے یہ سب باتیں کیوں کی ہیں" ..... کرنل فریدی نے جواب دیا تو ہیرس بے اختیار شرمندہ سے ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"آپ صرف نام کے ہی کرنل فریدی نہیں ہیں بلکہ واقعی کرنل فریدی ہیں۔ آپ کو کسی طرح بھی چکر نہیں دیا جا سکتا۔ بہرحال آئی ایم سوری۔ میں نے واقعی آپ سے غلط بات کی ہے۔ اصل بات وہی ہے جس کا اندازہ آپ نے خود ہی لگا لیا ہے۔ اب میری درخواست ہے کہ آپ ملیکا کو اپنی ٹیم میں شامل کر لیں" ..... ہیرس نے کہا۔

"سوری چیف۔ اب میں کرنل فریدی کے ساتھ کام نہیں کر سکتی"۔ خاموش بیٹھی ہوئی ماہ لقا نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا اس انداز میں چیخ کر بولنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ اس کی آواز کرنل فریدی تک پہنچ جائے کیونکہ اسے واقعی کرنل فریدی کی سرد مہری پر بے پناہ غصہ آ گیا تھا۔

"کیا ماہ لقا بھی تمہارے پاس موجود ہے" ..... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"جی ہاں اور آپ ان کا چہرہ دیکھ لیں تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ اسے

آپ کی سخت اور سرد باتیں سن کر کس قدر غصہ آرہا ہے"...... ہیرس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب تو مسئلہ ختم ہو گیا۔ جب ملیکا خود میرے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتی تو تم کیوں اس معاملے پر اصرار کر رہے ہو۔ ویسے میرا مشورہ ہے کہ تم ملیکا سے فیلڈ ڈیوٹی لے کر آفس میں کلرک ٹائپ کی جاب دے دو۔ یہ اسکے حق میں بہتر رہے گا۔ کیونکہ اس قسم کی جذباتی لڑکیاں کبھی اچھی فیلڈ ایجنٹ ثابت نہیں ہو سکتیں۔ خدا حافظ" دوسری طرف سے اسی طرح سرد اور سپاٹ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہیرس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ لیکن رسیور رکھ کر اس نے جیسے ہی سامنے بیٹھی ہوئی ملیکا کے چہرے کی طرف دیکھا۔ وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ ملیکا کا چہرہ غصے کی شدت سے نہ صرف عنابی ہو گیا تھا بلکہ بگڑ سا گیا تھا۔

"ارے ارے۔ اس قدر غصے میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کرنل فریدی کا مزاج ہی ایسا ہے۔ ورنہ وہ انتہائی پرخلوص آدمی ہیں"...... ہیرس نے کہا۔

"اس نے میری توہین کی ہے چیف۔ اب میں کرنل فریدی کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔ اب میں اسے بتاؤں گی کہ میں کیا ہوں اور کیا کر سکتی ہوں"...... ملیکا نے ہونٹ چباتے ہوئے رک رک کر لیکن انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو ہیرس بے اختیار ہنس پڑا۔

"کوئی احمقانہ اقدام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ورنہ کرنل

فریدی تمہیں گولی مارنے میں ایک لمحے کے لئے بھی نہ ہچکچائے گا۔ تم اگر اس سے انتقام لینا چاہتی ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم اسے مجبور کر دو کہ وہ تمہاری منت کرے اور تمہیں اپنی ساتھی بنائے"...... ہیرس نے کہا۔

"وہ مر جائے گا لیکن منت نہیں کرے گا"...... ملیکا نے فوراً ہی کہا۔

"سنو ملیکا۔ ویسے تم میری بہترین ایجنٹ ہو اور میں نہیں چاہتا کہ تم سپیشل ایجنسی چھوڑ دو۔ لیکن اگر تم ناراض نہ ہو تو میں بتاؤں کہ میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ تم کرنل فریدی سے محبت کرتی ہو۔ ورنہ تمہیں کرنل فریدی پر اس قدر غصہ نہ آتا اور میں تمہارے جذبات کے راستے میں رکاوٹ نہیں بننا چاہتا۔ اگر تم واقعی یہ چاہتی ہو کہ کرنل فریدی کے دل میں اپنے لئے کوئی نرم گوشہ پیدا کر سکو تو اس کے لئے تمہیں دو اقدام کرنے ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ تم زیادہ سے زیادہ کرنل فریدی کے ساتھ رہو اور دوسرا اس پر محنت کرو۔ اسے مجبور کر دو کہ وہ بھی تمہارے جذبات کا احترام کرے۔ اس کے لئے میں تمہاری یہ مدد کر سکتا ہوں کہ تمہیں ایک ایسی شخصیت کا پتہ بتا سکتا ہوں جو اگر کرنل فریدی کو حکم دے دے تو کرنل فریدی تمہاری منت کرنے سے بھی گریز نہیں کرے گا"...... ہیرس نے کہا تو ملیکا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ایسی کونسی شخصیت ہے"...... ملیکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک صاحب ایسے ہیں جن کے سامنے کرنل فریدی بھی سر نہیں اٹھا سکتے اور وہ بھی ہمیں گریٹ لینڈ میں ہی ہیں۔ ان کا نام نواب محمد سلطان صدیقی ہے۔ ویسے انہیں سب نواب سلطان کہتے ہیں۔ وہ مشہور شکاری ہیں۔ اب تو وہ خیر کافی بوڑھے ہو چکے ہیں۔ وہ کرنل فریدی کے والد نواب مصطفے کمال فریدی کے نہ صرف دوست رہے ہیں بلکہ ان کے شکاری گروپ میں بھی شامل رہے ہیں اور کرنل فریدی کے والد کی وفات کے بعد ان کے کرنل فریدی کے ساتھ تعلقات انتہائی گہرے رہے ہیں۔ جب کرنل فریدی کے والد کی وفات ہوئی تو اس وقت کرنل فریدی کافی چھوٹے تھے اور ان کی والدہ پہلے ہی وفات پا چکی تھیں اور کرنل فریدی اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہیں۔ نہ ان کا کوئی بھائی اور نہ کوئی بہن۔ اس وقت نواب سلطان نے جو کافرستان میں رہتے تھے۔ کرنل فریدی کی سرپرستی کی۔ پھر جب کرنل فریدی خود اس قابل ہو گئے کہ اپنی جائیداد اور اپنے آپ کو سنبھال سکیں تو نواب سلطان مستقل طور پر گریٹ لینڈ شفٹ ہو گئے اب بھی کرنل فریدی جب بھی گریٹ لینڈ آتے ہیں تو نواب سلطان کی خدمت میں ضرور حاضری دیتے ہیں اور انہیں اپنے والد کی جگہ سمجھتے ہیں"...... ہیرسن نے کہا تو ملیکا انتہائی حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ سنتی رہی۔

" مجھے میری والدہ نے بھی اس بارے میں بتایا تو تھا لیکن اتنی تفصیل کا علم تو انہیں بھی نہ تھا۔ آپ کو کیسے علم ہوا ہے"...... ملیکا

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل فریدی نے جن لارڈ برنارڈ کا ذکر کیا ہے اور جو گریٹ لینڈ کے چیف سیکرٹری تھے انہوں نے یہ سپیشل ایجنسی بنائی تھی وہ نواب سلطان کے بڑے گہرے دوستوں میں سے تھے۔ ویسے بھی وہ انتہائی اصول پسند آدمی تھے۔ میں نے جب سپیشل ایجنسی جائن کی تو ایک موقع پر مجھ سے ایسی غلطی ہو گئی جس میں میرا ذاتی طور پر کوئی قصور نہ تھا لیکن لارڈ برنارڈ کی اصول پسندی اس قدر سخت تھی کہ انہوں نے میرے خلاف انتہائی سخت ایکشن لے لیا۔ میں بے حد پریشان ہوا تو مجھے میرے ایک ہمدرد نے بتایا کہ اگر میں نواب سلطان کو رضا مند کر لوں تو میرا کام ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اب یہ میری خوش قسمتی تھی کہ میرے والد کے بھی ان سے تعلقات رہے تھے جن کا مجھے علم نہ تھا۔ چنانچہ جب میں نواب سلطان سے ملا تو انہوں نے مجھے میری شکل سے ہی پہچان لیا اور جب انہوں نے میرے والد کے متعلق پوچھا تو میں نے انہیں بتا دیا۔ تب انہوں نے بتایا کہ میرے والد ان کے دوست تھے۔ میں نے ساری بات بلا کم وکاست انہیں بتا دی تو وہ اس بات کے قائل ہو گئے کہ اس میں میری ذاتی غلطی نہ تھی۔ چنانچہ انہوں نے لارڈ برنارڈ سے بات کی اور لارڈ برنارڈ کو سمجھایا تو میری جان بخشی ہوئی۔ میں ان سے اس قدر متاثر ہوا کہ میں انہیں اکثر سلام کرنے چلا جاتا تھا اور پھر وہیں کرنل فریدی سے ملاقات ہوئی اور اس کے بعد کرنل فریدی اور میری دوستی ہو گئی۔ تب مجھے ان ساری

باتوں کا علم ہوا جو میں نے تمہیں بتائی ہیں"...... ہیرس نے کہا۔
"کرنل فریدی کا پورا نام احمد کمال فریدی ہے ناں"...... ملیکا نے کہا۔
"ہاں۔ لیکن ان کے اصل نام کا علم تو شاید بہت کم لوگوں کو ہے۔ سب انہیں کرنل فریدی ہی کہتے ہیں۔ تمہیں کیسے علم ہوا"۔ ہیرس نے کہا۔
"اپنی والدہ سے پوچھا تھا۔ انہوں نے بتایا تھا"...... ملیکا نے کہا اور ہیرس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"اب تم بتاؤ کہ تم کیا کرنا چاہتی ہو"...... ہیرس نے کہا۔
"میں نواب سلطان صاحب سے ضرور ملوں گی اور کرنل فریدی کی شکایت کروں گی"...... ملیکا نے کہا تو ہیرس بے اختیار ہنس پڑا۔
"ویری گڈ۔ یہ اچھا سوچا ہے تم نے۔ بڑا لطف آئے گا جب نواب سلطان کرنل فریدی کو ڈانٹیں گے اور کرنل فریدی سر جھکائے بیٹھے رہیں گے"...... ہیرس نے ہنستے ہوئے کہا اور ملیکا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

وائٹ ٹائیگر اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس وائٹ ٹائیگر بول رہا ہوں"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔
"ولاسٹر سے جوزف بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
"اوہ ہاں۔ کیا ہوا۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ پہنچ گیا ہے تمہارے پاس"۔ وائٹ ٹائیگر نے چونک کر کہا۔
"نہیں چیف۔ اسی لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے۔ آپ نے مجھے بتایا تھا کہ لانچ ہیڈ کوارٹر سے روانہ کر دی گئی ہے۔ اس لحاظ سے تو اسے ہر صورت میں اب تک ولاسٹر پہنچ جانا چاہئے تھا لیکن وہ نہیں پہنچی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو وائٹ ٹائیگر چونک پڑا۔

نہیں پہنچی۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ ڈاکٹر رچرڈ اس پاکیشیائی ایجنٹ کا آپریشن کرنے کے بعد مجھے کال کر کے رپورٹ دے گا اور تم کہہ رہے ہو کہ لانچ پہنچی ہی نہیں"...... وائٹ ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ لانچ ابھی تک نہیں پہنچی"...... جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ راستے میں کوئی خرابی ہو گئی ہو۔ تم بہرحال ان کا انتظار کرو"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا اور فون کا رسیور رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن پریس کر کے کال دینا شروع کر دی لیکن مسلسل کال دینے کے باوجود جب دوسری طرف سے کال رسیو نہ کی گئی تو اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ درشتی کے تاثرات بھی ابھر آئے۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس دراز میں رکھ دیا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس جاگر سپیکنگ"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"وائٹ ٹائیگر سپیکنگ"...... وائٹ ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"ڈاکٹر رچرڈ کے ساتھ پاکیشیائی ایجنٹ کو لے کر لانچ ولاسٹر بھجوائی

گئی تھی لیکن ابھی وہاں سے جوزف کی کال آئی ہے کہ اتنا زیادہ وقت گزرنے کے باوجود ابھی تک وہ لانچ وہاں تک نہیں پہنچی اور لانچ کا ڈرائیور ٹرانسمیٹر کال بھی اٹنڈ نہیں کر رہا۔ اس لئے ضرور کوئی گڑبڑ ہے تم ایسا کرو کہ خصوصی لانچ بھجواؤ تاکہ وہ معلوم کر سکے کہ کیا مسئلہ ہے"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"اس پاکیشیائی ایجنٹ نے کوئی گڑبڑ نہ کر دی ہو چیف"۔ دوسری طرف سے تشویش بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اوہ نہیں۔ اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگایا گیا تھا اور میں نے اسے بھجواتے وقت خود چیک کیا تھا۔ وہ اب بغیر انجکشن لگے کسی صورت بھی ہوش میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے وہ تو کسی صورت بھی کوئی گڑبڑ نہیں کر سکتا۔ کوئی اور مسئلہ پیدا ہو گیا ہو گا"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ میں سپیشل لانچ بھجوا دیتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"انہیں کہہ دینا کہ وہ مجھے براہ راست ٹرانسمیٹر کال کر کے بتائیں کہ کیا مسئلہ ہے"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ کر دوبارہ فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور وائٹ ٹائیگر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ وائٹ ٹائیگر اٹنڈنگ"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"لارڈ بوفمین فرام سر ہیڈ کوارٹر"...... دوسری طرف سے لارڈ

بوفمین کی بھاری آواز سنائی دی تو وائٹ ٹائیگر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"یس لارڈ۔ حکم سر"...... وائٹ ٹائیگر نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس پاکیشیائی ایجنٹ سے کیا معلومات ملی ہیں۔ تم نے کوئی رپورٹ ہی نہیں دی"...... لارڈ بوفمین نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اسے میں نے ہیڈ کوارٹر کو ممکنہ خطرے سے بچانے کے لئے ولاسٹر بھجوا دیا ہے لارڈ۔ وہاں اس کا آپریشن ہو گا۔ اس کے بعد ہی اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں گی"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات کا مطلب نہیں سمجھا"...... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ۔ اس ایجنٹ نے اپنے جسم میں ایک ایسا آلہ رکھوایا ہوا ہے جس کا تعلق دل کی دھڑکنوں سے ہے۔ جیسے ہی دل کی دھڑکن بند ہو گی اور یہ شخص ہلاک ہو جائے گا۔ ویسے بھی ہیڈ کوارٹر میں موجود انتہائی حساس اسلحہ ڈی چارج ہو کر تباہ ہو جاتا۔ اس طرح پورا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جاتا اور اس آدمی پر معلومات حاصل کرنے کے لئے انتہائی تشدد ناگزیر تھا اس لئے میں نے رسک سے بچنے کے لئے اسے ڈاکٹر رچرڈ کے ساتھ ایک لانچ میں بے ہوش کر کے ولاسٹر بھجوا دیا تھا۔ ولاسٹر پہنچ کر ڈاکٹر رچرڈ اس کا آپریشن کر کے یہ آلہ نکال لے گا۔ پھر اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں گی"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"کیا یہ بات چیک کر لی گئی تھی کہ ایسا آلہ واقعی موجود ہے"۔ لارڈ

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ ڈاکٹر رچرڈ نے باقاعدہ اس کی تصدیق کی ہے"۔ وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"حیرت ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ جیسے ہی اس سے معلومات حاصل ہوں۔ مجھے ضرور اطلاع کرنا"...... لارڈ نے کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور وائٹ ٹائیگر نے بھی رسیور رکھا اور ایک بار پھر فائل پر نظریں جما دیں۔

بلیک زیرو کا خیال تھا کہ انجن سیکشن میں اس سارے علاقے کا تفصیلی نقشہ موجود ہوگا۔ اس لئے وہ اس کی مدد سے سمت کا تعین کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گا لیکن اسے یہ دیکھ کر بے حد مایوسی ہوئی کہ وہاں کسی قسم کا کوئی نقشہ موجود نہ تھا۔ اب بلیک زیرو پریشان ہو گیا کہ وہ لانچ کو کس سمت میں لے جائے کہ ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے۔ دور دور تک صرف پانی اور سمندری لہریں ہی نظر آ رہی تھیں۔ ایک بار تو اس نے سوچا کہ ڈاکٹر رچرڈ کو ہوش میں لا کر اس سے معلوم کرے لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر خیال بدل دیا کہ وہ صرف ڈاکٹر ہے۔ اسے سمتوں کا علم ہی نہ ہوگا البتہ وہ ڈرائیور زندہ رہ جاتا تو پھر یہ مسئلہ حل ہو سکتا تھا۔ لیکن اب ظاہر ہے وہ یہاں ساری عمر تو نہیں رہ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے لانچ سٹارٹ کی اور پھر اندازے کے مطابق ایک سمت پر اسے بڑھاتا چلا گیا۔ تقریباً بیس منٹ کے بعد اسے دور سے

ایک جزیرے کے آثار نظر آنے لگ گئے۔ اس نے سائیڈ پر پڑی ہوئی دوربین اٹھائی اور اسے آنکھوں سے لگا لیا۔ لانچ خاصی تیز رفتاری سے اس جزیرے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس لئے آہستہ آہستہ جزیرہ نہ صرف واضح ہوتا چلا جا رہا تھا بلکہ دوربین کی وجہ سے وہ اب صاف نظر آنے لگ گیا تھا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس جزیرے کی ساخت دیکھ کر وہ بہرحال اس نتیجے تک تو پہنچ گیا تھا کہ یہ ہیڈ کوارٹر والا جزیرہ نہیں ہے۔ یہ کوئی چھوٹا سا ٹاپو نما جزیرہ تھا۔ جس میں گھنے درختوں کی بہتات تھی اور وہاں کسی قسم کی کوئی سرگرمی بھی نظر نہ آ رہی تھی اور نہ کوئی آدمی نظر آ رہا تھا۔ اس نے دوربین آنکھوں سے اتار کر اسے واپس سائیڈ پر رکھا اور لانچ کا رخ جزیرے کی طرف کر دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ جزیرے کے بالکل قریب پہنچ گیا تھا۔ اس نے لانچ کی رفتار آہستہ کر دی اور جزیرے کے گرد چکر لگانا شروع کر دیا۔ پھر ایک جگہ اسے کھاڑی نظر آئی تو وہ لانچ اس کھاڑی میں لے گیا اور اسے ایک مضبوط چٹان کے ساتھ ہک کر کے وہ جزیرے پر چڑھ گیا۔ ابھی اس نے تھوڑے سے قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اسے دور سے کسی کے کراہنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ آواز نسوانی لگتی تھی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر درختوں کے درمیان اسے ایک بڑا سا کیبن نظر آ گیا۔ کراہنے کی آواز اس کیبن سے ہی آ رہی تھی لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ محتاط انداز میں آگے بڑھا۔ اس نے ایک بار تو اس کیبن کے گرد چکر لگایا

لیکن وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ وہ اب دروازے کی طرف آیا تو دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے اندر جھانکا اور یہ دیکھ کر وہ بے اختیار اچھل پڑا کہ کیبن کے فرش پر ایک نوجوان لڑکی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑی ہوئی تھی۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں ایک سیاہ رنگ کا خاصا بڑا اور طاقتور ناگ تھا جس کا سر کچلا ہوا تھا لیکن لڑکی کا پورا جسم نیلا پڑ گیا تھا۔ حتیٰ کہ اس کے لباس میں سے بھی نیلا رنگ ہی باہر کو نکلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا اور لڑکی آہستہ آہستہ کراہ رہی تھی۔ بلیک زیرو ایک نظر دیکھتے ہی ساری صورتحال سمجھ گیا کہ یہ سیاہ رنگ کا انتہائی زہریلا ناگ کیبن میں داخل ہوا اور اس نے لڑکی کو کاٹ لیا لیکن لڑکی نے اسے پکڑ کر انتہائی جدوجہد کر کے اس کا سر کچل دیا۔ لیکن اس کی حالت زہر کی وجہ سے خراب ہو رہی تھی۔ اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر لڑکی کو سیدھا کیا۔ اس کی ناک اور منہ سے بھی نیلے رنگ کے بلبلے سے نکل رہے تھے لیکن بہرحال وہ زندہ تھی۔ بلیک زیرو نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اسے ایک طرف ریک میں پڑا ہوا بڑا سا میڈیکل باکس نظر آ گیا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اس باکس کی طرف بڑھا۔ اس نے باکس اٹھا کر اسے کھولا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار یہ دیکھ کر اچھل پڑا کہ اس باکس میں زہریلے سانپوں کے تریاق کے انجکشن کافی تعداد میں موجود تھے۔ شاید اس جزیرے پر زہریلے سانپوں کی کثرت تھی۔ اس لئے یہاں ایسے انجکشن رکھے گئے تھے۔ بلیک زیرو نے باکس لا کر لڑکی کے قریب رکھا اور پھر اس نے یکے بعد دیگرے دو تین انجکشن لڑکی کو لگا دیئے۔ انجکشن

لگنے کے بعد اس کے منہ اور ناک سے نیلے رنگ کے بلبلے نکلنے تو بند ہو گئے لیکن اس کی خستہ حالت میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔ بلیک زیرو تیزی سے اٹھا اور پھر دوڑتا ہوا وہ کیبن سے نکل کر اپنی لانچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے اچانک ڈاکٹر رچرڈ کا خیال آ گیا تھا۔ لانچ کے نچلے کمرے میں جا کر اس نے بجلی کی سی تیزی سے ڈاکٹر رچرڈ کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور ایک بار پھر وہ جزیرے پر آ کر دوڑتا ہوا کیبن کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں ڈاکٹر رچرڈ کے کیبن تک پہنچنے اور پھر اسے ہوش میں لے آنے تک وہ لڑکی ختم نہ ہو جائے لیکن جب وہ کیبن میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ لڑکی کے چہرے کا گہرا نیلا رنگ پہلے کی نسبت قدرے ہلکا پڑ گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ انجکشنوں نے بہرحال اپنا کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس نے ڈاکٹر رچرڈ کو فرش پر لٹایا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ڈاکٹر رچرڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر رچرڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"ڈاکٹر رچرڈ۔ ڈاکٹر رچرڈ۔ جلدی ہوش میں آؤ۔ اس لڑکی کو انتہائی زہریلے سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ اسے بچاؤ"...... بلیک زیرو نے ڈاکٹر رچرڈ کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا۔ لڑکی۔ کون لڑکی"...... ڈاکٹر رچرڈ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ

اب حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"ڈاکٹر رچرڈ۔ ہوش میں آؤ۔ لڑکی مر رہی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ نے ایک جھٹکے سے گردن موڑی اور ساتھ پڑی ہوئی لڑکی کو دیکھا اور پھر اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو آخری سانسیں لے رہی ہے۔ کیا ہوا ہے اسے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسے سیاہ زہریلے سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ میں نے اسے سانپ کے زہر کے تریاق کے انجکشن لگائے ہیں لیکن"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا اور انجکشن نہیں ہیں"...... ڈاکٹر رچرڈ نے چونک کر کہا۔ وہ اب پوری طرح ہوش میں آچکا تھا۔

"اس میڈیکل باکس میں ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ اس باکس پر جھک گیا۔

"اوہ۔ اس میں تو ہر طرح کی ادویات موجود ہیں۔ گڈ"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا اور پھر اس نے باکس میں سے مختلف انجکشن نکال نکال کر لڑکی کو لگانے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے ایک شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور اس لڑکی کے جبڑے بھینچ کر اس نے اس شیشی میں موجود محلول کے دس قطرے اس کے حلق میں ٹپکا دیئے اور پھر شیشی کا ڈھکن بند کر کے اس نے واپس اسے باکس میں رکھ دیا اور لڑکی کی نبض پکڑ لی۔ بلیک زیرو خاموش کھڑا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کی حالت تیزی سے ٹھیک ہو رہی ہے۔ حیرت ہے۔ یہ بھی تمہاری قبیل کی لگتی ہے۔ اس میں بھی بے پناہ قوت ارادی ہے۔ ورنہ اس حالت میں یہ پچاس دفعہ مر چکی ہوتی"...... ڈاکٹر رچرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"ویسے حیرت تو مجھے بھی ہے کہ سانپ نے اسے کاٹا لیکن اس نے اس حالت میں بھی اس سانپ کو پکڑ کر اس کا سر کچل ڈالا"...... بلیک زیرو نے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہو چکی ہے۔ یہ تھوڑی دیر میں ہوش میں آجائے گی تو اسے خوب پانی پلانا ہو گا۔ جتنا بھی پانی پیئے گی اتنا ہی اس کے جسم میں موجود باقی ماندہ زہر باہر نکل جائے گا۔ یہ لڑکی کون ہے اور یہ ہم کہاں ہیں اور تم نے مجھے کیوں بے ہوش کر دیا تھا"...... ڈاکٹر رچرڈ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے بے ہوش کر دیا تھا تاکہ اگر میں پکڑا جاؤں تو تم پر کوئی حرف نہ آئے لیکن لانچ میں کوئی نقشہ ہی نہ تھا جس کی مدد سے میں لانچ کو ہیڈ کوارٹر لے جاتا۔ اس لئے میں اندازے سے چل پڑا اور اس چھوٹے سے جزیرے پر پہنچ گیا۔ جب میں جزیرے پر پہنچا تو مجھے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ میں آگے بڑھا تو یہ کیبن نظر آیا۔ اس میں یہ لڑکی فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں اس خوفناک سیاہ سانپ کی گردن تھی اور اس سانپ کا سر کچلا ہوا تھا۔ لڑکی کی حالت بے حد خراب تھی۔ اس کا رنگ گہرا نیلا پڑ چکا تھا اور

لباس سے بھی نیلا رنگ نکلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ میں نے میڈیکل باکس دیکھا۔ اس میں زہر کے تریاق کے انجکشن موجود تھے۔ میں نے اسے دو تین انجکشن لگائے لیکن اس کی حالت میں کوئی فرق نظر نہ آیا تو مجھے اچانک تمہارا خیال آگیا۔ میں جا کر تمہیں لانچ سے اٹھا کر یہاں لے آیا۔ پھر تمہیں ہوش دلایا۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا تو ڈاکٹر رچرڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ پھر وہ ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک فائل اٹھا کر اس نے اسے کھولا تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ لاؤڈ لافٹر کا اڈہ ہے"۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"لاؤڈ لافٹر۔ کیا مطلب"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"وائٹ ٹائیگر کی زبانی میں نے کئی بار اس تنظیم کا ذکر سنا ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اس کا دھندہ بحری سمگلنگ ہے۔ بہت باوسائل اور منظم مجرم تنظیم ہے۔ ریڈ واٹر کے ساتھ اس کا باقاعدہ معاہدہ ہے کہ ریڈ واٹر اس کے معاملات میں دخل نہ دے گی اور لاؤڈ لافٹر، ریڈ واٹر کے معاملات میں دخل نہ دے گا۔ اس لاؤڈ لافٹر کے خفیہ اڈے پوری دنیا کے سمندروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس فائل پر لاؤڈ لافٹر کا مخصوص نشان موجود ہے۔ یہ دیکھو منہ پھاڑ کر قہقہہ مارتے ہوئے آدمی کا کارٹون"۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے فائل بلیک زیرو کی طرف

بڑھاتے ہوئے کہا۔

"لاؤڈ لافٹر۔ یعنی اونچا قہقہہ۔ انتہائی دلچسپ اور نیا نام ہے کسی مجرم تنظیم کا"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور ڈاکٹر رچرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن یہ کیسا اڈا ہے کہ یہاں سوائے اس ایک لڑکی کے اور کوئی آدمی ہی موجود نہیں ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ہے تو واقعی انتہائی عجیب بات۔ بہرحال اب یہ لڑکی ہوش میں آئے گی تو مزید صورتحال معلوم ہو گی"۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔ اسی لمحے لڑکی کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر رچرڈ اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"پانی کی بوتلیں موجود ہیں۔ وہ یہاں لے آؤ"۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے کہا اور میڈیکل باکس سے ایک انجکشن نکال کر اس نے لڑکی کو لگانا شروع کر دیا۔ بلیک زیرو نے ایک طرف ریک میں موجود پانی کی تین چار بوتلیں اٹھائیں اور لا کر لڑکی کے قریب رکھ دیں۔ اب لڑکی کے چہرے پر سے نیلا رنگ غائب ہو چکا تھا۔ اس کا سرخ و سفید رنگ عود کر آیا تھا البتہ ہلکی سی نیلاہٹ پس منظر میں جھلکتی تھی۔

"انتہائی خوفناک زہریلا سانپ تھا"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ لڑکی کی بے پناہ قوت مدافعت تھی کہ یہ زندہ بچ گئی ہے ورنہ ایسا طبی طور پر ممکن ہی نہیں تھا"۔۔۔ ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔ اسی لمحے لڑکی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو ڈاکٹر رچرڈ نے پانی کی

بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل لڑکی کے منہ سے لگا دی۔ لڑکی نے واقعی
اس طرح غٹاغٹ پانی پینا شروع کر دیا جیسے صدیوں سے پیاسی ہو اور
جیسے جیسے پانی اس کے حلق سے نیچے اترتا جا رہا تھا۔ اس کے جسم سے
پسینہ بھی پانی کی طرح نکلنا شروع ہو گیا تھا اور یہ پسینہ ہلکے نیلے رنگ
کا تھا اور نہ صرف اس کا چہرہ بلکہ اس کا لباس بھی پہلے سے زیادہ بھیگ
گیا تھا۔ ایک بوتل ختم ہونے کے بعد ڈاکٹر رچرڈ نے دوسری بوتل اس
کے منہ سے لگا دی اور پھر تیسری بوتل کے بعد اس نے ہاتھ روک لیا۔

"اب یہ بالکل ٹھیک ہو چکی ہے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے اٹھتے ہوئے
اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے لڑکی نے حیرت سے انہیں دیکھا
اور پھر وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئی اس نے اپنے آپ کو دیکھا۔ پھر ایک
طرف فرش پر پڑے ہوئے اس سیاہ ناگ کو اور پھر بلیک زیرو کو اور
ڈاکٹر رچرڈ کو۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"میں بچ گئی۔ کیسے۔ یہ شوکا تھا۔ اس کے زہر سے تو کوئی نہیں بچ
سکتا۔ اور آپ کون ہیں"...... لڑکی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی لیکن کھڑے ہوتے ہوئے وہ
لڑکھڑا کر گرنے لگی تو ڈاکٹر رچرڈ نے اسے سنبھال کر ساتھ پڑی ہوئی
کرسی پر بٹھا دیا۔

"ابھی کمزوری موجود ہے۔ ویسے تم نے جس طرح زندگی کے لئے
جدوجہد کی ہے اس نے مجھے حیران کر دیا ہے پہلے یہ منصور کا کیس
میرے پاس آیا اور اب تمہارا۔ مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ کیا انسانوں

میں اس قدر قوت مدافعت بھی ہو سکتی ہے"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا تو
بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ کون ہیں اور یہاں کیسے پہنچے ہیں"...... لڑکی نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام منصور ہے۔ میں پاکیشیائی ہوں اور یہ ڈاکٹر رچرڈ ہیں۔
ان کا تعلق ریڈ واٹر سے ہے۔ ہم یہاں اتفاقاً آئے تو تم یہاں فرش پر
پڑی کراہ رہی تھی۔ ہم نے تمہارا علاج کیا اور تم ٹھیک ہو گئی ہو"۔
بلیک زیرو نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو لڑکی اس طرح غور سے
بلیک زیرو کو دیکھنے لگی جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہی ہو۔

"تمہیں اس نوجوان کا شکریہ ادا کرنا چاہئے محترمہ۔ اگر یہ ہمت نہ
کرتا تو تمہاری زندگی نہ بچ سکتی"...... ڈاکٹر رچرڈ نے کہا۔

"تم وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہو جو ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے
گیا تھا"...... لڑکی نے کہا تو بلیک زیرو اور ڈاکٹر رچرڈ دونوں بے اختیار
اچھل پڑے۔ بلیک زیرو کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمودار
ہو گئے تھے۔

"تم یہ سب کچھ کیسے جانتی ہو"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں وہ درست ہے یا
نہیں"...... لڑکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ درست ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تو پھر یہ ریڈ وائز کا آدمی تمہارے ساتھ کیسے ہے۔ کیا تم نے اپنے مشن سے غداری کی ہے"...... لڑکی کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں اپنے مشن سے غداری کروں۔ آئندہ ایسے الفاظ منہ سے نہ نکالنا ورنہ ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا۔ سمجھی۔ یہ ڈاکٹر رچرڈ ہے۔ اسی لئے اب تک زندہ ہے کہ یہ میرا محسن ہے۔ جب میں انتہائی زخمی تھا تو اس نے میرا علاج کیا"۔ بلیک زیرو نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو لڑکی بے اختیار مسکرا دی۔

"اب یہ میرا بھی محسن ہے کیونکہ اس نے میرا علاج بھی کیا ہے لیکن کیا یہ ریڈ وائز سے غداری کرے گا"...... لڑکی نے کہا۔

"تم پر یہ غداری کا کیا بھوت سوار ہو گیا ہے۔ تم اپنے متعلق بتاؤ۔ کون ہو تم۔ کیا نام ہے تمہارا اور تم یہاں اکیلی کیوں ہو۔ تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا نام میری ہے اور میرا تعلق ایک بین الاقوامی تنظیم سے ہے"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"لاؤڈ لافٹر سے تمہارا تعلق ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ تو تمہیں معلوم ہو گیا۔ ہاں۔ میرا تعلق لاؤڈ لافٹر سے ہے"...... میری نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک باہر سے کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر دروازے کی سائیڈ میں ہو گیا جبکہ ڈاکٹر رچرڈ اور میری دونوں نے بھی تیزی سے حرکت کی اور وہ بھی

دروازے کی دوسری سائیڈ میں دیوار کے ساتھ چپک کر کھڑے ہو گئے

"کیبن تو شاید خالی ہے۔ اوہ۔ یہ کچلا ہوا سانپ۔ یہ میڈیکل باکس۔ یہ۔ یہ"...... اچانک کھلے دروازے کے باہر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لیکن یہاں لانچ تو ہمارے والی موجود ہے"...... دوسری آواز سنائی دی تو پھر یکے بعد دیگرے دو آدمی اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ یکلخت بلیک زیرو ان پر جھپٹا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ بلیک زیرو کی لات حرکت میں آئی اور ان میں سے ایک چیختا ہوا دوبارہ نیچے گرا۔ اسی لمحے میری نے دوسرے اٹھتے ہوئے آدمی کی کنپٹی پر لات جما دی جبکہ ڈاکٹر رچرڈ اسی طرح دیوار کے ساتھ لگ کر خاموش کھڑا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی دونوں بے حس وحرکت ہو گئے۔ میری اور بلیک زیرو دونوں نے انہیں اٹھنے ہی نہ دیا تھا۔

"تم ان کا خیال رکھو میری۔ میں باہر دیکھتا ہوں"...... بلیک زیرو نے ایک کے ہاتھ سے گر جانے والی مشین گن جھپٹی اور بجلی کی سی تیزی سے کیبن سے باہر آ گیا۔ اس نے جزیرے کا راؤنڈ لگایا اور پھر یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کہ کھاڑی میں ان کی لانچ کے ساتھ ایک اور بڑی اور جدید ساخت کی لانچ موجود تھی۔ وہ اس لانچ میں گیا۔ لانچ خالی تھی لیکن اس لانچ میں نہ صرف اس کا مطلوبہ نقشہ بھی موجود تھا بلکہ ضرورت کا ہر وہ سامان بھی موجود تھا

جس کی ضرورت بلیک زیرو کو پڑ سکتی تھی وہ اب سمجھ گیا تھا کہ یہ لانچ
بھی ریڈ واٹر کی طرف سے بھیجی گئی تھی اور وہ انہیں تلاش کرتے ہوئے
یہاں پہنچ گئے ہوں گے۔ کیونکہ اگر یہ میری کے ساتھی ہوتے تو پھر
میری اس طرح ان پر حملہ نہ کرتی اور انہوں نے کیبن میں داخل ہونے
سے پہلے جو گفتگو کی تھی اس سے بھی ظاہر ہوتا تھا کہ ان کا تعلق ریڈ
واٹر سے ہے۔ وہ تیزی سے واپس پلٹا اور پھر ابھی وہ جزیرے پر چڑھ کر
آگے بڑھا ہی تھا کہ اچانک اسے کیبن کی طرف سے فائرنگ کی آوازیں
سنائی دی اور انسانی چیخیں بھی اور ان میں نسوانی چیخ بھی شامل تھی اور
مردانہ بھی۔ وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پھر جب وہ کیبن کے سامنے پہنچا تو
اس نے کیبن کے باہر ڈاکٹر رچرڈ کو اوندھے منہ پڑے ہوئے دیکھا۔
ڈاکٹر رچرڈ کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ وہ تیزی سے
کیبن میں داخل ہوا تو اس نے وہاں میری کو بھی دہلیز کے قریب پڑے
ہوئے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اور اس کے جسم سے
خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔ وہ شدید زخمی تھی جبکہ وہ دونوں
آدمی ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے بلیک زیرو نے بجلی کی سی
تیزی سے میری کو سیدھا کیا۔ اس کے پہلو میں دو گولیاں لگی تھیں اور
زخموں سے خون نکل رہا تھا اور وہ اس طرح سانس لے رہی تھی جیسے
ابھی اس کا سانس رک جائے گا۔ بلیک زیرو نے اسے گھسیٹ کر
میڈیکل باکس کے قریب کیا اور پھر اس نے باکس میں سے طاقت کا
ایک انجکشن نکال کر میری کو لگایا۔ پھر اس نے پانی کی مدد سے اس کے

زخم صاف کئے اور پھر میڈیکل باکس میں سے نشتر نکال کر اس نے
میری کے پہلو میں موجود دونوں گولیاں باہر نکالیں اور پھر زخموں پر
بینڈیج کر دی۔ اس کے بعد اس نے ایک بار پھر اسے طاقت کا انجکشن
لگایا اور چند لمحوں بعد میری کو ہوش آگیا تو اس نے پانی کی بوتل اٹھا کر
اس کے منہ سے لگا دی۔ جب آدھی بوتل میری کے حلق سے نیچے اتر گئی
تو میری کی بگڑتی ہوئی حالت نارمل ہونے لگ گئی۔ بلیک زیرو نے
بوتل ہٹا کر ایک طرف رکھ دی۔

"تم۔ تم بچ گئے منصور۔ تھینک گاڈ"...... میری نے آنکھیں کھول
کر اپنے اوپر جھکے ہوئے بلیک زیرو کو دیکھ کر انتہائی تشکرانہ لہجے میں
کہا تو بلیک زیرو اس کے اس انداز پر حیران رہ گیا۔

"یہ کیا ہوا ہے۔ تم نے تو ڈاکٹر رچرڈ کو ہلاک کیا ہے لیکن تمہیں
کس نے زخمی کیا ہے۔ یہ سب کیا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے اسے
سہارا دے کر اٹھ کر بیٹھنے میں مدد دیتے ہوئے کہا۔

"ان دونوں افراد میں سے ایک جسے تم نے بے ہوش کیا تھا وہ
ڈاکٹر رچرڈ کا گہرا دوست تھا۔ جب تم باہر چلے گئے تو ڈاکٹر رچرڈ تیزی
سے آگے بڑھا اور اس نے اس کو ہوش میں لانے کی کوشش شروع کر
دی۔ میں نے اسے منع کیا تو اس نے مجھے ایک طرف دھکیل دیا اور کہا
کہ تم دونوں ظالم ہو۔ دشمن ہو۔ تم اس کے دوست کو مار دو گے۔ میں
اسے روکنے کی کوشش کرتی رہی لیکن پھر اس نے اچانک ایک سائیڈ
پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر مجھ پر فائر کھول دیا میں نیچے گری تو وہ

تمہیں ہلاک کرنے کا کہہ کر دوڑتا ہوا کیبن سے باہر نکلا تو میرے ہاتھ میں یہ مشین پسٹل آگیا۔ میں نے اس کے عقب میں فائر کھول دیا۔ میں نہیں چاہتی تھی۔ کہ وہ تمہیں ہلاک کرے اور پھر میں بے ہوش ہو گئی"...... میری نے آہستہ آہستہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر رچرڈ صرف موقع کی تلاش میں تھا۔ میرے باہر جاتے ہی اسے موقع مل گیا اور اس نے الٹا تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی اور پھر وہ مجھے ہلاک کرنے کیبن سے باہر نکلا۔ اگر میں فائرنگ کی آوازیں نہ سن لیتا تو مجھے کبھی خیال ہی نہ تھا کہ ڈاکٹر رچرڈ بھی اس طرح مجھ پر حملہ کر سکتا ہے۔ اس لئے یقیناً میں بھی مارا جاتا اور پھر وہ ان دونوں کو ہوش میں لا کر واپس چلا جاتا۔ بہرحال وہ میرا محسن تھا۔ مجھے اس کی موت پر افسوس ہے"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ میرا بھی محسن تھا لیکن لگتا تھا کہ جیسے اچانک اس پر پاگل پن کا دورہ سا پڑ گیا ہو"...... میری نے کہا۔

"اکثر ایسا ہوتا ہے۔ بظاہر خاموش اور بے ضرر افراد اچانک وہ کچھ کر گزرتے ہیں جس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ بہرحال اب تم مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو اور تم مجھے کیسے جانتی ہو۔ یہاں تم اکیلی کیوں ہو"...... بلیک زیرو نے میری کو بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر اسے ایک کرسی پر بٹھا کر وہ خود بھی اس کے سامنے دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں۔ اب تم سے کھل کر بات ہو سکتی ہے کیونکہ اب ڈاکٹر رچرڈ جو ریڈ واٹر کا آدمی تھا یہاں موجود نہیں ہے۔ لیکن ان افراد کو تو باندھ دو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ اچانک ہوش میں آجائیں"...... میری نے کہا۔

"تم مجھے تفصیل بتاؤ۔ تم سے تفصیل سننے کے بعد میں فیصلہ کروں گا کہ ان سے پوچھ گچھ کی جائے یا ان کا خاتمہ کر دیا جائے اور فوری طور پر ان کے ہوش میں آنے کا کوئی خطرہ نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"جیسا کہ میں نے تمہیں پہلے بتایا ہے کہ میرا نام میری ہے اور میں کارمن نژاد ہوں لیکن طویل عرصے سے ایکریمیا میں رہائش پذیر ہوں میں لاؤڈ لافٹر سے اٹیچ ہوں لیکن میرا تعلق ایک آدمی آسکر سے بھی ہے۔ آسکر وگاس میں کرنل فریدی کا فارن ایجنٹ ہے۔ اس کا نمبر ایف تھرٹی ون ہے۔ کرنل فریدی نے آسکر سے کہا کہ ایک پاکیشیائی ایجنٹ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے مشن پر کام کر رہا ہے۔ اس کے بارے میں معلومات چاہئیں تو آسکر نے مجھ سے بات کی۔ میں یہاں اس پوائنٹ کی انچارج ہوں۔ یہاں میرے ساتھ چار آدمی اور بھی ہیں۔ اس پوائنٹ پر ایسی مشینری نصب ہے کہ جب لاؤڈ لافٹر کا کوئی مشن اس علاقے میں کام کر رہا ہوتا ہے تو اس پوائنٹ کی مدد سے معلومات کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے اور اگر کوئی دشمن پارٹی یا حکومتی پارٹی کے افراد ہمارے مخصوص علاقے میں موجود ہوں تو ہم اپنے آدمیوں کو اطلاع دے دیتے ہیں۔ آسکر کے کہنے پر میں نے ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر

میں ہونے والی یا وہاں سے رسیو ہونے والی ٹرانسمیٹر کالز کو ٹیپ کرنا شروع کر دیا اور جس کال میں پاکیشیائی ایجنٹ کا ذکر آتا ہے۔ میں وہ ٹیپ آسکر کو بھجوا دیتی ہوں جو وہ آگے کرنل فریدی کو بھجوا دیتا ہے۔ پہلے ایک کال سے پتہ چلا کہ تم ٹاور ٹاپو پر مارے جا چکے ہو لیکن پھر ایک اور کال سے پتہ چلا کہ تم وہاں سے پراسرار طور پر فرار ہو گئے ہو۔ اس کے بعد ایک اور کال سے پتہ چلا کہ تم ہیڈ کوارٹر میں پکڑے جا چکے ہو اور شدید زخمی ہو۔ اس کے بعد اب تک کوئی ایسی کال کیچ نہیں ہو سکی جس میں تمہارا ذکر ہوتا۔ اس لئے اب اچانک جب میں نے تمہیں دیکھا۔ تم ایشیائی تھے تو میں سمجھ گئی کہ تم ہی وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... میری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تمہارے آدمی کہاں ہیں"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

" وہ مورس گئے ہوئے ہیں۔ شام کو واپس آجائیں گے۔ وہ ہر ہفتے جاتے ہیں اوز سپلائی لے کر آتے ہیں۔ میں نے چونکہ آسکر کے لئے کام کرنا تھا۔ اس لئے میں ساتھ نہیں گئی ورنہ پہلے میں ایک آدمی کو یہاں چھوڑ کر خود جایا کرتی تھی"۔ میری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن تمہارے آدمیوں کا تو تعلق بہرحال آسکر سے نہیں ہو گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ان کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن وہ صرف سیکورٹی کا کام کرتے ہیں۔ مشینری کا سارا کنٹرول میرے پاس ہے"...... میری نے جواب دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تمہارے آدمیوں کے یہاں آنے سے پہلے مجھے یہاں سے چلا جانا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم کہاں جاؤ گے اور تم نے مجھے اپنے متعلق کچھ نہیں بتایا"۔ میری نے کہا۔

" لانگ رینج ٹرانسمیٹر تمہارے پاس موجود ہو گا۔ میں پاکیشیا کال کرنا چاہتا ہوں"...... بلیک زیرو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کر دیا۔

"ہاں۔ وہ سامنے الماری میں ہے"...... میری نے جواب دیا۔

" لیکن یہاں سے ہونے والی کال ہیڈ کوارٹر میں بھی تو اسی طرح کیچ ہو جاتی ہو گی جس طرح تم یہاں ان کی کال کیچ کرتی ہو"...... بلیک زیرو نے اٹھ کر الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" تم نے ان کا ٹرانسمشن سسٹم تباہ کر دیا ہے۔ اس لئے اب وہ ٹرانسمیٹر کال کیچ نہیں کر سکتے البتہ اب ان کا ایمرجنسی طور پر وائرلیس سسٹم ہی کام کر رہا ہے۔ اس لئے اب وہ ٹرانسمیٹر کال ہی کر سکتے ہیں۔ ویسے کال وہاں کیچ نہیں ہو گی۔ اس کی تم فکر مت کرو"۔ میری نے کہا تو بلیک زیرو نے الماری میں سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

" ہیلو ہیلو۔ طاہر کالنگ۔ اوور"...... بلیک زیرو نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا اور سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی میری چونک کر اسے

دیکھنے لگی۔

"میرا پورا نام طاہر منصور ہے"...... بلیک زیرو نے اس کی حیرت کو سمجھتے ہوئے کہا تو میری نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ طاہر کالنگ۔ اوور"...... بلیک زیرو نے دوبارہ کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے عمران کی مخصوص آواز سنائی دی اور علی عمران کا نام سن کر میری اس طرح چونک پڑی جیسے وہ علی عمران کے نام سے اچھی طرح واقف ہو۔

"میں ہیڈ کوارٹر پر کام کر رہا ہوں۔ کچھ حالات ایسے پیدا ہو گئے تھے کہ نہ میں آپ سے رابطہ کر سکتا تھا اور نہ آپ کی کال اٹنڈ کر سکتا تھا۔ اب موقع ملا ہے تو میں نے سوچا کہ آپ سے رابطہ کر لوں۔ اوور"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے تمہارے حالات کی رپورٹس کرنل فریدی کے ایک مخبر کے ذریعے ملتی رہی ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ واقعی تمہاری صلاحیتیں زنگ آلود ہو گئی ہیں اور تم جانتے ہو کہ زنگ کس طرح دور کیا جاتا ہے۔ اوور"...... عمران کے لہجے میں غصے کا عنصر ابھر آیا تھا۔

"میں آپ کو تفصیل سے حالات بتا دیتا ہوں۔ اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم سے یہ مشن مکمل

نہیں ہو سکتا تو واپس آجاؤ۔ میں اس معمولی سے مشن کے لئے اتنا زیادہ وقت تمہیں نہیں دے سکتا۔ اوور"...... عمران کا لہجہ واقعی بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

"مشن مکمل ہو گا اور ہر صورت میں مکمل ہو گا۔ اوور"...... بلیک زیرو نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"مزید کتنا وقت لو گے۔ اوور"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"صرف چند گھنٹے۔ اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم چند گھنٹے کہہ رہے ہو۔ میں تمہیں ایک ہفتہ دے رہا ہوں۔ اگر ایک ہفتے کے اندر مشن مکمل نہ ہو سکے تو واپس آجانا۔ خدا حافظ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ علی عمران تمہارا باس ہے"...... میری نے کہا۔

"ہاں یہی سمجھ لو"...... بلیک زیرو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کہاں جا رہے ہو"...... میری نے اسے دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مشن مکمل کرنے۔ یہ دونوں بے ہوش افراد یہاں ہیں اور اب تمہاری مرضی انہیں ہلاک کر دو یا نہ کرو۔ میں بہرحال جا رہا ہوں۔ گڈ بائی"...... بلیک زیرو نے کہا اور تیزی سے دروازہ کراس کر کے کیبن سے باہر آگیا۔

"رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ۔ ایک منٹ رک جاؤ"...... اندر سے میری کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن بلیک زیرو کے دماغ میں تو عمران کے فقرے دھواں دے رہے تھے۔ اس نے میری کی ایک نہ سنی اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف بڑھتا چلا گیا جہاں دونوں لانچیں موجود تھیں۔ اس نے دوسری لانچ پر جانے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ اس میں اسلحہ بھی موجود تھا۔ غوطہ خوری کا جدید لباس بھی اور نقشے کے علاوہ ضرورت کا دوسرا سامان بھی۔

سیاہ رنگ کی کار ایک وسیع و عریض کوٹھی کے جہازی سائز کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ہیرس خود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ملیکا بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ نواب سلطان سے ملنے جا رہے تھے اور یہ کوٹھی نواب سلطان کی تھی۔ جیسے ہی کار رکی سائیڈ گیٹ کھلا اور ایک مسلح آدمی باہر آگیا۔ اس نے کار کے قریب آکر ہیرس کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"نواب صاحب سے ہماری ملاقات طے ہے"...... ہیرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں سر"...... ملازم نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور ہیرس کار اندر لے گیا۔ پارک وے سے گزر کر وہ ایک وسیع و عریض گیراج میں پہنچ گئے جہاں پہلے سے دو جدید ماڈل کی کاریں موجود تھیں۔ کار گیراج میں

روک کر ہیرس اور ملیکا دونوں کار سے نیچے اترے تو برآمدے سے ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بڑے مودبانہ انداز میں ہیرس اور ملیکا کو سلام کیا۔ یہ نواب سلطان کا منیجر مارٹن تھا۔ چونکہ ہیرس اکثر یہاں آتا جاتا رہتا تھا اس لئے یہاں کے سب ملازمین اسے اچھی طرح جانتے تھے۔

" کیسے ہو مارٹن "...... ہیرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہوں صاحب۔ آیئے تشریف لایئے "...... مارٹن نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ ان دونوں کو ایک وسیع و عریض ڈرائینگ روم میں لے آیا۔ جسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔

" تشریف رکھیئے۔ نواب صاحب کو میں اطلاع کرتا ہوں "۔ مارٹن نے کہا اور واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ملازم ٹرے میں دو گلاس اٹھائے اندر داخل ہوا۔ گلاسوں میں سنہری رنگ کا مشروب تھا۔ ملازم نے ایک ایک گلاس ان دونوں کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا۔

" یہ شراب ہو گی اور آپ جانتے ہیں کہ میں شراب نہیں پیتی "۔ ملیکا نے کہا۔

" یہ شراب نہیں ہے۔ مشروب ہے۔ نواب سلطان اپنی کوٹھی میں شراب پینا یا پلانا پسند ہی نہیں کرتے "...... ہیرس نے کہا تو ملیکا نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے گلاس اٹھا لیا اور پھر ایک گھونٹ لیا۔ یہ واقعی انتہائی لذیذ اور فرحت بخش مشروب تھا۔ ابھی انہوں نے

مشروب ختم ہی کیا تھا کہ اندرونی دروازہ کھلا اور ایک کافی بوڑھا آدمی چھڑی کے سہارے اندر داخل ہوا۔ ان کے جسم پر سادہ لیکن انتہائی قیمتی کپڑے کا لباس تھا۔ سفید رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں اور سفید رنگ کی داڑھی میں ان کا سرخ و سفید اور بھرا ہوا چہرہ کافی باوقار تھا۔ آنکھوں پر نفیس فریم کا چشمہ تھا۔ چہرے پر وقار اور جلال جیسے ثبت نظر آرہا تھا۔ سر کے بال چھوٹے اور قدرے بھورے سے تھے۔ پھر تھوڑی دیر تک تو ان کے درمیان رسمی باتیں ہوتی رہیں پھر جب ہیرس نے ملیکا کا تفصیل سے تعارف کرایا تو نواب سلطان چونک پڑے اور انہوں نے براہ راست ملیکا سے ان کے والد اور خاندان کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ پھر تو تم ہماری بیٹی ہو۔ تمہارے والد میرے بھی دور کے عزیز تھے اور ان سے اکثر ملاقات رہتی تھی لیکن تم لوگ تو وناک میں تھے۔ یہاں کیسے آگئے "...... نواب سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہیرس نے انہیں بتایا کہ ملیکا نے گریٹ لینڈ میں کرمنالوجی کی تعلیم حاصل کی اور پھر سپیشل ایجنسی جائن کر لی ہے۔

" اوہ اچھا۔ پھر تو بیٹی تم سے وقتاً فوقتاً ملاقات ہو سکتی ہے۔ آجایا کرو "...... نواب سلطان نے انتہائی مشفقانہ لہجے میں کہا۔

" آپ کا شکریہ نواب صاحب۔ اب میں خود ہی حاضر ہوتی رہوں گی "...... ملیکا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" نواب صاحب۔ آج ملیکا ایک خاص کام کے لئے حاضر ہوئی ہے

اور میں اس کے ساتھ اس لئے حاضر ہوا ہوں تاکہ ایک تو آپ سے اس کا تفصیلی تعارف کرادوں اور دوسری بات یہ کہ آپ سے ایک سفارش کرادوں"...... ہیرس نے کہا تو نواب سلطان بے اختیار چونک پڑے۔

"سفارش۔ کیسی سفارش۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں"...... نواب صاحب نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"آپ کی بات کاٹنے کی گستاخی کر رہا ہوں نواب صاحب۔ لیکن مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں آپ کے اصولوں سے اچھی طرح واقف ہوں اور نہ صرف واقف ہوں بلکہ خود بھی ان اصولوں پر عمل کرتا ہوں۔ اصل بات یہ ہے کہ مس ملیکا کرنل فریدی سے بے حد متاثر ہے۔ ایک مشن کے دوران وہ کرنل فریدی کے ساتھ مل کر کام بھی کر چکی ہے۔ کرنل فریدی بھی اس کی صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہیں لیکن آپ جانتے ہیں کہ کرنل فریدی کا مزاج کیسا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ملیکا کرنل فریدی کے گروپ میں شامل ہو کر زیادہ سے زیادہ تجربہ حاصل کرے۔ میں نے سوچا کہ ملیکا کو گریٹ لینڈ کی طرف سے دماک میں فارن ایجنٹ تعینات کر دوں لیکن کرنل فریدی نے اس پر ناراضگی کا اظہار کر دیا اور نہ صرف ناراضگی کا اظہار کیا بلکہ انہوں نے اپنے مخصوص مزاج کی بنا پر ملیکا کی انا کو زخمی اور مجروح کر دیا۔ اس لئے اب ملیکا ہر صورت میں کرنل فریدی کے ساتھ شامل ہونا چاہتی ہے اور نواب صاحب۔ بہرحال کرنل فریدی نے شادی تو کرنی ہے اور ملیکا سے زیادہ اچھا اور بہتر رشتہ انہیں اور نہیں مل سکتا۔ اس لئے میں

حاضر ہوا تھا کہ آپ کرنل فریدی سے کہہ کر مس ملیکا کو ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع دلوا دیں"...... ہیرس نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا تو نواب سلطان بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ویری گڈ آئیڈیا۔ میں بھی اکثر سوچتا رہتا تھا کہ کرنل فریدی کی عمر کافی ہو گئی ہے لیکن اس نے ابھی تک شادی نہیں کی لیکن پھر اس کے کام کی نوعیت دیکھ کر میں خاموش ہو جاتا تھا مگر اب تم نے یہ بات کر کے میری بہت بڑی مشکل حل کر دی ہے۔ لیکن کرنل فریدی پر اس معاملے میں جبر کرنا تو اچھی بات نہیں ہے"...... نواب سلطان نے کہا۔

"انکل۔ جناب ہیرس میرے چیف ہیں۔ اس لئے انہیں حق ہے کہ یہ جو چاہیں کہتے رہیں۔ میں ان کی بات کا برا نہیں مناتی البتہ میں یہ وضاحت کر دوں کہ میں خود کسی کے گلے زبردستی نہیں پڑنا چاہتی اور نہ میری کرنل فریدی سے شادی کی کوئی خواہش ہے۔ مجھے دراصل مجرموں کے خلاف کام کرنے کا جنون کی حد تک شوق ہے اور اس شوق کی خاطر میں کرنل فریدی کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہتی ہوں اور بس"...... ملیکا نے ایسے لہجے میں کہا کہ نواب سلطان نے معنی خیز نظروں سے ہیرس کی طرف دیکھا اور ہیرس کے مسکرانے پر وہ خود بھی مسکرا دیئے۔ ظاہر ہے وہ تجربہ کار آدمی تھے اور ملیکا نے جس لہجے اور جس انداز میں بات کی تھی اس سے وہ ساری بات سمجھ گئے تھے کہ ملیکا کے دل میں کرنل فریدی کے لئے نرم گوشہ موجود ہے لیکن کرنل

فریدی کے مخصوص سرد مزاج کی وجہ سے اس کی انا مجروح ہوتی ہے اس لئے اس نے ایسی بات کی ہے البتہ اگر یہ دونوں اکٹھے کام کرتے رہے تو پھر ہو سکتا ہے کہ معاملات درست سمت اختیار کر جائیں۔

"ٹھیک ہے۔ تمہیں ضرور کام کرنا چاہئے۔ شادی تو مقدر کا کھیل ہوتا ہے۔ اگر مقدر میں ہو گی تو ہو جائے گی۔ نہیں تو نہیں ہو گی"۔ نواب سلطان نے کہا اور پھر سامنے رکھے ہوئے فون پیس کو اٹھا کر انہوں نے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں جب انہوں نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

"یس اسلامی سیکورٹی کونسل آفس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ سے نواب سلطان بول رہا ہوں۔ کرنل فریدی سے بات کراؤ"...... نواب سلطان نے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔

"نواب سلطان بول رہا ہوں کرنل فریدی"...... نواب سلطان نے کہا۔

"اوہ۔ انکل آپ۔ السلام علیکم۔ خیریت۔ کیسے فون کیا آپ نے"...... کرنل فریدی کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"وعلیکم السلام۔ سب خیریت ہے۔ مجھے تمہاری شکایت ملی ہے فریدی بیٹے اور یقین کرو کہ مجھے دلی طور پر بے حد تکلیف پہنچی ہے"۔ نواب سلطان نے کہا۔

"اوہ۔ انکل ایسی کیا غلطی مجھ سے ہو گئی ہے۔ میں معافی چاہتا ہوں لیکن اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو وہ کم از کم دانستہ نہیں ہو سکتی"...... کرنل فریدی نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"شکایت کرنے والی مس ملیکا میرے سامنے بیٹھی ہے اور اس نے جو کچھ بتایا ہے اس سے مجھے بے حد افسوس ہوا ہے کہ تمہیں اب خواتین کے ساتھ ڈیل کرنے کا سلیقہ بھی مجھے ہی سکھانا پڑے گا۔ تم نے جس بیدردی سے ملیکا کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے اور جس طرح اس کی انا کو مجروح کیا ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا۔ یہ درست ہے کہ مجھے تمہارے مزاج کا علم ہے کہ تم دل کے برے نہیں ہو۔ لیکن اس کے باوجود تمہیں اس انداز میں دوسروں سے پیش نہیں آنا چاہئے"...... نواب سلطان نے کہا۔

"اوہ۔ آئی ایم سوری انکل۔ اصل بات یہ ہے کہ مس ماہ لقا بے حد جذباتی خاتون ہیں اور ہمارے کام میں جذباتیت کا مطلب صرف موت ہوتا ہے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ مس ماہ لقا اپنی جذباتیت کے ہاتھوں نقصان اٹھائیں۔ مس ماہ لقا آپ تک کیسے پہنچ گئیں"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"ہیرس اس کا چیف ہے اور تمہاری طرح وہ بھی میرا بیٹا ہے اور ماہ

لقا کے والد بھی میرے دوست تھے اور ہیرس نے اچھا کیا کہ ماہ لقا کو مجھ سے ملوا دیا۔ اب ماہ لقا بھی میری بیٹی ہے اور سنو۔ یہ میرا حکم ہے کہ ماہ لقا اب تمہارے ساتھ کام کرے گی"..... نواب سلطان نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر انکل۔ لیکن"..... کرنل فریدی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تو اب تم میں یہ جرأت بھی ہو گئی ہے تم میرے حکم کے بعد لفظ لیکن بھی کہہ سکو"..... نواب سلطان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ میں نے اس لئے لیکن نہیں کہا تھا۔ میں تو ماہ لقا کی حفاظت کے سلسلے میں بات کرنا چاہتا تھا"..... کرنل فریدی نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی کسی کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ حفاظت اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ تم اپنی حفاظت خود کر سکتے ہو"..... نواب سلطان نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے انکل۔ اب میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا۔ مس ماہ لقا جیسا چاہیں گی ویسے ہی ہوگا"..... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"گڈ۔ سعادت مندی اسے کہتے ہیں۔ ویسے تم فکر نہ کرو۔ چونکہ تمہاری تربیت میں شروع سے کسی عورت کا ہاتھ نہیں رہا اس لئے تم اس مخلوق کے جذبات سے واقف نہیں ہو۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ

تمہاری یہ کمی اب ماہ لقا دور کر دے گی۔ خدا حافظ"..... نواب سلطان نے کہا اور فون آف کر کے انہوں نے اسے میز پر رکھ دیا۔

"ویسے میں اکثر سوچتی تھی کہ دنیا میں کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جس کے سامنے کرنل فریدی سر نہ اٹھا سکیں لیکن مجھے کوئی آدمی نظر نہ آتا تھا مگر آج مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ ہی اس دنیا میں واحد ایسے شخص ہیں"..... ماہ لقا نے مسکراتے ہوئے کہا تو نواب سلطان بے اختیار مسکرا دیئے۔

"یہ کرنل فریدی کی سعادت مندی ہے بیٹی۔ ورنہ آجکل تو حقیقی والدین کی بات ٹال دی جاتی ہے۔ بہرحال میں تمہیں بھی ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ تم کرنل فریدی کے ساتھ رہتے ہوئے اس کے جذبات کا بھی خیال رکھنا۔ یہ حقیقت ہے کہ اس کی ماں اس کے بچپن میں ہی فوت ہو گئی تھی۔ اس کی کوئی بہن بھی نہیں تھی اور پھر تب سے اب تک کسی عورت کا ہاتھ اس کی تربیت میں شامل نہیں ہوا۔ اس لئے اس سلسلے میں اس کے جذبات انتہائی سرد ہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ تم بھی اسے شکایت کا موقع نہ دو گی"..... نواب سلطان نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں انکل۔ آپ تک میری شکایت نہیں پہنچے گی"۔ ماہ لقا نے کہا اور نواب سلطان اسے دعائیں دینے لگے۔

"اب ہمیں اجازت دیں نواب صاحب"..... ہیرس نے کہا اور پھر رسمی فقرات ادا کرنے کے بعد وہ کار میں بیٹھ کر کوٹھی سے باہر آ گئے۔

ماہ لقا کا چہرہ مسرت کی شدت سے جگمگا سا رہا تھا۔

" میں آپ کی بھی مشکور ہوں چیف ۔آپ نے میرے لئے وہ کچھ کیا ہے جو شاید کوئی کسی کے لئے نہیں کر سکتا"...... ماہ لقا نے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں ملیکا۔ تمہارا شوق دیکھ کر میں نے یہ کوشش کی ہے ۔ویسے مجھے یقین ہے کہ اگر تمہیں تھوڑا سا بھی مزید تجربہ ہو گیا تو تم بہت اچھی ایجنٹ ثابت ہو گی اور میں تمہاری صلاحیتیں ضائع ہوتے نہیں دیکھنا چاہتا"...... ہیرس نے کہا تو ملیکا نے اس کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا۔ وہ تصور ہی تصور میں خوش ہو رہی تھی کہ اب وہ نہ صرف کرنل فریدی کے ساتھ مل کر کام کرے گی بلکہ اب کرنل فریدی اسے ڈانٹ بھی نہ سکے گا اور اب وہ خوب دل بھر کر اسے تنگ کیا کرے گی اور اس کا تماشہ دیکھا کرے گی۔

بلیک زیرو تیز تیز قدم اٹھاتا اس کھاڑی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جہاں دونوں لانچیں موجود تھیں ۔ عمران کے فقروں نے واقعی اس کے تن بدن میں آگ لگا دی تھی ۔اسے غصہ اس بات پر آ رہا تھا کہ عمران نے اس سے کوئی تفصیل سننا بھی گوارا نہ کی تھی حالانکہ وہ کئی بار یقینی موت کے منہ سے بچ نکلا تھا۔ لیکن عمران نے اسے اس طرح ذلیل کیا تھا جیسے وہ انسان نہ ہو۔ کوئی مشین ہو ۔جس نے یہ مشن مکمل کرنا ہے اور اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس مشن کو اس قدر جلد مکمل کرے گا کہ عمران بھی حیران رہ جائے۔

" رک جاؤ منصور ۔ورنہ گولی مار دوں گی"...... اچانک اسے اپنے عقب میں میری کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" یہ عورت تو عذاب بن گئی ہے ۔خواہ مخواہ اس کا علاج کیا"۔ بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑا تو اس نے کیبن کے

دروازے میں میری کو کھڑے دیکھا۔اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور ظاہر ہے مشین گن کا رخ اس کی طرف ہی تھا۔ بلیک زیرو کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا اور اس نے کیبن سے کوئی ہتھیار اٹھانے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی کیونکہ وہ پہلے دیکھ چکا تھا کہ لانچ میں خاصے ہتھیار موجود ہیں۔

"کیا چاہتی ہو۔ تمہارا علاج ہو گیا ہے۔اب تم ٹھیک ہو۔اس لئے اپنا یہ پوائنٹ چلاتی رہو۔ مجھے کیوں روک رہی ہو"...... بلیک زیرو نے انتہائی سخت اور تلخ لہجے میں کہا۔

"میں تمہارے فائدے کے لئے تمہیں روک رہی ہوں احمق آدمی۔ ورنہ تمہاری شکل اب اتنی بھی خوبصورت نہیں ہے کہ میں تم پر مر مٹی ہوں"...... میری نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کا چہرہ آگ کے شعلے کی طرح تپ اٹھا۔ اسے اس عورت کے الفاظ پر بے حد غصہ آیا تھا اور اس غصے سے اس کا ذہن گھوم گیا۔ وہ اب خود ہی کیبن کی طرف بڑھنے لگا۔اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ یہاں سے جانے سے پہلے اس عورت کا خاتمہ ضروری ہے۔ورنہ یہ جھاڑ کے کانٹے کی طرح پیچھے پڑی رہے گی۔

"تمہارا جارحانہ انداز بتا رہا ہے کہ تم غصے سے جلتے بھنتے واپس رہے ہو۔ یہ لو مشین گن اور مجھے گولی مار دو تا کہ تمہارا غصہ ٹھنڈا ہو جائے"...... میری نے اچانک مشین گن بلیک زیرو کی طرف اچھالتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے مشین گن پکڑ لی۔اس کے چہرے پر

حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ظاہر ہے اب ایسی صورت میں وہ میری کو کیا کہتا۔

"تم میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہو میری۔ تمہیں مجھ سے آخر کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے"...... بلیک زیرو نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو میری بے اختیار ہنس پڑی۔

"آؤ اندر آجاؤ۔ پھر بات کرو"...... میری نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ایک طویل سانس لیتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔اسی لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ دوسری لانچ میں آنے والے دونوں بے ہوش آدمی اب ہوش میں آ رہے تھے۔ بلیک زیرو نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو گھما کر نال سے پکڑا اور پوری قوت سے مشین گن کا دستہ اس نے ایک آدمی کے سر پر رسید کر دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور حرکت کرتا ہوا آدمی دوبارہ ساکت ہو گیا۔

"یہاں رسی تو ہو گی"...... بلیک زیرو نے میری سے پوچھا۔

"ہاں ہے۔کیوں"...... میری نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں۔اب جب یہ ہوش میں آ رہا ہے تو اس سے پوچھ گچھ کر لینی چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کا فائدہ۔ میں جانتی ہوں کہ یہ کیا بتائے گا"...... میری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو اسے روکتا۔اس نے اس کا رخ ان دونوں کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور وہ دونوں

گولیاں کھا کر چند لمحوں میں لاشوں میں تبدیل ہو گئے۔

" اب انہیں گھسیٹ کر باہر پھینک دو"...... میری نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے جھک کر ان دونوں کا ایک ایک بازو پکڑا اور انہیں گھسیٹتا ہوا کیبن سے باہر لے گیا اور ایک طرف اچھال دیا۔ اس نے ڈاکٹر رچرڈ کی لاش کو جو ابھی تک کیبن کے سامنے پڑی ہوئی تھی اٹھا کر ان دونوں کے ساتھ ڈال دی اور پھر وہ کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ کیبن میں داخل ہوا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ میری سٹول پر بیٹھی ایک مشین آپریٹ کر رہی تھی۔ اس کے کانوں پر ہیڈ فون چڑھایا ہوا تھا۔

" یس ۔ میری بول رہی ہوں پوائنٹ سکس تھری سے ۔ اوور"۔ میری نے ایک بٹن دباتے ہوئے کہا۔

" مادام۔ ڈارک ہارس مارکیٹ میں نہیں مل رہی ۔ ان کا کہنا ہے کہ دو روز بعد آئے گی۔ اب آپ جیسے کہیں۔ اوور"...... ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" تو کیا ہوا۔ دو روز بعد لے کر آجانا۔ اوور"...... میری نے جواب دیا۔

" لیکن کیا تب تک آپ وہاں اکیلی رہیں گی۔ اوور"...... دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

" تو کیا ہوا۔ یہاں کیا مجھے کتے پڑ جائیں گے نانسنس ۔ ڈارک ہارس لئے بغیر مت آنا۔ مجھے ۔ اوور"...... میری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے مادام۔ جیسے آپ کا حکم۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور میری نے اوور اینڈ آل کہہ کر مشین آف کی اور پھر سر پر چڑھا ہوا ہیڈ فون اتار کر ہک میں لٹکا دیا۔

" میرے ساتھی تھے ۔ میں نے انہیں کہہ دیا ہے کہ وہ دو روز بعد آئیں"...... میری نے مڑ کر اس طرح مسکراتے ہوئے کہا جیسے اس نے یہ مہلت دے کر بلیک زیرو پر کوئی بڑا احسان کر دیا ہو۔

" ٹھیک ہے۔ وہ تمہارے ساتھی ہیں اس لئے تم جو چاہے انہیں حکم دے سکتی ہو۔ تم مجھے بتاؤ کہ تم کیا چاہتی ہو"...... بلیک زیرو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" میں چاہتی ہوں کہ تمہارا مشن کامیاب رہے اور تم بھی زندہ بچ جاؤ"...... میری نے کہا۔

" شکریہ ۔ لیکن کیا یہ مشن یہاں بیٹھے بٹھائے کامیاب ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم نے میری زندگی بچائی ہے اس لئے میں بھی تمہاری زندگی بچانا چاہتی ہوں"...... میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میری زندگی کو کیا خطرہ لاحق ہے"...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس وقت اگر تم ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر گئے تو وہاں تمہارا استقبال گولیوں سے کیا جائے گا جبکہ تمہیں رات کو وہاں جانا چاہئے اور میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔ میں کئی بار وہاں ہو آئی ہوں۔ اس

لئے مجھے وہاں کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے"..... میری نے کہا۔

" تم وہاں کیا کرنے گئی تھی"..... بلیک زیرو نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" لاؤڈ لافٹر کے سیکشن چیف کا پیغام مجھے خود وہاں جا کر پہنچانا پڑتا ہے کیونکہ یہ ہمارے درمیان معاہدہ ہے کہ جب بھی اس علاقے میں ہمارا مشن ہوگا۔ ہم ریڈ واٹر کو اس کی اطلاع دیں گے۔ اسی طرح جب ریڈ واٹر کا کوئی مشن ہوگا تو وہ ہمیں اطلاع دینے کے پابند ہیں"۔ میری نے کہا۔

" لیکن تم ٹرانسمیٹر یا فون پر بھی تو اطلاع دے سکتی ہو۔ وہاں جا کر اطلاع دینے کی کیا تک ہے"..... بلیک زیرو نے کہا تو میری بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تم تو اس طرح مجھ پر جرح کر رہے ہو جس طرح تم میرے شوہر ہو اور تمہیں خطرہ ہو کہ وہاں جا کر میری عزت پر کوئی حرف آجائے گا۔ بہرحال اس کا مطلب ہے کہ صرف میں ہی تم میں دلچسپی نہیں لے رہی تم بھی مجھ میں دلچسپی لے رہے ہو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ یہ دلچسپی صرف دلچسپی ہی ہے۔ اسے آگے مزید بڑھانے کی کوشش نہ کرنا"..... میری نے کہا۔

" مجھے تم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں تو اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ وہ خاص وجہ معلوم کر سکوں جس کی وجہ سے تمہیں وہاں خود جانا پڑتا ہے"..... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے میری کی

احمقانہ باتوں سے واقعی کوفت ہو رہی تھی۔

" وجہ یہ ہے کہ اس طرح میری آؤٹنگ ہو جاتی ہے اور پھر وہاں میرے چند دوست بھی ہیں ان سے بھی ملاقات ہو جاتی ہے"..... میری نے کہا۔

" اب میری بات سنو۔ مجھے وہاں سے لانچ پر بے ہوشی کے عالم میں ڈاکٹر رچرڈ کے ساتھ بھجوایا گیا تھا۔ لانچ نے ولاسٹر جانا تھا لیکن مجھے راستے میں ہوش آگیا اور میں نے سوائے ڈاکٹر رچرڈ کے اس کے باقی ساتھیوں کو ہلاک کر کے لانچ پر قبضہ کر لیا لیکن لانچ میں کوئی نقشہ نہ تھا۔ اس لئے میں براہ راست ہیڈ کوارٹر واپس جانے کی بجائے ادھر تمہارے جزیرے کی طرف آنکلا اور تم نے دیکھا کہ جب ہماری لانچ ولاسٹر نہیں پہنچی تو انہوں نے مجھے تلاش کرنے کے لئے دوسری لانچ بھیجی جو یہاں پہنچ گئی تو اب تمہارا کیا خیال ہے کہ جب دوسری لانچ بھی غائب ہو جائے گی تو کیا وہ مجھے تلاش نہیں کریں گے اور اس بار یقیناً وہ ایک دو نہیں دس بارہ آدمی بھیجیں گے اور پھر ہمیں یہاں اس چھوٹے سے ٹاپو میں آکر گھیر لیا گیا تو پھر کیسا ہیڈ کوارٹر اور کیسا مشن۔ ہم دونوں کی لاشیں یہاں پڑی ہوں گی"..... بلیک زیرو نے کہا تو میری کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے۔ میرے ذہن میں تو یہ اینگل ہی نہ تھا۔ اوہ۔ لیکن اس وقت اگر تم لانچ پر بیٹھ کر وہاں جاؤ گے تو وہ تمہیں دور سے ہی چیک کر لیں گے اور پھر تمہاری لانچ کو

سمندر میں ہی تباہ کر دیا جائے گا"...... میری نے کہا۔

" تمہاری بات بھی درست ہے۔ میرے ذہن میں یہ پلان تھا کہ میں لانچ لے کر ہیڈ کوارٹر جاؤں گا اور ہیڈ کوارٹر سے پہلے سمندر میں اتر جاؤں گا اور پھر جزیرے پر پہنچ جاؤں گا۔ پھر وہاں جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ان کے پاس ایک مخصوص چیکنگ ٹاور ہے جس کی مدد سے وہ کم از کم دو میل سے لانچ کو چیک کر لیں گے جبکہ دو میل دور سے تمہیں جزیرہ بھی نظر نہ آ رہا ہو گا۔ اس لئے ایک کام ہو سکتا ہے کہ میں لانچ میں بیٹھ کر وہاں جاؤں جبکہ تم لانچ کے نیچے والے کمرے میں چھپے رہو۔ اس طرح وہ تمہیں نہ دیکھ سکیں گے۔ میں وہاں پر جب جا کر رکوں تو تم خاموشی سے جزیرے پر چڑھ جاؤ۔ میں انہیں کہہ دوں گی کہ وہاں ان کے دو آدمی پہنچے اور انہوں نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تو میں نے انہیں ہلاک کر دیا۔ اس طرح کا کوئی بہانہ بنا دوں گی۔ مجھ پر بہرحال وہ شک نہ کریں گے"...... میری نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آؤ چلیں"...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس بار میری بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

کرنل فریدی اپنے آفس میں موجود تھا کہ کیپٹن حمید اندر داخل ہوا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا ہوا۔ خیریت۔ کیا کوئی غمناک اطلاع ملی ہے"...... کیپٹن حمید نے جلدی سے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" غمناک اطلاع۔ کیا مطلب"...... کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔

" آپ کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں ہیں اور یہ تاثرات اس وقت ابھرتے ہیں جب آپ کو کوئی انتہائی غمناک قسم کی خبر ملتی ہے"...... کیپٹن حمید نے میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

" غمناک تو نہیں البتہ پریشان کن اطلاع ضرور ملی ہے"...... کرنل

فریدی نے جواب دیا اور اس بار کیپٹن حمید چونک پڑا۔

"پریشان کن اطلاع۔ کیا مطلب۔ کونسی اطلاع۔ کیا کوئی بڑا شہاب ثاقب دنیا پر گرنے والا ہے یا کرہ ارض کا توازن خراب ہو رہا ہے"۔ کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس سے بھی زیادہ پریشان کن خبر ہے۔ گریٹ لینڈ سے نواب سلطان کا فون آیا تھا"..... کرنل فریدی نے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا انہوں نے اپنی موت کی خبر دی ہے"..... کیپٹن حمید نے چونکتے ہوئے کہا۔

"نانسنس۔ بغیر سوچے سمجھے منہ سے الفاظ مت نکالا کرو۔ وہ میرے والد کی جگہ پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا سایہ مجھ پر قائم رکھے"۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"تو پھر کیا ان کا سایہ زیادہ گہرا ہو گیا ہے"..... کیپٹن حمید بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ بات درست ہے۔ ان کا سایہ واقعی گہرا ہو گیا ہے"..... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"بات تو وہی رہی موت والی۔ سایہ کثیف چیز کا گہرا ہوتا ہے جبکہ روح جسم میں ہو تو جسم کثیف کی بجائے لطیف ہوتا ہے"..... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی اس کے اس عجیب وغریب فلسفے پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"انہوں نے حکم دیا ہے کہ ماہ لقا کو ہم اپنے گروپ میں شامل کر

لیں"..... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"ماہ لقا کو گروپ میں شامل کر لیں۔ کیا مطلب۔ کس گروپ کی بات کر رہے ہیں آپ"..... کیپٹن حمید نے کہا۔

"اسلامی سیکورٹی کونسل کا گروپ۔ میرا مطلب ہے ہم دونوں جس گروپ میں شامل ہیں"..... کرنل فریدی نے کہا تو کیپٹن حمید نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"میں نہیں مانتا۔ یہ کام اصل نواب سلطان کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ یقیناً کوئی نقلی آدمی بات کر رہا ہو گا"..... کیپٹن حمید نے کہا تو کرنل فریدی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب"..... کرنل فریدی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں مان ہی نہیں سکتا کہ نواب سلطان جیسے وضع دار۔ خاندانی اور انتہائی شریف بزرگ ایسی بات کریں"..... کیپٹن حمید نے کہا۔

"کیسی بات"..... کرنل فریدی کے لہجے میں حیرت تھی۔ اسے واقعی کیپٹن حمید کی بات سمجھ نہ آئی تھی۔

"یہی گروپ میں شامل کرنے والی بات۔ لاحول ولا قوۃ۔ بھلا کوئی شریف آدمی ایسا سوچ بھی سکتا ہے۔ نہیں۔ لاحول ولا قوۃ۔ کیپٹن حمید نے کہا اور ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے اس طرح کان پکڑنے شروع کر دیئے جیسے وہ کسی بہت بڑے گناہ کے تصور سے ہی توبہ کر رہا ہو۔

"اس میں اس طرح لاحول ولاقوۃ پڑھنے کا کیا مطلب ہوا"۔ کرنل فریدی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو آپ بھی تیار ہو گئے ہیں۔ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ لاحول ولاقوۃ۔ گروپ میرج۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا اور کرنل فریدی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ کیپٹن حمید کیوں اس انداز میں بات کر رہا ہے۔ وہ گروپ میں شمولیت کو گروپ میرج کی طرف لے جا رہا تھا جس کا ان دنوں یورپ اور ایکریمیا کے انتہائی گھٹیا لوگوں میں رواج پڑتا جا رہا تھا کہ چند لڑکیاں چند لڑکوں کے ساتھ مل کر گروپ میرج کر لیتی ہیں اور وہ سب اکٹھے میاں بیوی کے طور پر رہتے تھے۔ یہ ایسی بات تھی جسے یورپ اور ایکریمیا میں بھی اچھی نگاہ سے نہ دیکھا جاتا تھا اس لئے ایسا خال خال ہی ہوتا تھا لیکن بہرحال وہاں یہ لعنت موجود تھی۔

"تو تمہارا ذہن اس قدر گھٹیا ہو چکا ہے۔ کیوں"...... کرنل فریدی نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

"میرا ذہن۔ ارے میں تو گھنٹہ بھر سے بیٹھا لاحول ولاقوۃ پڑھ رہا ہوں۔ مجھے تو اس تصور سے ہی گھن آتی ہے۔ بات تو آپ کر رہے ہیں"...... کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آئندہ اس قدر گھٹیا سوچ تمہارے ذہن میں نہیں آنی چاہئے۔ ورنہ تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... کرنل فریدی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری۔ وہ دراصل میں واقعی یہ سمجھا تھا کہ آپ اس لئے پریشان ہیں لیکن اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں۔ نواب سلطان صاحب نے صرف ماہ لقا کی ہمارے ساتھ کام میں شمولیت کا ہی حکم دیا ہوگا تو اس سے کیا ہو جائے گا۔ انہوں نے یہ تو نہیں کہا ہوگا کہ آپ ماہ لقا سے شادی بھی کر لیں جو آپ اس قدر پریشان ہو رہے ہیں"...... کیپٹن حمید نے کرنل فریدی کو غصہ کرتے دیکھ کر بیلنس کرتے ہوئے کہا۔

"یہ عورتیں کام کم کرتی ہیں اور جذباتیت کا مظاہرہ زیادہ کرتی ہیں اور میں ایسی جذباتیت سے الرجک ہوں"...... کرنل فریدی نے اپنی پریشانی کی اصل وجہ بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ مس ماہ لقا کو میں خود ڈیل کر لوں گا۔ وہ آپ کو پریشان نہ کریں گی"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ تو کیا اب تم ماہ لقا کے ساتھ بھی وہی کھیل کھیلو گے جو تم ماریا جیسی لڑکیوں سے کھیلتے رہتے ہو"...... کرنل فریدی نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے کہ دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی۔ ویری گڈ۔ نواب سلطان زندہ باد۔ اب لطف آئے گا"...... کیپٹن حمید نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم پھر بکواس پر اتر آئے نانسنس"...... کرنل فریدی نے مصنوعی

غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل فریدی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"سر مس ملیکا آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائی ہیں"۔ دوسری طرف سے کرنل فریدی کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"بھیج دو انہیں"...... کرنل فریدی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کون آ رہا ہے"...... کیپٹن حمید نے چونک کر پوچھا۔

"ماہ لقا"...... کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"ارے اتنی جلدی۔ یعنی اس قدر کشش کہ ادھر ذکر آیا ادھر حاضر"...... کیپٹن حمید نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"کوئی بکواس نہیں چلے گی"...... کرنل فریدی نے سخت لہجے میں کہا۔

"بالکل نہیں چلے گی۔ چل ہی نہیں سکتی۔ مکڑی کے جالے میں پھنسنے کے بعد کیسے چل سکتی ہے"...... کیپٹن حمید بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔ اس نے کرنل فریدی کو مکڑی کا جالا اور ماہ لقا کو اس جالے میں پھنس جانے والی مکھی سے تشبیہہ دیتے ہوئے طنز کیا تھا اور کرنل فریدی اسے صرف گھورتا ہی رہ گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ماہ لقا اندر داخل ہوئی۔ اس نے جینز کی پتلون اور چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کا سرخ و سفید چہرہ مسرت کی شدت سے چمک رہا تھا۔

"السلام علیکم"...... ماہ لقا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی اور کیپٹن حمید دونوں احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

"وعلیکم السلام۔ جیتی رہو۔ اللہ کرے دودھوں نہاؤ۔ پوتوں پھلو۔ اوہ سوری۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ پوتوں کھلاؤ۔ وہ۔ وہ کیا کہنا چاہئے۔ بہرحال اب کیا کہوں۔ اللہ کرے گا وہ وقت بھی آ ہی جائے گا۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ بات چل نکلی ہے تو پھر دیکھیں کہاں تک پہنچے"۔ کیپٹن حمید نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو ماہ لقا کا چہرہ مزید سرخ ہو گیا۔

"وعلیکم السلام۔ آؤ ماہ لقا بیٹھو۔ تمہیں آخر کیا سوجھی کہ تم انکل نواب سلطان تک جا پہنچی۔ میں تو صرف اس لئے تمہیں اوائڈ کر رہا تھا کہ ہمارے کام کرنے کا طریقہ اور ہے اور تم یقیناً بور ہو گی"...... کرنل فریدی نے کیپٹن حمید کی باتوں پر توجہ دیئے بغیر ماہ لقا سے مخاطب ہو کر نرم لہجے میں کہا۔

"میں تو آپ کے ساتھ کام کر کے صرف تجربہ حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ میرا اور کوئی مقصد نہیں ہے اور یہ بھی بتا دوں اور خاص طور پر کیپٹن حمید کو بتا دوں کہ میری منگنی ہو چکی ہے۔ میرے ایک دور کے عزیز ہیں۔ نواب زادہ تجمل حسین خان۔ گریٹ لینڈ میں بزنس کرتے ہیں ان سے۔ اس لئے کسی غلط فہمی کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... ماہ لقا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو کرنل فریدی کے چہرے پر تو مسکراہٹ رینگ گئی جبکہ کیپٹن حمید کے چہرے پر حیرت

کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا واقعی"...... کیپٹن حمید نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں۔ کیا لڑکیوں کی منگنیاں نہیں ہوا کرتیں۔ جو آپ حیران ہو رہے ہیں"...... ماہ لقا نے کہا تو کیپٹن حمید بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ غلط سمجھی ہیں مس ماہ لقا۔ میں منگنی پر حیران نہیں ہو رہا بلکہ نواب زادہ تجمل حسین خان پر حیران ہو رہا ہوں"...... کیپٹن حمید نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ جانتے ہیں انہیں"...... ماہ لقا نے چونک کر کہا۔ اس بار اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ ماہ لقا کے بات کرنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ ماہ لقا نے فرضی نام لے کر ماحول کو غیر جانبدارانہ بنانے کی کوشش کی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اب اس نے ان کے ساتھ مستقل طور پر کام کرنا تھا۔

"اچھی طرح جانتا ہوں بلکہ میں ہی کیا۔ پوری دنیا جانتی ہے انہیں بلکہ ایک مشہور شاعر تو ان پر باقاعدہ شعر بھی کہہ رکھا ہے جو اب ضرب المثل بن چکا ہے"...... کیپٹن حمید نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ماہ لقا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات مزید پھیلتے چلے گئے۔

"کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کس کی بات کر رہے ہیں"...... ماہ لقا نے بری طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تجمل حسین خان کی۔ جن کے بارے میں شاعر نے کہا ہے کہ بنا ہے عیش تجمل حسین خان کے لئے پہلے تو مجھے اس مصرعے پر یقین ہی نہ آتا تھا لیکن اب جب آپ نے اپنی منگنی کی بات کی ہے تو اب مجھے یقین آگیا ہے کہ واقعی عیش اللہ تعالیٰ نے تجمل حسین خان کے لئے ہی بنایا ہے"...... کیپٹن حمید نے جواب دیا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"مس ماہ لقا۔ اس کی باتوں پر دھیان نہ دیا کریں۔ اس کی تو عادت ہے ایسی باتیں کرنے کی۔ آپ کی پرسنل فائل آپ کے سابقہ چیف ہیرس کی طرف سے مجھے موصول ہو گئی ہے اور میں نے آپ کو باقاعدہ طور پر اسلامی سیکورٹی کونسل میں شامل کر لیا ہے۔ اس لئے اب آپ ہماری ساتھی ہیں اور ہمارے گروپ میں شامل ہیں۔ آپ کا آفس علیحدہ الاٹ کر دیا گیا ہے۔ آپ کی رہائش کا بھی بندوبست کر دیا گیا ہے۔ فون اور گاڑی بھی آپ کی علیحدہ ہو گی اور اب آپ پر ہر وہ ذمہ داری عائد ہو گی جو ہم پر عائد ہوتی ہے"...... کرنل فریدی نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بے حد شکریہ۔ مجھے آپ کے ساتھ کام کر کے فخر ہو گا کرنل فریدی اور میری گذارش ہے کہ اب آپ مجھے مس ماہ لقا نہ کہیں۔ صرف ماہ لقا یا ملیکا جو چاہے کہیں اور دوسری بات یہ کہ اب آپ میرے باس ہیں۔ اس لئے میں آپ کو باس ہی کہوں گی اور آپ بھی برائے مہربانی اب میرے ساتھ تکلف نہ برتیں گے۔ مجھے آپ اس طرح ڈیل کریں جس

طرح کیپٹن حمید کو ڈیل کرتے ہیں"...... ماہ لقا نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود بھی یہی چاہتا تھا اوکے۔ کیپٹن حمید آپ کو آپ کا آفس بھی دکھا دے گا اور آپ کی رہائش گاہ بھی"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"یس باس۔ آؤ کیپٹن"...... ماہ لقا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ یہ کیا بات ہوئی۔ آؤ کیپٹن۔ میں تم سے سینیئر ہوں اس لئے ایسے نہیں بلکہ ایسے کہو آیئے جناب کیپٹن صاحب"۔ کیپٹن حمید نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اٹھتے ہو یا کان سے پکڑ کر لے جاؤں تمہیں"...... ماہ لقا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"یا اللہ۔ کیا ریہرسل کے لئے کیپٹن حمید ہی رہ گیا ہے"۔ کیپٹن حمید نے اٹھتے ہوئے درد بھرے لہجے میں کہا اور کرنل فریدی بے اختیار مسکرا دیا۔

"ریہرسل۔ کیسی ریہرسل"...... ماہ لقا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ اس نواب زادہ تجمل حسین خان کے ساتھ ہونا ہے اس کی ریہرسل تم نے مجھ پر شروع کر دی ہے"...... کیپٹن حمید نے کہا تو اس بار ماہ لقا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے

کے پیچھے چلتے ہوئے آفس سے باہر نکل گئے تو کرنل فریدی نے رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"لارڈ بوفمین کی فائل ایکریمیا سے پہنچ گئی ہے یا نہیں"...... کرنل فریدی نے پوچھا۔

"یس سر۔ پہنچ گئی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے بھجوا دو"...... کرنل فریدی نے کہا اور رسیور رکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی وائٹ ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... وائٹ ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جاگر بول رہا ہوں چیف"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ ہاں۔ تم نے وہ خصوصی لانچ بھجوائی تھی۔ اس کے بارے میں بھی کوئی رپورٹ نہیں دی۔ کیا ہوا۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ والی لانچ کا کیا ہوا"...... وائٹ ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"باس۔ خصوصی لانچ میں نے ٹونی کی سربراہی میں بھجوائی تھی۔ ٹونی نے پاکیشیائی ایجنٹ والی لانچ کو ہر طرف تلاش کیا لیکن وہ کہیں نہ ملی۔ پھر اس کی طرف سے آخری اطلاع آئی کہ پاکیشیا ایجنٹ والی لانچ لاوڈلافٹر کے سپیشل پوائنٹ کی ایک کھاڑی میں موجود ہے۔

خالی ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ پوائنٹ پر جا کر وہاں چیک کریں۔ اس کے بعد ان کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر انہیں کال بھی کیا لیکن کال رسیو ہی نہ کی گئی۔ پھر میں نے لاوڈلافٹر کے اس پوائنٹ کی انچارج میری کو ٹرانسمیٹر کال کیا لیکن یہ کال بھی رسیو نہ کی گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس پوائنٹ پر کوئی زندہ انسان موجود ہی نہ ہو۔ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اب اس بارے میں مزید کیا اقدام کیا جائے کہ ہماری لانگ رینج سکرین پر ہماری خصوصی لانچ ہیڈ کوارٹر کی طرف آتی ہوئی چیک کر لی گئی اور چیف۔ میں نے چیکنگ کی تو معلوم ہوا کہ لانچ لاوڈلافٹر کی میری چلا رہی ہے اور وہ لانچ پر اکیلی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ اس سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کر کے اس سے معلومات کروں لیکن پھر میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں۔ اس کے بعد آپ جیسے حکم دیں"...... دوسری طرف سے تفصیلی جواب دیتے ہوئے کہا گیا۔

"پھر میں خود آپریشن روم میں آ رہا ہوں"...... وائٹ ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آفس کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کیا چکر چل گیا ہے"...... اس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ آپریشن روم میں داخل ہو گیا۔ یہاں ایک دیوار کے ساتھ ایک کافی بڑی مشین نصب تھی۔ اس مشین کے ذریعے اس پورے علاقے کو نہ صرف چیک کیا جاتا تھا بلکہ

اس کی مدد سے وہاں سے گزرنے والی لانچوں اور اسٹیمروں حتیٰ کہ
جہازوں تک کو تباہ بھی کیا جا سکتا تھا لیکن اس کی ضرورت شاذو نادر
ہی پڑتی تھی کیونکہ اس علاقے سے اکثر لاوڈ لافٹر کی لانچیں اور اسٹیمر بھی
گزرتے رہتے تھے اور معاہدے کے تحت انہیں ان کے یہاں سے
گزرنے کی پیشگی اطلاع مل جایا کرتی تھی۔ مشین کے سامنے ایک
طویل القامت لیکن دبلا پتلا جاگر موجود تھا۔ یہ آپریشن روم کا انچارج
تھا۔ مشین پر ایک بڑی سکرین روشن تھی۔ وائٹ ٹائیگر قریب جا کر
کھڑا ہو گیا۔ اس کا قد چونکہ چھوٹا تھا اس لئے اسے سکرین کو سر اٹھا کر
دیکھنا پڑتا تھا۔ اسی لمحے ایک آدمی ایک کرسی اٹھائے وہاں آ گیا۔ اس
کرسی کی ٹانگیں کافی لمبی تھیں۔ یہ کرسی وائٹ ٹائیگر کے لئے مخصوص
تھی۔ وائٹ ٹائیگر اچھل کر اس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب وہ اطمینان سے
سکرین کو سامنے سے دیکھ رہا تھا۔ سکرین پر ایک لانچ تیزی سے سفر
کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی جسے ایک لڑکی چلا رہی تھی۔

"کتنے فاصلے پر ہے یہ"...... وائٹ ٹائیگر نے پوچھا۔

"تین میل دور ہے ابھی"...... جاگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے چیک کر لیا ہے کہ یہ واقعی میری ہی ہے اور لانچ بھی
ہماری ہی ہے"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"یس باس"...... جاگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اس سے رابطہ کرو اور میری بات کراؤ"...... وائٹ ٹائیگر

نے کہا تو جاگر نے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے
پھر اس نے ایک ہک سے لٹکا ہوا مائیک اتارا اور اس کی سائیڈ پر موجود
بٹن پریس کر کے کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ جاگر کالنگ فرام ریڈ واٹر ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... جاگر
نے کال دیتے ہوئے کہا اور پھر سکرین پر انہوں نے میری کو چونکتے
ہوئے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی میری نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دبایا
اور پھر سر پر باقاعدہ ہیڈ فون چڑھا لیا۔

"یس۔ میری انچارج آف لاوڈ لافٹر سپیشل پوائنٹ اٹنڈنگ یو۔
اوور"...... میری کی آواز مشین سے سنائی دی۔

"میری تم ہماری لانچ پر ہیڈ کوارٹر آ رہی ہو۔ ہم تمہیں سکرین پر
چیک کر رہے ہیں۔ یہ لانچ تمہارے ہاتھ کیسے لگی اور ہمارے آدمی
کہاں ہیں۔ اوور"...... جاگر نے کہا۔

"میں وائٹ ٹائیگر سے بات کرنے آ رہی ہوں۔ اس نے لاوڈ لافٹر
کو کیا اس قدر کمزور سمجھ لیا ہے کہ اس کے آدمی جب چاہیں لانچ پر سوار
ہو کر پوائنٹ پر آ جائیں اور نہ صرف وہاں کی تلاشی لیں بلکہ مجھے وہاں
اکیلی دیکھ کر تشدد پر اتر آئیں کہ میں نے ان کے دشمنوں کو یہاں چھپا
رکھا ہے۔ اوور"...... میری کی غصے سے بھری چیختی ہوئی آواز سنائی
دی۔

"میری بات کراؤ"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا تو جاگر نے مائیک
وائٹ ٹائیگر کے ہاتھ میں دے دیا۔

" ہیلو میری۔ میں وائٹ ٹائیگر بول رہا ہوں۔ تفصیل بتاؤ کیا ہوا ہے۔اوور"...... وائٹ ٹائیگر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

" تفصیل وہیں آکر بتاؤں گی۔آپ نے لاؤڈ لافنز کو حقیر سمجھ لیا ہے شاید۔ میں نے ابھی اپنے چیف سے بات نہیں کی تاکہ پہلے آپ سے بات کر لوں۔اوور"...... میری نے جواب دیا۔اس کے لہجے میں ابھی تک غصہ موجود تھا۔

" ٹھیک ہے۔آجاؤ۔ پھر بات ہو گی۔اوور اینڈ آل"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا اور مائیک آف کر کے اس نے جاگر کی طرف بڑھا دیا۔

" میری جب پہنچے تو اسے میرے دفتر بھجوا دینا۔ جس طرح وہ غصے میں ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے آدمیوں نے وہاں کوئی خاص زیادتی کی ہے اور ان حالات میں ہم لارڈ لافنز سے کوئی نیا جھگڑا مول نہیں لینا چاہتے"...... وائٹ ٹائیگر نے اچھل کر کرسی سے اترتے ہوئے کہا۔

" لیکن باس۔ہمارے جو آدمی لانچ لے کر وہاں پہنچے تھے تو انہوں نے آخری کال میں یہی بتایا تھا کہ ڈاکٹر رچرڈ اور پاکیشیائی ایجنٹ والی لانچ وہاں کھاڑی میں موجود ہے۔اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ وہاں گئے ضرور ہیں"...... جاگر نے کہا۔

" اب میری سے بات ہو گی تب ہی اصل صورتحال سامنے آئے گی"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

بلیک زیرو غوطہ خوری کا لباس پہنے اور پشت پر ایک بڑا سا واٹر پروف تھیلا باندھے لانچ کے آخری حصے میں عرشے پر بیٹھا ہوا تھا۔ جزیرہ وگاس جو ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر تھا۔تیزی سے قریب آتا جا رہا تھا۔ میری لانچ ڈرائیو کر رہی تھی لیکن اس کی نظریں عرشے پر بیٹھے ہوئے بلیک زیرو پر جمی ہوئی تھیں۔وہ دونوں اس لئے خاموش تھے کہ میری نے بلیک زیرو کو بتا دیا تھا کہ چونکہ وہ لوگ ان کی لانچ کو باقاعدہ چیک کر رہے ہیں اس لئے ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت بھی وہاں چیک ہو سکتی ہے اور ظاہر ہے اگر انہیں ذرا سا بھی شک پڑ گیا تو پھر وہ میزائل کے ذریعے لانچ اڑانے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ بلیک زیرو پہلے لانچ کے نچلے حصے میں موجود تھا لیکن پھر میری نے اسے عرشے پر یہ کہہ کر بلا لیا کہ اب لانچ چونکہ ہیڈ کوارٹر کے قریب پہنچ گئی ہے اس لئے اب وہ سکرین پر لانچ کو نہیں دیکھ سکتے۔میری نے لانچ کی

رفتار آہستہ کر دی تھی اور وہ اسے ایک مخصوص گھاٹ کی طرف لے جا رہی تھی پھر اچانک اس نے مخصوص انداز میں سر پر ہاتھ پھیر کر بلیک زیرو کو اشارہ کیا تو بلیک زیرو تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے اس نے سمندر میں چھلانگ لگا دی اور پانی کی تہہ میں اترتا چلا گیا۔ اس نے میری کو کہہ دیا تھا کہ وہ وائٹ ٹائیگر سے بات کر کے واپس اپنے جزیرے پر چلی جائے لیکن میری نے کہا تھا کہ وہ اس وقت تک وہیں رہے گی جب تک بلیک زیرو اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو جاتا تاکہ اگر ضرورت پڑے تو وہ بلیک زیرو کی امداد بھی کر سکے البتہ بلیک زیرو نے میری سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں چند ایسی مزید معلومات حاصل کر لی تھیں جن کی مدد سے اس نے ایک خاص منصوبہ تیار کر لیا تھا۔ پانی کے اندر تیرتے ہوئے وہ جزیرے کی سائیڈ سے ہوتا ہوا اس کی عقبی طرف پہنچ گیا اور پھر ایک کٹی پھٹی جگہ پر وہ پانی سے باہر نکلا اور ایک چھوٹے سے غار میں داخل ہو گیا۔ کچھ دیر تک وہ وہاں بیٹھا رہا تاکہ اگر کسی نے اسے چیک کیا ہو تو اس کا رد عمل سامنے آ جائے۔ لیکن جب کچھ دیر گزر گئی اور کوئی رد عمل ظاہر نہ ہوا تو بلیک زیرو نے پہلے وہ تھیلا اتار کر ایک طرف رکھا اور پھر غوطہ خوری کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ غوطہ خوری کے لباس کے نیچے اس نے نیلے رنگ کا وہ مخصوص لباس پہن رکھا تھا جو یہاں جزیرے پر رہنے والے پہنتے تھے۔ یہ لباس اس نے اس خصوصی لانچ پر آنے والے دو آدمیوں میں سے ایک کے جسم سے اتارا تھا۔ اس طرح دور سے اسے پہچانا نہ جا سکتا تھا کہ وہ اجنبی

ہے یا یہیں کا رہنے والا ہے۔ غوطہ خوری کا لباس اتار کر اس نے اسے اکٹھا کر کے ایک طرف ایک کونے میں ایک بڑے پتھر کی اوٹ میں رکھ دیا اور پھر تھیلا کھول کر اس نے اس میں سے اسلحہ نکال کر جیبوں میں بھرنا شروع کر دیا۔ اس کے تھیلے میں ویسے تو کافی سارا اسلحہ بھرا ہوا تھا لیکن ظاہر ہے اب یہ سارا اسلحہ تو وہ اپنی جیبوں میں بھر کر ساتھ تو نہ لے جا سکتا تھا۔ اس لئے اس نے مشین پسٹل۔ اس کا میگزین چند چھوٹے لیکن انتہائی طاقتور بم اور ایسی ہی دوسری چیزیں جو اس کی جیبوں میں آ سکتی تھیں بھر لی تھیں اور باقی اسلحہ تھیلے میں ہی رہنے دیا اور تھیلے کو بند کر کے اس نے اسے بھی غوطہ خوری کے لباس کے ساتھ بڑے سے پتھر کی اوٹ میں رکھ کر وہ غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ جزیرے پر موجود تھا۔ عمارتیں یہاں سے کافی فاصلے پر تھیں۔ اس لئے وہ اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

" ہالٹ۔ رک جاؤ" ..... اچانک ایک طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو ٹھٹھک کر رک گیا۔

" کون ہو تم اور ادھر سے کہاں سے آ رہے ہو" ..... وہی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" میرا نام مائیکل ہے اور میں ..... " بلیک زیرو نے بڑے مطمئن لہجے میں کہنا شروع کیا۔

" واپس مڑو اور پہلے چیکنگ پوائنٹ پر جاؤ اور وہاں سے چیکنگ سٹکر حاصل کرو۔ ہری اپ" ..... اس آواز نے اس کی بات کاٹتے ہوئے

کہا اور بلیک زیرو واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ اچانک چٹک کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو کی ناک سے جیسے کوئی غبارہ سا ٹکرا کر پھٹ گیا اور بلیک زیرو کا ذہن ایک لمحے کے ہزارہویں حصے میں تاریکی میں ڈوب گیا۔ بالکل اس طرح جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے۔ پھر اس کے ذہن میں روشنی کا نقطہ نمودار ہوا اور آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک بڑے سے تہہ خانے نما کمرے میں دیوار کے ساتھ کنڈوں میں جکڑا ہوا کھڑا ہے۔ اس نے گردن ادھر ادھر گھمائی اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بری طرح اچھل پڑا کہ اس کے قریب ہی فرش پر میری بھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ دوسری طرف تھا۔ اس لئے بلیک زیرو اس کا چہرہ نہ دیکھ سکتا تھا اور جس حالت میں وہ پڑی تھی اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یا تو وہ گہری بے ہوشی کا شکار ہے یا پھر ہلاک ہو چکی ہے۔ بلیک زیرو کے ہونٹ بھینچ گئے۔ اس نے جلدی سے اپنے ہاتھوں میں موجود کڑوں کو دیکھا لیکن کڑے اس کے سر کے اوپر دیوار میں نصب تھے اور اس کے ہاتھ ان کڑوں میں اس انداز میں جکڑے ہوئے تھے کہ اپنے آپ کو چھڑانا کسی طرح بھی ممکن نہ تھا۔ اسی طرح اس کے دونوں پیر بھی بندھے ہوئے تھے۔ ابھی بلیک زیرو ان کڑوں کی ساخت اور ان سے نجات حاصل کرنے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ بلیک زیرو کو ہوش میں دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

" تم ہوش میں ہو۔ کیسے ہوش میں آئے ہو"...... اس نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پہلے یہ بتاؤ کہ یہ لڑکی کون ہے اور اس کی یہ حالت کیوں ہے"...... بلیک زیرو نے اسے ٹالنے کے لئے کہا۔

" یہ میری ہے۔ لاؤڈ لافنز کے ایک پوائنٹ کی انچارج اور تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ یہ تمہیں دور بین کی مدد سے لانچ میں سوار کر کے یہاں لے آئی ہے۔ تمہیں دور بین کی مدد سے لانچ میں سے سمندر میں کودتے ہوئے چیک کر لیا گیا تھا۔ اس لئے یہاں حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے تھے اور پھر اس میری کو بھی بے ہوش کر کے یہاں پہنچا دیا گیا تھا اور تمہاری تلاش جاری رکھی گئی۔ پھر تم جزیرے کے عقبی حصے میں چیک کر لئے گئے اور تمہیں بے ہوش کر کے یہاں باندھ دیا گیا۔ اس کے بعد اس غار کو چیک کیا گیا جہاں تم نے اسلحے کا تھیلا اور غوطہ خوری کا لباس چھپایا تھا۔ تمہاری جیبوں سے بھی تمام اسلحہ نکال لیا گیا ہے اور میں یہاں تمہیں ہوش میں لانے کے لئے آیا تھا کیونکہ چیف وائٹ ٹائیگر تم سے پوچھ گچھ کرنے آ رہا ہے"...... اس نوجوان نے کہا اور پھر اس نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی میری کے بازو میں انجکشن لگایا اور اس کے بعد اس نے اسے اٹھا کر ایک طرف دیوار کے ساتھ موجود لوہے کی کرسی پر ڈال دیا۔ چند لمحوں بعد جب میری کو ہوش آنے لگا تو اس نوجوان نے کرسی کے عقب کی طرف جا کر اس کے پائے میں لگا ہوا بٹن پریس کیا تو راڈز نمودار ہوئے

اور میری کا جسم ان راڈز میں جکڑا گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ نوجوان مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ اس کے عقب میں بند ہو گیا۔ میری کی آنکھیں کھل گئی تھیں اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکی تھی اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا اور پھر اس کی نظریں بلیک زیرو پر جم گئیں

"تم۔ تم پکڑے گئے۔ اوہ۔ ویری بیڈ"......... میری کے منہ سے نکلا۔

"انہوں نے مجھے سمندر میں غوطہ لگاتے ہوئے چیک کر لیا تھا"۔ بلیک زیرو نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ میری کچھ کہتی، اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور وہی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک کرسی اٹھائی ہوئی تھی جس کی ٹانگیں عام کرسیوں سے زیادہ لمبی تھیں۔ اس نے یہ کرسی ایک طرف رکھی اور پھر پیچھے مڑ کر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بونا وائٹ ٹائیگر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک پہلوان نما آدمی تھا جس کے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا پکڑا ہوا تھا۔ اس پہلوان نما آدمی کے پیچھے ایک اور نوجوان تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ وائٹ ٹائیگر بلیک زیرو اور میری کی طرف دیکھ کر انتہائی طنزیہ انداز میں مسکرا دیا اور پھر اچھل کر اس اونچی کرسی پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔

"تو تم دونوں نے ریڈ واٹر کے خلاف سازش کی۔ میری تمہاری تو میں ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دوں گا"...... وائٹ ٹائیگر نے میری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تم نے مجھے کیوں جکڑا ہوا ہے اور یہ آدمی کون ہے اور یہ تم مجھے دھمکیاں کس بات کی دے رہے ہو۔ میں تمہاری ماتحت تو نہیں ہوں اور سنو۔ اگر تم نے مجھے انگلی بھی لگائی تو پھر نہ تم باقی رہو گے اور نہ تمہارا یہ ہیڈ کوارٹر"...... میری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم سے بات بعد میں ہو گی۔ تم بتاؤ پاکیشیائی ایجنٹ۔ تم نے کس طرح ڈاکٹر رچرڈ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے"۔ وائٹ ٹائیگر نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر رچرڈ۔ کون ڈاکٹر رچرڈ۔ کس ڈاکٹر رچرڈ کی بات کر رہے ہو۔ وہی جس نے میرا علاج کیا تھا۔ اس نے مجھے انجکشن لگایا اور پھر مجھے ہوش نہیں رہا اور اب ہوش آیا ہے تو میں یہاں اس حالت میں موجود ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہو۔ او کے۔ یہ کوڑا دیکھ رہے ہو۔ ابھی چند لمحوں بعد تمہاری روح بھی سچ اگل دے گی"...... وائٹ ٹائیگر نے انتہائی ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

"تم کونسا سچ اگلوانا چاہتے ہو وائٹ ٹائیگر۔ سچ تو وہی ہے جو میں بتا رہا ہوں"...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جونی"...... وائٹ ٹائیگر نے اس کوڑا بردار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس چیف"...... اس کوڑا بردار نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس وقت تک اس پر کوڑے برساؤ۔ جب تک اس کی روح سچ نہ اگلنا شروع کر دے"...... وائٹ ٹائیگر نے اسی طرح ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ اس پہلوان نما کوڑا بردار نے کہا اور پھر وہ کوڑے کو ہوا میں چٹخاتا ہوا بلیک زیرو کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ ایک منٹ۔ رک جاؤ"...... اچانک کرسی پر بیٹھی ہوئی میری نے چیختے ہوئے کہا تو وائٹ ٹائیگر نے ہاتھ اٹھا کر کوڑا بردار کو روک دیا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں چیخ رہی ہو"...... وائٹ ٹائیگر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اس سے کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ۔ میں پوچھ دیتی ہوں۔ اسے کوڑے مت مارو۔ یہ شدید زخمی ہے"...... میری نے کہا تو وائٹ ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہو۔ بڑی ہمدردی ہو گئی ہے تمہیں اس پاکیشیائی ایجنٹ سے۔ بہرحال میں نے اس سے یہ بات پوچھنی ہے کہ اسے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اطلاعات کس نے دی ہیں۔ اس کا تعلق پاکیشیا کی کس تنظیم سے ہے اور یہاں اس کے کون کون سے ساتھی ہیں"...... وائٹ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم سب باہر جاؤ اور ہمیں آدھے گھنٹے کے لئے اکیلا چھوڑ دو۔ ہم دونوں جکڑے ہوئے ہیں اس لئے ظاہر ہے ہم یہاں سے فرار نہیں ہو سکتے۔ مجھے یقین ہے کہ آدھے گھنٹے بعد جب تم واپس آؤ گے تو میں تمہارے سوالات کے جواب حاصل کر چکی ہوں گی"...... میری نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ میں خود نہیں چاہتا کہ کسی زخمی پر کوڑے برساؤں۔ لیکن یہ سن لو۔ آدھے گھنٹے بعد اگر میرے سوالوں کے درست جواب نہ ملے تو پھر تم دونوں کے پاس کوئی مہلت نہ ہو گی"...... وائٹ ٹائیگر نے اچھل کر کرسی سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے پیچھے اس کے سارے ساتھی چلے گئے اور دروازہ عقب میں بند ہو گیا۔

"دیکھو منصور۔ بجائے اس کے کہ تم خواہ مخواہ کوڑے کھاؤ۔ جو کچھ یہ بونا پوچھ رہا ہے وہ سچ سچ بتا دو۔ مجھے جیسے ہی موقع ملا۔ میں لاوڈ لافٹر کے چیف کو کال کر دوں گی اور اس کے بعد یہ ہمیں انگلی تک نہ لگا سکیں گے"...... وائٹ ٹائیگر کے جانے کے بعد میری نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ میں یہاں اس بونے کے سوالات کے جواب دینے آیا ہوں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کھال ادھڑوانے آئے ہو۔ تم ان لوگوں کو نہیں جلتے۔ یہ

انتہائی بے رحم اور سفاک فطرت لوگ ہوتے ہیں"...... میری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی ٹانگ موڑو اور اسے کرسی کے دائیں پائے کے عقب میں لے جاؤ۔ شاباش ہمت کرو۔ ابھی سب ٹھیک ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اسے ایسے لہجے میں کہا جیسے بڑے کسی بچے کو پچکار کر کام لینے کے لئے آمادہ کرتے ہیں۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا کروں"...... میری نے حیران ہو کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اپنے جسم کو بائیں طرف دباؤ اور اپنی ٹانگ کو موڑ کر کرسی کے دائیں پائے کے عقب میں لے جاؤ۔ تمہارے جسم میں کافی لچک ہے۔ اس لئے تم یہ کام آسانی سے کر لو گی۔ جلدی کرو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اوہ واقعی"...... میری نے یکلخت حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید اسے اب بلیک زیرو کی ہدایات کی پوری طرح سمجھ آئی تھی اور پھر واقعی اس نے کوشش شروع کر دی۔ پہلے پہل تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکی لیکن بلیک زیرو اس کی ہمت مسلسل بڑھاتا رہا اور پھر چند لمحوں بعد یکلخت کھٹاک کی آوازیں ابھریں اور اس کے ساتھ ہی میری کے جسم کے گرد موجود راڈز کرسی کے بازوؤں میں غائب ہو گئے اور میری بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے دمک اٹھا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم نے تو کمال کر دیا۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتی تھی"...... میری نے اس طرح اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ واقعی اس انداز میں اپنے آپ کو راڈز سے رہا کرا سکتی ہے۔

"میرے ہاتھوں کے کڑوں پر بٹن اندرونی سائیڈ پر لگے ہوئے ہیں۔ انہیں دباؤ۔ جلدی کرو"...... بلیک زیرو نے کہا تو میری سر ہلاتی ہوئی تیزی سے اس کی طرف بڑھی لیکن اس کے ہاتھ بلیک زیرو کے سر کے اوپر بندھے ہوئے ہاتھوں تک نہ پہنچ رہے تھے۔ وہ تیزی سے مڑی اور اس نے وائٹ ٹائیگر والی کرسی اٹھا کر بلیک زیرو کے سامنے رکھی اور پھر اچھل کر اس پر چڑھ گئی۔ اب اس کے ہاتھ آسانی سے بلیک زیرو کے ہاتھوں تک پہنچ رہے تھے۔ اس نے چند لمحوں میں اس کے دونوں ہاتھ کڑوں سے آزاد کر دیئے۔ پھر وہ کرسی سے نیچے اتری اور اس نے کرسی اٹھا کر اسے واپس ایک طرف رکھا تو بلیک زیرو اپنے پیروں پر جھک گیا اور چند لمحوں بعد وہ کڑوں کی گرفت سے مکمل طور پر آزاد ہو چکا تھا۔

"تم تو واقعی بے حد ہوشیار آدمی ہو"...... میری نے اس انداز میں بلیک زیرو کی تعریف کی کہ بلیک زیرو نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر بے اختیار مسکرا دیا۔

"سنو۔ ہم نے اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا ہے۔ کیا تم بتا سکتی ہو کہ ہم اس وقت کہاں ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ تہہ خانہ اس عمارت میں ہے جہاں اوپر وائٹ ٹائیگر کا آفس ہے۔ کیونکہ مجھے وہیں آفس میں ہی بے ہوش کیا گیا تھا لیکن ہمارے پاس تو اسلحہ بھی نہیں ہے اور بغیر اسلحے کے ہم کیا کر سکتے ہیں۔یہاں باہر تو ہر طرف ان کے مسلح آدمی پھیلے ہوئے ہوں گے"...... میری نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اسلحہ بھی ان لوگوں سے ہی لینا پڑے گا۔ آؤ میرے ساتھ"۔ بلیک زیرو نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھتے ہی لگا تھا کہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔

"وائٹ ٹائیگر نے یہیں آنا ہے۔ اس لئے پہلے ہم اسے قابو کریں گے۔ اس طرح کافی حد تک معاملات ہمارے حق میں ہو جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن اس کے ساتھ تو وہ کوڑا بردار اور مسلح افراد بھی ہوں گے اور تم تو زخمی ہو"...... میری نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ہمیں اب ان کی واپسی کا انتظار کرنا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں دروازے کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے قدموں کی آوازیں آتی سنائی دیں تو بلیک زیرو کے اعصاب تن سے گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور وائٹ ٹائیگر اندر داخل ہوا لیکن دوسرے لمحے وہ اچھل کر بلیک زیرو کی طرف آیا۔ بلیک زیرو نے اسے اس طرح چھاپ لیا تھا کہ اس کے منہ سے آواز تک نہ

نکل سکی تھی۔ اس کے پیچھے وہ کوڑا بردار پہلوان نما آدمی اور اس کے پیچھے مشین گن بردار تیزی سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ بلیک زیرو نے وائٹ ٹائیگر کو ان پر اچھال دیا۔ وائٹ ٹائیگر کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا پہلوان نما آدمی سے ٹکرایا اور پھر وہ پہلوان نما آدمی اور وائٹ ٹائیگر دونوں ہی اس مسلح آدمی سے ٹکرائے اور ان تینوں کے حلق سے بیک وقت چیخیں نکلی ہی تھیں کہ بلیک زیرو نے بجلی کی سی تیزی سے اس مسلح آدمی کے ہاتھ سے نکلنے والی مشین گن جھپٹی اور دوسرے لمحے کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں اور فرش سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے پہلوان نما آدمی اور مسلح آدمی کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی اور پلک جھپکنے میں ہوا کہ میری اور فرش پر پڑا وائٹ ٹائیگر آنکھیں پھاڑے دیکھتے ہی رہ گئے۔

"اب تم اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... بلیک زیرو نے مشین گن کی نال وائٹ ٹائیگر کی گردن سے لگاتے ہوئے غرا کر کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے مت مارو"...... وائٹ ٹائیگر نے بری طرح گھگھیاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے کا رنگ ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔

"کھڑے ہو جاؤ"...... بلیک زیرو کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا تو وائٹ ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن اس کی چھوٹی ٹانگیں خوف کی شدت سے کانپ رہی تھیں۔

"اس کرسی پر بیٹھو جس کرسی پر میری بیٹھی تھی۔ چلو جلدی

کرو"...... بلیک زیرو نے کہا تو وائٹ ٹائیگر تیزی سے مڑا اور جا کر اس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میری۔ تم کرسی کے عقب میں جا کر بٹن آن کر دو"...... بلیک زیرو نے کہا تو میری تیزی سے کرسی کے عقب میں گئی اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی وائٹ ٹائیگر کا جسم راڈز میں جکڑا جا چکا تھا۔

"یہ کوڑا اٹھا لو اور اس بونے کا خیال رکھنا۔ اگر یہ غلط حرکت کرے تو اس کی کھال اتار دینا۔ میں آ رہا ہوں"...... بلیک زیرو نے میری سے کہا اور تیزی سے اچھل کر وہ دروازے سے باہر آیا۔ یہ ایک راہداری تھی جو اوپر کو اٹھتی جا رہی تھی۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ بلیک زیرو اس دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا اور اس نے باہر کان لگا دیئے لیکن باہر کسی قسم کی کوئی آواز نہ تھی۔ بلیک زیرو آگے بڑھا اور اندر سے دوسری طرف ایک کمرے میں پہنچ گیا لیکن یہ کمرہ خالی تھا۔ پھر اس نے پوری عمارت کا راؤنڈ لگا لیا لیکن پوری عمارت میں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ یہ عمارت چھوٹی سی تھی اور وہ عمارت نہ تھی جس میں وائٹ ٹائیگر کا آفس تھا۔ بیرونی دروازہ کھول کر بلیک زیرو نے باہر جھانکا تو اس نے دور دو عمارتیں دیکھیں جو آفس کی عمارت کے ساتھ ساتھ اسلحہ کے سٹور تھے۔ وہاں کئی مسلح افراد پہرے پر موجود تھے۔ بلیک زیرو واپس مڑا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر تیزی سے واپس اسی تہہ خانہ نما کمرے میں آ گیا جہاں میری اور

وائٹ ٹائیگر موجود تھے۔

"یہ کہتا ہے کہ اگر اسے کچھ نہ کہا جائے تو یہ ہم دونوں کو خاموشی سے جزیرے سے باہر نکال دے گا"...... بلیک زیرو کے اندر داخل ہوتے ہی میری نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھا۔ وہ کس طرح"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا تو وائٹ ٹائیگر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"یہاں میرے حکم کی کوئی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔ میں تمہیں ساتھ لے کر آفس جاؤں گا اور سب کو کہوں گا کہ چیف باس سے بات ہو گئی ہے۔ ہمارا اور تمہارا معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس لئے میں تم دونوں کو لانچ پر بٹھا کر واپس بھیجنے کا پابند ہوں اور کوئی بھی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالے گا"...... وائٹ ٹائیگر نے جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر تم باہر جا کر اپنی بات سے مکر گئے تب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ میں حلف دیتا ہوں کہ میں ویسے ہی کروں گا جیسا میں کہہ رہا ہوں"...... وائٹ ٹائیگر نے جلدی سے کہا۔

"اوکے۔ حلف اٹھاؤ"...... بلیک زیرو نے کہا تو وائٹ ٹائیگر نے جلدی سے حلف اٹھا لیا۔

"میری۔ اسے آزاد کر دو۔ اگر اس نے حلف کی خلاف ورزی کی تو پھر یہ بھی زندہ نہ رہے گا۔ ویسے میں نے بھی محسوس کر لیا ہے کہ میں

اکیلا اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے اب اسی میں عافیت ہے کہ ہم زندہ واپس یہاں سے چلے جائیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" تم واقعی عقلمند آدمی ہو اور درست فیصلے کرتے ہو"...... میری نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے کرسی کے عقب میں جا کر بٹن پریس کر دیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ راڈز غائب ہو گئے اور وائٹ ٹائیگر جلدی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ یقینی موت کے منہ سے اتفاقاً بچ نکلا ہو۔

" آؤ میرے ساتھ اور بے فکر ہو جاؤ۔ اب تمہیں یہاں کوئی کچھ نہیں کہے گا"...... وائٹ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ بلیک زیرو اور میری دونوں اس کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر آئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس عمارت سے باہر آ گئے۔ اب ان کا رخ اس عمارت کی طرف تھا جس میں وائٹ ٹائیگر کا آفس تھا۔ مسلح افراد نے جب انہیں دور سے آتے دیکھا تو انہوں نے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتار کر ہاتھوں میں پکڑ کر سیدھی کر لیں لیکن وائٹ ٹائیگر نے ہاتھ اوپر اٹھا کر لہرایا تو ان سب نے مشین گنیں نیچے کر لیں اور میری نے اس طرح خوش ہو کر بلیک زیرو کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ دیکھا وائٹ ٹائیگر نے جو کہا تھا وہ درست تھا اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

جاگر آپریشن روم میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جاگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ جاگر بول رہا ہوں"...... جاگر نے کہا۔

" وائٹ ٹائیگر بول رہا ہوں جاگر۔ پاکیشیائی ایجنٹ اور میری کے بارے میں میری چیف باس سے تفصیلی بات ہو چکی ہے اور اس بات چیت کے نتیجے میں اب پاکیشیائی ایجنٹ اور میری دونوں ہمارے مہمان ہیں اور ہم انہیں لاوڈ لافر کے پوائنٹ تک زندہ سلامت پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔ اس لئے تم ایک خصوصی لانچ تیار کراؤ اور تمام حفاظتی انتظامات ختم کر دو تاکہ ان دونوں کی واپسی ہو سکے"۔ دوسری طرف سے وائٹ ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو جاگر کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" میری کی حد تک تو ٹھیک ہے باس۔ لیکن پاکیشیائی ایجنٹ تو

دشمن ایجنٹ ہے۔ پھر اس کی واپسی"...... جاگر سے نہ رہا گیا تو وہ آخر کار بول ہی پڑا۔

"کیا تمہیں میرے اور چیف باس کے فیصلوں سے اختلاف ہے"۔ وائٹ ٹائیگر کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ نہیں باس۔ میرا یہ مطلب نہ تھا مگر"...... جاگر نے کہا۔

"جو کچھ میں نے کہا ہے ویسے کرو۔ سمجھے۔ ورنہ تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... وائٹ ٹائیگر نے انتہائی غصیلے لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... جاگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جاگر نے رسیور رکھا اور پھر وہ مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے ہک سے لٹکا ہوا مائیک اتارا اور اس کی سائیڈ پر موجود بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ جاگر کالنگ فرام ریڈ واٹر ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... اس نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"سپر ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"چیف باس سے بات کرائیں۔ میں ہیڈ کوارٹر کے آپریشن سیکشن کا چیف جاگر ہوں اور چیف باس سے ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ اوور"...... جاگر نے کہا۔

"ویٹ فار چیف باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو چیف باس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"چیف باس۔ میں جاگر بول رہا ہوں۔ میں یہاں ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر میں آپریشن سیکشن کا انچارج ہوں۔ پاکیشیائی ایجنٹ کو بے ہوشی کے عالم میں ڈاکٹر رچرڈ کے ہمراہ باس وائٹ ٹائیگر نے ایک لانچ پر ولاسٹر بھجوایا تھا لیکن پھر وہ لانچ راستے میں ہی غائب ہو گئی۔ اس کے بعد وائٹ ٹائیگر کے حکم پر ایک خصوصی لانچ ان کی تلاش کے لئے بھجوائی گئی تو اس لانچ کے انچارج کی آخری کال جو وصول ہوئی اس کے مطابق وہ لاوڈ لافٹر کے سپیشل پوائنٹ پر پہنچ چکے تھے اور جہاں ہماری پہلے والی لانچ ایک کھاڑی میں موجود ہے۔ اس کے بعد ان کی طرف سے کوئی کال نہ آئی اور نہ ہی انہوں نے ہماری کوئی کال اٹنڈ کی۔ ہم نے لاوڈ لافٹر کے اس پوائنٹ کی انچارج میری کو بھی کال کیا لیکن کال اٹنڈ نہ کی گئی۔ ہم بے حد پریشان تھے کہ میں نے سکرین پر خصوصی لانچ کو ہیڈ کوارٹر کی طرف آتے مارک کر لیا۔ چیکنگ پر معلوم ہوا کہ لانچ مس میری چلا رہی ہے۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر مس میری سے رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ ہمارے آدمیوں نے وہاں جا کر بد تمیزی کی جس پر انہیں ہلاک کر دیا گیا اور اب میری وائٹ ٹائیگر سے بات کرنے آ رہی ہے لیکن مجھے شک تھا کہ یہ بات تو وہ ٹرانسمیٹر پر بھی کر سکتی تھی چنانچہ میں ہوشیار رہا اور پھر جب لانچ ہیڈ کوارٹر کے قریب پہنچی تو میری

ہدایت پر لانچ میں سے ایک غوطہ خور کو سمندر میں اترتے مارک کر لیا
گیا جس پر میں نے ہیڈ کوارٹر پر ریڈ الرٹ کر دیا اور میری کو بھی ہم نے
بے ہوش کر کے علیحدہ عمارت جسے ہم چیکنگ سنٹر کہتے ہیں میں پہنچا دیا
پھر وہ غوطہ خور بھی جزیرے کے عقبی طرف سے نمودار ہوا۔ یہ وہی
پاکیشیائی ایجنٹ تھا۔ اسے بھی بے ہوش کر کے چیکنگ سنٹر پہنچا دیا
گیا۔ ان دونوں کو وہاں جکڑ دیا گیا۔ اس کے بعد وائٹ ٹائیگر ان سے
پوچھ گچھ کرنے وہاں گئے لیکن ابھی چند لمحے پہلے باس وائٹ ٹائیگر نے
مجھے اپنے آفس سے فون کر کے کہا ہے کہ ان کی آپ سے تفصیلی بات
ہو چکی ہے اور اب اس پاکیشیائی ایجنٹ اور میری دونوں کو واپس لاؤڈ
لافٹر کے پوائنٹ پر بھجوانا ہے اور میں تمام حفاظتی انتظامات ختم کر
دوں اور خصوصی لانچ تیار کراؤں۔ ان کی یہ بات میرے حلق سے
نہیں اتری کیونکہ میری کی حد تک تو بات سمجھ میں آتی ہے لیکن اس
پاکیشیائی ایجنٹ کو اس طرح دوستانہ انداز میں واپس بھیجنے کی بات
سمجھ میں نہیں آئی۔ اس لئے میں نے جرأت کر کے آپ کو براہ راست
کال کیا ہے تاکہ آپ سے بات کنفرم کر سکوں۔ اوور“...... جاگر نے
مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”ویری بیڈ۔ مجھ سے تو وائٹ ٹائیگر کی بات ہی نہیں ہوئی اور اس
پاکیشیائی ایجنٹ کو تو واپس بھیجنے کی کوئی تک ہو ہی نہیں سکتی۔ اس
لئے یہ سب کیسے ممکن ہے۔ نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ سنو۔ میرا
یہ حکم ہے کہ اس پاکیشیائی ایجنٹ کو فوراً ہلاک کر دو۔ اوور“۔ چیف

باس نے چیختے ہوئے کہا۔

”لیکن وائٹ ٹائیگر باس کا کیا ہو گا چیف۔ وہ تو مجھے گولی سے اڑا
دیں گے۔ اوور“...... جاگر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اس سے کہو کہ تم نے یہ سب کچھ میرے حکم پر کیا ہے۔ میں بعد
میں سب ٹھیک کر لوں گا اور تمہیں اس کا بڑا انعام ملے گا۔ اوور“۔
چیف باس نے چیختے ہوئے کہا۔

”یس چیف۔ اوور“...... جاگر نے کہا۔

”مجھے فوراً رپورٹ کرنا۔ اوور اینڈ آل“...... دوسری طرف سے کہا
گیا اور جاگر نے مائیک کا بٹن آف کیا اور پھر اسے ہک سے لٹکا کر اس
نے مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ پھر وہ مڑا اور ایک
طرف پڑی ہوئی میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس
میں سے ایک مشین پسٹل نکال کر اس نے جیب میں ڈالا اور پھر دراز
بند کر کے اس نے اپنے اسسٹنٹ کو خیال رکھنے کا کہا اور خود وہ تیز تیز
قدم اٹھاتا آپریشن روم سے نکلا اور مختلف راہداریوں سے گزرتا ہوا وہ
عمارت سے باہر آیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وائٹ ٹائیگر کے آفس کی
طرف بڑھتا چلا گیا۔ چیف باس سے اس نے بات ہی اس لئے کی تھی کہ
وہ طویل عرصے سے وائٹ ٹائیگر کے خلاف کسی موقع کے انتظار میں
تھا اور اسے وائٹ ٹائیگر کی بات سے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ وائٹ
ٹائیگر جھوٹ بول رہا ہے کیونکہ ٹرانسمیٹر کال اگر کی جاتی تو لامحالہ
آپریشن روم میں اس کا کاشن ملتا اور چونکہ وہ مسلسل مشین کے پاس

رہا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ کوئی ٹرانسمیٹر کال جزیرے سے نہیں کی گئی۔ جہاں تک فون کال کا تعلق تھا تو ٹرانسمشن ٹاور ابھی درست نہ ہوا تھا۔ اس لئے جزیرے سے باہر کوئی کال ہی نہ کی جا سکتی تھی اور اب یہ موقع اسے مل گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ وائٹ ٹائیگر بنیادی طور پر انتہائی بزدل آدمی ہے۔ وہ صرف ذہن کا استعمال جانتا ہے اور وہ بھی اس وقت جب وہ ہر لحاظ سے پرسکون ہو۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس تیز طرار پاکیشیائی ایجنٹ نے کسی طرح اسے ڈرا دھمکا دیا ہو اور اب وائٹ ٹائیگر خوف کے مارے اسے واپس بھجوا رہا ہو۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ آفس میں داخل ہوتے ہی اس پاکیشیائی ایجنٹ پر فائر کھول دے گا اور اسے ایک لمحے کی مہلت دیئے بغیر ہلاک کر دے گا۔ چنانچہ اس نے جیب میں موجود مشین پسٹل کے دستے کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتا وائٹ ٹائیگر کے آفس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ آفس کے برآمدے میں داخل ہوتے ہی وہ جیسے ہی وائٹ ٹائیگر کے آفس کا پردہ ہٹا کر اندر داخل ہوا۔ اس کے سر پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑی۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن دوسری ضرب پہلے سے بھی زیادہ خوفناک ثابت ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

بلیک زیرو میری کے ساتھ وائٹ ٹائیگر کے آفس میں موجود تھا۔ آفس میں پہنچتے ہی وائٹ ٹائیگر نے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کئے اور پھر دوسری طرف سے بولنے والے کسی جاگر کو حفاظتی انتظامات ختم کرنے اور لانچ تیار کرنے کا حکم دیا تاکہ بلیک زیرو اور میری کو واپس بھجوایا جا سکے۔

"میں واپس جانے سے پہلے تمہارے اس ہیڈ کوارٹر کی سیر کرنا چاہتا ہوں"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ تم جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہاں سے چلے جاؤ۔ ورنہ اگر چیف باس تک اطلاع پہنچ گئی تو پھر میں بھی تمہارے ساتھ ہی مارا جاؤں گا"..... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں منصور۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ اس میں ہمارا فائدہ ہے"..... میری نے بھی بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب جبکہ واپسی کا پروگرام طے ہو گیا ہے تو پھر جلدی کیا ہے۔ چلے جائیں گے"...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ تم نے آخر کیا سوچ کر اس طرح میرے ساتھ معاہدہ کر لیا ہے۔ حالانکہ تم مجھے تو بے بس کر چکے تھے اور ہاں تم دونوں کڑوں اور راڈز سے آزاد کیسے ہو گئے"...... وائٹ ٹائیگر نے بات کرتے کرتے ایسے لہجے میں کہا جیسے اچانک اسے اس بات کا خیال آ گیا ہو۔

"یہ کام مس میری نے کیا ہے۔ انہوں نے اپنی ٹانگ موڑ کر کرسی کے عقب میں کی اور کرسی کے پائے کے عقب میں موجود بٹن کو پریس کر دیا۔ اس طرح راڈز غائب ہو گئے اور مس میری رہا ہو گئی۔ پھر مس میری نے مجھے رہا کر دیا۔ پھر میں نے جب تمہارے آدمیوں کو ہلاک کر کے تمہیں کرسی پر راڈز میں جکڑ دیا تو میں باہر آیا لیکن اس عمارت سے باہر نکل کر جب میں نے حالات دیکھے تو میں نے تمہارے آدمیوں کو مسلح اور انتہائی چوکنا پایا تو میں سمجھ گیا کہ میں زیادہ سے زیادہ تمہیں ہلاک کر دوں گا لیکن میں یہاں اور کچھ نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں نے تمہارے ساتھ معاہدہ کر لیا"...... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے بہت اچھا کیا۔ ورنہ تم یقیناً ہلاک ہو جاتے۔ لیکن اب تمہیں فوراً یہاں سے جانا ہو گا۔ یہ انتہائی ضروری ہے"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"آخر تمہیں اتنی جلدی کیا ہے۔ یہاں باہر کا تو کوئی آدمی آ نہیں سکتا

اور یہاں کے باس تم ہو اور میں نے دیکھ لیا ہے کہ تمہارا حکم یہاں دیوتاؤں کی طرح مانا جاتا ہے۔ میں دراصل یہاں کا جائزہ اس لئے تفصیل سے لینا چاہتا ہوں کہ میں جا کر اپنے باس کو ساری تفصیل بتا سکوں اور اس پر ثابت کر سکوں کہ یہ ہیڈ کوارٹر ناقابل تسخیر ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تم لوگ کیوں ریڈ واٹر کے خلاف حرکت میں آئے ہو"۔ وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"ریڈ واٹر نے اسلامی ملکوں کی کانفرنس کے خلاف دہشت گردی اور تخریب کاری کی دھمکیاں دیں۔ اس طرح یہ کانفرنس ملتوی ہو گئی اور اس سے پاکیشیا کو نقصان پہنچا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ میز پر پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وائٹ ٹائیگر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

"آپریشن روم سے مارٹن بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"تم۔ کیا مطلب۔ وہ جاگر کہاں ہے۔ اس نے بات کیوں نہیں کی"...... وائٹ ٹائیگر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سائیڈ پر بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر فون میں لگا ہوا لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"باس۔ آپ کا فون آنے کے بعد جاگر نے ٹرانسمیٹر پر چیف باس

سے بات کی اور چیف باس کو بتایا کہ آپ نے اسے یہ حکم دیا ہے کہ
پاکیشیائی ایجنٹ کو واپس بھجوا دیا جائے جبکہ چیف باس نے کہا ہے کہ
آپ کی ان سے بات ہی نہیں ہوئی اور چیف باس نے جاگر کو حکم دیا
کہ فوراً جا کر اس پاکیشیائی ایجنٹ کو ہلاک کر دیا جائے اور پھر انہیں
رپورٹ دی جائے اور آپ کو کہہ دیا جائے کہ ایسا چیف باس کے حکم پر
کیا جا رہا ہے اور بعد میں چیف باس آپ سے نمٹ لیں گے۔ اس پر جاگر
نے میز کی دراز سے مشین پسٹل نکال کر جیب میں ڈالا اور اب وہ آپ
کے آفس کی طرف گیا ہے۔ میں نے سوچا کہ میں آپ کا وفادار ہوں اس
لئے میں آپ کو اطلاع کر دوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تم نے اچھا کیا۔ تمہیں اس کا انعام ملے گا"...... وائٹ ٹائیگر نے
کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک
مشین پسٹل نکال لیا۔

" میں اسے گولی مار دوں گا"...... وائٹ ٹائیگر نے غصیلے لہجے میں
کہا۔

" اسے گولی مت مارنا۔ ورنہ تمہارا چیف باس سمجھ جائے گا کہ تم
نے اس سے غداری کی ہے۔ میں اسے زندہ پکڑ لوں گا پھر اسے آپریشن
روم میں لے جا کر اس سے چیف باس کو زبردستی کال کراؤں گا کہ وہ
خود چیف باس کو بتائے کہ اس نے غلط رپورٹ دی ہے۔ اس طرح
تم بچ جاؤ گے۔ پھر بعد میں تم اسے بے شک کسی اور غلطی پر سزا دے
دینا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو"...... وائٹ ٹائیگر نے کہا۔

" تم یہ مشین پسٹل دراز میں ڈال لو اور خود اٹھ کر دروازے کی
اوٹ میں کھڑے ہو جاؤ۔ جب تمہیں وہ جاگر برآمدے میں آتا دکھائی
دے تو تم پیچھے ہٹ جانا اور مجھے اشارہ کر دینا کیونکہ میں اس جاگر کو
نہیں پہچانتا"...... بلیک زیرو نے کہا تو وائٹ ٹائیگر نے اثبات میں سر
ہلاتے ہوئے مشین پسٹل واپس دراز میں رکھا اور پھر اٹھ کر دروازے
کی طرف بڑھ گیا جبکہ بلیک زیرو بھی اٹھ کر دروازے کی دوسری طرف
کھڑا ہو گیا۔ وائٹ ٹائیگر دروازے سے باہر کی طرف جھانک رہا تھا۔
پھر وہ اچانک پیچھے ہٹا اور اس نے بلیک زیرو کو اشارہ کیا تو بلیک زیرو
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد پردہ ہٹا اور ایک دبلا پتلا اور لمبے
قد کا آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ بلیک زیرو کا ہاتھ گھوما اور وہ
آدمی چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ بلیک زیرو نے اس کی کنپٹی پر
ضرب لگائی تھی۔ نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ
بلیک زیرو کی لات گھومی اور دوسری ضرب کھا کر وہ آدمی ایک بار پھر
چیختا ہوا نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین
پسٹل اچھل کر ایک طرف جا گرا تھا۔ جسے وائٹ ٹائیگر نے اٹھا لیا جبکہ
میری اس دوران اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ بلیک زیرو آنے
والے کی کنپٹی پر لات مار کر جیسے ہی گھوما وہ اچانک بجلی کی سی تیزی سے
اچھل کر ایک طرف ہٹا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے
ساتھ ہی گولیاں اس کے جسم سے صرف چند انچوں کے فاصلے سے گزر

گئیں۔ یہ فائرنگ وائٹ ٹائیگر نے کی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ ہاتھ گھماتا، ساتھ کھڑی ہوئی میری کا بازو گھوما اور وائٹ ٹائیگر چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ نیچے گرتے ہی وائٹ ٹائیگر اس طرح واپس اچھلا جیسے اس کے جسم میں سپرنگ لگے ہوں لیکن اس بار بلیک زیرو کی لات گھومی اور وائٹ ٹائیگر بری طرح چیختا ہوا فٹ بال کی طرح اڑ کر ایک خوفناک دھماکے سے سائیڈ کی دیوار سے ٹکرایا اور پھر نیچے گر کر اس کے جسم نے یکے بعد دیگرے کئی جھٹکے کھائے اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کا بڑا سا سر اس طرح پھٹ گیا تھا جیسے کسی پکے ہوئے تربوز پر ضرب لگائی جائے تو وہ پھٹ جاتا ہے۔

"یہ تمہیں ہلاک کرنا چاہتا تھا"..... میری نے کہا۔

"ہاں۔ اس کی نیت شروع سے ہی خراب تھی اور یہ موقع کے انتظار میں تھا"..... بلیک زیرو نے آگے بڑھ کر وائٹ ٹائیگر کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گرنے والا مشین پسٹل اٹھاتے ہوئے جواب دیا۔

"اب کیا کرنا ہے۔ آوازیں تو لازماً باہر گئی ہوں گی"..... میری نے کہا اور اسی لمحے باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے دروازے سے باہر نکلا تو چار مشین گنوں سے مسلح آدمی دوڑتے ہوئے برآمدے میں داخل ہو رہے تھے کہ بلیک زیرو نے ٹریگر دبا دیا اور ایک بار پھر ریٹ ریٹ کی آوازوں کے

ساتھ ہی وہ چاروں چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔ بلیک زیرو نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور دوسری بار گولیاں کھانے کے بعد وہ چاروں ہی ساکت ہوتے چلے گئے۔ اس کے ساتھ ہی اچانک پورے جزیرے پر تیز سائرن بجنے شروع ہو گئے۔

"ادھر آؤ اندر۔ جلدی آؤ۔ ادھر آؤ۔ میں ایک خفیہ راستہ جانتی ہوں۔ ادھر آؤ"..... اسی لمحے میری نے دروازے سے نکل کر چیختے ہوئے کہا۔

"کہاں کا راستہ"..... بلیک زیرو نے جھک کر ایک مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اس آفس کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے۔ اس میں سے ایک خفیہ راستہ آپریشن سیکشن کے عقبی حصے میں جا نکلتا ہے۔ ایک بار وائٹ ٹائیگر نے مجھے یہ راستہ دکھایا تھا۔ جلدی آؤ۔ ورنہ ابھی یہاں بے شمار مسلح افراد پہنچ جائیں گے اور ہم چوہوں کی طرح مارے جائیں گے"۔ میری نے چیختے ہوئے کہا تو بلیک زیرو مڑ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے ایک ہاتھ میں مشین پسٹل اور دوسرے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ میری نے دروازہ بند کیا اور پھر تیزی سے وہ میز کے پیچھے موجود وائٹ ٹائیگر کی کرسی کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے میز اور کرسی کے درمیانی حصے میں ایک جگہ پر زور سے پیر مارا تو سائیڈ کی دیوار درمیان سے پھٹ گئی اور اب دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

"آؤ جلدی آؤ"...... میری نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ سیڑھیاں اترتی چلی گئی۔ بلیک زیرو نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ فرش پر پڑے ہوئے بے ہوش جاگر کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں بے ہوش پڑے ہوئے جاگر کے جسم میں اترتی چلی گئیں اور اس کا جسم چند لمحوں کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا اور پھر بلیک زیرو تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ میری بڑی بے چینی کے انداز میں آخری سیڑھی کے قریب کھڑی تھی۔

"جلدی آؤ۔ جلدی"...... میری نے تقریباً چیختے ہوئے کہا اور پھر بلیک زیرو جیسے ہی آخری سیڑھی سے سرنگ نما حصے میں اترا میری نے سائیڈ کی دیوار پر موجود ایک بڑا سا ہینڈل کھینچا اور دوسرے لمحے سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔

"آؤ"...... میری نے آگے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس نے مشین پسٹل کا رخ اس ہینڈل کی طرف کیا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ ہینڈل ٹکڑوں کی صورت میں اڑ کر فرش پر جا گرا۔

"اب آؤ اور سنو۔ اس قدر بے چین ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ مشین پسٹل پکڑو"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"تمہیں نہیں معلوم کہ اس وقت جزیرے پر کیا ہو رہا ہے۔ مسلح

افراد پاگل کتوں کی طرح ہمارے پیچھے ہوں گے"...... میری نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ پاگل کتوں سے خوفزدہ ہو کر بھاگا نہیں جاتا بلکہ انہیں ہلاک کیا جاتا ہے"...... بلیک زیرو نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی طویل فاصلہ طے کرنے کے بعد یکلخت وہ سرنگ نما راستہ بند ہو گیا۔ اب ایک بار پھر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ ایک سائیڈ پر اسی طرح ایک ہینڈل دیوار میں موجود تھا۔ میری تیزی سے اس ہینڈل کی طرف بڑھی۔

"ایک منٹ"...... بلیک زیرو نے کہا تو میری رک گئی لیکن اس کی نظروں میں سوالیہ نشان موجود تھا۔

"میں اوپر سیڑھیوں پر جب پہنچ جاؤں تب دیوار ہٹانا۔ ہو سکتا ہے کہ باہر لوگ موجود ہوں"...... بلیک زیرو نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ اس نے مشین گن ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی۔ اس کے اوپر پہنچتے ہی میری نے ہینڈل کھینچ دیا۔ سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے کھلی تو بلیک زیرو تیزی سے سائیڈ میں دبک گیا لیکن جب دوسری طرف سے چند لمحوں تک کسی قسم کا کوئی رد عمل نہ ہوا تو وہ تیزی سے اچھل کر باہر آ گیا۔ یہاں ہر طرف کھلا علاقہ تھا اور عقب میں ایک بڑی بلڈنگ موجود تھی جس کے اوپر باقاعدہ ایک بڑا انٹینا نصب تھا۔ بلیک زیرو سمجھ گیا کہ یہ عمارت آپریشن روم ہے۔ وہ تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود ایک جھاڑی میں

دبک گیا۔ اسی لمحے میری بھی باہر آئی اور اس نے دیوار کی جڑ میں زور
سے پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔

"ادھر آؤ جلدی۔ چار آدمی آ رہے ہیں۔ جلدی کرو"...... بلیک زیرو
نے تیز لہجے میں کہا تو میری کسی جنگلی خرگوش کی طرح دوڑتی ہوئی
بلیک زیرو کے قریب پہنچ کر جھاڑی کی اوٹ میں دبک گئی۔ اسی لمحے
بلڈنگ کی سائیڈ سے چار مسلح افراد نمودار ہوئے پھر وہ جیسے ہی سامنے
کے رخ پر آئے۔ بلیک زیرو نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور ریٹ
ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ چاروں چیختے ہوئے نیچے گرے اور بری
طرح تڑپنے لگے۔

"اس آپریشن سیکشن کا دروازہ کس طرف ہے"...... بلیک زیرو نے
تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ تو سامنے کی طرف ہے۔ ادھر تو سب لوگ موجود ہوں
گے"...... میری نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"آؤ۔ یہاں فائرنگ کی آواز سن کر سب ادھر آئیں گے۔ آؤ اب وہی
محفوظ جگہ ہو گی"...... بلیک زیرو نے کہا اور تیزی سے بلڈنگ کی دوسری
سائیڈ کی طرف دوڑ پڑا۔ یہ اس سائیڈ کی مخالف سمت تھی جس طرف
سے وہ چاروں نمودار ہوئے تھے۔ میری اس کے پیچھے دوڑ رہی تھی لیکن
بلیک زیرو جیسے ہی بلڈنگ کی دوسری سائیڈ پر پہنچا۔ دوسری طرف سے
دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو بلیک زیرو جلدی سے
دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے میری کو بھی دیوار کے

ساتھ روک لیا۔ اس کا رخ دوسری سائیڈ پر کر کے اسے اشارہ کیا تو
میری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ اس نے دوسری
طرف سے آنے والوں کو کور کرنا ہے اور پھر چند لمحوں بعد اچانک میری
نے فائر کھول دیا اور دوسری سائیڈ سے باہر آنے والے دو مسلح آدمی چیختے
ہوئے نیچے گرے۔ اسی لمحے بلیک زیرو والی سائیڈ پر دوڑ کر آنے والوں
کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے انہوں نے فائرنگ کی آوازیں
سن لی ہوں گی۔ بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ سے باہر نکلا اور
اس نے پلک جھپکنے میں فائر کھول دیا۔ اس طرف تین آدمی تھے اور وہ
تینوں ہی پہلی باڑ میں گر گئے۔

"آؤ۔ جلدی آؤ"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر اس قدر تیزی سے
دوڑنے لگا جس قدر اس حالت میں اس کے لئے ممکن ہو سکتا تھا۔ میری
بھی اس کے پیچھے بے تحاشا انداز میں دوڑتی ہوئی آ رہی تھی۔ بلیک زیرو
نے ابھی آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ اچانک دوسری سائیڈ سے دو مسلح
آدمی سامنے آئے اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو نے یکلخت غوطہ لگایا
اور وہ اپنے پیچھے آنے والی میری سمیت لڑھکتا ہوا سائیڈ پر گیا اور اس
کے ساتھ ہی گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے فضا گونج اٹھی۔
سامنے آنے والوں کی چلائی ہوئی گولیاں تو بلیک زیرو کے اچانک غوطہ
لگانے سے اس کے قریب سے گزرتی چلی گئیں جبکہ بلیک زیرو نے
غوطہ لگاتے ہوئے ان پر فائر کھول دیا تھا۔ چنانچہ جب تک اس کا جسم
زمین پر گرتا۔ سامنے آنے والے دونوں ہٹ ہو چکے تھے۔ بلیک زیرو

نے چونکہ اچانک دوڑتی ہوئی میری کا بازو پکڑ کر اسے سائیڈ پر اچھالا تھا اس لئے میری چیختی ہوئی جھاڑیوں میں لڑھکتی چلی گئی جبکہ بلیک زیرو ایک قلا بازی کھا کر سیدھا ہوا اور پھر وہ دوبارہ عمارت کی دوسری سائیڈ کی طرف دوڑ پڑا لیکن اسی لمحے اسے اپنی پشت پر فائرنگ کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو تیزی سے واپس مڑا تو اس نے ایک آدمی کو چیخ کر نیچے گرتے دیکھا۔ اس پر میری نے سائیڈ سے فائر کیا تھا ورنہ وہ بلیک زیرو کو یقینی طور پر عقب سے ہٹ کر دیتا۔

"گڈ شو میری۔ جلدی آؤ۔ جلدی۔ ہم اس وقت شدید خطرے میں ہیں"...... بلیک زیرو نے چیختے ہوئے کہا تو میری اٹھ کر بے تحاشا دوڑتی ہوئی اس کی طرف بڑھنے لگی۔ بلیک زیرو اب کونے پر عمارت کی دیوار سے پشت لگائے بڑے چوکنا انداز میں کھڑا تھا۔ وہ دونوں سائیڈوں پر تیزی سے گردن گھما کر دیکھ رہا تھا۔ جب میری وہاں پہنچی تو بلیک زیرو تیزی سے آگے بڑھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ دونوں ایک دروازے میں گھس کر عمارت کے اندر داخل ہو چکے تھے۔ سامنے کے رخ پر اس وقت کوئی آدمی نہ تھا۔

"دروازہ بند کر دو"...... بلیک زیرو نے راہداری میں آگے کی طرف دوڑتے ہوئے کہا اور میری نے تیزی سے مڑ کر دروازہ بند کیا ہی تھا کہ بلیک زیرو یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ اس کے کانوں میں اس کمرے کے نیچے کسی کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ میری بھی یہ آواز سن کر ٹھٹھک کر رک گئی۔ دوڑ کر آنے کی آواز

دور سے ان کی طرف آ رہی تھی اور پھر اچانک دوڑنے کی آواز رک گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کمرے کے فرش کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھنے لگا اور بلیک زیرو تیزی سے سائیڈ پر ہو کر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے ایک آدمی کا سر اس خلا سے بلند ہوا۔ اس نے گردن موڑ کر ادھر ادھر دیکھا لیکن ظاہر ہے وہ عقب میں نہ دیکھ سکتا تھا اور بلیک زیرو اور میری دونوں عقب کی سائیڈوں میں تھے۔ اس آدمی کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ وہ اچھل کر جیسے ہی باہر فرش پر آیا بلیک زیرو تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی سنبھلتا۔ بلیک زیرو بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا قلا بازی کھا کر ایک دھماکے سے نیچے گرا ہی تھا کہ بلیک زیرو نے مشین گن کی نال اس کی گردن پر رکھ دی لیکن اس آدمی نے بجلی کی سی تیزی سے قلا بازی کھائی۔ بلیک زیرو اس کے اس انداز میں قلا بازی کھاتے ہی پیچھے ہٹا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔

"مشین گن اٹھا لو میری۔ اور جلدی آؤ"...... بلیک زیرو نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ میری اس کے پیچھے تھی۔ یہ وہی سیڑھیاں تھیں جہاں سے وہ آدمی فرش کے کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھنے سے نیچے سے اوپر آیا تھا۔ سیڑھیاں ایک راہداری میں جا کر ختم ہو گئیں۔ وہاں دیوار کے ساتھ ویسا ہی ہینڈل موجود تھا۔ بلیک

زیرو نے ہینڈل کھینچا تو فرش کا وہ حصہ برابر ہو گیا اور وہ دونوں اس راہداری میں آگے بڑھنے لگے۔ ایک بار پھر انہیں پہلے کی طرح کافی طویل فاصلہ طے کرنا پڑا اور جب وہ راہداری کے اختتام پر پہنچے تو ایک بار پھر سیڑھیاں اوپر جا کر چھت پر ختم ہو رہی تھیں۔ بلیک زیرو نے میری کو اشارہ کیا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ میری نے آگے بڑھ کر راہداری کی دیوار میں موجود ہینڈل کھینچا تو چھت کا سیڑھیوں والا حصہ اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور بلیک زیرو تیزی سے اچھل کر اوپر چڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی اس کے جسم میں بیک وقت کئی گرم سلاخیں اترتی چلی گئیں اور وہ پلٹ کر سیڑھیوں پر گرا اور پھر لڑھکتا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر آ گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں یکلخت اس قدر زبردست دھماکہ ہوا جیسے ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ اس کے کانوں میں آخری آواز میری کے بے تحاشا چیخنے کی پڑی تھی اور اس کے بعد اس کے احساسات جیسے فنا ہوتے چلے گئے۔

•

ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر میں انتہائی افراتفری کا عالم برپا تھا۔ مسلح افراد پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دوڑتے پھر رہے تھے۔ وائٹ ٹائیگر۔ چیف سیکورٹی آفیسر کے ساتھ ساتھ آپریشن سیکشن کا انچارج جاگر سب ہلاک ہو چکے تھے۔ ہر شخص بغیر کسی نظم و ضبط کے احمقوں کی طرح ادھر ادھر دوڑتا پھر رہا تھا۔ ان سب کو ایک پاکیشیائی اور لاوڈ لافر پوائنٹ کی انچارج میری کی تلاش تھی لیکن یہ دونوں یکلخت غائب ہو گئے تھے۔ اچانک جزیرے پر ایک چیختی ہوئی آواز فضا میں پھیلتی چلی گئی۔

"میں سیکورٹی آفیسر ہمفرے تم سب سے مخاطب ہوں۔ چیف آفیسر جوناتھن کی موت کے بعد اب میں چیف سیکورٹی آفیسر ہوں۔ جزیرے پر موجود سب لوگ اب میرے ماتحت ہیں اور میں سب کو حکم دیتا ہوں کہ وہ سب سیکورٹی آفس کے سامنے اکٹھے ہو جائیں۔ جو آدمی

چاہے وہ کسی عمارت کے اندر ڈیوٹی پر ہو یا جزیرے پر۔ سیکورٹی آفس کے سامنے نہیں پہنچے گا وہ دشمن ایجنٹوں کا ساتھی سمجھا جائے گا اور اسے فوری طور پر موت کی سزا دے دی جائے گی۔ اس احمقانہ انداز میں دشمن ایجنٹوں کی تلاش بند کر دیں اور سب سیکورٹی آفس کے سامنے پہنچ جائیں"...... سیکورٹی آفیسر ہمفرے کی آواز جیسے ہی فضا میں گونجی۔ ادھر ادھر دوڑتے ہوئے مسلح افراد تیزی سے سیکورٹی آفس کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ سیکورٹی آفس کے مین آپریشن روم میں اس وقت ہمفرے اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ موجود تھا۔ اس نے اعلان کر کے مائیک آف کیا اور پھر وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے سمیت سیکورٹی آفس کے باہر کھلے میدان میں پہنچ گیا۔

"یہ لوگ آخر کہاں غائب ہو گئے ہوں گے باس"...... ہمفرے کے ایک ساتھی نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہیں کہیں چھپے ہوئے ہوں گے۔ آپریشن سیکشن کے عقب میں ان کا نمودار ہونا اور پھر وہاں فائرنگ کر کے ہمارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے اور ان دونوں کے پھر غائب ہو جانے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کہیں چھپ گئے ہیں"...... ہمفرے نے جواب دیا اور پھر ایک ایک کر کے تمام افراد سیکورٹی آفس کے سامنے میدان میں اکٹھے ہو گئے۔ ان کی تعداد اڑتالیس تھی۔ ان میں عمارتوں کے اندر کام کرنے والے بھی شامل تھے جن کی تعداد اٹھارہ تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس وقت تک ہمارے بارہ افراد ہلاک ہو

چکے ہیں۔ ویری بیڈ"...... ہمفرے نے اکٹھے ہونے والوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس۔ یہ پاکیشیائی ایجنٹ یقیناً آپریشن سیکشن میں چھپے ہوئے ہیں کیونکہ اس کے عقب میں یہ نمودار ہوئے اور پھر وہاں سے ہی غائب ہوئے ہیں اور آپریشن سیکشن کا مین گیٹ بھی اندر سے بند ہے اور وہاں کام کرنے والا انتھونی بھی ہم میں شامل نہیں ہے"...... ایک آدمی نے ہمفرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہو سکتا ہے تمہاری بات درست ہو لیکن یہ انتہائی خطرناک اور انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہے۔ اس لئے ہم افراتفری کے عالم میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہمیں اس کے لئے منصوبہ بندی سے کام لینا ہو گا۔ ہمارے جزیرے میں چھ عمارتیں ہیں جن میں دو اسلحے کے سٹور ہیں۔ ایک آپریشن سیکشن۔ ایک سیکورٹی آفس۔ ایک چیکنگ سنٹر اور ایک مین آفس ہے۔ ہمیں سب سے زیادہ حفاظت اسلحے کے سٹورز کی کرنی ہے۔ اسلحے کے سٹورز اندر سے بند ہیں۔ وہاں کوئی آدمی نہیں تھا اور وہاں تک کا کوئی خفیہ راستہ بھی نہیں ہے البتہ مین سٹور کی سائیڈ میں جو کنٹرولنگ آفس ہے وہاں تک آپریشن سیکشن سے ایک خفیہ راستہ جاتا ہے۔ اس کنٹرولنگ آفس میں کام کرنے والا جوزف یہاں نہیں آیا۔ اس کا مطلب ہے کہ یا تو وہ ہلاک ہو چکا ہے یا وہ اندر بند ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ آپریشن سیکشن میں داخل ہو کر اس خفیہ راستے سے اسلحہ کے مین سٹور کے کنٹرولنگ آفس میں

داخل ہونے میں کامیاب ہو چکا ہے اور یقیناً ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے وہ اسلحے کے اس مین سٹور کو ہی نشانہ بنانے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے آپ سب پانچ پانچ کی ٹولیوں میں تقسیم ہو کر تمام عمارتوں کا پہرہ دیں۔ باقی افراد جزیرے کے گھاٹ پر چھپ کر پہرہ دیں تاکہ اگر یہ پاکیشیائی ایجنٹ جزیرے سے فرار ہونے کی کوشش کرے تو اسے مارا جاسکے۔ میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ کنٹرولنگ آفس میں داخل ہو کر وہاں ان کی چیکنگ کروں گا اور اگر یہ لوگ وہاں موجود ہیں تو انہیں ہلاک کر دوں گا اور اگر یہ لوگ وہاں موجود نہیں ہیں تو پھر میرے دو ساتھی وہاں پہرہ دیں گے جبکہ میں پورے جزیرے کے ایک ایک حصے کی تلاش لوں گا۔ اس تلاش کے کام میں اسلحہ سٹور کے گرد پہرہ دینے والے پانچ افراد میں سے دو افراد میرا ساتھ دیں گے۔ اس طرح ہم اس پاکیشیائی ایجنٹ کو تلاش کرنے اور ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے“...... ہمفرے نے کہا اور سب نے اس کی تجویز کی تائید کر دی اور پھر ہمفرے نے خود ہی پانچ پانچ افراد کی ٹولیاں بنائیں اور ان کے لیڈر مقرر کر کے اس نے ان سب کو زیرو فائیو فکسڈ فریکونسی کے ٹرانسمیٹر دیئے اور ان سب کی باقاعدہ ڈیوٹیاں لگا دیں۔ چنانچہ جب سب اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر چلے گئے تو ہمفرے اپنے دو ساتھیوں کو ساتھ لے کر اسلحہ کے مین سٹور کے کنٹرولنگ آفس کی طرف بڑھ گیا۔ کنٹرولنگ آفس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ بڑے محتاط انداز میں اندر داخل ہوا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں کام کرنے

والا جوزف ایک دیوار کی جڑ میں مردہ حالت میں پڑا ہوا تھا۔ اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی تھا۔ ہر طرف خون پھیلا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے یہاں خاصی جنگ ہوئی ہو۔ ہمفرے نے سب سے پہلے اس خفیہ راستے کو چیک کیا جو اس کنٹرولنگ آفس سے اسلحہ سٹور میں جاتا تھا لیکن اسے یہ دیکھ کر اطمینان ہو گیا کہ راستہ بند ہے۔

”وہ لوگ جوزف کو ہلاک کر کے یہاں سے نکل گئے ہیں اور یہاں پھیلے ہوئے خون کی مقدار بتا رہی ہے کہ وہ زخمی بھی ہیں۔ اس لئے اب یہاں ٹھہرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تم دونوں میرے ساتھ چلو۔ ہم نے انہیں باہر تلاش کرنا ہے“...... ہمفرے نے کہا۔

”پاکیشیائی ایجنٹ تو اکیلا ہے باس۔ اور آپ زیادہ لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔ کیا ہم سے کوئی ان کے ساتھ شامل ہے“...... باس کے ساتھی جیکب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ لڑکی میری بھی اس کے ساتھ شامل ہے“...... ہمفرے نے جواب دیا اور جیکب اور اس کے دوسرے ساتھی نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ اس آفس سے باہر نکلے۔ وہاں پانچ مسلح افراد سٹور کے گرد پہرہ دے رہے تھے۔ ہمفرے نے انہیں اس آفس کا خیال رکھنے کا حکم دیا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت آگے بڑھ گیا۔ اس کی تیز نظریں باہر موجود زمین پر جمی ہوئی تھیں۔

”آپ کیا دیکھ رہے ہیں باس“...... جیکب نے پوچھا۔

”ان میں سے ایک یا پھر دونوں زخمی ہیں۔ اس لئے اگر یہ باہر گئے

ہیں تو لامحالہ ان کا خون زمین پر موجود ہونا چاہئے۔ لیکن یہاں کوئی خون نظر نہیں آ رہا"...... ہمفرے نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ مین سٹور کے اندر موجود ہوں"...... جیکب نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہاں بھی خون کے دھبے موجود نہیں ہیں"...... ہمفرے نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ زخمی وہ عورت ہوئی ہو اور اس مرد نے اسے کاندھوں پر اٹھا لیا ہو"...... دوسرے ساتھی نے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو ہم آگے بڑھ رہے ہیں"...... ہمفرے نے کہا اور دونوں ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیکن تھوڑا سا مزید آگے جانے کے بعد وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔

"کیا ہوا باس"...... دونوں ساتھیوں نے اسے اس طرح ٹھٹھک کر رکتے دیکھ کر پوچھا۔

"یہاں تک خون کا کوئی نہ کوئی دھبہ بہرحال ضرور موجود ہوتا۔ اس لئے وہ یقیناً اسلحہ سٹور کے اندر ہیں۔ ہمیں اسلحہ سٹور چیک کرنا چاہئے"...... ہمفرے نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی واپس مڑ گئے اور پھر کنٹرولنگ آفس سے وہ اسلحہ سٹور کا خفیہ راستہ کھول کر اسلحہ سٹور میں داخل ہو گئے۔ لیکن اسلحہ سٹور خالی تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"باس۔ باس۔ یہ دھبے۔ یہ خون کے دھبے ہیں"...... اچانک

جیکب نے چیخ کر کہا تو ہمفرے اور دوسرا ساتھی تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔ یہاں سے سیڑھیاں اوپر چھت کی طرف جا رہی تھیں اور یہاں واقعی خون کے دھبے موجود تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ لوگ اوپر چھت پر موجود ہیں۔ چلو اوپر۔ لیکن پوری احتیاط سے"...... ہمفرے نے کہا اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر چھت کی طرف چلا گیا۔ اس کے دونوں ساتھی اس کے عقب میں تھے۔ سیڑھیوں کے اوپر موجود دروازہ اندر سے بند تھا اور ہمفرے اس دروازے کو دیکھ کر رک گیا۔

"یہ دروازہ تو اندر سے بند ہے لیکن سیڑھیوں پر خون کے یہ دھبے موجود ہیں۔ یہ کیا مطلب ہوا"...... ہمفرے نے حیران ہو کر کہا۔

"اب ہم یہاں تک آ ہی گئے ہیں تو چھت کو چیک کر ہی لینا چاہئے"...... جیکب نے کہا تو ہمفرے نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دروازہ کھول کر وہ اچھل کر چھت پر چڑھ گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے گھوما لیکن دوسرے لمحے اس نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ وسیع و عریض چھت خالی پڑی ہوئی تھی۔ اس کے دونوں ساتھی بھی اس کے پیچھے چھت پر آ گئے۔

"یہاں کوئی نہیں آیا۔ وہ یقیناً اندر آئے تھے لیکن پھر باہر نکل گئے ہیں۔ آؤ"...... ہمفرے نے کہا اور تیزی سے واپس سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے ہال میں آیا اور پھر اس خفیہ راستے سے کنٹرولنگ آفس میں پہنچ کر اس نے خفیہ راستہ بند کر دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کنٹرولنگ آفس

سے باہر آگیا۔

"آؤ اب پورے جزیرے پر انہیں تلاش کریں۔ یہ یقیناً جزیرے پر چھپے ہوئے ہیں"...... ہمفرے نے کنٹرولنگ آفس سے باہر آتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ابھی انہوں نے چند قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ ہمفرے کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ ہمفرے رک گیا۔ اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر باہر نکالا تو اس پر موجود سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ وہ اس بلب کو جلتا بجھتا دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ کال جزیرے کے باہر سے کی جا رہی ہے۔ اس نے جلدی سے بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سر ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس۔ سیکورٹی آفیسر ہمفرے اٹنڈنگ فرام ریڈ واٹر ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... ہمفرے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وائٹ ٹائیگر کیوں کال کا جواب نہیں دے رہا۔ چیف باس، وائٹ ٹائیگر سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہاں وائٹ ٹائیگر، چیف سیکورٹی آفیسر جوناتھن۔ آپریشن سیکشن کا انچارج جاگر سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب میں ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہوں۔ اوور"...... ہمفرے نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ چیف باس سے بات کریں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں سیکورٹی آفیسر ہمفرے بول رہا ہوں چیف باس۔ اوور"...... ہمفرے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ ہیڈ کوارٹر میں کیا ہو رہا ہے۔ تم نے بتایا ہے کہ سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ کیسے۔ کیوں۔ کس نے کیا ہے یہ سب کچھ۔ اس پاکیشیائی ایجنٹ کا کیا ہوا۔ اوور"...... چیف باس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو ہمفرے نے جواب میں اس پاکیشیائی ایجنٹ اور لاؤڈ لافٹر کی انچارج میری کی گرفتاری۔ بے ہوشی اور چیکنگ سنٹر میں ان کو لے جانے پر وائٹ ٹائیگر اور چیف سیکورٹی آفیسر جوناتھن کے وہاں جانے اس کے بعد جاگر کی ہلاکت سے لے کر اب تک کے تمام حالات ہمفرے نے پوری تفصیل سے بتا دیئے۔ اس نے یہ بھی بتا دیا کہ اس نے اب تک ان دونوں کو ہلاک کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات کئے ہیں۔

"ویری سیڈ۔ اتنا بڑا ہیڈ کوارٹر ہے اور وہاں اس قدر مسلح افراد موجود ہیں۔ لاتعداد اسلحہ بھی موجود ہے۔ باہر سے ان کو کوئی مدد بھی نہیں مل سکتی۔ اس کے باوجود ایک آدمی نے تم سب کو تگنی کا ناچ نچا رکھا ہے۔ ویری سیڈ۔ اوور"...... چیف باس نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

" چیف باس۔ اب میں نے کنٹرول سنبھال لیا ہے اور اب یہ دونوں کسی صورت بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ میں نے جزیرے کے ایک ایک چپے کی حفاظت کا انتظام کر دیا ہے اور اب ہم ان کی جنرل چیکنگ کر رہے ہیں۔ اب وہ نہ بھاگ سکتے ہیں اور نہ زندہ رہ سکتے ہیں۔ اوور"...... ہمفرے نے جواب دیا۔

" گڈ۔ تم نے جس طرح ہیڈ کوارٹر کا چارج سنبھالا ہے اور افراتفری کو جس انداز میں کنٹرول کیا ہے اس سے میں تمہاری صلاحیتوں سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ تم ان دونوں کو ہر قیمت پر تلاش کر کے انہیں ختم کر دو اور پھر مجھے اطلاع دو میں خود ہیڈ کوارٹر آکر تمہیں ہیڈ کوارٹر کا باس بناؤں گا۔ اوور"...... چیف باس نے کہا تو ہمفرے کے چہرے پر مسرت کے گلاب کھل اٹھے۔

" تھینک یو چیف۔ آپ واقعی قدر دان ہیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں چند گھنٹوں کے اندر آپ کو وکٹری کی اطلاع دوں گا۔ اوور"۔ ہمفرے نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" او کے ۔ میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہمفرے نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

" مبارک ہو باس۔ اب تو آپ ہیڈ کوارٹر کے باس بن رہے ہیں"...... جیکب نے مبارکباد دیتے ہوئے کہا۔

" تھینک یو جیکب۔ تم دونوں میرے قریبی ساتھی ہو۔ اس لئے تم فکر نہ کرو۔ میں باس بنتے ہی تم دونوں کو یہاں اعلیٰ عہدے دوں گا لیکن اب ہمیں ہر صورت میں ان ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ختم کرنا ہے"...... ہمفرے نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تینوں تیزی سے آگے بڑھ گئے۔

بلیک زیرو کو اس طرح ہٹ ہو کر سیڑھیوں سے نیچے گرتے دیکھ
کر میری کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی
بلیک زیرو کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ اچانک اس نے اوپر سے کسی
کو نیچے جھانکتے دیکھا۔ اس آدمی کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ میری بے
اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی
ہوئی مشین گن سیدھی کی اور اس کا ٹریگر دبا دیا۔ ریٹ ریٹ کی
آوازوں کے ساتھ ہی نیچے جھانکتے ہوئے آدمی کے سینے کے اوپر والے
حصے پر گولیاں پڑیں اور وہ چیختا ہوا اچھل کر دوسری طرف جا گرا۔ میری
بے اختیار سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی اوپر گئی تو اس نے ایک آدمی کو فرش
پر پڑے تڑپتے ہوئے دیکھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کا بیرونی
دروازہ بند تھا۔ وہ آدمی اس کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک جھٹکا کھا کر
ساکت ہو گیا۔ میری کو جب یقین ہو گیا کہ یہاں اور کوئی آدمی موجود

نہیں ہے تو اسی طرح تیزی سے سیڑھیوں سے واپس نیچے اتری اور
بلیک زیرو پر جھک گئی۔ بلیک زیرو کو تین گولیاں لگی تھیں اور تینوں
ہی پہلوؤں پر لگی تھیں اور گوشت کو پھاڑتی ہوئیں دوسری طرف نکل
گئی تھیں۔ لیکن بلیک زیرو بے ہوش تھا۔ اس کے زخموں سے تیزی
سے خون بہہ رہا تھا۔ اس کا رنگ زرد پڑ گیا تھا اور وہ اس طرح سانس
لے رہا تھا جیسے ابھی آخری ہچکی لے گا اور ختم ہو جائے گا۔ میری اوپر
والے کمرے میں نہ صرف پانی کی بوتلیں دیکھ چکی تھی بلکہ وہاں اس
نے ایک بڑا میڈیکل باکس بھی دیکھا تھا۔ اس نے مشین گن کو
کاندھے سے لٹکایا اور جھک کر بلیک زیرو کو اٹھانے کی کوشش کی
لیکن چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچ گئی کہ وہ اسے اٹھا
کر سیڑھیاں چڑھا کر اوپر نہیں پہنچ سکتی۔ اس لئے اس نے کوشش
ترک کر دی اور ایک بار پھر تیزی سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر والے
کمرے میں پہنچی۔ اس نے وہاں سے پانی کی دو بوتلیں اور میڈیکل
باکس اٹھایا اور سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی۔ اس نے پانی سے بلیک زیرو
کے تازہ ترین زخم دھوئے اور ان پر پانی ڈالا تو زخموں سے خون نکلنا بند
ہو گیا۔ میری نے جلدی سے میڈیکل باکس کھولا اور اس میں سے
بینڈیج کا سامان نکالا اور پھر انتہائی مہارت سے اس نے اس کے زخموں
پر دوا وغیرہ لگا کر بینڈیج کر دی۔ پھر اس نے میڈیکل باکس میں سے
طاقت کے دو انجکشن نکالے اور یکے بعد دیگرے بلیک زیرو کو لگا دیئے۔
اسے چونکہ انچارج ہونے کی وجہ سے اس کام کی باقاعدہ ٹریننگ دی

گئی تھی۔ اس لئے اس کے ہاتھ انتہائی مہارت سے چل رہے تھے۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو کی گرتی ہوئی حالت سنبھلنے لگی تو اس نے اس کے حلق میں پانی ڈالنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" ہوش میں آؤ منصور۔ ہم اس وقت شدید خطرے میں ہیں "۔ میری نے کہا تو بلیک زیرو ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ گو اس طرح اچانک اٹھنے سے تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا لیکن اس نے ہونٹ بھینچ کر اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔

" کیا ہوا ہے۔ ہم کہاں ہیں "...... بلیک زیرو نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" وہیں جہاں تم ہٹ ہوئے تھے۔ اوپر ایک آدمی موجود تھا میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے۔ اوپر جو کمرہ ہے وہ اسلحے کے مین سٹور کا کنٹرولنگ آفس ہے۔ وہاں سے جزیرے کا ساحل قریب ہے۔ ہم آسانی سے نکل سکتے ہیں "...... میری نے اسے اٹھنے میں مدد دیتے ہوئے کہا۔

" اسلحے کا مین سٹور۔ اوہ۔ آؤ جلدی کرو "...... بلیک زیرو کے چہرے پر یکلخت سٹور کا لفظ سنتے ہی چمک آ گئی اور پھر وہ میری کے سہارے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر والے کمرے میں پہنچ گیا۔

" اس راستے کو بند کر دو میری "...... بلیک زیرو نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو میری نے مڑ کر ایک ہینڈل پریس کیا تو فرش کا اٹھا ہوا حصہ برابر ہو گیا اور اب اس ہلاک شدہ آدمی کی لاش اس دیوار کی جڑ

میں جا لگی جس کے نیچے فرش کا کھلنے والا حصہ تھا۔

" چلو آؤ۔ میں باہر کا دروازہ کھولتی ہوں۔ آؤ جلدی کرو "...... میری نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے بیرونی دروازہ کھول دیا۔

" اس سٹور کا راستہ کدھر سے جاتا ہے "...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ چھوڑو سٹور کو۔ تم اس وقت شدید زخمی ہو۔ ہمیں فوراً نکل جانا چاہئے۔ آؤ "...... میری نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

" نکل جائیں گے۔ وہ سٹور والا راستہ کھولو۔ جلدی کرو "...... بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا تو میری ہونٹ بھینچ کر تیزی سے ایک اور دیوار کی طرف بڑھی۔ اس نے وہاں دیوار پر ایک جگہ زور سے ہاتھ مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹ گئی اور دوسری طرف بہت بڑا سٹور موجود تھا۔ بلیک زیرو اٹھا اور تیزی سے خود ہی چلتا ہوا اس راستے سے سٹور میں داخل ہو گیا۔

" ارے ارے۔ رک جاؤ۔ گر پڑو گے تم شدید زخمی ہو۔ میں تمہیں سہارا دیتی ہوں "...... میری نے اس کے پیچھے جاتے ہوئے کہا۔

" اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اب میں نے اپنے آپ کو سنبھال لیا ہے "...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر سٹور میں پہنچ کر اس نے وہاں موجود اسلحہ کی پیٹیوں کی چیکنگ شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک پیٹی میں سے سپر میگا وائرلیس ڈی چارجر بم تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ اس نے اس بم کو چارج کیا اور

پھر اسے پیٹیوں کے ایک ڈھیر کے پیچھے اس طرح چھپا دیا کہ وہ کسی صورت بھی چیک نہ ہو سکے۔ اسی لمحے انہیں باہر سے ہلکی سی انسانی آوازیں سنائی دیں تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"اوپر چلو چھت پر"...... بلیک زیرو نے بم کا ڈی چارجر تیزی سے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔ وہ دونوں خاصی تیزی سے اوپر چڑھ رہے تھے۔ بلیک زیرو کے زخموں سے پھر خون رس کر ٹپکنے لگا تھا لیکن بلیک زیرو نے پرواہ نہ کی۔ ابھی وہ سیڑھیوں کے اوپر والے چکر میں ہی تھے کہ راستہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں یکلخت دیوار کے ساتھ لگ کر ساکت ہو گئے لیکن دوسرے لمحے انہیں راستہ بند ہونے کی آواز سنائی دی تو انہوں نے اطمینان کا طویل سانس لیا۔

"آؤ اب ہم محفوظ ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا اور واپس سیڑھیاں اترنے لگا لیکن اسے تیزی سے سیڑھیاں اترنے کی وجہ سے چکر آنے شروع ہو گئے تھے۔ وہ لڑکھڑا کر گرنے ہی لگا تو میری نے اسے سنبھال لیا۔

"کیا ہوا ہے"...... میری نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"مجھے چکر آرہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ میں تو کہہ رہی تھی کہ ہم نکل چلیں۔ لیکن تم پر نجانے کیا ضد سوار ہے"...... میری نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں نکلنے کی جلدی ہے تو تم مجھے چھوڑ کر نکل جاؤ۔ میں نے

تمہیں روکا تو نہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"یہی تو مصیبت ہے۔ نجانے تم میں مجھے کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے کہ میں تمہیں اس حالت میں چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتی۔ پتہ نہیں تم نے مجھ پر کیا جادو کر دیا ہے"...... میری نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھ میں دلچسپی لینے کی ضرورت نہیں ہے میری۔ میں تو ہوا کا ایک جھونکا ہوں اور بس"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں جان بوجھ کر تو دلچسپی نہیں لے رہی۔ بہر حال آؤ۔ جلدی کرو۔ ہم نے یہاں سے فوراً نکلنا ہے"...... میری نے کہا۔ وہ اب واپس سیڑھیاں اتر کر واپس ہال میں پہنچ چکے تھے اور پھر وہ سٹور کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ اچانک دروازہ کھلنے کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ دوبارہ آرہے ہیں۔ ادھر گیلری میں آجاؤ"...... بلیک زیرو نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود پیٹیوں کے ڈھیر کے عقب میں ایک تنگ سی جگہ میں دبک گئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور تین افراد اندر آگئے۔ پھر وہ سیڑھیاں چڑھے اور اوپر چھت پر پہنچ گئے۔ ان کی باتیں ان دونوں کے کانوں میں پہنچ رہی تھیں لیکن وہ دم سادھے خاموش تھے۔ گو ان کے پاس اسلحہ موجود تھا لیکن انہیں معلوم تھا کہ وہ اس وقت انتہائی خوفناک اسلحے کے ڈھیر میں موجود ہیں اگر ایک گولی بھی غلطی سے کسی پیٹی کو لگ گئی تو ان کے جسموں کا ایک ذرہ بھی کسی کو نہ ملے گا۔ چھت پر سے چند لمحوں بعد وہ تینوں

واپس نیچے آئے اور پھر سیڑھیاں اتر کر وہ راستہ کھول کر دوسری طرف چلے گئے۔ جب کچھ دیر گزر گئی تو بلیک زیرو اور میری دونوں پیٹیوں کے پیچھے سے نکلے اور بند راستے کی طرف بڑھ گئے۔ میری نے راستہ کھولا اور دوسری طرف جھانکا۔ دوسری طرف کمرے میں کوئی موجود نہ تھا۔ وہ دونوں تیزی سے نکل کر اس کمرے میں آ گئے اور پھر میری نے خفیہ راستہ بند کر دیا۔

"باہر دیکھو۔ کوئی ہے تو نہیں۔ احتیاط کرنا"...... بلیک زیرو نے آہستہ سے کہا تو میری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے باہر جھانکا تو بے اختیار ٹھٹھک کر پیچھے ہٹ گئی۔ بلیک زیرو اس دوران اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"کیا ہوا"...... بلیک زیرو نے آہستہ آہستہ سے پوچھا۔ وہ اب اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔

"وہ تینوں سامنے موجود ہیں اور شاید ٹرانسمیٹر پر بات چیت ہو رہی ہے"...... میری نے کہا تو بلیک زیرو نے آگے بڑھ کر باہر جھانکا تو کچھ فاصلے پر وہ تینوں واقعی موجود تھے اور ان میں سے ایک کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

"ہم نے اب جزیرے سے نکلنا ہے۔ لانچ کہاں سے ملے گی"۔ بلیک زیرو نے پیچھے مڑ کر میری سے کہا۔

"لانچ تو گھاٹ پر ہو گی اور وہ یہاں سے کافی دور ہے۔ بہرحال ہم وہاں پہنچ جائیں گے"...... میری نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر

ہلا دیا۔ میری نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر باہر جھانکا تو وہ تینوں وہیں موجود تھے۔

"میں ان پر فائر کھول دوں"...... میری نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہم نے اب خاموشی سے نکلنا ہے۔ ورنہ انہوں نے اپنی پوری طاقت یہاں جھونک دینی ہے۔ ابھی انہیں معلوم نہیں ہے کہ ہم کہاں ہیں۔ وہ یہی سمجھ رہے ہیں کہ ہم یہاں سے نکل گئے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا اور میری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آؤ۔ اب وہ چلے گئے ہیں"...... میری نے کچھ دیر بعد ایک بار پھر باہر جھانکتے ہوئے کہا۔

"یہاں ان کے اور لوگ بھی ہوں گے۔ اس لئے ہم نے پوری احتیاط کرنی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا اور میری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ انتہائی احتیاط سے اس کمرے سے باہر نکلے اور جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ایک بار پھر انہیں جھاڑیوں کی نہ صرف اوٹ لینی پڑی بلکہ سانس بھی روکنے پڑے کیونکہ اچانک دو مسلح آدمی عمارت کی سائیڈ سے نکل کر ان کی طرف آتے دکھائی دیئے تھے لیکن پھر وہ عمارت کی دوسری سائیڈ پر مڑ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئے اور یہ دونوں ایک بار پھر جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ساحل پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔

"تم یہاں کھاڑی میں چھپ جاؤ۔ میں جا کر لانچ اڑا لاتی ہوں"۔

میری نے کہا۔

"تم اکیلی کیسے یہ کام کرو گی۔ مجھے ساتھ جانا ہوگا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے۔ یہ تو میں تمہاری وجہ سے کھل کر کام نہیں کر پا رہی۔ ورنہ تو میں ان سب کو اکیلی ہی ختم کر دوں۔ مجھے میرے ساتھی شارک کہتے ہیں۔ تم فکر نہ کرو۔ میں پانی میں تیرتی ہوئی جاؤں گی اور گھاٹ پر موجود سب افراد کا خاتمہ کر کے وہاں سے لانچ لے آؤں گی اور ایک بار لانچ ہمارے قبضے میں آگئی تو پھر یہ لوگ ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے"...... میری نے کہا۔

"ٹھیک ہے جاؤ۔ اب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے اپنی حالت کے پیش نظر کہا کیونکہ اس سٹور سے یہاں تک پہنچتے پہنچتے اس کی حالت بے حد خستہ ہو گئی تھی۔ اس قدر گولیاں کھانے اور اس قدر شدید زخمی ہونے کے باوجود وہ صرف اپنی قوت ارادی کی بنا پر حرکت کر رہا تھا ورنہ اس کی جگہ اگر کوئی دوسرا ہوتا تو شاید کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔ ویسے اسے اطمینان تھا کہ اگر میری زندہ واپس نہ بھی آسکی تب بھی بہرحال اس کے پاس ڈی چارجر موجود ہے۔ وہ کم از کم اپنا مشن تو بہرحال اب پورا کر ہی لے گا۔ اس لئے اس نے میری کو جانے کی اجازت دے دی تھی۔ میری اسے کھاڑی میں چھوڑ کر سمندر میں اتر گئی اور پھر چند لمحوں بعد وہ بلیک زیرو کی نظروں سے غائب ہو گئی۔ بلیک زیرو کھاڑی میں لیٹا رہا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے

طویل انتظار کے بعد اس کے کانوں میں لانچ کی آواز پڑی تو وہ تیزی سے اٹھ کر آگے بڑھا اور اس نے جھانک کر دیکھا تو ایک لانچ کو تیزی سے جزیرے کے ساتھ ساتھ اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ لانچ خالی تھی لیکن جیسے ہی لانچ قریب آئی۔ اچانک میری جو شاید لانچ کی اونچی سائیڈ کے پیچھے چھپی ہوئی تھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"آجاؤ۔ جلدی کرو جلدی"...... میری نے اونچی آواز میں کہا تو بلیک زیرو کھاڑی سے نکلا اور پتھروں کو پھلانگتا ہوا لانچ میں آگیا۔

"کیسے لے آئی ہو لانچ"...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں گھاٹ پر چھ مسلح آدمی موجود تھے۔ میں نے اچانک ان پر فائر کھول دیا اور ایک لانچ لے اڑی۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اب تک انہیں لانچ لے جانے کا پتہ چل گیا ہوگا۔ اس لئے اب ہم جیسے ہی جزیرے سے نکلیں گے وہ ہم پر میزائل فائر کر دیں گے"...... میری نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ جب تک ہم جزیرے کی سائیڈ پر ہیں ان کے میزائل سے محفوظ ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن جیسے ہی لانچ دو تین سو گز دور ہٹی۔ ہمیں ہٹ کر دیا جائے گا۔ اس لئے میں لانچ تو لے آئی ہوں لیکن اب پریشان ہوں کہ کیا کروں"...... میری نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ تم لانچ کو پوری تیز رفتاری سے چلاؤ۔ جب تک وہ میزائل فائر کریں گے۔ میں یہ جزیرہ ہی اڑا دوں گا"...... بلیک زیرو نے جیب سے ڈی چارجر نکالتے ہوئے کہا تو میری چونک پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ اوہ۔ ویری گڈ"...... میری نے مسرت بھرے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی لانچ ایک زور دار جھٹکے سے آگے بڑھی۔ میری واقعی اسے انتہائی تیز رفتاری سے چلا رہی تھی۔

بلیک زیرو ڈی چارجر کو ہاتھ میں لئے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ دراصل جزیرے سے ابھی قریب ہونے کی وجہ سے ڈی چارجر کو آن نہ کر رہا تھا لیکن اس کی نظریں مسلسل جزیرے پر جمی ہوئی تھیں جبکہ میری لانچ چلا رہی تھی۔ اس لئے اس کا رخ جزیرے سے مخالف سمت کی طرف تھا۔ اچانک بلیک زیرو کو جزیرے سے ایک شعلہ سا آسمان کی طرف جاتا دکھائی دیا۔

"میزائل۔ لانچ کو دائیں طرف کرو"...... بلیک زیرو نے چیخ کر کہا تو میری نے اس قدر بے تحاشا انداز میں لانچ کو ایک زور دار جھٹکے سے موڑا کہ بلیک زیرو بے اختیار اچھل کر نیچے گرا اور اس کے ہاتھ سے ڈی چارجر اچھل کر سمندر میں گرنے ہی لگا تھا کہ بلیک زیرو نے یکلخت قلا بازی کھائی اور اس کا پیر اڑ کر نیچے گرتے ہوئے ڈی چارجر سے لگا اور ڈی چارجر کا رخ بدلا اور سمندر میں گرنے کی بجائے لانچ کے آخری کونے میں جا گرا۔ اسی لمحے میزائل لانچ سے کچھ فاصلے پر سمندر میں گرا۔ بلیک زیرو کے اس طرح اچانک الٹی قلابازی کھانے اور اچھلنے کی وجہ سے درد

کی اس قدر تیز لہر اس کے جسم میں اٹھی کہ بلیک زیرو کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا۔ لیکن اس نے اپنا سر زور سے لانچ کے اٹھے ہوئے کنارے پر مارا تو اس کے ذہن پر چھا جانے والا اندھیرا ایک جھٹکے سے دور ہو گیا۔ اسی لمحے دوسرا میزائل فائر ہوا اور میری نے ایک بار پھر لانچ کو انتہائی وحشت کے عالم میں موڑا اور بلیک زیرو بے اختیار لڑھکتا ہوا دور تک چلا گیا لیکن اسی لمحے اس کا ہاتھ ڈی چارجر پر پڑ گیا۔ اسی لمحے تیسرا میزائل فائر ہوا اور میری نے ایک بار پھر لانچ کو پہلے کی طرح موڑا اور اس بار ڈی چارجر پکڑ کر اٹھتے ہوئے بلیک زیرو کے جسم کو اس قدر زور دار جھٹکا لگا کہ وہ بے اختیار لانچ کے کنارے سے ٹکرایا اور پھر اچھل کر سمندر میں جا گرا۔ لیکن نیچے گرتے ہوئے بلیک زیرو کو معلوم تھا کہ اگر ڈی چارجر پانی میں چلا گیا تو وہ بے کار ہو جائے گا اور ڈی چارجر بے کار ہو گیا تو پھر اس کا مشن پورا نہ ہو سکے گا۔ اس لئے بلیک زیرو نے لاشعوری طور پر اپنا ہاتھ تو اونچا کر لیا تھا لیکن اس کا جسم نیچے پانی میں اترتا چلا گیا لیکن اسی لمحے میزائل سمندر میں گرا اور سمندر میں اس قدر ہولناک طوفان سا پیدا ہوا کہ بلیک زیرو کا جسم کئی فٹ تک ہوا میں اچھلتا چلا گیا۔ اس طرح گو ڈی چارجر پانی میں ڈوبنے سے تو بچ گیا لیکن بلیک زیرو کو معلوم تھا کہ اب وہ لامحالہ الٹ کر سر کے بل نیچے گرے گا اور ڈی چارجر سیدھا پانی میں ڈوب جائے گا۔ اس لئے اس نے ہوا میں اچھلتے ہوئے اس کا بٹن پریس کر دیا اور عین اسی لمحے جب اس کا جسم ڈی چارجر سمیت پانی کے قریب پہنچا تھا۔ سرخ بلب جل اٹھا

اوراس کے ساتھ ہی بلیک زیرو کا جسم تیزی سے سمندر کے اندر اترتا چلا
گیا۔ ڈی چار جراب بھی اس کے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا لیکن
وہ سرخ بلب جلتا دیکھ چکا تھا اس لئے اس کا دل اطمینان وسکون سے
بھر چکا تھا کیونکہ وہ اپنا مشن مکمل کر چکا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو واپس
اوپر اٹھانے کی کوشش کی لیکن اسے محسوس ہوا کہ وہ کسی خوفناک
بھنور میں پھنس چکا ہے اور اب اس کا واپس سطح پر جانا تقریباً ناممکن ہو
گیا ہے۔ یہ خوفناک بھنور میزائل کے گرنے کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔
بہرحال بلیک زیرو جانتا تھا کہ یہ موت کا بھنور ہے اور وہ اس بھنور
میں پھنس چکا ہے۔ اس کا جسم کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومتا ہوا نیچے
اور نیچے اتھاہ گہرائیوں میں اترتا چلا جا رہا تھا اور پھر اس کا ذہن اس کا
ساتھ چھوڑ گیا اور شاید اس بار ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ایک فائل کے
مطالعے میں مصروف تھا۔ جب سے بلیک زیرو ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر
کی تباہی کے مشن پر گیا تھا۔ عمران کا زیادہ وقت دانش منزل میں ہی
گزرتا تھا۔ وہ اسرائیل میں جیوش چینل پراجیکٹ کی تباہی کا حتمی فیصلہ
کر چکا تھا اور اسی لئے اسے انتہائی شدت سے بلیک زیرو کی واپسی کا
انتظار تھا لیکن بلیک زیرو کی واپسی ہی نہ ہو رہی تھی حالانکہ وہ خود ہی
بلیک زیرو کی ٹرانسمیٹر کال آنے پر اسے ایک ہفتے کا وقت دے چکا تھا
لیکن اس کے باوجود اسے اس کی واپسی کا شدت سے انتظار تھا کہ ساتھ
پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا
لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز

سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" سلطانوں کا دانش منزل سے کیا تعلق جناب۔ یہ کام تو سلطانوں کے وزیر باتدبیر کے ذمے ہوتا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنی اصل آواز میں کہا۔

" کیا سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر دہشت گرد تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے تم نے بھجوایا تھا "...... دوسری طرف سے سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" ہاں۔ طاہر گیا ہوا ہے۔ کیوں "...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" اتنی بڑی اور بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم جس کو اسرائیل جیسے ملک کی سرپرستی حاصل ہے۔ کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے تم نے اکیلے طاہر کو کیوں بھیج دیا تھا "...... سر سلطان کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

" طاہر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ اس لئے ریڈ واٹر کو تو فخر کرنا چاہیئے کہ اس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف کام کر رہا ہے۔ لیکن آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا اور آپ کیوں پوچھ رہے ہیں "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے ابھی دماک کے چیف سیکرٹری نے کال کر کے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اکیلے ایجنٹ نے ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے۔ وہ مجھے مبارکباد دے رہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس واقعی

کمال کی سروس ہے کہ اس کا ایک ایجنٹ بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر سکتا ہے۔ مجھے اس کی بات پر یقین نہ آیا کیونکہ تم تو یہاں موجود ہو اور ظاہر ہے تمہاری یہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ سروس بھی یہیں موجود ہو گی۔ اس لئے میں نے اسے بتایا کہ مجھے تو اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ سیکرٹ سروس کے چیف کو اس بارے میں معلوم ہو گا۔ بہرحال اس نے بتایا کہ ایسا ہو چکا ہے اور اس کی خبر پورے اسلامی ممالک تک بھی پہنچ چکی ہے اور وہ سب اس دہشت گرد تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی پر بے حد خوش ہیں اور اب وہ اسلامی ممالک کی کانفرنس کے سلسلے میں دوبارہ دلچسپی لینے لگ گئے ہیں۔ مجھے یقیناً یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی لیکن مجھے تم پر بھی بے حد غصہ آیا کہ تم نے کیوں ایک ایجنٹ بھیجا ہے۔ اگر وہ کامیاب نہ ہو سکتا تو پاکیشیا کی کس قدر سبکی ہوتی "...... سر سلطان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔ میں سمجھا نجانے کیا ہو گیا ہے۔ بہرحال میری طرف سے بھی مبارکباد قبول کریں۔ ویسے جہاں تک بلیک زیرو کا تعلق ہے۔ میں نے اسے ویسے ہی سیکرٹ سروس کا چیف نہیں بنایا۔ اس میں ایسی صلاحیتیں بھی ہیں کہ وہ حقیقتاً پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف بن سکتا ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کچھ بھی ہو۔ بہرحال تم نے زیادتی کی ہے۔ کم از کم اس کے ساتھ

کسی اور کو تو بھیج دیتے"...... سر سلطان نے کہا۔

" وہ اکیلا مجھ سمیت پوری سیکرٹ سروس جتنی صلاحیتیں رکھتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ سیکرٹ سروس کے کسی ممبر کو اس کے ساتھ نہ بھیجا جا سکتا تھا لیکن دماک کے چیف سیکرٹری کو کس نے اطلاع دی ہے"...... عمران نے کہا۔

" میں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا ہے کہ اسے یہ اطلاع کرنل فریدی سے ملی ہے۔ کرنل فریدی نے اسے فون کر کے بتایا کہ اب جبکہ ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو چکا ہے اس لئے اب دماک کو چاہئے کہ وہ اسلامی کانفرنس کے دماک میں انعقاد کی کوشش کریں اور اس ایک ایجنٹ والی تفصیل بھی انہیں کرنل فریدی نے ہی بتائی تھی"...... سر سلطان نے کہا۔

" ہاں۔ کرنل فریدی کا لنک اس ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ اس لئے اسے اطلاع مل گئی ہو گی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اگر اسلامی کانفرنس کا انعقاد پاکیشیا میں کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے"...... عمران نے کہا۔

" دیکھو۔ میں کوشش تو کروں گا لیکن ہمارا مقصد اسکا انعقاد ہے تاکہ جو معاہدہ ہم چاہتے ہیں وہ وجود میں آجائے۔ اوکے۔ خدا حافظ" سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کریڈل دبایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" اسلامی سیکورٹی کونسل آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک

آواز سنائی دی۔

" پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ کرنل فریدی سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

" کرنل صاحب کیپٹن حمید صاحب کے ساتھ دماک سے باہر چلے گئے ہیں۔ آپ مس ماہ لقا سے بات کرنا چاہیں تو میں رابطہ کر دوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" مس ماہ لقا اور یہاں۔ کیا مطلب۔ وہ تو گریٹ لینڈ میں تھیں اور یہاں کرنل فریدی کے آفس میں ان کا کیا کام"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ گریٹ لینڈ کو مستقل طور پر چھوڑ کر اب اسلامی سیکورٹی کونسل میں شامل ہو چکی ہیں اور کیپٹن حمید کی طرح اب کرنل صاحب کی ساتھی ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا تو عمران کی آنکھیں سرچ لائٹ کی طرح بے اختیار حلقوں میں گھومنے لگ گئیں۔

"اوہ۔ یہ انقلاب کب وقوع پذیر ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" جی چند روز ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ بڑی مشکل سے اپنے آپ کو ہنسنے سے روک رہا ہے۔

" ٹھیک ہے۔ ان سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

" ہیلو۔ میں ماہ لقا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ماہ لقا کی آواز

سنائی دی۔

" مبارک ہو ماہ لقا۔ تم نے آدھی سلطنت تو فتح کر لی ہے۔ اب کسی وقت باقی آدھی بھی ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔

" اوہ عمران صاحب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھی"...... ماہ لقا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" کرنل فریدی کے گروپ میں شامل ہونا آدھی سلطنت فتح کرنے کے مترادف ہے۔ باقی آدھی نکاح کے دو بولوں سے فتح ہو جائے گی"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار دوسری طرف سے ماہ لقا بے اختیار ہنس پڑی۔

" میرا ابھی شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے عمران صاحب"۔ ماہ لقا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے جو کام بے ارادہ ہو جائے وہ زیادہ اچھا ثابت ہوتا ہے لیکن آپ نے آتے ہی کرنل صاحب اور کیپٹن حمید صاحب دونوں کو فرار ہونے پر مجبور کر دیا ہے۔ مجھے بتائیں۔ میں انہیں پکڑ کر آپ کے حضور پیش کر دوں"...... عمران نے کہا۔

" وہ آپ کے کام کے لئے ہی گئے ہیں عمران صاحب۔ میں نے تو انہیں کہا تھا کہ وہ مجھے بھیج دیں لیکن انہوں نے کہا کہ یہ کام وہ خود کریں گے"...... ماہ لقا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" میرا کام۔ کیا مطلب۔ ایسا کونسا کام تھا جسے کرنے کے لئے کرنل صاحب کو خود جانا پڑا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ کے پاکیشیا کا کوئی ایجنٹ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے گیا ہوا تھا۔ کرنل فریدی صاحب کے کسی آدمی نے انہیں اطلاع دی کہ اس پاکیشیائی ایجنٹ نے ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے لیکن وہ خود اس قدر شدید زخمی ہے کہ اس کے زندہ بچنے کا کوئی چانس باقی نہیں رہا۔ البتہ اس آدمی نے اس ایجنٹ کو مورس شہر کے کسی ہسپتال میں داخل کرا دیا ہے۔ اس پر کرنل فریدی نے اپنے آدمی کو تاکید کی کہ اس ایجنٹ کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے لیکن پھر کچھ گھنٹوں کے بعد اس آدمی کا فون آیا کہ ڈاکٹر نے جواب دے دیا ہے اس لئے اسے گریٹ لینڈ لے جانا ضروری ہے اور وہ بھی فوری طور پر۔ چنانچہ وہ اسے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے گریٹ لینڈ لے جا رہا ہے۔ کرنل فریدی وہاں کے مشہور رائل ہسپتال میں ان کی بات کرا دیں۔ ورنہ اس ایجنٹ کا بچنا ناممکن ہے۔ جس پر کرنل فریدی نے فوری طور پر گریٹ لینڈ فون کر کے انتظامات کئے اور پھر وہ خود کیپٹن حمید کے ساتھ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے گریٹ لینڈ چلے گئے ہیں اور ابھی تک وہاں سے کوئی اطلاع نہیں آئی"...... ماہ لقا نے کہا تو عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگ گئے ہوں۔

" اوکے۔ شکریہ۔ خدا حافظ"...... عمران نے جلدی سے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اب تک تو

وہ مطمئن تھا کہ بلیک زیرو نے مشن مکمل کر لیا ہے۔ لیکن کرنل فریدی کے اس طرح خود جانے اور اسے اطلاع نہ کرنے نے اسے پریشان کر دیا تھا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رائل ہسپتال انکوائری کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رائل ہسپتال انکوائری"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایک ایمرجنسی پاکیشیائی مریض کو مورس سے یہاں لایا گیا ہے۔ وہ شدید زخمی ہے اور دماک سے کرنل فریدی صاحب اس کی عیادت کے لئے یہاں پہنچے ہیں۔ مجھے کرنل فریدی سے فوری بات کرنی ہے۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں سر"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"مریض اس وقت آپریشن روم نمبر الیون میں ہے اور کرنل فریدی صاحب آپریشن روم نمبر الیون کے آفس میں موجود ہیں۔ نمبر میں بتا دیتی ہوں آپ براہ راست ان سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کیا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"آپریشن روم الیون آفس پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یہاں دماک سے آئے ہوئے کرنل فریدی صاحب موجود ہوں گے۔ ان سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کرنل فریدی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل فریدی کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں کرنل صاحب۔ کیا پوزیشن ہے طاہر کی"۔ عمران نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا عمران۔ اس وقت وہ آپریشن روم میں ہے۔ اس کا پورا جسم پھٹ گیا ہے۔ ہڈیاں بھی تڑمڑ گئی ہیں۔ وہ سمندر کے ایک خوفناک بھنور میں پھنس گیا تھا۔ ویسے بھی وہ گولیاں لگنے کی وجہ سے شدید زخمی تھا۔ بہرحال دعا کرو یہ عظیم انسان بچ جائے"۔

کرنل فریدی نے انتہائی ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی تھی"...... عمران نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ جب وہ صحت یاب ہو جائے گا تو پھر اطلاع کروں گا لیکن یہاں آکر مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ کس قدر زخمی تھا۔ اس قدر زخمی ہو جانے کے بعد اس کا اب تک زندہ رہنا بھی کسی معجزے سے کم نہیں ہے۔ اس لئے مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ضرور اسے نئی زندگی دے گا"...... دوسری طرف سے کرنل فریدی نے کہا۔

"جب وہ آپریشن روم سے باہر آئے تو مجھے ضرور اطلاع دیں۔ میں دانش منزل میں موجود ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو۔ اللہ تعالیٰ ضرور رحم کرے گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے بے اختیار رسیور رکھ دیا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ دھاڑیں مار مار کر روئے۔ وہ جلدی سے اٹھا اور تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ وضو کر کے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سربسجود ہو کر بلیک زیرو کی زندگی کے لئے دعا کرے۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس خبر نے اس کے دل ودماغ میں ایک خوفناک خلا پیدا کر دیا ہے۔ ایک بھیانک خلا۔ جس کی کیفیت الفاظ میں بیان ہی نہ کی جا سکتی ہو۔

لارڈ بوفمین اپنے آفس میں موجود تھے کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ بوفمین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ بوفمین نے کہا۔

"ولاسٹر سے رانسن کی کال ہے چیف۔ وہ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو لارڈ بوفمین بے اختیار چونک پڑا۔

"ولاسٹر سے رانسن کی کال۔ اوہ۔ کراؤ بات"...... لارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیلو چیف۔ میں رانسن بول رہا ہوں ولاسٹر سے"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے رانسن۔ کیوں کال کی ہے"...... لارڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"چیف۔ انتہائی افسوسناک خبر ہے۔ ریڈ واٹر ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس قدر ہولناک تباہی ہوئی ہے کہ پورا جزیرہ ہی غائب ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے رانسن کی آواز سنائی دی تو لارڈ بوفمین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں ایٹم بم کے لگاتار دھماکے ہونے لگ گئے ہوں۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... لارڈ نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ یہ خبر ہی ایسی تھی کہ جیسے اس کا وجود راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو کر ہوا میں اڑ گیا ہو۔

"میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ میں نے خود لانچ پر جا کر وہاں کا جائزہ لیا ہے اور اب واپس آ کر آپ کو کال کر رہا ہوں۔ پہلے خوفناک دھماکے سنے گئے۔ اس قدر خوفناک دھماکے کہ ہیڈ کوارٹر سے ولاسٹر کا کافی فاصلہ ہونے کے باوجود خوفناک دھماکوں کی آوازیں ولاسٹر میں بھی سنی گئیں جس پر ولاسٹر نیوی کے ہیلی کاپٹروں نے ان دھماکوں کا سراغ لگانے کی کوشش کی پھر نیوی سے ہی مجھے رپورٹ ملی کہ وگاس جزیرہ ہولناک دھماکوں سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ جس پر میں لانچ پر خود وہاں گیا۔ وہاں واقعی خوفناک تباہی ہوئی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام خوفناک اسلحہ بیک وقت پھٹ گیا ہو۔ اب وہاں جزیرے کا نام ونشان تک باقی نہیں رہا"...... رانسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ ایک آدمی پورے ہیڈ کوارٹر کو اس طرح تباہ کر دے۔ مجھے تو رپورٹ ملی تھی کہ اس آدمی کو پکڑ لیا گیا ہے۔ پھر نجانے کیا ہوا۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ"...... لارڈ بوفمین نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پٹختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بجھ سا گیا تھا۔ اسے واقعی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ ایسا ممکن بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے رانسن غلط بیانی تو نہ کر سکتا تھا۔ ابھی لارڈ بوفمین بیٹھا اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور لارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ بوفمین نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"جناب۔ صدر صاحب کے ملٹری سیکرٹری لائن پر موجود ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... لارڈ بوفمین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اسرائیلی صدر کو یقیناً ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی کی اطلاع مل گئی ہو گی۔

"ہیلو سر۔ میں ملٹری سیکرٹری بول رہا ہوں۔ جناب صدر صاحب سے بات کیجئے"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر۔ میں لارڈ بوفمین بول رہا ہوں"...... لارڈ بوفمین نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لارڈ صاحب۔ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مجھے ابھی

اطلاع ملی ہے۔ یہ کیسے ہوا ہے"...... دوسری طرف سے صدر نے پوچھا۔ان کا لہجہ بے حد خشمگیں تھا۔

"مجھے بھی ابھی چند لمحے پہلے اطلاع دی گئی ہے۔ پاکیشیا کا ایجنٹ اس کے خلاف کام کر رہا تھا۔اسے پکڑ لیا گیا تھا لیکن وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔اس کی مدد ایک اور تنظیم لاوڈ لافٹر کی ایک عورت کر رہی تھی۔انہیں تلاش کیا جا رہا تھا اور مجھے یقین تھا کہ ایک آدمی ہیڈ کوارٹر کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔لیکن اب یہ اطلاع سن کر میں حیرت سے ششدر رہ گیا ہوں"...... لارڈ بوفمین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب آپ کو یہ اطلاع مل چکی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کر رہا ہے تو آپ کو چاہئے تھا کہ آپ اپنی پوری طاقت وہاں جھونک دیتے"...... صدر کا لہجہ اسی طرح خشمگیں تھا۔

"سر ایک آدمی کے مقابلے میں میں کیا طاقت جھونکتا۔ہیڈ کوارٹر میں بے شمار مسلح افراد پہلے سے موجود تھے اور پھر وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات تھے۔میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایک آدمی ایک پورے ہیڈ کوارٹر کو اس طرح تباہ بھی کر سکتا ہے۔آپ خود سوچیں۔ ایک ہیڈ کوارٹر کے مقابلے پر ایک آدمی کی چاہے وہ کیسا بھی کیوں نہ ہو۔کیا حیثیت ہو سکتی ہے"...... لارڈ بوفمین نے کہا۔

"لیکن اب تو آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا لارڈ بوفمین کہ اکیلا پاکیشیائی ایجنٹ کیا نہیں کر سکتا"...... صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔اب واقعی مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ پاکیشیائی واقعی انتہائی تربیت یافتہ ہیں۔بہرحال آپ بے فکر رہیں۔ریڈ واٹر کا یہ ہیڈ کوارٹر صرف نام کا ہیڈ کوارٹر تھا۔میں کسی اور جزیرے پر دوبارہ ہیڈ کوارٹر قائم کرا دوں گا اور آئندہ اس کی حفاظت کا خصوصی انتظام کروں گا"۔لارڈ بوفمین نے کہا۔

"مجھے یہ بات بھی معلوم ہے لارڈ بوفمین کہ ہیڈ کوارٹر صرف نام کا ہیڈ کوارٹر تھا لیکن اس کی تباہی کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ریڈ واٹر کی جو دہشت اسلامی ممالک کی حکومتوں پر طاری تھی وہ ختم ہو جائے گی اور سنا گیا ہے کہ اب وہ اسلامی کانفرنس بھی منعقد ہو جائے گی۔جسے صرف ریڈ واٹر کی دھمکیوں سے منعقد ہونے سے روک دیا گیا تھا"...... صدر نے کہا۔

"اگر ایسا ہوا سر۔تو اس کا انتظام بھی ہو جائے گا۔آپ بے فکر رہیں"...... لارڈ بوفمین نے کہا۔

"مجھے ایک اور خطرہ لاحق ہو رہا ہے کہ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس آپ کے خلاف اور جیوش چینل کے خلاف کام کرنے یہاں نہ پہنچ جائے۔آپ نے اس سلسلے میں جو منصوبہ بندی کی تھی اس کا کیا ہوا"...... صدر نے کہا۔

"وہ منصوبہ بندی بھی ناکام ہو گئی ہے۔کرنل فریدی اور عمران دونوں کے خلاف ساری کارروائیاں ناکام ہو گئی ہیں۔اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر وہ لوگ اسرائیل آئے تو ان سے یہیں میں خود

نمٹ لوں گا"...... لارڈ بوفمین نے کہا۔

"ایک پاکیشیائی ایجنٹ کے اس کارنامے کے بعد مجھے امید ہے کہ آپ پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرتے ہوئے پوری طرح ہوشیار رہیں گے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب ایسی کوئی کوتاہی نہ ہو گی"۔ لارڈ بوفمین نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو جانے پر لارڈ بوفمین نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے واقعی اس بات پر بے حد ندامت محسوس ہو رہی تھی کہ ایک آدمی نے ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے اب جو کچھ ہو گیا تھا بہر حال ہو چکا تھا۔

میری کے ذہن پر وحشت سوار تھی۔ وہ میزائلوں سے لانچ کو بچانے میں اس قدر محو تھی کہ اسے بلیک زیرو کی طرف دھیان دینے کا موقع ہی نہ مل رہا تھا۔ کیونکہ ہیڈ کوارٹر سے مسلسل یکے بعد دیگرے میزائل فائر ہو رہے تھے اور ہر بار میری ان میزائلوں سے بال بال بچ رہی تھی۔ لیکن اچانک اسے بلیک زیرو کا خیال آیا اور اس نے مڑ کر دیکھا تو لانچ خالی تھی۔ بلیک زیرو لانچ میں موجود نہ تھا۔ میری لانچ کو خالی دیکھ کر گھبرا گئی۔ اسی لمحے اسے جزیرے کی طرف سے خوفناک گڑ گڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور چند لمحوں بعد جس طرح کوئی خفیہ آتش فشاں پھٹتا ہے۔ اس طرح آگ کا ایک بہت بڑا الاؤ آسمان کی طرف اٹھتا دکھائی دیا۔ اس کے ساتھ ہی سمندر میں اس قدر خوفناک طوفان برپا ہوا کہ تیزی سے دوڑتی ہوئی لانچ یکلخت پلٹ گئی اور میری اپنے بچاؤ کے لئے ہاتھ پاؤں مارتی ہوئی سیدھی سمندر میں اترتی چلی گئی۔

وہ چونکہ ایک ماہر تیراک تھی۔ اس لئے اس نے جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا اور پھر اس نے ابھی اپنے آپ کو سنبھالا ہی تھا کہ اسے دور سے ایک خوفناک بھنور اپنی طرف بڑھتا ہوا دکھائی دیا۔ وہ اس خوفناک بھنور کی تباہ کاریوں سے اچھی طرح واقف تھی۔ اس لئے وہ اپنے آپ کو بچانے کے لئے تیزی سے سائیڈ پر ہوئی اور اسی لمحے بھنور تیزی سے اس کے قریب سے ہوتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا لیکن اسی لمحے میری کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی آدمی اس بھنور میں پھنسا ہوا ہو اور اس کے ساتھ ہی میری کے ذہن میں دھماکہ سا ہوا۔ وہ سمجھ گئی کہ لانچ کو تیزی سے کاٹنے کی وجہ سے بلیک زیرو سمندر میں جا گرا ہوگا اور بھنور میں پھنس گیا ہوگا۔ چنانچہ وہ بے اختیار تیزی سے اس بھنور کی طرف بڑھنے لگی۔ اس نے سانس روکا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بڑا گہرا غوطہ مارا اور پھر وہ بھنور کے آخری دائرے کے ساتھ ساتھ آگے بڑھنے لگی۔ چند لمحوں بعد اسے بلیک زیرو کا ہاتھ نظر آگیا۔ اس نے یکلخت جھپٹا مارا اور دوسرے لمحے وہ بلیک زیرو کو مخصوص انداز میں کھینچتی ہوئی بھنور سے نکال لینے میں کامیاب ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔ ساحل پر ابھی تک طوفان سا برپا تھا لیکن اس نے سر باہر نکالا اور زور زور سے سانس لینے لگی۔ اس کے ساتھ ہی اسے اپنی لانچ موجوں کے ساتھ اتھل پتھل ہوتی نظر آئی تو اس نے دیوانہ وار اس کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔ جزیرے پر ابھی تک خوفناک دھماکوں کا سلسلہ جاری تھا اور ہر طرف طوفانی موجیں اور

بھنور موجود تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ موجوں کے ساتھ پتھروں کے ٹکڑے۔ لکڑی اور لوہے کا سامان اور نجانے کیا کیا چیزیں تیرتی پھر رہی تھیں۔ البتہ اس نے بلیک زیرو کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ بلیک زیرو زندہ ہے یا مر چکا ہے لیکن وہ اسے چھوڑنے پر تیار نہ تھی۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ لانچ کو پکڑ لینے میں کامیاب ہو گئی تو اس نے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ لانچ کے اندر پہنچ چکی تھی۔ لانچ کا انجن بند ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ عام کشتی کی طرح تیرتی پھر رہی تھی۔ لانچ پر چڑھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے بلیک زیرو کو لانچ میں کھینچنا شروع کر دیا اور کافی جدوجہد کے بعد وہ بلیک زیرو کو لانچ میں کھینچ لانے میں کامیاب ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر بلیک زیرو کے سینے سے کان لگا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔ بلیک زیرو کی دل کی دھڑکن موجود تھی اور وہ زندہ تھا مگر اس کی حالت انتہائی مخدوش دکھائی دے رہی تھی۔ بھنور میں پھنس جانے کی وجہ سے اس کا پورا جسم شدید زخمی ہو چکا تھا حتیٰ کہ اس کے جسم کی ہڈیاں تک تڑی مڑی سی نظر آ رہی تھیں۔ اس کا پیٹ البتہ پھولا ہوا تھا۔ اس نے جلدی سے بلیک زیرو کو اٹھا کر لانچ کے کنارے پر اس طرح لٹا دیا کہ اس کا منہ، کاندھے اور آدھا سینہ لانچ سے دوسری طرف سمندر میں لٹکا ہوا تھا جبکہ نچلا دھڑ لانچ کے اندر تھا اور پھر اس نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اس کے پیٹ میں موجود پانی نکالنا شروع کر دیا۔ جب اس کی تسلی ہو گئی کہ پیٹ میں موجود

سارا پانی نکل گیا ہے تو اس نے بلیک زیرو کو وہیں پر لٹایا اور پھر اس کے سینے کی مخصوص انداز میں مالش کرنا شروع کر دی۔ وہ اس عمل میں اس قدر مستغرق ہو رہی تھی کہ اسے خوفناک دھماکے نہ سنائی دے رہے تھے اور نہ طوفانی موجوں سے لانچ کے ہچکولے اسے محسوس ہو رہے تھے۔ وہ کافی دیر تک مالش کرتی اور پھر کان کو اس کے سینے سے لگا لیتی۔ آہستہ آہستہ بلیک زیرو کا سانس قدرے ہموار ہونا شروع ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب میری کو محسوس ہوا کہ اب اس کی زندگی موت کے یقینی خطرے سے باہر آ گئی ہے تو وہ اسے چھوڑ کر تیزی سے لانچ کے انجن کی طرف متوجہ ہو گئی اور چند لمحوں بعد اسے یہ دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی کہ انجن کو کوئی نقصان نہ پہنچا تھا بلکہ اچانک لانچ کے الٹ جانے کی وجہ سے وہ بند ہو گیا تھا۔ پھر اس نے انجن سٹارٹ کرنے کی کوششیں شروع کر دیں اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ اسے سٹارٹ کر لینے میں کامیاب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے لانچ کو پوری رفتار سے اپنے جزیرے کی طرف دوڑانا شروع کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ بلیک زیرو کی زندگی اس وقت بھی شدید خطرے میں ہے۔ یہ شخص اپنی بے پناہ قوت ارادی کی بنا پر ابھی تک زندہ ہے لیکن جس حالت میں وہ تھا اس حالت میں اس کا سانس کسی بھی لمحے بند ہو سکتا تھا۔ اس لئے وہ پوری رفتار سے لانچ کو جزیرے کی طرف بڑھائے لئے جا رہی تھی۔ ساتھ ساتھ وہ مڑ کر لانچ کے عرشے پر چت پڑے ہوئے بلیک زیرو کو بھی دیکھ لیتی اور پھر آہستہ آہستہ وہ جزیرے

کے قریب پہنچ گئی۔ اس نے لانچ کی رفتار آہستہ کی اور تھوڑی دیر بعد وہ اسے ایک کنارے پر لے جا کر لنگر انداز کر لینے میں کامیاب ہو گئی۔ وہ لانچ سے اتری اور دوڑتی ہوئی جزیرے پر چڑھ کر بے تحاشا انداز میں اپنے کیبن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ گو وہ خود بھی زخمی تھی اور انتہائی نامساعد حالات سے گزر کر آ رہی تھی لیکن اس وقت اس کے ذہن میں صرف بلیک زیرو کی زندگی بچانے کا تصور تھا۔ اپنے کیبن میں پہنچ کر اس نے میڈیکل باکس اور پانی کی بوتلیں اٹھائیں اور ایک بار پھر بھاگتی ہوئی وہ لانچ میں پہنچ گئی۔ اسی لمحے بلیک زیرو کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو اس نے جلدی سے پانی کی بوتل کھولی اور اسے بلیک زیرو کے منہ سے لگا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ چونکہ بلیک زیرو کے سینے میں سمندر کا کھاری پانی کافی دیر تک رہا ہے۔ اس لئے میٹھا پانی جب اس کے پیتے ہی حلق سے نیچے اترے گا تو اس سے بلیک زیرو پر خاصا خوشگوار اثر پڑے گا اور وہی ہوا۔ جیسے ہی میٹھا پانی بلیک زیرو کے حلق سے نیچے اترا۔ بلیک زیرو کے چہرے کا رنگ تبدیل ہونے لگ گیا۔ تھوڑا سا پانی پلانے کے بعد میری نے بوتل ایک طرف رکھ دی اور پھر میڈیکل باکس کھولا اور اس میں سے طاقت کا انجکشن نکال کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی انجکشن بلیک زیرو کو لگائے اور پھر سارے جسم کو میٹھے اور صاف پانی سے اچھی طرح دھو کر اس نے زخموں پر مرہم لگا کر ان کی بینڈیج کرنی شروع کر دی۔ اب بلیک زیرو کی کراہیں پہلے سے کافی بلند ہو گئی تھیں پھر جب میری بینڈیج سے فارغ ہوئی تو اس نے

بلیک زیرو کو مزید پانی پلایا اور پھر اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو نے آنکھیں کھول دیں۔

" منصور۔ منصور۔ ہوش میں آؤ۔ تم بچ گئے ہو۔ تم بچ گئے ہو اور اب تم محفوظ جگہ پر ہو"...... میری نے کہا تو بلیک زیرو کی آنکھوں میں چھائی ہوئی دھند چھٹ گئی اور اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی۔

" یہ۔ یہ بھنور۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ خوفناک بھنور"...... بلیک زیرو کے منہ سے نکلا اور اس نے ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔

" تم بھنور سے نکل آئے ہو۔ اس لئے ذہن کو سنبھالو۔ تم بھنور سے نکل آئے ہو"...... میری نے کہا تو بلیک زیرو نے ایک بار پھر آنکھیں کھول دیں۔

"کیا۔ کیا واقعی"...... بلیک زیرو نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ تم اس وقت میرے جزیرے پر ہو"...... میری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جزیرہ۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ۔ وہ مشن۔ کیا ہوا۔ وہ ڈی چارجر کا سرخ بلب تو جل پڑا تھا۔ وہ۔ وہ"...... بلیک زیرو نے اس طرح چونک کر کہا جیسے جزیرے کے لفظ سے اس کو ہیڈ کوارٹر والا جزیرہ یاد آ گیا ہو۔

" وہ ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا ہے۔ مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ خوفناک تباہی ہوئی ہے۔ اس کا نام ونشان تک مٹ گیا ہے۔ کیا تم نے سمندر کے اندر ڈی چارجر آن کر دیا تھا۔ کب کیا تھا۔ تم کب

گرے تھے"...... میری نے کہا۔

" ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا۔ یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو نے اپنی رحمت سے مجھے سرخرو کیا ہے۔ یا اللہ تیرا شکر ہے۔ یا اللہ تیرا شکر ہے"...... بلیک زیرو نے آہستہ آہستہ کہا اور پھر اس کی آواز آہستہ آہستہ ہوتے ہوتے ڈوبتی چلی گئی۔ لیکن اس کے چہرے پر ایسے سکون بھرے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے کہ وہ سخت ترین مشقت اٹھانے کے بعد اپنی منزل پر پہنچ گیا ہو۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔

" منصور۔ منصور۔ کیا ہوا تمہیں۔ کیا ہو گیا۔ ہوش میں آؤ۔ کیا ہو گیا ہے"...... میری نے بے چین ہو کر کہا لیکن بلیک زیرو بے ہوش ہو چکا تھا۔ میری نے ایک بار پھر اس کے سینے سے کان لگا دیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ اس کی تو دھڑکنیں ڈوب رہی ہیں اوہ گاڈ۔ یہ تو مر رہا ہے۔ اوہ۔ اوہ"...... میری نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا اور جلدی سے ساتھ پڑے ہوئے میڈیکل باکس سے اس نے انجکشن تلاش کرنے شروع کر دیئے لیکن میڈیکل باکس میں اب اس کے مطلب کا کوئی انجکشن نہ تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ یہ تو مر جائے گا۔ اوہ۔ مجھے آرتھر کو کال کرنا چاہئے"...... میری نے کہا اور اٹھ کر لانچ سے جزیرے پر آئی اور پھر وہ اپنے کیبن میں پہنچی اور پھر وہاں موجود ایک بڑی سی مشین کے سامنے بیٹھ گئی اور تیزی سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے مختلف بٹن پریس کئے اور ایک مائیک کو ہک سے نکال کر اس

کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ میری کالنگ فرام پوائنٹ ون ون تھری لاؤڈ لافٹر اوور"...... میری نے انتہائی بے چین انداز میں بار بار کال دینا شروع کر دی۔

" یس۔ آرتھر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی اور میری بے اختیار اچھل پڑی۔

" آرتھر۔ آرتھر۔ میں میری بول رہی ہوں۔ پاکیشیائی ایجنٹ منصور نے ریڈ واٹر کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا ہے لیکن وہ انتہائی شدید زخمی ہے۔ اس کی حالت انتہائی خراب ہے۔ اگر اسے فوری طور پر ہسپتال داخل نہ کیا گیا تو وہ مر جائے گا۔ تم فوراً ایمرجنسی ایمبولینس ہیلی کاپٹر میرے پوائنٹ پر بھجواؤ۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ فوراً کوئی انتظام کرو۔ اوور"...... میری نے چیخ چیخ کر اور تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ میری اس کا خیال رکھو۔ میں ایمبولینس ہیلی کاپٹر بھجواتا ہوں۔ اس کا خیال رکھو۔ اسے مرنا نہیں چاہئے۔ اوور"...... آرتھر نے دوسری طرف سے اس سے بھی زیادہ بے چین لہجے میں کہا۔

" جلدی کرو۔ پلیز۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ اوور"...... میری نے کہا۔

" میں خود ساتھ آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو میری نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور ایک بار پھر کیبن سے نکل کر دوڑتی ہوئی لانچ کی طرف بڑھتی چلی

گئی۔ بلیک زیرو لانچ میں موجود تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن اس کا سانس بہرحال چل رہا تھا۔ میری اس طرح بے چینی سے آسمان کی طرف دیکھنے لگی جیسے ہیلی کاپٹر کسی جن کی طرح اچانک نمودار ہو جائے گا۔ اس کی بے چینی بڑھتی چلی جا رہی تھی لیکن وہ کبھی بلیک زیرو کی طرف دیکھتی اور کبھی آسمان کی طرف دیکھنا شروع کر دیتی اور پھر میری کو یوں محسوس ہوا جیسے صدیاں گزر گئی ہوں لیکن پھر دور سے ایک ایمبولینس ہیلی کاپٹر کو دیکھ کر وہ بے اختیار خوشی سے اچھل پڑی اور تیزی سے جزیرے پر پہنچ گئی۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر جزیرے پر بنے ہوئے ایک مخصوص ہیلی پیڈ پر اتر گیا اور تھوڑی دیر بعد آرتھر باہر آیا تو میری بے اختیار اس کی طرف دوڑ پڑی۔

" تم نے بہت دیر کر دی آرتھر۔ بہت دیر کر دی"...... میری نے دوڑ کر اس کے قریب جاتے ہی کہا۔

" کیا ہوا۔ کیا وہ"...... آرتھر نے چونک کر کہا لیکن میری نے جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

" اوہ۔ ایسے الفاظ منہ سے مت نکالو۔ فار گاڈ سیک۔ ایسے الفاظ منہ سے مت نکالو۔ وہ زندہ ہے۔ ادھر لانچ میں ہے"...... میری نے کہا تو آرتھر حیرت بھرے انداز میں میری کو دیکھنے لگا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر سے چار افراد باہر آ گئے انہوں نے ایک سٹریچر بھی باہر نکال لیا تھا۔ ان میں سے دو ڈاکٹر تھے۔ پھر میری کی رہنمائی میں وہ لانچ میں آ گئے۔

" اوہ۔ اس کی حالت تو بے حد خراب ہے"...... ڈاکٹر نے دیکھتے

ہوئے کہا اور پھر اس نے تیزی سے اس کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے ڈاکٹر کے ہاتھ میں ایمرجنسی بیگ تھا۔ اس نے بیگ کھولا اور اس میں سے انجکشن نکال کر پہلے ڈاکٹر کو دیئے اور پہلے ڈاکٹر نے یکے بعد دیگرے کئی انجکشن لگائے اور پھر نبض پکڑ کر چیک کرنے لگا۔

"اس شخص میں واقعی بے پناہ قوت مدافعت ہے۔ اب یہ ہسپتال تک پہنچ جائے گا"...... ڈاکٹر نے یکلخت قدرے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر انہوں نے مل کر بلیک زیرو کو اٹھا کر سٹریچر پر ڈالا اور پھر سٹریچر اٹھائے وہ جزیرے پر آئے اور ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگے۔

"میری تم تو بے حد زخمی ہو۔ تم بھی ساتھ چلو۔ تمہارا بھی علاج ہونا چاہئے"...... آرتھر نے کہا۔

"لیکن میں یہ پوائنٹ کیسے خالی چھوڑوں"...... میری نے کہا۔

"اس کی فکر نہ کرو۔ میں تمہارے باس سے کہہ کر یہاں دوسرا گروپ بھجوا دوں گا"...... آرتھر نے کہا تو میری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے جا کر کیبن بند کیا اور واپس آکر ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔

"یہ سب کیسے ہوا ہے۔ تم بھی زخمی ہو اور یہ تو انتہائی شدید زخمی ہے"...... آرتھر نے کہا تو میری نے اسے اپنے ناگ سے کاٹنے سے لے کر اس کی یہاں آمد اور پھر اس کے ساتھ ریڈ واٹر کے ہیڈ کوارٹر جانے سے لے کر واپس یہاں تک آنے تک کے سارے حالات بتا دیئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس قدر خوفناک اور جان لیوا جدوجہد۔ اسی لئے کرنل

فریدی جیسا شخص بھی اس کے لئے بے چین ہو رہا تھا۔ میں نے اسے کال کر کے جب تمہاری کال کے متعلق بتایا تو اس نے مجھے حکم دیا کہ میں جلد از جلد جا کر اسے لے آؤں اور ہسپتال میں داخل کر کے اس کے بارے میں رپورٹ دوں۔ ویسے میں نے آج تک اس جیسے سرد مزاج آدمی کو کسی کے لئے اتنا بے چین نہیں دیکھا جتنا وہ اس ایجنٹ کے لئے بے چین ہے"...... آرتھر نے کہا۔

"اس نے میرے کیبن سے پاکیشیا کال کی تھی کسی علی عمران کو اور جب وہ اسے حالات بتانے لگا تو اس علی عمران نے الٹا اسے ڈانٹ دیا اور کہا کہ وہ ابھی تک مشن مکمل کیوں نہیں کر سکا۔ سچ پوچھو تو مجھے اس علی عمران پر بے حد غصہ آیا لیکن میں کیا کر سکتی تھی"...... میری نے کہا تو آرتھر بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم علی عمران کو جانتی ہو۔ کون ہے وہ"...... آرتھر نے کہا تو میری نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"تم جانتے ہو اسے۔ کون ہے وہ"...... میری نے کہا۔

"میں نے اس کے بارے میں صرف سنا ہوا ہے۔ اس سے ملاقات کبھی نہیں ہوئی۔ کرنل فریدی کی ٹکر کا سیکرٹ ایجنٹ ہے اور وہ مافوق الفطرت آدمی سمجھا جاتا ہے۔ پوری دنیا کے مجرم۔ مجرم تنظیمیں۔ سیکرٹ سروسز اور بڑے بڑے ایجنٹ اس کا نام سن کر کانپ اٹھتے ہیں حالانکہ بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک شگفتہ مزاج اور مسخرہ سا نوجوان ہے"...... آرتھر نے کہا۔

"ہو گا مجھے کیا۔ اس نے منصور کو ڈانٹا ہے اس لئے وہ اچھا آدمی نہیں ہو سکتا"...... میری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس ایجنٹ سے اس قدر دلچسپی کیوں پیدا ہو گئی ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... آرتھر نے کہا تو میری بے اختیار چونک پڑی۔

"ہاں۔ نجانے کیا بات ہے۔ مجھے یوں لگتا ہے کہ جیسے اچانک میرے اندر کسی مشرقی عورت کی روح حلول کر گئی ہو۔ میرا دل چاہتا ہے کہ بس .... کیا بتاؤں۔ میں الفاظ میں تمہیں اپنی کیفیت ہی نہیں بتا سکتی"۔ میری نے کہا تو آرتھر بے اختیار مسکرا دیا۔

"کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔ شاید تم اس کی بہادری، دلیری اور حوصلے کی وجہ سے اس پر دل ہار بیٹھی ہو"...... آرتھر نے کہا۔

"شاید ایسا ہی ہو بہر حال میں اس کی وضاحت نہیں کر سکتی"۔ میری نے کہا اور آرتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر سیدھا ایک ہسپتال میں جا اترا اور پھر بلیک زیرو کا سٹریچر ہسپتال کے اندر لے جایا گیا۔ میری کو بھی چیکنگ اور مزید بینڈیج کے لئے علیحدہ کمرے میں لے جایا گیا اور جب میری اپنی بینڈیج وغیرہ سے فارغ ہو کر باہر آئی تو آرتھر غائب تھا۔

"آرتھر کہاں گیا ہے اور وہ پاکیشیائی کا کیا ہوا"...... میری نے ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر سے پوچھا۔

"مسٹر آرتھر طیارہ چارٹرڈ کرانے گئے ہیں۔ پاکیشیائی مریض کی

حالت بے حد خراب ہے اور یہاں ایسے انتظامات نہیں ہیں کہ ان کا درست طور پر علاج ہو سکے۔ اس لئے انہیں فوری طور پر گریٹ لینڈ رائل ہسپتال میں شفٹ کرنا ہو گا"...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو کیا اس کی حالت بے حد خراب ہے"...... میری نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس مس۔ نجانے وہ زندہ کس طرح ہے۔ ہمیں تو یہ کوئی طبی معجزہ لگتا ہے۔ ورنہ جس حالت میں وہ ہیں اس حالت میں تو کوئی انسان زندہ رہ ہی نہیں سکتا"...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"اوہ گاڈ۔ یہ کیا ہو گیا"...... میری نے دونوں ہاتھوں سے منہ چھپاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا آپ ان کی مسز ہیں۔ میرا مطلب یہ نہ تھا۔ آپ حوصلہ رکھیں"...... ڈاکٹر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن میری نے اسے کوئی جواب نہ دیا اور وہ تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گئی جس میں بلیک زیرو کو لے جایا گیا تھا۔

ٹیکسی رائل ہسپتال کے مین گیٹ کے سامنے رکی تو ٹیکسی میں سے عمران باہر آگیا۔ دوسری طرف سے جوزف نیچے اترا اور پھر جوزف نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا جبکہ عمران تیزی سے آگے بڑھ کر ہسپتال کے استقبالیہ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دونوں ابھی ایک چارٹرڈ طیارے سے پاکیشیا سے گریٹ لینڈ پہنچے تھے۔ کرنل فریدی نے عمران کو کال کر کے بتا دیا تھا کہ گو ڈاکٹروں کے بورڈ نے بلیک زیرو کے کئی گھنٹے لگا کر آپریشن تو کر دیئے ہیں لیکن ڈاکٹرز اس کی زندگی کے بارے میں انتہائی مایوسی کا اظہار کر رہے ہیں تو عمران سے رہا نہ گیا اور وہ سلیمان کو دانش منزل میں چھوڑ کر جوزف کو ساتھ لے کر طیارہ چارٹرڈ کرا کر یہاں پہنچا تھا اور پھر ایئرپورٹ سے وہ سیدھا رائل ہسپتال آئے تھے۔ استقبالیہ سے انہیں اس وارڈ کا پتہ بتایا گیا جہاں بلیک زیرو اور وہ دونوں ایک لفٹ کے ذریعے اس وارڈ میں پہنچ گئے۔ وہاں کرنل

فریدی موجود تھا۔

"کیا حال ہے طاہر کا"...... عمران نے سلام دعا کے بعد انتہائی بے چین لہجے میں پوچھا۔

"کیا بتاؤں عمران۔ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔ بس وہ زندہ ہے یہی غنیمت ہے"...... کرنل فریدی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ ہوش میں ہے یا نہیں"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ ہوش ہی تو اسے نہیں آرہا۔ اسی لئے تو ڈاکٹر پریشان ہیں"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"کہاں ہے وہ۔ کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں آؤ"...... کرنل فریدی نے کہا اور پھر وہ عمران اور جوزف کو ساتھ لے کر ایک کمرے میں داخل ہوا تو وہاں بیڈ پر بلیک زیرو چت لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن اس کے چہرے سے ایسا لگتا تھا جیسے وہ اطمینان بھری انتہائی گہری نیند سویا ہوا ہو۔ اس کے بیڈ کی دوسری طرف ایک کرسی پر ایک نوجوان ایکریمی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔

"باس۔ طاہر صاحب کے ذہن پر سیاہ موکاشا نے اپنے پنجے گاڑ رکھے ہیں۔ سیاہ موکاشا جو کاکاش کی سیاہ دلدل کا لاڈلا بیٹا ہے اور وچ ڈاکٹر شاشانی بھی جس سے خوفزدہ رہتا ہے۔ وہی سیاہ موکاشا جو جب لاڈ پر آتا تھا تو جنگلوں کے جنگل اپنے ساتھ لے کر رقص کرتا تھا۔ ہاں۔ یہ سیاہ موکاشا ہے۔ سیاہ موکاشا"...... جوزف نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو

کرنل فریدی اور عمران دونوں چونک کر جوزف کی طرف دیکھنے لگے۔

" موکاشا تو قدیم افریقی زبان میں خوفناک بھنور اور بگولے کو کہتے ہیں شاید "...... کرنل فریدی نے چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ انگریزی میں جسے ٹورنیسڑ کہا جاتا ہے۔ قدیم افریقی زبان میں اسے موکاشا کہا جاتا ہے۔ افریقہ کے ٹورنیسڑ اور بگولے واقعی انتہائی خوفناک ہوتے ہیں۔ وہ واقعی جنگل تباہ کر دیتے ہیں "...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سیاہ موکاشا کی گرفت میں ہے "۔ کرنل فریدی نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" کرنل صاحب۔ طاہر کی آنکھوں کے اوپر والے پپوٹے نیلگوں ہو رہے ہیں اور ان کی پیشانی پر سات لکیریں ابھری ہوئی ہیں۔ یہ سیاہ موکاشا کے شکار کی واضح نشانیاں ہیں۔ آپ غور سے دیکھیں "۔ جوزف نے کہا تو کرنل فریدی اس طرح بلیک زیرو پر جھک گیا جیسے واقعی وہ اس کی پیشانی پر موجود لکیروں کو گننا چاہتا ہو۔

" یہ یہ کہیں سمندر کے کسی خوفناک بھنور میں نہ پھنس گیا ہو۔ لیکن اب کون بتائے گا کہ واقعی ایسا ہوا ہے یا نہیں "...... عمران نے کہا۔

" میں بتاتی ہوں۔ یہ واقعی خوفناک بھنور میں پھنس گیا تھا۔ میں نے اپنی جان پر کھیل کر اسے بھنور سے نکالا ہے "...... اچانک بیڈ کی دوسری طرف کھڑی لڑکی نے کہا تو عمران چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

" یہ میری ہے۔ یہ لاؤڈلافٹر کے ایک پوائنٹ کی انچارج ہے۔ یہ طاہر کے ساتھ ہیڈ کوارٹر کی تباہی کے لئے گئی تھی اور اس کی وجہ سے طاہر اس وقت یہاں اور زندہ نظر آرہا ہے "...... کرنل فریدی نے اس لڑکی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

" یہ بھنور میں پھنسنے کے بعد ہوش میں آیا تھا "...... عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں۔ اس نے مجھ سے باتیں کیں۔ جب میں نے اسے بتایا کہ ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا ہے تو اس نے " تھینک گاڈ " کہا اور کہا کہ میں سرخرو ہو گیا ہوں اور پھر بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد ہوش میں نہیں آیا "...... میری نے کہا۔

" اگر یہ ہوش میں آگیا تھا تو پھر تو بھنور کے اثرات اس کے ذہن سے ختم ہو چکے ہوں گے "...... کرنل فریدی نے کہا۔

" نہیں۔ بھنور کے خوفناک اثرات نے اس کے ذہن کے پردوں کو نقصان پہنچایا ہے۔ یہ اگر ہوش میں آیا تھا تو مشن سے اپنے بے پناہ تعلق اور اپنی قوت ارادی کی بنا پر اور جب اسے کامیابی کی نوید ملی تو وہ بات ختم ہو گئی "...... عمران نے کہا۔

" پھر تو اب اس کا ہوش میں آنا مشکل ہے "...... کرنل فریدی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" جوزف۔ سیاہ موکاشا کا شکار کیسے بچ سکتا ہے۔ تمہیں معلوم ہے "...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں باس۔ وچ ڈاکٹر ھاشانی نے مجھے بتایا تھا کہ اگر سیاہ موکاشا کا شکار زندہ رہ جائے تو اس کے ذہن سے سیاہ موکاشا کے پنجے نکالنے کے لئے اسے سرخ گاشورا پھول سونگھائے جاتے ہیں"...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"سرخ گاشورا پھول۔ وہ کون سے پھول ہیں"...... کرنل فریدی نے حیران ہو کر کہا۔

"کرنل صاحب یہاں سے فون کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... کرنل فریدی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہاں گریٹ لینڈ میں ایک علاقہ ہے اولڈراہم۔ وہاں پاکیشیائی اور کافرستانی بستے ہیں۔ وہاں بہادرستان کے لوگوں نے ایک ہوٹل بنایا ہوا ہے۔ ان کے پاس سرخ کنیر کے پھولوں کی خصوصی نسوار ہوتی ہے۔ یہ دنیا کے سب سے تیز نسوار سمجھی جاتی ہے اور شاید کنیر کو ہی افریقی زبان میں گاشورا کہا جاتا ہوگا"...... عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ لیکن اس طرح طاہر کے ذہن کو مزید نقصان بھی تو پہنچ سکتا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہوگا۔ یہ واقعی بھنور کا شکار ہوا ہے۔ اس کے لئے سرخ کنیر کی نسوار ہی تریاق ہے۔ وہ اس کے ذہن میں ایسی تحریک

پیدا کر دے گی کہ بے ہوشی ختم ہو جائے گی۔ ایک بار یہ ہوش میں آجائے۔ پھر اللہ تعالیٰ یقیناً اپنا فضل کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"تم یہیں ٹھہرو۔ میں منگواتا ہوں نسوار"...... کرنل فریدی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"آپ کا نام علی عمران ہے"...... میری نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے چونک کر میری کی طرف دیکھا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آپ نے ٹرانسمیٹر پر منصور کو ڈانٹا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ اپنی جان پر کھیل گیا اور اس کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ اگر یہ مر گیا تو اس کے قاتل آپ ہوں گے"...... میری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو لڑکی۔ اب اگر تم نے باس کے خلاف ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو"...... یکلخت جوزف نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو میری بے اختیار سہم سی گئی۔

"اسے کچھ نہ کہو جوزف اس کی وجہ سے طاہر نہ صرف زندہ ہے بلکہ یہاں موجود ہے۔ یہ اس کی محسن ہے"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ لیکن اس کا چہرہ اسی طرح بگڑا ہوا تھا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کرنل فریدی واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک بوڑھا ڈاکٹر تھا۔

"یہ ڈاکٹر جوئیس ہیں۔ اس وارڈ کے انچارج۔ ان سے میری بات ہوئی ہے عمران۔ تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو۔ اس سے انہوں نے سختی سے

منع کیا ہے"...... کرنل فریدی نے کہا۔

"آپ نے نسوار منگوائی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔نسوار تو آگئی ہے۔یہ لو"...... کرنل فریدی نے ایک شیشی عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا احمقوں جیسا کام کرنا چاہتے ہیں مسٹر۔کیا آپ اپنے مریض کو قتل کرنا چاہتے ہیں"...... ڈاکٹر جوئیس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جوزف۔ڈاکٹر جوئیس کو کمرے سے نکال کر دروازہ بند کر دو"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا۔کیا مطلب ہے"...... ڈاکٹر جوئیس نے چونک کر کچھ کہنا چاہا لیکن جوزف اس طرح ڈاکٹر جوئیس پر جھپٹا جیسے عقاب کسی چڑیا پر جھپٹتا ہے اور دوسرے لمحے جوزف ڈاکٹر جوئیس کو دونوں ہاتھوں میں اٹھائے بجلی کی سی تیزی سے دروازے کے قریب آیا اور اس نے چیختے اور تڑپتے ہوئے ڈاکٹر جوئیس کو دروازے سے باہر کھڑا کیا اور پھر دروازہ بند کر کے واپس آگیا۔کرنل فریدی ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا جبکہ میری کی حالت دیکھنے والی تھی۔اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ پولیس کو بلالے گا"...... کرنل فریدی نے کہا لیکن عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے شیشی کھول کر نسوار کو اپنی ہتھیلی پر رکھا۔

اسے ہلکا سا سونگھا اور پھر اس نے نسوار کو چٹکی میں دبا کر بلیک زیرو کے دونوں نتھنوں میں بھر دیا۔اس کے بعد اس نے اس کے چہرے کے قریب منہ لے جا کر باری باری اس کے دونوں نتھنوں میں زور سے پھونک ماردی اور پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔اب باہر سے دروازہ زور زور سے بجایا جا رہا تھا۔

"دروازہ کھولو۔پولیس۔دروازہ کھولو"...... باہر سے چیختی ہوئی آوازیں سنائیں دینے لگیں لیکن عمران خاموش کھڑا رہا۔

"باس۔باس۔سیاہ موکاشا اپنے پنجے چھوڑ رہا ہے باس۔دیکھیں۔طاہر صاحب کی پیشانی پر دو لکیریں کم ہو گئی ہیں"...... اچانک جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور پھر چند لمحوں بعد اچانک بلیک زیرو کو جھٹکا سا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور دار چھینک ماری اور پھر تو جیسے چھینکوں کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔بلیک زیرو کی ناک سے سرخ رنگ کا پانی سا بہنے لگا تھا جسے جوزف نے اپنے رومال سے صاف کرنا شروع کر دیا۔باہر سے دروازہ اسی طرح بجایا جا رہا تھا لیکن وہ سب بت بنے خاموش کھڑے تھے۔چند لمحوں بعد چھینکوں کا یہ سلسلہ آہستہ آہستہ رک گیا اور بلیک زیرو نے آنکھیں کھول دیں۔اس کا چہرہ چھینکوں کی شدت سے پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

"عمران صاحب آپ۔اوہ۔عمران صاحب۔میں نے مشن مکمل کر لیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے مجھے سرخرو کر دیا ہے"...... بلیک زیرو نے بے

اختیار اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں اب تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ جوزف اب دروازہ کھول دو"۔ عمران نے کہا تو جوزف تیزی سے مڑا اور اس نے دروازہ کھول دیا۔ دوسرے لمحے ڈاکٹر جوئیس اور پولیس کے دو سپاہی چیختے ہوئے اندر داخل ہوئے۔

"انہوں نے مریض کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ قاتل ہیں قاتل"۔ ڈاکٹر جوئیس نے چیختے ہوئے کہا لیکن وہ بیڈ کے قریب آکر اس طرح ٹھٹھک کر رک گیا جیسے بیٹری سے چلنے والا کھلونا بیٹری کی واٹر ختم ہو جانے پر اچانک رک جاتا ہے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ مریض ہوش میں آگیا۔ یہ کیا۔ کیا مطلب"۔ ڈاکٹر جوئیس کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"مبارک ہو عمران۔ جوزف کی تشخیص اور تمہارا علاج واقعی درست ثابت ہوا ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک ہو گئے ہو منصور۔ تم ٹھیک ہو گئے ہو۔ تھینک گاڈ"...... میری نے بے اختیار ہو کر کہا تو بلیک زیرو نے گردن گھما کر میری کو دیکھا اور مسکرا دیا۔

"عمران صاحب۔ میری نے میرے ساتھ جدوجہد کی ہے۔ میں اس کا ممنون ہوں۔ یہ میری محسن ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"اور میری سرخروئی کا سبب بھی میری ہی سمجھو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ کیسے ٹھیک ہو گیا ہے۔ مجھے بتاؤ۔ پلیز۔ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ تو اب مکمل طور پر خطرے سے باہر ہے"...... ڈاکٹر جوئیس نے اچانک کہا۔

"آئی ایم سوری ڈاکٹر جوئیس۔ مجھے آپ کو اس انداز میں کمرے سے باہر نکالنا پڑا۔ ورنہ آپ جوزف کے نسخے کو استعمال نہ کرنے دیتے اور طاہر کو زندگی بھر ہوش نہ آتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوزف کا نسخہ"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ڈاکٹروں نے تمہاری طرف سے مایوسی کا اعلان کر دیا تھا لیکن جوزف نے تمہیں دیکھتے ہی کہہ دیا کہ تم سیاہ موشاکا کے پنجوں میں ہو اور سیاہ موشاکا کا علاج سرخ گاشورا کے پھول ہیں۔ چنانچہ کرنل صاحب نے اس کا بندوبست کیا اور تم ہوش میں آگئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کرنل صاحب اور جوزف دونوں کا بے حد ممنون ہوں"۔ بلیک زیرو نے آہستہ سے کہا۔

"کرنل صاحب نے تمہارے لئے واقعی اس طرح بھاگ دوڑ کی ہے کہ شاید اس قدر بھاگ دوڑ میں بھی نہ کر سکتا۔ میں ذاتی طور پر کرنل صاحب کا ممنون ہوں کہ ان کی وجہ سے مجھے آئندہ بھی چیک ملتے رہنے

کا سکوپ بن گیا ہے چاہے تھوڑی مالیت کے ہی بہرحال ملیں گے تو ہی"...... عمران نے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

"اصل ہمت اور حوصلہ طاہر کا ہے اس نے جس طرح اپنے مشن کی تکمیل کے لئے سردھڑ کی بازی لگادی ہے اور جس قدر خوفناک اور جان لیوا جدوجہد کی ہے۔ میں ذاتی طور پر اس سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ پہلے بھی میرے دل میں طاہر کی بے حد قدر تھی لیکن اب میری اور آرتھر نے اس مشن کے جو حالات مجھے بتائے ہیں اس سے میرے دل میں طاہر کی قدر مزید بڑھ گئی ہے۔ ویسے یہ حقیقت ہے کہ طاہر نے اس مشن میں سرخروئی حاصل کرنے کے لئے بے پناہ ہمت سے کام لیا ہے"...... کرنل فریدی نے مسکراتے ہوئے کہا تو طاہر کا چہرہ بے اختیار چمک اٹھا۔

"سرخ رو کا مطلب ہوتا ہے سرخ چہرہ۔ ریڈ واٹر کا مطلب ہے سرخ پانی۔ پھر سرخ کنیر کے پھول۔ میری بھی خوشی کو کہتے ہیں اور خوشی کے موقع پر سرخ پھول۔ ہر طرف تو سرخ ہی سرخ چھایا ہوا ہے۔ ویسے اگر طاہر ہوش میں نہ آتا تو پولیس نے مار مار کر مجھے سرخ رو بنا دینا تھا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک یادگار اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

زیرو لاسٹری

سپیشل نمبر

مصنف مظہر کلیم ایم اے

زیرو لاسٹری ـــ ایک پراسرار لیبارٹری جس میں پاکیشیا کے خلاف ایک خوفناک ہتھیار فوناک ماسٹر تیار کیا جا رہا تھا۔

زیرو لاسٹری ـــ جسے تلاش کرنے کی غرض سے عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایکریمیا میں مختلف تنظیموں سے ٹکراتا پھرا۔ لیکن آخر کار اسے ناکامی ہوئی۔ کیوں؟

زیرو لاسٹری ـــ بین الاقوامی مجرم تنظیم "گن گرین" کے تحت قائم کی گئی تھی اور گن گرین کا سربراہ شیطانی ساحرانہ قوتوں کا مالک ڈاکٹر فرینکسٹائن تھا۔

ڈاکٹر فرینکسٹائن ـــ شیطانی ساحرانہ قوتوں کا مالک ماڈرن وچ ڈاکٹر جس کی قوتوں سے عمران بھی واقف نہ تھا۔ پھر ـــــــــ ؟

ڈاکٹر فرینکسٹائن ـــ ایک ایسا کردار جس نے اپنی ساحرانہ قوتوں سے عمران کی ذہنی اور جسمانی قوتوں کو یکسر سلب کر لیا۔

ڈاکٹر فرینکسٹائن ـــ جس کے مقابلے میں آکر عمران، جوزف اور جوانا تینوں حقیر کیچوؤں سے بھی بدتر حالت میں پہنچ گئے۔

ڈاکٹر فرینکسٹائن ـــ ایک ایسا کردار جس نے زیرو لاسٹری کے گرد اپنی شیطانی قوتوں کا ناقابل تسخیر جال پھیلا رکھا تھا۔

موٹیری ـــ ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی مادام ڈنشا جسے موٹیری یعنی غضبناک شیرنی کہا جاتا تھا۔

موٹیری ـ جس نے عمران، جوانا اور ٹائیگر کی نظروں کے سامنے جوزف جیسے شہ زور کی گردن اپنے خوفناک دانتوں سے بھنبھوڑ کر رکھ دی۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشن

زیرو لاسٹری ـ جس کی تباہی کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی تمام جدوجہد کے بعد ٹائیگر نے بے مثال اور جان لیوا جدوجہد کی۔ کیا ٹائیگر کامیاب ہو گیا۔ یا؟

زیرو لاسٹری ـ کیا عمران اور اس کے ساتھی اس پراسرار لیبارٹری کو تباہ کرنے میں کامیاب بھی ہو سکے۔ یا؟

ڈاکٹر فرینکسٹائن جس کی شیطانی قوتوں سے مقابلہ کرنے کے لئے عمران کو باقاعدہ نورانی قوتوں کا سہارا لینا پڑا۔ کیا عمران نورانی قوتوں کی مدد سے ڈاکٹر فرینکسٹائن کو شکست دینے میں کامیاب ہو سکا۔ یا؟

جوزف افریقہ کا شہزادہ جس نے عمران کی جان بچانے کے لئے اپنے آپ کو شیطانی قوتوں کی بھینٹ چڑھا دیا۔ کیا جوزف ہمیشہ کے لئے عمران سے بچھڑ گیا۔ یا؟

قدیم شیطانی ساحرانہ علوم کے دھندلکوں میں لپٹا ہوا
ایک پراسرار، دلچسپ اور حیرت انگیز ناول
ایک ایسی دلچسپ کہانی جو قطعی منفرد انداز میں لکھی گئی ہے

شائع ہو گئی ہے
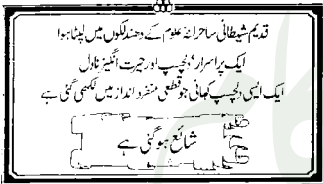
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان